محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علامہ غلام رسول سعیدی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

مقدمہ

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور ان کی شریعت کی متاعِ کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ حیات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احوال اور آپ کے شب و روز کے معمولات ہی ان کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہیں۔ صحابۂ کرام نے حضور کی کتابِ زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا، خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی حالات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ مگر اس کو حضرات صحابہ نے محفوظ کر لیا۔ وہ حضور کی احادیث کا مذاکرہ کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور ان کے اتباع نے حفظ اور کتابت کے اس عمل کو جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور ابواب و کتب کی ترتیب سے حدیث کی کتابیں مدون ہوئیں۔ یوں ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع سیرت اور دین کی مکمل تصویر پہنچنے کا اہتمام ہوا۔

اکابر علماء ملت اور اساطینِ شریعت نے علم حدیث کی تحصیل کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے بارہا صرف ایک حدیث کی خاطر سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ طلب حدیث میں کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں سے بھی احادیث روایت کر لیتے تھے۔ انہوں نے احادیث کو اپنے سینوں میں اور پھر نوشتوں میں محفوظ کیا۔ ناقلینِ حدیث کو پرکھنے کے لیے علم رجال ایجاد کیا اور اس میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے، مگر حدیث کے ان عظیم کارناموں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہو کہ علم حدیث کی دین میں کیا اہمیت ہے اور اگر اُمت کے پاس آج احادیث کا یہ سرمایہ نہ ہوتا تو دین کی کیا شکل و صورت ہوتی۔

ضرورتِ حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیثِ نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیثِ رسول ہی قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغتِ عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شریعت میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیثِ رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

حجیت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

۱۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول — اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۲۔ ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ — رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

۳۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ — آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔

۴۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ — تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اور آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعے سے علم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے۔ پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ پر کیسے ڈھال سکیں گے۔ اور چونکہ ہمیں حضور کے احوال پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لئے بنفس نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی اسی طرح ہمارے لئے حضور کی احادیث ہدایت ہیں۔ اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے خود کے لئے معتبر تسلیم نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر ناتمام رہے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شدومد کے ساتھ صرف قرآن کو ہی واجب قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لئے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہو جائیں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم۔ — ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کئے گئے ہیں۔

و یعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ — اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ کتاب کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لئے تھی۔ تو ہم جواباً یہ کہیں گے کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لئے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔ ثانیاً صحابہ کرام جیسے اہل زبان عالم اور بلاواسطہ صحبت یافتہ لوگ بھی قرآنی احکام کو سمجھنے کے لئے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور

تعلیم کی طرف محتاج ہونگے ۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منهم لما یلحقوا بهم۔

وہ ذات جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے بعد کے لوگوں کے لیے بھی۔ پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو بعد کے لوگوں کے لیے حضورؐ کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچئے اگر حضورؐ نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے جو اذان کی ابتداء سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے۔ وقوف عرفہ طواف زیارت و وداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے۔ زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی حیثیت کذائی جس سے فرائض واجبات اور آداب کی تمیز ہو قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضورؐ سے ملتی ہے۔ عہد رسالت میں صحابہ کرام کو بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہوگا اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا، اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے مبین اور معلم ہیں، اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

یحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث۔

رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے، حضورؐ نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا۔ دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا۔ اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ متشکل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفسِ مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوئی ہے اور بعض دفعہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے کبھی کسی آیت میں عہدِ رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسبابِ نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آ سکتا اور اگر فہمِ قرآن کے لیے احادیث نبویہ کو ایک معتبر ماخذ نہ سمجھا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ ہو کر رہ جائیں گی۔

تدوینِ حدیث

عام طور پر منکرینِ حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اڑھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتبِ احادیث قابلِ اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیثِ رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہدِ رسالت سے لے کر اتباعِ تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور اڑھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری[1] اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (ابو شاہ) نے آکر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلان۔ اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی، انہی سے روایت ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیٔ اسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ ارید حفظہ فنھتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیٔ تسمعہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا فامسکت عن الکتابۃ فذکرت ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومأ باصبعہ الی فیہ فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منہ الا حق[2]

عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہر بات لکھ لیتا تھا قریش نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

---

۱ امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ
۲ امام سلیمان بن اشعث ابوداؤد المتوفی ۲۷۵ھ

بخاری ج ۱ ص ۲۲
سنن ابوداؤد ج ۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں :

ما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الا ما کان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب[۱]

صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیوں کہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابوداؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہوگیا تھا۔ اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے، تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں۔ چنانچہ عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں :

تحدث عند ابی ھریرۃ بحدیث فاخذ بیدی الی بیتہ فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھذا ھو مکتوب عندی[۲]

حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام مرویات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتداً زمانۂ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے۔ اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا۔ چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں :

کان یملی الحدیث حتی اذا اکثر علیہ الناس جاء بمجال من کتب فالقاھا ثم قال ھذہ احادیث سمعتھا وکتبتھا عن رسول اللہ و عرضتھا علیہ۔

حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آتے تو وہ اپنا صحیفہ لے کر آتے اور اس کو ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

(تقیید العلم ص ۹۷-۹۸)

---

[۱] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[۲] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۴

اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور سلسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ
کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے
دو ہزار چھ سو ساٹھ (۲۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے
محفوظ کر لیا تھا[۱] اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی
میں ہے کہ ان کی مرویات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو
دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروہ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[۲]۔
حضرت عبد اللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے
کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچسو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے
راوی ہیں۔ ان کی مرویات کو قتادہ بن دعامۃ سدوسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[۳]۔

مذکورہ بالا سطور میں چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے
تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لے آتے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے آخر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت
کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا۔ احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی
جہت سے مجتمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر
رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ
اس کام کے لیے انہوں نے معتمد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر
اور ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
عمر بن عبد العزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث
کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔ احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے
ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی ہے[۴]۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔
احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر
آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے آخر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس نے
احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث "موطا" کے نام سے پیش کر دیا۔

---

۱ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۲
۲ علامہ جلال الدین الخزرجی — الکفایۃ ص ۲۲۹
۳ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۴۲
۴ حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۴۳
۵ تقدمۃ المعرفۃ لکتاب الجرح والتعدیل ص ۳

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے:

يروى ان عبدالله بن عمر كان اذا خرج الى السوق نظر فى كتبه وقد اكد الراوى ان كتبه هذه كانت فى الحديث۔

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب کبھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی تاکید کرتے ہیں کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں باب کی نظر سے مستند حوالے گذر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے سامنے ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:

كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ناس من اصحابه وانا معهم وانا اصغر القوم فقال النبى صلى الله عليه وسلم من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار فلما خرج القوم قلت كيف تحدثون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سمعتم ما قال وانتم تنهمكون فى الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحكوا وقالوا يا ابن اخينا ان كل ما سمعنا منه عندنا فى كتاب[1]

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا۔ حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ جب لوگ باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال قلمبند کیا کرتے تھے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جو صحابہ تھے ان سے تابعین نے صحابہ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کئے

---

[1] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) مجمع الزوائد (ج ۱ ص ۱۵۱)

مؤطا امام مالک کے علاوہ امام محمدؒ نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے۔ ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے مستند بزرگ مصنفین نے فن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں۔ سنن ابو الولید (۱۵۰ھ) جامع سفیان ثوری (۱۶۱ھ) مصنف ابی سلمہ (۱۶۷ھ) مصنف ابی سفیان (۱۹۸ھ) جامع سفیان بن عیینہ (۱۹۸ھ) اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتب امام شافعی (۲۰۴ھ) مسند احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) الجامع الصحیح بخاری (۲۵۶ھ) الجامع مسلم (۲۶۱ھ) سنن ابو داؤد (۲۷۵ھ) الجامع الترمذی (۲۷۹ھ) سنن ابن ماجہ (۲۷۳ھ)۔

معتبر اور مستند حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تدوین حدیث کا ایک مختصر جائزہ پیش کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ دور رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانے کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا۔

حدیث کی ضرورت، حجیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف[1] اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

تعریف حدیث علم حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً۔ حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد و قبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

اقسام حدیث حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریف پیش کی جاتی ہے۔

مرفوع: جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

موقوف: جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

مقطوع: جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی افعال میں شامل ہیں۔ - سید حمزہ

متصل : جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔
معلق : جس حدیث کی سند کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔
مرسل : جس حدیث کی سند کے آخر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔
معضل : درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔
منقطع بمعنی اخص : دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔
مضطرب : سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔
مدرج : متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔
شاذ : جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل محفوظ ہے)۔
منکر : زیادہ ضعیف راوی جس روایت میں کم ضعیف کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل معروف ہے)۔
معلل : جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔
صحیح لذاتہ : جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔
صحیح لغیرہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔
حسن لذاتہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔
حسن لغیرہ : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔
ضعیف : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔
متروک : جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔
موضوع : جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔
غریب : جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔
عزیز : جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔
مشہور : جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو۔ (یعنی سلسلہ سند میں کسی کسی شیخ سے بھی تین سے

کم سے کم دو ہوں) اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔[1]

متواتر : جو حدیث ہر زمانہ میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان رواۃ کا تواطؤ علی الکذب عادۃً محال ہو۔

اقسام کتبِ حدیث کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔

صحیح : جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔

جامع : جس کتاب میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

سنن : جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابوداؤد و نسائی۔

مسند : جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم : جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج : جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔

مستدرک : جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ : جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہد و آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

جزء : جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراءۃ خلف الامام۔

اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔

امالی : جس کتاب میں شیخ کے املاء کرانے پر لکھے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف : جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے۔ اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الستۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

طبقات کتب حدیث شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

---

[1] غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔

۱۔ پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

۲۔ دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے۔ جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہے۔ اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں۔ بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے جیسے جامع ترمذی، سنن ابو داؤد اور سنن نسائی۔

۳۔ اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر متقدم، ان کے معاصر یا ان کے متاخر تھے حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلّم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دار قطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

۴۔ چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے دیلمی، ابو نعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب اربابِ حدیث | سطور ذیل میں مراتب اربابِ حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب : حدیث کا متعلم۔
شیخ : حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔
حافظ : جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے رواۃ کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔
حجۃ : جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔
حاکم : جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد | جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہم طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا۔ بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں

یعنی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا۔ جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی آ جائے۔

غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لا یصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں ہے چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے اس بحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ [illegible] میں بیان فرمائی ہے۔

متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی جرح و تعدیل اور طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے۔ متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے سو ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے۔ پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائے گا لیکن فی نفسہٖ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراہیم بن موسیٰ المروزی عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے مگر نفس حدیث دیگر کئی اسانید سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمہید میں حافظ ابن عبد البر نے حدیث الصلوٰۃ بسواک خیر من سبعین صلوٰۃ کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اسی خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے پس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔ لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:

ان روایات الراوی الضعیف یکون فیہا الصحیح والضعیف والباطل فیکتبونہا ثم یمیز اہل الحفظ والاتقان بعض ذلک من بعض وذلک سہل علیہم معروف عندہم وبہذا احتج سفیان الثوری حین

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہوتا ہے۔ اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کلبی کی روایات

نهی عن الروایة عن الکلبی فقیل له انت تروی عنه فقال انا اعرف صدقه من کذبه[1]

قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

حدیث موضوع کا حکم | حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسناد سے بیان کی جائے تو وہ قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے۔

احادیث سے ثابت ہونیوالے امور کی تفصیل | احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم کے ہیں (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدأ و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے احوال۔

عقائد قطعیہ : ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیے۔ عام ازیں کہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ : ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

احکام : ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

فضائل و مناقب : اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں:

انهم قد یروون عنهم احادیث الترغیب و الترهیب وفضائل الاعمال والقصص و احادیث الزهد ومکارم الاخلاق ونحو ذالك مما لا یتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحکام وهذا الضرب من الحدیث یجوز عند اهل الحدیث وغیرهم التساهل فیه وروایة ماسوی الموضوع منه والعمل به لان اصول ذالك

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب، فضائل اعمال، قصص زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شریعت میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب

---

[1] ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ

شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱

صحیحۃ مقررۃ فی الشرع معروفۃ عند اھلہ، وعلی کل حال فان الائمۃ لا یروون عن الضعفاء شیئا یحتجون بہ علی انفرادہ فی الاحکام۔

کوئی ضعیف راوی منفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مستحق پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں۔

قال العلماء من المحدثین والفقھاء وغیرھم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترھیب بالحدیث الضعیف ما لم یکن موضوعا واما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والنکاح والطلاق وغیر ذالک فلا یعمل فیھا الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون فی احتیاط فی شیء کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراھۃ بعض البیوع او الانکحۃ۔[1]

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جبکہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں الا یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور مناقب میں جو احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بناء پر حدیث ضعیف کی تلافی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے چنانچہ تمام کتب اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۰ مطبوعہ مصر میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں:

وقد احتج جمھور المحدثین بالحدیث الضعیف اذا کثرت طرقہ والحقوہ بالصحیح تارۃ وبالحسن اخری۔[2]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو کبھی صحیح کے ساتھ اور کبھی حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

---

[1] ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم للنووی مع مسلم ج ۱ ص ۲۱
[2] امام عبد الوہاب الشعرانی، میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۸

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحاً له كما في التحرير وغيره۔ [1]	مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ امام ترمذی حدیث: اذا اتی احدکم الصلٰوۃ والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں: هذا حديث غريب لا نعرف احدا اسنده الا ما روي من هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم۔ ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال النووي اسناده ضعيف فلعله ميرك فكان الترمذي يريد تقوية الحديث بعمل اهل العلم۔ [2]	علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبداللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھتے ہیں:

قال البيهقي كان عبد الله بن المبارك يصليها وتداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفي ذالك تقوية للحديث المرفوع۔ [3]	علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام صلحاء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

روایات مختلفہ میں مذاق ائمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد و متعارض روایات وارد ہوں تو اس مسئلہ میں تتبع اور تلاش سے ہی ائمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکتا ہے

---

[1] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ — ردالمحتار ج ۴ ص [illegible]
[2] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص [illegible]
[3] مولانا عبدالحی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الآثار المرفوعہ ص ۲۳

واضح ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو۔ امام شافعی ایسی شکل میں قوت سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لے لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے مطابق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف : حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راہویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبد الباقی، حافظ ابو بکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلاباذی، حافظ ابو بکر سمرقندی، حافظ شمس الدین سروجی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین ماردینی، حافظ جمال الدین زیلعی، حافظ علاؤ الدین مغلطائی، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع : حافظ دارقطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن عبد السلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر جزری، سبکی، ہیثمی، ابن حجر وغیرہم۔

مالکیہ : حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ عجلی، حافظ ابن عبد البر، حافظ ابو الولید الباجی، حافظ قاضی ابو بکر ابن العربی، حافظ عبد الحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ مازری، حافظ ابن رشد، حافظ ابو القاسم سہیلی وغیرہم۔

حنابلہ : حافظ عبد الغنی المقدسی، حافظ ابو الفرج ابن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

امام ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی عابد و زاہد، بے مثال حافظہ کے مالک اور یگانہ روزگار محدث تھے ادریسی نے کہا ابو عیسیٰ ترمذی ان ائمہ میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔ انہوں نے جامع تواریخ اور علل کی تصنیف کی وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے[1] امام ترمذی بے حد عبادت گذار اور پُرسوز دل کے مالک تھے۔ یوسف بن احمد بغدادی بیان کرتے ہیں کہ کثرت گریہ وزاری کے سبب وہ آخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

امام ترمذی، امام بخاری کے شاگرد تھے۔ نصر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے اور عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسان کے لیے علم و عمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا[2]

ولادت اور سلسلہ نسب

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسےٰ بن الضحاک ابن السکن سلمی ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے جیحون کے قریب واقع ہے۔

کنیت ابو عیسےٰ

امام ترمذی کا نام محمد اور کنیت ابو عیسیٰ ہے جامع ترمذی میں انہوں نے اپنے نام کی بجائے کنیت کو اختیار کیا ہے اور جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں قال ابو عیسیٰ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہ نے پوری سند کے ساتھ اپنی مصنف میں روایت کیا ہے کہ ایک شخص کی کنیت ابو عیسیٰ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا " عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا؟ اس روایت کے سبب بعض علماء نے ابو عیسیٰ کنیت رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابو عیسیٰ سے نہ منع فرمایا ہے نہ اس کو ناپسند کیا ہے بلکہ صرف ایک امر واقعی کا بیان فرمایا ہے کہ واقعہ میں حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا۔ شاید یہ کہ حضور کا یہ فرمان مزاح کے قبیل سے تھا جیسا کہ ایک شخص نے ایک مرتبہ

---

[1] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

[2] ایضاً . . . . ص ۳۸۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے اونٹ مانگا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا وہ کہنے لگا حضور اونٹ کا بچہ تو مجھے گرا دے گا آپ نے فرمایا ہر اونٹ کسی نہ کسی اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

کنیت ابو عیسیٰ کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی کنیت بھی ابو عیسیٰ تھی۔ جب حضرت عمر کو اس کنیت کا علم ہوا تو انہوں نے اس کنیت کو ناپسند فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بتلایا کہ ان کی کنیت حضور نے رکھی تھی۔ حضرت عمر نے اس کو حضور کی خصوصیت قرار دیا اور اس کنیت سے بالقصد منع کرتے رہے لیکن اس استدلال میں بھی کچھ جان نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی یہ کنیت خود حضور نے رکھی تھی اور حضرت عمر کا اس کو حضور کی خصوصیت قرار دینا اس وقت معتبر ہوتا جب حضور نے اس کنیت سے منع فرمایا ہوتا۔ نیز یہاں اب کا لفظ ابوت کے معنی میں ہے ہی نہیں بلکہ مشغلہ اور لزوم کے معنی میں ہے جیسے ابو تراب، ابو ہریرہ اور ابو بکرہ وغیرہ کنیتوں میں اب کے یہی معنی ہیں۔

امام ترمذی کے ہم نام

امام ترمذی کے ایک ہم نام حکیم ترمذی ہیں اور بسا اوقات بعض ناواقف لوگ حکیم ترمذی کی روایات کو امام ترمذی کی روایات خیال کر لیتے ہیں حالانکہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اکثر ضعیف اور غیر معتبر روایات جمع کر دی ہیں اور امام ترمذی کی جامع صحیح میں اکثر صحیح اور معتبر روایات ہیں۔

تحقیق یہ ہے کہ ترمذی نام کے تین مشاہیر اسلام گزرے ہیں۔

۱۔ امام ابو عیسیٰ الترمذی صاحب الجامع الصحیح المتوفی ۲۷۹ھ

۲۔ ابو الحسن احمد بن الحسن بن جنید الترمذی المتوفی ۲۴۰ھ یہ ترمذی کبیر کے نام سے مشہور تھے اور امام بخاری اور امام ترمذی کے استاد تھے۔[1]

۳۔ ابو عبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی المتوفی ۳۲۰ھ۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ نبوت پر ولایت کی فضیلت کے قائل تھے۔ اس عقیدہ کے سبب ان کو ترمذ سے نکال دیا گیا پھر یہ بلخ چلے گئے۔ جہاں ان کے عقیدتمند مل گئے۔ ان کی کتاب نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول بہت مشہور ہے۔ جس میں ۹۰۰ احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ حافظ سیوطی نے اس پر زوائد بھی لکھی ہے۔[2]

اساتذہ

امام ترمذی نے حصول علم کی خاطر خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا۔ اور اپنے وقت کے بہترین اور افضل علوم حدیث کے ماہرین اور جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں، قتیبہ بن سعید، ابو مصعب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، اسماعیل بن موسیٰ السدی

۱؎ امام عبداللہ شمس الدین الذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۹

۲؎ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 ص ۶۴۵

۳؎ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۷۹

سعید بن نصر، علی بن حجر، محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب، عبد اللہ بن معاویہ، محمد بن اسماعیل البخاری، مسلم بن الحجاج القشیری، امام ابو داؤد۔[1]

تلامذہ امام ترمذی کے تلامذہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے، اور بے شمار لوگوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے بعض حضرات کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن داؤد مروزی، ہیثم بن کلیب شاشی، محمد بن محبوب ابو العباس محبوبی مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو الحارث اسد بن حمدویہ، داؤد بن نصر بن سہیل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن منیر، محمد بن محمود، محمد بن مکی بن نوح، ابو جعفر محمد بن سفیان بن النضر نسفی، محمد بن منذر بن سعید ہروی اور امام بخاری۔[2]

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روایتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری نے امام ترمذی سے سماع کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱- حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حفص بن غیاث بن حبیب بن ابی جمرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها قال اللینة النخلة ولیخزی الفاسقین قال استنزلوهم من حصونهم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدورهم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسئلن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل لنا فیما قطعنا من اجر وهل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها الآیة هذا حدیث حسن غریب وروی بعضهم هذا الحدیث عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرة عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا قال ابو عیسی سمع منی محمد بن اسماعیل هذا الحدیث۔[3]

۲- حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصة عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی هذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد سمع محمد بن اسماعیل منی هذا الحدیث واستغربه۔[4]

---

[1] امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — الجامع الصحیح ص ۴۸۴

[4] " " " " " ص ۵۴۹

بے مثل حافظہ

امام ترمذی غضب کا حافظہ رکھتے تھے ان کی قوت حفظ سے متعلق ایک واقعہ عام تذکرہ نگاروں نے نقل کیا ہے۔ خود امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ سے ان کی احادیث کے دو جزو نقل کیے تھے ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ہمراہ تھے۔ مجھے اب تک ان اجزاء کی دوبارہ جانچ پڑتال کا موقع نہیں ملا تھا میں نے شیخ سے درخواست کی کہ آپ ان احادیث کی قرأت کریں اور میں اس کو اس کا مقابلہ کرتا جاؤں۔ شیخ نے منظور فرمایا پھر میں نے ان اجزاء کو اپنے سامان میں تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے۔ بالآخر میں نے ان اجزاء کی مثل سادہ کاغذ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے اور شیخ سے قرأت کی درخواست کی۔ شیخ قرأت کرتے رہے اور میں اپنے ذہن میں ان احادیث کو محفوظ کرتا رہا۔ اتفاقاً شیخ کی نظر ان سادہ کاغذ پر پڑ گئی اور وہ ناراض ہو کر کہنے لگے تم کو شرم نہیں آتی مجھ سے مذاق کرتے ہو پھر میں نے سارا ماجرا سنا کر اپنا عذر پیش کیا اور کہا کہ آپ کی سنائی ہوئی تمام احادیث مجھے محفوظ ہو گئی ہیں۔ شیخ نے کہا سناؤ اور میں نے وہ تمام احادیث من وعن سنا ڈالیں۔ شیخ نے دوبارہ امتحان لینے کے لیے چالیس ایسی احادیث پڑھیں جو صرف ان سے روایت کی جاتی تھیں امام ترمذی نے ان احادیث کو بھی اسی طرح ترتیب وار سنا ڈالا۔ اس پر شیخ نے انہیں تحسین و آفرین کرتے ہوئے فرمایا کہ ما رأیت مثلک میں نے تمہاری مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن حزم کا انکار

ابو محمد ابن حزم المتوفی ۴۵۶ھ نے الایصال میں امام ترمذی کو مجہول قرار دیا ہے کیونکہ بہت سے حضرات کے لیے ابن حزم امام اور پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے انہیں اس انکار پر تعجب ہوا اور انہوں نے ابن حزم کے قول کی تاویلات اور توجیہات کرنی شروع کر دیں لیکن ہمارے لیے یہ چنداں باعث حیرت نہیں ہے کیونکہ ابن حزم نے محلی میں امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام شافعی جیسے ائمہ مجتہدین کے لیے جگہ جگہ کذب اور سخافت کے الفاظ استعمال کیے ہیں پس جو شخص ان جیسے سلف امت اور ائمہ دین کے لیے کذب اور سخافت کے الفاظ لکھ سکتا ہے ایسے زبان دراز شخص کے لیے امام ترمذی کو مجہول کہہ دینا کیا بڑی بات ہوگی۔

تصانیف

درس و تدریس کی بے پناہ مصروفیات اور کثرت مشاغل کے باوجود امام ترمذی سے حسب ذیل تصانیف یادگار ہیں۔ (۱) جامع ترمذی (۲) کتاب العلل (۳) کتاب التاریخ (۴) کتاب الزہد (۵) کتاب الاسماء والکنی (۶) کتاب الشمائل النبیہ۔

وفات

۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو مقام ترمذ میں امام ترمذی کا انتقال ہو گیا اور وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ اس سال جن مشاہیر محدثین کا وصال ہوا ان کے اسماء یہ ہیں، محمد بن اسماعیل بن شاہد ابو جعفر سمعانی، ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ العبسی الکوفی المحدث مطین ابو یحیی عبد اللہ بن احمد بن ابی مسرۃ المکی، جعفر بن محمد بن شاکر۔

ل حافظ ابن حجر عسقلانی — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

ل شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۰۵

جامع ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی کی جامع صحیح، ترتیب صحاح کے لحاظ سے نسائی اور ابو داؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت ترتیب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے چنانچہ حاجی خلیفہ اس کا ثالث کتب الستہ کے عنوان سے کشف الظنون میں ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابن اثیر جامع الاصول میں لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کتب صحاح میں سب سے احسن ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ اور ترتیب سب سے عمدہ ہے نیز اس میں تکرار سب سے کم ہے۔ مذاہب ائمہ اور وجوہ استدلال کے ذکر اور انواع حدیث اور احوال رواۃ کے بیان میں یہ کتاب سب سے منفرد ہے۔

شیخ ابو اسماعیل ہروی نے کہا کہ میرے نزدیک ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب بخاری اور مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے انہوں نے اس کا سبب بتاتے ہوئے کہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے سوا ماہرین علوم حدیث کے اور کوئی شخص استفادہ نہیں کر سکتا۔ بخلاف جامع ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء، محدثین اور عام علماء کے لیے یکساں مفید ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تصنیف کے بعد علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نظر سے دیکھا امام ترمذی کہتے ہیں جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے۔[1]

تسمیہ صحیح ترمذی کے نام میں اختلاف ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس کو سنن ترمذی کہتے ہیں لیکن اس کا زیادہ مشہور نام الجامع الصحیح ہی ہے۔ سنن اصطلاح حدیث میں حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کی ترتیب ابواب فقہ کی طرز پر کی گئی ہو اور چونکہ ترمذی کی ترتیب اسی طور پر ہے اس لیے اس کو سنن کہنا بھی درست ہے۔ رہا الجامع الصحیح کہنے میں ترمذی کے جامع ہونے میں تو کوئی کلام نہیں البتہ صحیح کہنے پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اس میں حسن اور ضعیف روایات بھی کافی تعداد میں موجود ہیں پھر اس کو صحیح کہنا کیونکر درست ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ اس کو صحیح تغلیباً کہا گیا ہے۔

---

[1] حافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ٧٤٨ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۳۴

اسلوب امام ترمذی نے اپنی جامع کی ترتیب میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ اس قدر عمدہ و مفید ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کو تمام کتب صحاح میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ سطور ذیل میں ہم جامع ترمذی کی چند خصوصیات مع امثلہ پیش کر رہے ہیں۔

۱- امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال اور ان کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے سلمہ بن قیس سے ایک روایت ذکر کی: اذا توضأت فانتثر و اذا استجمرت فاوتر۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں:[۱]

واختلف اهل العلم فيمن ترك المضمضة والاستنشاق فقالت طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعاد الصلاة ورأوا ذلك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابی لیلی و عبدالله بن مبارك و احمد و اسحاق و قال احمد الاستنشاق اوكد من المضمضة قال ابو عیسیٰ طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد في الوضوء وهو قول سفيان الثوری و بعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنة من النبی صلی الله علیه وسلم فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالك و شافعی[۱]

۲- امام ترمذی نے اپنی جامع میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں بنے۔ پہلی حدیث یہ ہے: عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الظهر والعصر و بین المغرب والعشاء بالمدینة من غیر خوف ولا مطر۔[۲] لیکن اس حدیث کو اگر جمع صوری پر محمول کر دیا جائے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھا۔ تو یہ حدیث ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں رہتی۔ دوسری حدیث یہ ہے: عن معاویة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه۔[۳] چوتھی بار شراب پینے پر کسی شخص کو بطور حد قتل کر دینا۔ بے شک کسی امام کا مذہب نہیں ہے لیکن اگر اس قتل کو تعزیر پر محمول کر دیا جائے تو یہ ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں ہے۔ اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی تمام احادیث معمول بہا ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی ذکر نہیں کی جو کسی نہ کسی امام کا مذہب نہ ہو۔

۱۔ ابوعیسیٰ الترمذی الجامع ۱/۹ و ۱۰ — جامع ترمذی ص ۳۰

۲۔ " " " " " " " — " " ص ۳۲۶

۳۔ " " " " " " " — " " ص ۳۴۰

۳ - جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے اس حدیث کی روایت مشہور ہو امام ترمذی اس صحابی کی روایت ذکر کرتے ہیں اور باقی صحابہ کی روایات کی طرف وفی الباب عن فلان وعن فلان کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں۔ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث ۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں ، وفی الباب عن علی وزید بن ارقم وجابر وابن مسعود۔ پھر اپنی روایت کی وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں۔ قال ابوعیسیٰ حدیث انس اصح شیٔ فی ھذا الباب واحسن [1] امام ترمذی کے اس طریقہ سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ باب کی غیر مشہور روایات بھی علم میں آجاتی ہیں۔ ثانی یہ کہ بسا اوقات بعض غیر مشہور روایات کی کسی علت کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہی حدیث جس کو انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے اور جس کے بعد فرماتے ہیں کہ وفی الباب عن علی وزید بن ارقم وجابر بن مسعود۔ اس میں زید بن ارقم کے بارے میں لکھتے ہیں وحدیث زید بن ارقم فی اسنادہ اضطراب اور پھر تفصیل سے وجہ اضطراب بیان کر دی ہے ثالث یہ کہ بعض اوقات غیر مشہور روایات کے متن میں کوئی زیادتی یا کمی ہو تو اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مثلاً وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ عن جابر بن عبداللہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ ببول فرأیتہ قبل ان یقبض بعام یستقبلھا [2] پھر لکھتے ہیں : وفی الباب عن ابی قتادہ وعائشہ وعمار۔ اس کے بعد انہوں نے ابو قتادہ کی روایت ذکر کی ہے جس کے متن میں کمی ہے لکھتے ہیں : عن ابی قتادہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبول مستقبل القبلۃ اخبرنا بذالک قتیبۃ قال نا بذالک ابن لھیعۃ، اس کے بعد مشہور روایت کی وجہ ترجیح بیان کرتے ہیں۔ وحدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح من حدیث ابن لھیعۃ وابن لھیعۃ ضعیف عند اھل الحدیث۔

۴ - امام ترمذی کا عام طریقہ یہ ہے کہ جب کسی صحابی کی روایت ذکر کرنے کے بعد وفی الباب عن فلان لکھتے ہیں تو فی الباب کے تحت اس صحابی کا نام ذکر نہیں کرتے جس کی روایت اصالۃً باب کے تحت لائے ہیں۔ لیکن بعض جگہ انہوں نے اس طریقہ کے خلاف بھی کیا ہے مثلاً وہ روایت کرتے ہیں : عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ شجر یسیر الراکب فی ظلھا مأۃ عام الحدیث [3] اس کے بعد لکھتے ہیں۔ وفی الباب عن ابی سعید لیکن اس جگہ ابو سعید کی روایت سے وہ روایت مراد نہیں ہے جس کا امام ترمذی پہلے ذکر کر چکے ہیں بلکہ ایک اور روایت ہے۔ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لہ رجل یا رسول اللہ ما طوبیٰ قال شجرۃ مسیرۃ مأۃ الحدیث (یہ روایت کنز العمال میں ہے)

---

[1] ابوعیسیٰ الترمذی الشمائل ۲۹ ھ — جامع ترمذی ص ۳۴
[2] 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 ص ۳۹۱
[3] الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ ھ — موارد الظمآن الیٰ زوائد ابن حبان ص ۶۴۵
[4] ابوعیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ ھ — جامع ترمذی ص ۷۴

۴۔ امام ترمذی مکمل سند بیان کرنے کے بعد انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے یا ضعیف ہے مثلاً روایت کرتے ہیں: حدثنا بندار حدثنا ابی احمد نا سفیان عن معمر عن قتادہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد اس کے بعد لکھتے ہیں۔ قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث صحیح[1] حسن کی مثال یہ ہے۔ حدثنا علی بن حجر نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عن عروۃ بن الزبیر عن المغیرۃ بن شعبۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاھرھما قال ابو عیسیٰ حدیث المغیرۃ حدیث حسن اور ضعیف کی مثال یہ ہے: حدثنا قتیبۃ قال ثنا رشدین بن سعد عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن عبادۃ بن نسی عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجہہ بطرف ثوبہ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف و رشدین بن سعد و عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی یضعفان فی الحدیث۔[3]

۵۔ اگر کوئی حدیث مضطرب ہو تو تبیین کر دیتے ہیں کہ اضطراب سند میں ہے یا متن میں اور ساتھ وجہ اضطراب بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی الکوفی نا زید بن حباب عن معاویۃ بن صالح عن ربیعۃ بن یزید الدمشقی عن ابی ادریس الخولانی و ابی عثمان عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ الحدیث۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں: وھذا حدیث فی اسنادہ اضطراب اور وجہ اضطراب یہ لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے زید بن حباب کی مخالفت کی ہے اور سند یوں ذکر کی ہے۔ عن معاویۃ بن صالح عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس عن عقبۃ بن عامر عن عمر۔ اور بعض کا یوں ذکر کیا ہے۔ عن ابی عثمان عن جبیر بن نفیر عن عمر۔[4] خلاصہ یہ ہے کہ زید بن حباب کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابو ادریس اور ابو عثمان ان دونوں اور حضرت عمر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے اور عبد اللہ بن صالح وغیرہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابو ادریس

---

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۱۴

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 〃 ۲۴

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 〃 〃

[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 〃 〃

فلا یعرفه من حدیث الثوری عن جعفر عن ابیه عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یثبت لا یعد هذا الحدیث محفوظا[1] خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شاذ اور غیر محفوظ وہ ہوتی ہے جس میں ثقہ راوی اوثق کی مخالفت کرے یا ایک ثقہ شخص متعدد ثقہ لوگوں کی مخالفت کرے۔ اس حدیث کی وجہ شذوذ امام ترمذی نے امام بخاری سے یہ نقل کی ہے کہ اس حدیث کو متعدد ثقہ راویوں نے سفیان ثوری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور صرف زید بن حباب نے اس کو سفیان سے موصولاً روایت کیا ہے۔

۸ ۔ جو حدیث منکر ہو امام ترمذی اس کی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات وجہ بھی کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے: حدثنا بشر بن معاذ العقدی البصری نا ایوب بن واقد الکوفی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزل علی قوم فلا یصوم تطوعا الا باذنهم۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: قال ابو عیسی هذا حدیث منکر لا نعرف احدا من الثقات روی هذا الحدیث عن هشام بن عروة[2]۔ خلاصہ یہ ہے کہ منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں غیر ثقہ راوی ثقہ راویوں کی مخالفت کرے اور یہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اس سند کے راوی ضعیف ہیں اور ہشام بن عروہ سے اس حدیث کی روایت میں کوئی ثقہ راوی ان کا ساتھ نہیں دیتا۔

۹ ۔ بعض دفعہ امام ترمذی ایک اسناد سے ایک صحیح حدیث ذکر کرتے ہیں اور وہی حدیث بعض دوسری اسانید سے مدرج ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کو بھی ذکر کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے: حدثنا قتیبه نا اللیث عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله ان ابن عباس اخبره ان الصعب بن جثامة اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر به بالابواء او بودان فاهدی له حمارا وحشیا فرده علیه فلما رای رسول الله صلی الله علیه وسلم الکراهیة قال انه لیس بنا رد علیک ولکنا حرم۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: وقد روی بعض اصحاب الزهری عن الزهری هذا الحدیث وقال اهدی له لحم حمار وحش وهو غیر محفوظ[3]
مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے متن میں راوی اپنے پاس سے کچھ الفاظ داخل کر دے اور اصحاب زہری کی روایت میں ایسا ہی ہوا ہے کیونکہ صحیح حدیث میں فاهدی له حمارا وحشیا کے الفاظ ہیں اور اصحاب زہری نے لحم کا لفظ زیادہ کر کے اهدی له لحم حمار وحش روایت کیا ہے۔

۱۰ ۔ بعض دفعہ امام ترمذی کثرت طرق کا اظہار کرنے کے لیے حدیث ایک سند کے ساتھ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ موقوف ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کے وقف کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں:

---

[1] [illegible] جامع ترمذی ص ۱۳۰
[2] 〃 〃 ص ۱۳۶
[3] 〃 〃 ص ۱۳۵

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا اس کے بعد لکھتے ہیں، قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ والصحیح عن ابن عمر موقوف قولہ[1]

۱۱۔ اگر حدیث بعض طرق کے لحاظ سے غریب اور بعض کے لحاظ سے مشہور ہو تو اس کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں، عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضؤ لکل صلوٰۃ طاھرا وغیر طاھر قال قلت لانس فکیف کنتم تصنعون انتم قال کنا نتوضؤ وضوءً احدا۔ اس حدیث کے بعد لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب والمشھور عند اھل الحدیث حدیث عمرو بن عامر[2]۔

۱۲۔ امام ترمذی عام طور پر حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ھذا حدیث حسن صحیح یا ھذا حدیث حسن غریب یا ھذا حدیث حسن صحیح غریب پہلی صورت میں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح دو مستقل قسمیں ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں تو ایک حدیث حسن اور صحیح کیسے ہو سکتی ہے بعض لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ صحیح اور حسن کے جمع ہونے میں کوئی تردد نہیں اس لیے کہ حدیث کا حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہونا عین ممکن ہے[3] لیکن یہ جواب قطعاً باطل اور مردود ہے۔ کیونکہ صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ حسن لغیرہ اور ضعیف ایک مقسم کے اعتبار سے متعدد اقسام ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں ان میں سے کوئی سی بھی دو قسمیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں اس کی مزید وضاحت اس طرح ہے کہ صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے ضبط میں کچھ کمی ہو اور تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا کر لیا جائے اور حسن لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا کیا جائے اس تقدیر پر ایک روایت کے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تعدد طرق ہوں اور نہ ہوں اور یہ اجتماع نقیضین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے دو جواب دیئے ہیں اوّل یہ کہ اس حدیث کے راویوں کے اوصاف میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال کے لحاظ سے وہ حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے اس صورت میں یہاں حرف عطف او محذوف ہے ثانی یہ کہ یہ حدیث دو سندوں سے مروی اور ایک سند کے لحاظ سے حسن اور دوسری کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عطف واؤ محذوف ہے۔

---

۱ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۳۰

۲ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص ۳۴

۳ محمد عبد الرحمن مبارکپوری، ... ص ... مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۲۳۷

اس سوال کے چند اور جواب بھی منقول ہیں۔ حافظ عماد الدین نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے ان دونوں قسموں کا ذکر کردیا۔ شمس الدین جزری نے کہا اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اطلاق جائز ہے۔ ابن دقیق العید نے کہا حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے اور صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے۔ بعض لوگوں نے کہا یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح بالاستقلال تاکید کے لئے ہیں اور بعض نے کہا حسن سند کا وصف ہے اور صحیح اسی کا حکم ہے۔

امام ترمذی جس حدیث کے بعد ہذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک حدیث حسن وہ ہوتی ہے جو طرق متعددہ سے مروی ہو کیونکہ وہ خود کتاب العلل میں لکھتے ہیں: وما قلنا فی کتابنا حدیث حسن فانما اردنا به حسن اسناده عندنا کل حدیث یروی لا یکون راویه متهما بالکذب ویروی من غیر وجه نحو ذالك ولا یكون شاذا فهو عندنا حسن[1]۔ اور حدیث غریب صرف ایک طریق سے مروی ہوتی ہے پس ایک حدیث حسن اور غریب دو متضاد وصفوں کی حامل کیسے ہوسکتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث حسن میں دو اصطلاحیں ہیں ایک جمہور کی جس میں تعدد طرق کی شرط نہیں ہے اور ایک امام ترمذی کی جس میں تعدد طرق مشروط ہے۔ امام ترمذی جس جگہ ہذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصطلاح پر ہے لہٰذا غرابت اس کے منافی نہیں ہے اور جس جگہ فقط ہذا حدیث حسن کہتے ہیں وہ ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

۱۳۔ بسا اوقات امام ترمذی سند کے بعض راویوں پر جرح کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے حدثنا محمود بن غیلان حدثنا المقری قال ونا یحیی بن ایوب عن زید بن جبیرة عن داؤد بن حصین عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی فی سبع مواطن الحدیث! اس کے بعد ذکر کرتے ہیں: قال ابو عیسی حدیث ابن عمر اسناده لیس بذاك القوی وقد تكلم فی زید بن جبیرة من قبل حفظه[2] اس حدیث میں امام ترمذی نے زید بن جبیرہ کے حافظہ پر جرح کی ہے۔

۱۴۔ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی مجہول ہو تو امام ترمذی اس کی تعیین کر دیتے ہیں، مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا هناد نا شریك عن ابی فزارة عن ابی زید عن عبد الله بن مسعود قال سألنی النبی صلی الله علیه وسلم ما فی اداوتك فقلت نبیذ فقال ثمرة طیبة وماء طهور قال فتوضأ منه! اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے ابو زید امام ترمذی اس کے بارے میں فرماتے ہیں و ابو زید رجل مجهول عند اهل الحدیث[3]

۱۔ ابو عیسیٰ الترمذی المستدرک ص ۱۴۹ — جامع ترمذی ص ۵۰۵
۲۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ — ۔ ۔ ص ۴۴
۳۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ — ۔ ۔ ص ۳۹

۱۵- اور اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی منکر الحدیث ہو تو اس کی بھی تعیین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا نصر بن علی واحمد بن عبید اللہ السلمی البصری قالا ثنا ابو قتیبہ ۔ مسلم بن قتیبۃ عن الحسن بن علی الهاشمی عن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح ۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وسمعت محمدا یقول الحسن بن علی الهاشمی منکر الحدیث ۔[۱]

۱۶- عام طور پر جو راوی کنیت یا نسبت کے ساتھ مشہور ہو گئے ہیں ان کے اسماء اور کنی، کی وضاحت خاص اہتمام سے کرتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں: ابو صالح والد سہیل ھو ابو صالح السمان واسمہ ذکوان[۲] ایک اور جگہ لکھتے ہیں، وابو ایوب اسمہ خالد بن زید اور نسبت کی وضاحت میں لکھتے ہیں، والزھری اسمہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شھاب الزھری وکنیتہ ابو بکر[۳]

۱۷- اگر کسی راوی کے اسم میں اختلاف ہو تو اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں، ابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر ویقال زید بن اسامۃ بن عمیر الھذلی ۔ اسی طرح لکھتے ہیں، ابو ھریرۃ اختلفوا فی اسمہ فقالوا عبد شمس وقالوا عبد اللہ بن عمرو[۴]

۱۸- اگر ایک وصف کے ساتھ دو راوی مشہور ہوں تو امام ترمذی ان کے اسماء اور مراتب کا فرق بیان کر دیتے ہیں مثلاً وصف صنابحی کے ساتھ دو راوی مشہور ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں؛ والصنابحی الذی روی عن ابی بکر الصدیق لیس لہ سماع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ عبد الرحمٰن بن عسیلۃ ویکنی ابا عبد اللہ رحل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الطریق وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث والصنابح بن الاعسر الاحمسی صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ الصنابحی ایضا وانما حدیثہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی مکاثر بکم الامم فلا تقتتلن بعدی[۵] یعنی ایک صنابحی تابعی ہیں جن کا نام عبد الرحمٰن ہے اور دوسرے صنابحی صحابی ہیں جن کا نام صنابح ہے یہ دونوں حضور سے روایت کرتے ہیں مگر ایک کی روایت مرسل اور دوسرے کی روایت متصل ہے۔

۱۹- بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کے بارے میں مختلف اساتذہ اور ائمہ حدیث کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا قتیبۃ وھناد وابو کریب واحمد بن منیع ومحمود

۱؎ ابو عیسیٰ ترمذی متوفیٰ ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۳
۲؎ " " " " " " " ص ۳۱
۳؎ " " " " " " " ص ۲۸
۴؎ " " " " " " " ص ۲۹
۵؎ " " " " " " " ص ۳۰

بن غیلان وابو عمار قالوا نا وکیع عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ عن عائشہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعض نسائہ ثم خرج الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ قال قلت من
ھی الا انت فضحکت ۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی کہتے ہیں : سمعت ابا بکر العطار البصری
یذکر عن علی بن المدینی قال ضعف یحیی بن سعید القطان ھذا الحدیث وقال ھو شبہ لاشی قال
وسمعت محمد بن اسماعیل یضعف ھذا الحدیث وقال حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من
عروۃ[1] اس حدیث کے تحت امام ترمذی نے علی بن المدینی اور امام بخاری کی آراء پیش کی ہیں اور بتلایا ہے
کہ ان دونوں کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے ان کے علاوہ امام ترمذی [illegible]، امام احمد بن حنبل اور عبدالرحمن
مہدی کی آراء بھی پیش کرتے ہیں۔

۲۰۔ بعض جگہ امام ترمذی اپنے اساتذہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ۔ حدثنا
ھناد وقتیبہ قالا نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال التمس لی ثلاثۃ احجار قال فاتیتہ بحجرین وروثۃ فاخذ الحجرین
والقی الروثۃ وقال انہا رکس ۔ اس حدیث کو ابو اسحاق سے اسرائیل نے بھی روایت کیا ہے اور زہیر نے بھی۔
امام بخاری نے زہیر کی روایت کو مناسب خیال کیا ہے اور اسی کی روایت کو اپنی صحیح میں ذکر ہے لیکن امام ترمذی کہتے
ہیں : واصح شیء فی ھذا عندی حدیث اسرائیل وقیس عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ
لان اسرائیل اثبت واحفظ لحدیث ابی اسحاق ۔ امام ترمذی کہتے ہیں اسرائیل کی حدیث زہیر سے بہتر ہے
کیونکہ زہیر نے آخری عمر میں ابو اسحاق سے سماع کیا ہے اور اس وقت ابو اسحاق کا ذہن مختل ہو چکا تھا اس کے بعد
امام ترمذی امام احمد بن حنبل کے قول سے اس بات پر شہادت لاتے ہیں کہ زہیر کی روایت ابو اسحاق سے ساقط الاعتبار
ہے چنانچہ لکھتے ہیں : سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول اذا سمعت الحدیث
عن زائدۃ وزھیر فلا تبالی ان لا تسمع من غیرھما الا حدیث ابی اسحاق[2]

۲۱۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں التزام کرتے ہوئے بسا اوقات لفظ باب کے بعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لکھتے ہیں اس کے تحت عام طور پر احادیث مرفوعہ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ باب کے بعد عن رسول اللہ
نہیں لکھتے لہٰذا وہاں مرفوع روایات کا التزام نہیں کرتے۔

۲۲۔ کسی حدیث میں مرفوع اور موقوف کا اختلاف ہو تو اس کو بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے
ہیں : عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلاتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ۔

---

۱ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۰

۲ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۹

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں وقد اختلفوا فی روایتہ ھذا الحدیث فرواہ موسی بن عقبۃ وابراھیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفہ بعضہم[1]

۲۳- بعض اوقات حدیث میں کوئی مشکل لفظ ہو تو امام ترمذی اس کا آسان لفظ سے معنی بیان کر دیتے ہیں مثلاً ایک حدیث کے الفاظ ہیں حضرت ابو ہریرہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں۔ اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ومعنی قولہ ولا تضنن بھا علی یقول لا تبخل بھا علی والضنین والبخیل والضنین المتھم[2]

۲۴- بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کا اختصار کرتے ہیں اور اس کے آخر میں لکھ دیتے وفی الحدیث قصۃ یا وفی الحدیث قصۃ طویلۃ۔ اس کی مثال یہ ہے، عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اھبط منھا وفیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یصلی فیسال اللہ فیھا شیئاً الا اعطاہ ایاہ، قال ابوھریرۃ فلقیت عبداللہ بن سلام فذکرت لہ ھذا الحدیث فقال انا اعلم بتلک الساعۃ فقلت اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی قال ھی بعد العصر الی ان تغرب الشمس فقلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقھا عبد مسلم وھو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبداللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ قلت بلی قال فھو ذالک۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وفی الحدیث قصۃ طویلۃ[3]۔ سنن ابو داؤد میں یہ حدیث مفصل بیان کی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے، عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیھا ساعۃ لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسال اللہ عزوجل حاجۃ الا اعطاہ ایاھا قال کعب ذالک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ قال فقرا کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوھریرۃ ثم لقیت عبداللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب فقال عبداللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعۃ ھی قال ابوھریرۃ فقلت لہ فاخبرنی بھا فقال عبداللہ بن سلام ھی آخر

---

[1] [illegible]   جامع ترمذی ص [illegible]

[2] [illegible]   " " ص ۹۰

[3] [illegible]   " " "

اپنے اندر متعدد علوم وفنون کو سموئے ہوئے ہیں حافظ ابوبکر بن العربی نے عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ان میں سے چودہ علوم کی نشاندہی کی ہے ہم نے مزید غور وفکر کرکے یہ عدد چوبیس تک پہنچا دیا ہے اس کے باوجود اس عدد کو جامع ترمذی کے علوم کا آخری حد نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جامع ترمذی میں مذکور علوم کی فہرست حسب ذیل ہے۔ (۱) بیان مذاہب فقہاء (۲) متروک العمل روایات کی توضیح (۳) ایک حدیث کی روایت کرنے والے تمام صحابہ کا بیان (۴) متن حدیث میں زیادتی اور کمی کا بیان (۵) حدیث کی تصحیح، تحسین اور تضعیف (۶) حدیث مضطرب (۷) حدیث معلول (۸) حدیث مرسل (۹) متصل اور منقطع (۱۰) شاذ اور محفوظ (۱۱) منکر اور معروف (۱۲) حدیث مدرج (۱۳) اختصار حدیث (۱۴) مرفوع اور موقوف (۱۵) حدیث مشہور اور غریب (۱۶) بیان اسناد (۱۷) اختلاف اسماء (۱۸) اسماء مشترکہ میں امتیاز (۱۹) جرح وتعدیل (۲۰) اسماء کنیت اور نسبت کی وضاحت (۲۱) ائمہ حدیث کی آراء (۲۲) ائمہ حدیث کا اختلاف (۲۳) تطبیق بین الروایات (۲۴) ناسخ اور منسوخ کا بیان۔ اور یہ وہ علوم وفنون ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

رموز واصطلاحات

امام ترمذی نے اپنی جامع میں بعض خاص اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کا وہ اکثر ابواب میں ذکر کرتے ہیں، سطور ذیل میں ہم ان اصطلاحات کی وضاحت کر رہے ہیں۔

(۱) **فلان ذاھب الحدیث** : اس کا مطلب ہے کہ اس شخص کو حدیث یاد نہیں رہتی۔

(۲) **فلان مقارب الحدیث** : ابن السید کی رائے ہے کہ اگر مقارب بالکسر ہو تو یہ الفاظ تعدیل سے ہے۔ اور اگر بالفتح ہو تو الفاظ جرح سے ہے لیکن حافظ سیوطی اور حافظ ذہبی کی تحقیق یہ ہے کہ مقارب الحدیث ہر حال میں الفاظ تعدیل میں سے ہے اور یہ لفظ اگر بالکسر ہو تو اس کا معنی ہے حدیثہ مقارب غیرہ اور بالفتح کی تقدیر پر اس کا معنی ہے ان حدیثہ یقاربہ حدیث غیرہ بہر حال مقارب مشارکت کا تقاضہ کرتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کی حدیث دوسرے راوی کی حدیث کے قریب ہے۔

(۳) **شیخ لیس بذاک** : ای لیس بذاک المقام الذی یوثق بہ یعنی اس کی روایت نا مقبول ہے۔ اس اصطلاح پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ شیخ الفاظ تعدیل میں سے ہے اور لیس بذاک الفاظ جرح میں سے ہے اور یہ ترکیب تضاد کو مستلزم ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ ایک شخص عدالت کے لحاظ سے کامل ہو اور حافظہ کے لحاظ سے ناقص ہو پس شیخ کا لفظ اس کے کمال عدالت اور لیس بذاک اس کے نقصان ضبط کی طرف راجع ہو اور طیبی نے یہ بھی کہا ہے کہ شیخ کا لفظ اس ترکیب میں لغوی معنی میں مستعمل ہے یعنی بوڑھا آدمی اور اس لحاظ سے اس ترکیب پر کوئی اشکال نہیں آتا۔

(۴) **اسنادہ لیس بذاک** : ذاک کا اشارہ مشتغل بالحدیث کے ذہن کی طرف ہے یعنی اس کے ذہن میں جو قوت اسناد کا تصور ہے وہ یہاں مفقود ہے۔

(۵) **ھٰذا حدیث جید** : حافظ ابن صلاح جید اور صحیح کو مساوی قرار دیتے ہیں لیکن بلقینی کہتے ہیں کہ

امام ترمذی جیسا ائمہ کے ساتھ حدیث کو اس وقت موصوف کرتے ہیں جب حدیث حسن کے درجے سے ترقی کر کے گویا کہ
درجۂ صحیح کے بالکل قریب پہنچ جاتی ہے۔

(۶) **ھذا اصح من ذالک**: اس قسم کے مقامات پر اصح کی تعبیر ترجیح کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی مقابل حدیثیں
صحیح ہیں لیکن یہ ان سے اصح ہے یا دونوں حسن ہیں اور یہ ان میں زیادہ قوی ہے یا دونوں ضعیف ہیں اور یہ ان میں کم درجہ
کی ضعیف ہے۔ اسی طرح جب ھذا اصح شیء فی ھذا الباب کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس باب کی سب
احادیث صحیح ہیں بلکہ بسا اوقات باب کی تمام احادیث ضعیف ہوتی ہیں اور جس حدیث کو امام ترمذی ترجمۃ الباب کے اثبات
کے لیے وارد کرتے ہیں وہ ان سب میں کم درجہ ضعیف ہوتی ہے اس لیے کہتے ہیں **ھذا اصح شیء فی ھذا الباب**۔

(۷) **ھذا حدیث غریب**: امام ترمذی نے کتاب العلل میں غرابت حدیث کی تین وجہیں بیان کی ہیں
اول یہ کہ سند حدیث میں ایک راوی اپنے شیخ سے اس حدیث کی روایت میں منفرد ہوتا ہے۔ اگرچہ دوسرے طرق
کے لحاظ سے وہ حدیث مشہور ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے۔ عن حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء عن ابیہ قال
یا رسول اللہ اما تکون الزکاۃ الا فی الحلق واللبۃ فقال لو طعنت فی فخذھا اجزأ عنک[1]۔ حماد بن
سلمہ کے علاوہ اور کوئی شخص ابو العشراء سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتا اس وجہ سے یہ حدیث غریب قرار پائی۔
ثانی یہ کہ ایک متن حدیث متعدد طرق سے مروی ہے مگر صرف ایک راوی متن حدیث میں دوسروں کی بنسبت کچھ
زیادتی بیان کرتا ہے۔ تب بھی وہ حدیث غریب کہلاتی ہے بشرطیکہ وہ راوی ایسا ہو جس کے حافظہ پر اعتماد ہو ورنہ حدیث
مدرج ہوگی۔ اس کی مثال یہ ہے، عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زکوٰۃ الفطر من رمضان علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین صاعا من تمر او
صاعا من شعیر۔ امام مالک کے علاوہ دوسرے طرق سے یہ حدیث مروی ہے لیکن من المسلمین کے الفاظ نہیں
زیادتی صرف امام مالک کی روایت میں ہے اس لیے یہ حدیث غریب کہلائی۔ ثالث یہ کہ امام ترمذی کے نزدیک
وہ حدیث کسی خاص سند سے معروف ہو مگر اس کے سوا کسی اور طریقہ سے اس حدیث کی روایت کی جائے تو غریب کہلاتی ہے
جیسا کہ اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا ابو ھشام الرفاعی وابو السائب والحسین بن الاسود قالوا ثنا ابو اسامۃ عن برید
بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یاکل فی معاء واحد۔ اس حدیث کی یہ سند [illegible]
امام بخاری اور دوسرے ائمہ حدیث کے نزدیک معروف سند یہ ہے۔ عن ابی اسامۃ عن برید بن عبد اللہ الخ
اور امام ترمذی کی سند چونکہ اس سند معروف کے خلاف ہے لہٰذا اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہوگئی۔ امام
ترمذی کہتے ہیں کہ جب میں نے امام بخاری کو بتایا کہ ابو کریب کے علاوہ ابو ہشام، ابو السائب اور حسین بن اسود بھی اس حدیث

---

[1] یہ اجازت حالت اضطرار کے لیے ہے۔

روایت کرتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے اور کہنے لگے میں نہیں جانتا تھا کہ اس حدیث کو ابو کریب کے علاوہ کوئی اور بھی روایت کرتا ہے ۔

(۸) **ھذا حدیث حسن** : جب امام ترمذی کسی حدیث کے ساتھ صرف حسن لکھتے ہیں یعنی صحیح یا غریب کے الفاظ اس کے ساتھ نہیں ہوتے اس وقت ان کی مراد اس حدیث سے وہ حدیث ہوتی ہے جو شاذ ہو اس کے راوی متہم بالکذب نہ ہوں اور طرق متعددہ سے مروی ہو۔

کتاب العلل

(۹) **اھل الرای** : اس لقب سے عام طور پر امام ترمذی احناف کا ارادہ کرتے ہیں، رہا یہ کہ احناف کو اہل الرای کس وجہ سے کہتے ہیں تو امام ترمذی کے ساتھ حسن ظن یہی ہے کہ وہ احناف کو ان کی دقت رائے اور اصابت فکر کی وجہ سے اہل الرای کہتے ہیں۔

(۱۰) **بعض اھل الکوفۃ** : عام طور پر ان الفاظ سے امام ابوحنیفہ کا اور کہیں کہیں سفیان ثوری کا ارادہ کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے یہ التزام کیا ہے کہ جامع ترمذی میں دنیا بھر کے مجتہدین کا ذکر کیا لیکن ایک جگہ کے سوا اس کتاب میں کسی جگہ بھی امام الائمہ سراج الامۃ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں لیا۔[1] البتہ کتاب العلل میں جابر جعفی سے متعلق امام ابوحنیفہ کی ایک روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو یحیی الحمانی قال سمعت ابا حنیفۃ یقول ما رایت احدا اکذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطاء بن ابی رباح ۔ ہم اس طرز عمل پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں ۔ یغفر اللہ لنا ولہ وسائر المسلمین۔

شرائط

حافظ ابو الفضل بن طاہر حازمی شروط ائمہ میں ذکر کرتے ہیں کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں پہلے چار طبقات کے راویوں سے استیعاب کیا ہے (۱) کامل الضبط والاتقان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ (۲) کامل الضبط والاتقان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ (۳) ناقص الضبط والاتقان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ (۴) ناقص الضبط والاتقان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ ۔ ان چار طبقوں کے علاوہ ایک پانچواں طبقہ بھی ہے ناقص الضبط وقلیل الملازمۃ مخائل بالجرح جس کو ضعفاء اور مجہولین سے تعبیر کیا جاتا ہے امام ترمذی نے حسب ضرورت اس طبقہ سے بھی روایات کا انتخاب کیا ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کی احادیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) وہ احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہیں۔
(۲) وہ احادیث جو امام نسائی اور امام ابو داؤد کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔
(۳) وہ احادیث جن کا ابو داؤد اور نسائی نے اخراج کیا اور ان کی علت ظاہر کر دی۔
(۴) وہ احادیث جن کا خود امام ترمذی نے اخراج کیا اور ان کی علت بیان کر دی۔[2]

---

[1] باب فی اشعار البدن میں امام ترمذی نے وبقول ابوحنیفہ صراحۃً کہ امام اعظم کا مذہب ذکر کیا ہے۔ جامع ترمذی ص ۱۰۲
[2] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ   تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

تساہل

احادیث پر کوئی حکم لگانے اور ان کی قسم متعین کرنے میں بعض اوقات امام ترمذی سے تساہل بھی واقع ہوا ہے مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا ابو عامر البغدادی نا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یسأل اللہ العبد فیہا شیئاً الا آتاہ اللہ ایاہ، قالوا یا رسول اللہ ایۃ ساعۃ ھی قال حین تقام الصلوٰۃ الی الانصراف منہا۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب۔[1]

امام ترمذی نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی کی اس حدیث کو حسن قرار دیا حالانکہ کثیر بن عبد اللہ مزنی وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام شافعی اور امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے۔ امام احمد اس کو واہی الحدیث اور لیس بالقوی کہتے ہیں۔ ابن معین لیس بالشیٔ کہتے ہیں۔ نسائی اور دار قطنی لکھتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے۔ ابراہیم بن منذر نے کہا کہ یہ شخص سخت جھگڑالو تھا، اور ہم میں سے کوئی شخص اس سے روایت نہیں کرتا تھا۔ علی بن مدینی، احمد بن حنبل اور ابو نعیم نے اس کو ضعیف قرار دیا۔ ابن سعد اس کو ضعیف اور قلیل الحدیث کہتے ہیں۔ ابن سکن نے کہا اس کا جو نسخہ عن ابیہ عن جدہ مروی ہے اس میں نظر ہے۔ حاکم نے کہا اس نسخہ میں ضعاف اور مناکیر ہیں۔ اور ابن حبان نے کہا اس نسخہ میں موضوع روایات ہیں اس شخص کا نام اپنی کتاب میں لینا اور اس سے احادیث کی روایت کرنا جائز نہیں ہے۔[2] خیال رہے کہ امام ترمذی نے کثیر بن عبد اللہ کی جس روایت کو یہاں حسن قرار دیا ہے وہ عن ابیہ عن جدہ ہی ہے۔

کثیر بن عبد اللہ مزنی کی روایت کو حسن قرار دینا تو ایک تسامح تھا ہی اس سے بڑا تسامح یہ ہے کہ امام ترمذی نے اس کی ایک روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے اور وہ روایت بھی عن ابیہ عن جدہ ہے جس کو ابن حبان موضوعات میں سے اور حاکم ضعاف اور مناکیر میں سے شمار کرتے ہیں۔ روایت ملاحظہ ہو۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عامر العقدی ثنا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحاً حرم حلالاً او احل حراماً والمسلمون علی شروطہم الا شرطاً حرم حلالاً او احل حراماً۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ھذا حدیث حسن صحیح۔[3]

اسی طرح ایک اور حدیث امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا ابو کریب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا یحییٰ بن الیمان عن المنہال بن خلیفۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن عطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبراً لیلاً فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۹۸

[2] حافظ شہاب الدین ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۴۲۱

[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۲۳۳

وحملک اللہ ان کنت لاداہات تلاوۃ للقرآن وکبر علیہ اربعا۔[۱]

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے یحییٰ بن یمان اس کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیس بحجۃ، ابن معین لکھتے ہیں کہ یہ شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کونسی حدیث بیان کر رہا ہے احادیث میں اس کو وہم لاحق ہوتے تھے اور یہ ثقہ تھا۔ عبداللہ بن علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے کہتے ہیں کہ یہ شخص کثیر الغلط تھا اور احادیث میں اس سے خطا ہوتی تھی۔ ابو داؤد لکھتے ہیں کہ یہ احادیث مقلوب کر دیا کرتا تھا اور اس سے احادیث میں خطا ہوتی تھی۔ امام نسائی اس کو کہتے ہیں لیس بالقوی اور ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔[۲] اور اسی شخص کی حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ہٰذا حدیث حسن!

اسی طرح بعض دفعہ ایک حدیث منکر ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو شاذ قرار دیتے ہیں خیال رہے کہ منکر وہ حدیث ہے جس میں ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے اس کو غیر محفوظ بھی کہتے ہیں۔ بہرحال امام ترمذی نے جس منکر حدیث کو غیر محفوظ کہا ہے اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا عبد الرحمان بن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیئ والاحتلام۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ۔[۳]

اس کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان کی ہے کہ اس سند کا ایک راوی عبد الرحمان بن زید اس حدیث کو ابو سعید خدری سے موصولاً روایت کرتا ہے جبکہ دوسرے ثقہ راوی عبداللہ بن زید، عبدالعزیز بن محمد اور دوسرے ثقات اس کو مرسلاً روایت کرتے ہیں اور ابو سعید خدری کا ذکر نہیں کرتے اور عبد الرحمان بن زید جو ثقہ راویوں کی مخالفت کر رہا ہے خود ضعیف راوی ہے۔ امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کی شہادتوں سے اس کا ضعف ثابت کیا ہے لہٰذا یہ حدیث منکر ہوئی اور امام ترمذی کا اس کو غیر محفوظ کہنا محض تساہل ہے۔

بعض اوقات ایک حدیث متصل ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو منقطع قرار دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا ھناد نا ھشیم عن ابی الزبیر عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود قال قال عبد اللہ ان المشرکین شغلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتی ذھب من اللیل ماشاء اللہ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں،

---

۱ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۳۳

۲ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۰۶

۳ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۱۳۰

حدیث عبد اللہ لیس باسنادہ بأس الا ان ابا عبیدہ لم یسمع من عبد اللہ[1]

امام ترمذی کا کہنا کہ ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے سماع نہیں کیا صحیح نہیں ہے عبد اللہ بن مسعود کی وفات کے وقت ابو عبیدہ کی عمر سات سال تھی[2]۔ اور جب پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی احادیث کی روایت جائز ہے جیسا کہ محمود بن ربیع نے پانچ سال کی عمر میں حضور سے سنی ہوئی حدیث کی روایت کی ہے[3]۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چھ سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہے[4] تو یہ کیوں نہیں جائز کہ ابو عبیدہ نے سات سال کی عمر میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہو۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محدثین نے غیر معروف طلباء کا سات سال کی عمر میں سماع تسلیم کیا ہے تو ابو عبیدہ جیسے معروف تابعی کا عبد اللہ بن مسعود جیسے معروف صحابی سے سات سال کی عمر میں سماع کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ کرابیسی نے کتاب المدلسین میں اور حاکم نے مستدرک میں ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے روایت کا ذکر کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط میں سند صحیح کے ساتھ ابو عبیدہ سے عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح کی ہے اور وہ سند یہ ہے، عن زیاد بن سعد عن ابی الزبیر قال حدثنی یونس بن خباب الکوفی قال سمعت ابا عبیدہ بن عبد اللہ یذکر انہ سمع اباہ یقول کنت مع النبی علیہ الصلوٰۃ و السلام فی سفر الحدیث۔ اور جب سند صحیح کے ساتھ خود ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح موجود ہے[5]۔ تو امام ترمذی کا نفی سماع کا قول کی تساہل کے سوا اور کچھ نہیں۔

امام ترمذی کے تساہل کی بحث میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے کہ حدیث ضعیف کو حسن یا صحیح کہنے میں انہوں نے ضرور تساہل کیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک یقینی امر ہے کہ جامع ترمذی میں انہوں نے کوئی موضوع حدیث شامل نہیں کی علامہ ابن جوزی نے جامع ترمذی کی تیئس احادیث کو موضوع قرار دیا ہے لیکن یہ ابن جوزی کا تشدد ہے اور اس باب میں ان کی عادت مشہور ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے القول الحسن میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں سے کوئی روایت موضوع نہیں۔

تعداد احادیث شیخ محمد فواد مصری نے جامع ترمذی کی کل احادیث مفردہ کی تعداد ۳۸۱۲ بتلائی ہے اور آثار اور شواہد کو شامل کر کے شیخ ابراہیم مصری نے جملہ احادیث کی تعداد ۳۹۵۶ بتلائی ہے۔

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۵۲

[2] حافظ بدر الدین عینی المتوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۶ ص ۲۰۳

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷

[4] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۳۴۶

[5] الشیخ ابو الفضل عبد الرحمٰن جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ — عمدۃ القاری ج ۶ ص ۲۰۳

اعلیٰ اسانید امام ترمذی کی جو حدیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہے وہ ثلاثی ہے یعنی اس میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابنۃ السدی الکوفی نا عمر بن شاکر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر[۱]

ملا علی قاری رحمہ الباری کو اس جگہ ایک تسامح واقع ہوا ہے اور انہوں نے امام ترمذی کی اس حدیث کو ثنائی قرار دیا ہے[۲] یعنی اس حدیث میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔ حالانکہ سند حدیث سے ظاہر ہے کہ یہاں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تین راوی ہیں۔ اسماعیل بن موسیٰ، عمر بن شاکر اور انس بن مالک۔

کتبِ صحاح میں جامع ترمذی کا مقام صحت احادیث اور قوت سند کے اعتبار سے جامع ترمذی کا مقام نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے اور کتب صحاح میں یہ پانچویں درجہ پر آتی ہے کیونکہ امام ترمذی طبقہ رابعہ سے بھی احادیث روایت کرتے ہیں جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے صرف انتخاب کرتے ہیں۔ نیز امام ترمذی ضعفاء اور مجہولین کے پانچویں طبقہ سے بھی روایت قبول کر لیتے ہیں، جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے اصلاً روایت نہیں کرتے اسی سبب سے حافظ جلال الدین سیوطی امام ذہبی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کا مقام سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے کیونکہ امام ترمذی مصلوب اور کلبی کی روایات کا بھی اخراج کر لیتے ہیں[۳]

البتہ حسن ترتیب، حدیث اور فقہ کے متعدد علوم کے شمول اور افادیت کے لحاظ سے جامع ترمذی نسائی اور ابوداؤد پر مقدم ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کے بارے میں یہ بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ مجتہد کے لیے کافی ہے اور مقلد کے لیے مغنی ہے اور غالباً اسی وجہ سے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کو ثالث الکتب الستہ سے تعبیر کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی شاید اسی وجہ سے بخاری اور مسلم کے بعد اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

شروح جامع ترمذی کی شروح بھی بکثرت تصنیف کی گئی ہیں لیکن بعض نامکمل رہیں۔ بعض طبع نہ ہو سکیں اور اکثر نایاب ہیں خصوصاً برصغیر میں تو جامع ترمذی کی کوئی معتدبہ اور مشہور شرح دستیاب نہیں

---

۱ امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۳۶۹

۲ ملا علی القاری الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۳۳

۳ الحافظ جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۵۶

ہے۔ سطورِ ذیل میں چند شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ **عارضۃ الاحوذی** : یہ شرح الحافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے جو ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔

۲۔ **المنفح الشذی** : یہ شرح حافظ ابو الفتح محمد بن محمد الشافعی المتوفی ۷۳۴ھ کی تالیف ہے۔ یہ ایک مبسوط کتاب ہے ترمذی کے دو ثلث سے کم کی شرح دس جلدوں میں کی گئی ہے۔ مصنف اس شرح کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ بعد میں حافظ زین الدین عراقی نے اس کو مکمل کرنا شروع کیا لیکن وہ بھی پوری نہ کر سکے۔

۳۔ **شرح الزوائد علی الصحیحین وابی داؤد** : یہ شرح سراج الدین عمر بن علی ابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ کی تصنیف ہے۔

۴۔ **العرف الشذی** : یہ سراج الدین عمر ابن رسلان البلقینی المتوفی ۸۰۵ھ کی تالیف اور نا مکمل ہے۔

۵۔ **شرح الجامع** : یہ شرح حافظ زین الدین عراقی متوفی ۸۰۶ھ کی تالیف ہے اور نا تمام ہے۔

۶۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح حافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن نقیب الحنبلی المتوفی ...... کی تالیف ہے۔ یہ شرح بیس جلدوں پر مشتمل تھی مگر ایک فتنہ میں جل کر ضائع ہو گئی۔

۷۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح الحافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن رجب الحنبلی المتوفی ۷۹۵ھ کی تالیف ہے۔

۸۔ **قوت المغتذی** : یہ شرح الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

۹۔ **شرح ترمذی** : یہ شرح علامہ محمد طاہر گجراتی صاحب مجمع البحار المتوفی ۹۸۶ھ کی تالیف ہے۔

۱۰۔ **نفع قوت المغتذی** : یہ شرح علامہ سید علی بن سلیمان المالکی المتوفی ۱۲۹۸ھ کی تالیف ہے۔[1]

مختصرات | شروح کے علاوہ جامع ترمذی کی مختصرات بھی تصنیف کی گئی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین سلیمان بن عبد القوی الحنبلی المتوفی ۷۱۰ھ کی تالیف ہے۔

۲۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین محمد ابن عقیل الشافعی المتوفی ۷۲۹ھ کی تالیف ہے۔[2]

---

[1] ان شروح میں سے اکثر کا تذکرہ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ نے کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۹ میں کیا ہے۔

[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۹

فہرست مضامین جامع ترمذی جلد اوّل

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	ابواب طہارت	
۱	طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	۷۸
۲	فضیلت وضو	۷۸
۳	وضو نماز کی کنجی ہے۔	۷۹
۴	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔	۸۰
۵	بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے	۸۱
۶	قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت۔	۸۱
۷	قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت۔	۸۲
۸	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۸۳
۹	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت۔	۸۳
۱۰	قضائے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۸۳
۱۱	دائیں ہاتھ سے استنجا مکروہ ہے۔	۸۳
۱۲	پتھر سے استنجا کرنا۔	۸۳
۱۳	دو ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔	۸۵
۱۴	جن اشیاء سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔	۸۶
۱۵	پانی سے استنجا کرنا۔	۸۷
۱۶	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جاتے۔	۸۸
۱۷	غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے۔	۸۸
۱۸	مسواک کرنا۔	۸۸
۱۹	نیند سے بیدار ہونے پر دھوئے بغیر ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جائیں۔	۸۹
۲۰	وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔	۹۰ ۹۱
۲۱	ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۹۱
۲۲	داڑھی کا خلال کرنا۔	۹۲
۲۳	سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے۔	۹۳
۲۴	سر کے پچھلے حصے سے مسح شروع کرنا۔	۹۳
۲۵	سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا۔	۹۳
۲۶	مسح سر کے لیے نیا پانی لینا۔	۹۴
۲۷	کانوں کے باہر اور اندر کا مسح۔	۹۵
۲۸	کان سر کے حکم میں ہیں۔	۹۵
۲۹	انگلیوں کا خلال کرنا۔	۹۵
۳۰	ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ۔	۹۶
۳۱	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا۔	۹۷
۳۲	اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا۔	۹۷
۳۳	تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا۔	۹۸
۳۴	ایک، دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا۔	۹۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۵	بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونا	۹۸
۳۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک۔	۹۹
۳۷	وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا	۱۰۰
۳۸	کامل وضو کرنا	۱۰۰
۳۹	وضو کے بعد کپڑے کا استعمال۔	۱۰۱
۴۰	وضو کے بعد کیا پڑھا جائے۔	۱۰۲
۴۱	وضو کے لیے ایک مد پانی۔	۱۰۲
۴۲	وضو میں اسراف مکروہ ہے۔	۱۰۳
۴۳	ہر نماز کے لیے (نیا) وضو۔	۱۰۳
۴۴	ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا۔	۱۰۳
۴۵	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	۱۰۵
۴۶	عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے	۱۰۵
۴۷	اس کی رخصت۔	۱۰۶
۴۸	پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔	۱۰۶
۴۹	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۰۷
۵۰	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ہے۔	۱۰۷
۵۱	دریا کا پانی پاک ہے۔	۱۰۷
۵۲	پیشاب سے بچنے کی تنبیہ	۱۰۸
۵۳	شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم	۱۰۸
۵۴	حلال جانوروں کا پیشاب	۱۰۹
۵۵	ہوا کے خارج ہونے سے وضو	۱۱۰
۵۶	نیند سے وضو۔	۱۱۰
۵۷	آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو	۱۱۱
۵۸	آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا۔	۱۱۲
۵۹	اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو۔	۱۱۳
۶۰	شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم	۱۱۳
۶۱	شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا۔	۱۱۴
۶۲	بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۱۱۵
۶۳	نبیذ سے وضو۔	۱۱۶
۶۴	قے اور نکسیر سے وضو کرنا۔	۱۱۶
۶۵	دودھ پینے کے بعد کلی کرنا۔	۱۱۷
۶۶	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔	۱۱۷
۶۷	کتے کا جھوٹا۔	۱۱۸
۶۸	بلی کا جھوٹا۔	۱۱۸
۶۹	موزوں پر مسح۔	۱۱۹
۷۰	مسافر اور مقیم کیلئے موزوں پر مدت مسح	۱۱۹
۷۱	موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا۔	۱۲۰
۷۲	موزوں کے اوپر مسح کرنا۔	۱۲۱
۷۳	جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا۔	۱۲۱
۷۴	جرابوں اور پگڑی پر مسح	۱۲۲
۷۵	غسل جنابت۔	۱۲۳
۷۶	کیا عورت غسل کے وقت بال کھولے	۱۲۳
۷۷	ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔	۱۲۳
۷۸	غسل کے بعد وضو۔	۱۲۳
۷۹	دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔	۱۲۴
۸۰	منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے	۱۲۵
۸۱	اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو	۱۲۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۶	اول وقت نماز جلدی پڑھنا جب امام تاخیر کرے	۱۵۳
۱۲۷	نماز سے سو جانا۔	۱۵۴
۱۲۸	نماز بھول جائے تو کیا کرے	۱۵۴
۱۲۹	کئی نمازیں قضا ہو جائیں تو کس سے ابتدا کرے۔	۱۵۵
۱۳۰	صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے	۱۵۶
۱۳۱	عصر اور صبح کے وقت کے بعد نماز پڑھنا منع ہے	۱۵۷
۱۳۲	عصر کے بعد نماز پڑھنا	۱۵۷
۱۳۳	مغرب سے پہلے نماز	۱۵۹
۱۳۴	جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے۔	۱۵۹
۱۳۵	دو نمازوں کو جمع کرنا۔	۱۵۹
۱۳۶	اذان کی ابتداء۔	۱۶۰
۱۳۷	اذان میں ترجیع۔	۱۶۱
۱۳۸	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا	۱۶۲
۱۳۹	اقامت کے کلمات دو دو بار کہنا۔	۱۶۲
۱۴۰	اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	۱۶۳
۱۴۱	اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا	۱۶۳
۱۴۲	صبح کی نماز میں تثویب	۱۶۳
۱۴۳	جو آدمی اذان کہے وہی اقامت کہے	۱۶۵
۱۴۴	بے وضو اذان دینا مکروہ ہے۔	۱۶۵
۱۴۵	امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے	۱۶۶
۱۴۶	رات کو اذان کہنا	۱۶۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۴۷	اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے	۱۶۷
۱۴۸	سفر میں اذان کہنا۔	۱۶۸
۱۴۹	اذان کی فضیلت۔	۱۶۸
۱۵۰	امام ضامن ہے اور مؤذن امین۔	۱۶۹
۱۵۱	اذان سنتے وقت کیا کہے	۱۷۰
۱۵۲	مؤذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے	۱۷۰
۱۵۳	اذان کے بعد دعا	۱۷۰
۱۵۴	اذان کا دوسرا باب۔	۱۷۱
۱۵۵	اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔	۱۷۱
۱۵۶	اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔	۱۷۲
۱۵۷	پانچ نمازوں کی فضیلت۔	۱۷۲
۱۵۸	جماعت کی فضیلت	۱۷۲
۱۵۹	جو اذان سن کر جواب نہ دے	۱۷۳
۱۶۰	تنہا نماز پڑھنے والا جماعت پا لے تو کیا کرے۔	۱۷۴
۱۶۱	مسجد میں دوسری جماعت کا حکم۔	۱۷۴
۱۶۲	عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت۔	۱۷۵
۱۶۳	پہلی صف کی فضیلت	۱۷۶
۱۶۴	صفیں سیدھی رکھنا	۱۷۶
۱۶۵	امام کے قریب عقل مند لوگ کھڑے ہوں	۱۷۷
۱۶۶	ستونوں کے درمیان صف مکروہ ہے	۱۷۷
۱۶۷	صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز۔	۱۷۸
۱۶۸	ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا	۱۷۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۶۹	امام کا بعد از جماعت کے جلو نماز	۱۷۹
۱۷۰	امام کے مقتدی مرد، عورتیں، بچے ہوں تو صفیں کس طرح باندھی جائیں۔	۱۸۰
۱۷۱	امامت کا زیادہ مستحق کون ہے۔	۱۸۱
۱۷۲	امام مختصر نماز پڑھائے	۱۸۲
۱۷۳	نماز کی تحریم و تحلیل۔	۱۸۲
۱۷۴	تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا۔	۱۸۳
۱۷۵	تکبیر اولیٰ کی فضیلت۔	۱۸۳
۱۷۶	نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے۔	۱۸۴
۱۷۷	بسم اللہ آہستہ پڑھنا۔	۱۸۵
۱۷۸	بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا	۱۸۶
۱۷۹	سورۂ فاتحہ سے قرأت شروع کرنا۔	۱۸۶
۱۸۰	سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔	۱۸۷
۱۸۱	آمین کہنا۔	۱۸۸
۱۸۲	آمین کہنے کی فضیلت	۱۸۹
۱۸۳	نماز کے دو سکتے۔	۱۸۹
۱۸۴	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۱۸۹
۱۸۵	رکوع اور سجدہ کی تکبیر۔	۱۹۰
۱۸۶	رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا۔	۱۹۱
۱۸۷	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔	۱۹۲
۱۸۸	رکوع میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔	۱۹۳
۱۸۹	رکوع اور سجدہ کی تسبیحات۔	۱۹۳
۱۹۰	رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت۔	۱۹۴
۱۹۱	رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا۔	۱۹۴
۱۹۲	رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے۔	۱۹۵
۱۹۳	اسی عنوان کا دوسرا باب۔	۱۹۵
۱۹۴	سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔	۱۹۶
۱۹۵	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۱۹۷
۱۹۶	پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا۔	۱۹۷
۱۹۷	سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے۔	۱۹۷
۱۹۸	سات اعضاء پر سجدہ۔	۱۹۸
۱۹۹	سجدے میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔	۱۹۸
۲۰۰	سجدے میں اعتدال۔	۱۹۹
۲۰۱	سجدے میں ہاتھوں کا بچھانا اور پاؤں کا کھڑا رکھنا۔	۱۹۹
۲۰۲	رکوع اور سجدے میں اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا۔	۲۰۰
۲۰۳	رکوع اور سجدے میں امام سے سبقت نہ کرنا۔	۲۰۰
۲۰۴	دو سجدوں کے درمیان اقعاء مکروہ ہے	۲۰۱
۲۰۵	اقعاء کی اجازت۔	۲۰۱
۲۰۶	سجدوں کے درمیان کیا پڑھے۔	۲۰۲
۲۰۷	سجدے میں سہارا لینا۔	۲۰۲
۲۰۸	سجدے سے اٹھنے کا طریقہ۔	۲۰۳
۲۰۹	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۰۳
۲۱۰	تشہد کا بیان۔	۲۰۳
۲۱۱	عنوان بالا کا دوسرا باب	۲۰۳
۲۱۲	تشہد آہستہ پڑھنا۔	۲۰۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۵۷	اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھنا۔	۲۳۳
۲۵۸	مہمان میزبان کی اجازت بغیر نماز نہ پڑھائے۔	۲۳۴
۲۵۹	امام کا صرف اپنے لیے دعا مانگنا۔	۲۳۵
۲۶۰	مقتدیوں کے ناپسندیدہ امام کا حکم۔	۲۳۵
۲۶۱	امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی پڑھیں۔	۲۳۶
۲۶۲	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۳۷
۲۶۳	امام کا دو رکعتوں کے بعد بھول کر کھڑا ہونا۔	۲۳۸
۲۶۴	پہلے قعدہ کا اندازہ۔	۲۳۹
۲۶۵	نماز میں اشارہ کرنا۔	۲۴۰
۲۶۶	سورۃ سے پہلے تسبیح اور رکعتوں کے پہلے ہاتھ پر ہاتھ دھرنا۔	۲۴۱
۲۶۷	نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے۔	۲۴۱
۲۶۸	کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔	۲۴۱
۲۶۹	بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم۔	۲۴۳
۲۷۰	بوجہ عذر مختصر نماز پڑھنا۔	۲۴۴
۲۷۱	بالغ عورت کی نماز کے لیے دوپٹہ ضروری ہے۔	۲۴۴
۲۷۲	نماز میں سدل مکروہ ہے۔	۲۴۵
۲۷۳	نماز میں کنکریوں کا ادھر ادھر کرنا مکروہ ہے۔	۲۴۵
۲۷۴	نماز میں تھوکنا منع ہے۔	۲۴۶
۲۷۵	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔	۲۴۷
۲۷۶	نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا۔	۲۴۷
۲۷۷	نماز میں خشوع۔	۲۴۸
۲۷۸	نماز میں تشبیک مکروہ ہے۔	۲۴۸
۲۷۹	طویل قیام	۲۴۹
۲۸۰	رکوع اور سجدہ کی کثرت۔	۲۴۹
۲۸۱	نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا	۲۵۰
۲۸۲	سلام سے پہلے سجدہ سہو	۲۵۱
۲۸۳	سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو۔	۲۵۲
۲۸۴	سجدہ سہو میں تشہد	۲۵۳
۲۸۵	نماز میں زیادتی اور کمی کا شک۔	۲۵۴
۲۸۶	ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا	۲۵۵
۲۸۷	جوتوں سمیت نماز پڑھنا	۲۵۶
۲۸۸	صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا۔	۲۵۷
۲۸۹	ترک قنوت۔	۲۵۷
۲۹۰	نماز میں چھینک آنا۔	۲۵۸
۲۹۱	نماز میں کلام کا منسوخ ہونا	۲۵۹
۲۹۲	توبہ کے وقت نماز	۲۵۹
۲۹۳	بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کہا جائے۔	۲۶۰
۲۹۴	تشہد کے بعد بے وضو ہو جانا۔	۲۶۰
۲۹۵	بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا۔	۲۶۱
۲۹۶	نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا۔	۲۶۲
۲۹۷	کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا	۲۶۳
۲۹۸	نماز میں تکلیف اٹھانا۔	۲۶۳
۲۹۹	قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی بازپرس ہوگی۔	۲۶۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۰۰	دن اور رات میں بارہ سنتوں کی فضیلت	۲۶۴	۳۲۲	اللہ تعالیٰ ہر رات نازل ہو کر فرماتا ہے	۲۷۷
۳۰۱	سنت فجر کی فضیلت	۲۶۵	۳۲۳	رات کی قراءت	۲۷۸
۳۰۲	صبح کی سنتوں میں اختصار قراءت	۲۶۶	۳۲۴	گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت	۲۷۹
۳۰۳	سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا	۲۶۶		**ابواب الوتر**	
۳۰۴	صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہیں۔	۲۶۷			
۳۰۵	صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا۔	۲۶۷	۳۲۵	وتروں کی فضیلت	۲۸۰
۳۰۶	جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز نہیں۔	۲۶۸	۳۲۶	وتر فرض نہیں	۲۸۰
			۳۲۷	وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	۲۸۱
۳۰۷	فرضوں کے بعد سنت فجر کی قضا کا حکم۔	۲۶۸	۳۲۸	رات کے اول وآخر وتر پڑھنا	۲۸۱
۳۰۸	صبح کی فوت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا۔	۲۶۹	۳۲۹	سات رکعتوں کے ساتھ وتر	۲۸۲
			۳۳۰	پانچ رکعات کے ساتھ وتر	۲۸۲
۳۰۹	ظہر سے پہلے چار سنتیں۔	۲۷۰	۳۳۱	وتر تین رکعات ہیں۔	۲۸۳
۳۱۰	ظہر کے بعد دو رکعتیں	۲۷۰	۳۳۲	ایک رکعت سے وتر پڑھنا	۲۸۴
۳۱۱	ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے۔	۲۷۱	۳۳۳	وتروں کی قراءت	۲۸۴
			۳۳۴	وتروں میں قنوت پڑھنا	۲۸۵
۳۱۲	عصر سے پہلے چار سنتیں	۲۷۲	۳۳۵	وتر بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں کیا کرے۔	۲۸۶
۳۱۳	مغرب کی سنتیں اور ان کی قراءت	۲۷۳			
۳۱۴	مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا	۲۷۳	۳۳۶	صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا	۲۸۷
۳۱۵	مغرب کے بعد چھ نفلوں کا ثواب	۲۷۴	۳۳۷	ایک رات میں دو وتر نہیں۔	۲۸۷
۳۱۶	عشاء کے بعد کی دو رکعتیں۔	۲۷۴	۳۳۸	سواری پر وتر پڑھنا	۲۸۸
۳۱۷	رات کے نوافل دو دو ہیں۔	۲۷۵	۳۳۹	چاشت کی نماز	۲۸۹
۳۱۸	رات کی نماز کی فضیلت	۲۷۵	۳۴۰	زوال کے وقت نماز	۲۹۱
۳۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز۔	۲۷۵	۳۴۱	حاجت کی نماز	۲۹۱
			۳۴۲	نماز استخارہ	۲۹۲
۳۲۰	رات کو تیرہ رکعات پڑھنا	۲۷۶	۳۴۳	نماز تسبیح	۲۹۳
۳۲۱	نو رکعت پڑھنا	۲۷۶	۳۴۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجا جائے	۲۹۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۴۵	درود شریف کی فضیلت	۲۹۵
	ابواب الجمعۃ	
۳۴۶	جمعہ کے دن کی فضیلت	۲۹۶
۳۴۷	جمعہ کے دن ساعت قبولیت	۲۹۷
۳۴۸	جمعہ کے دن غسل کرنا	۲۹۹
۳۴۹	جمعہ کے دن غسل کی فضیلت	۳۰۰
۳۵۰	جمعہ کے دن صرف وضو کرنا	۳۰۱
۳۵۱	نماز جمعہ کے لیے جلدی کرنا	۳۰۲
۳۵۲	بلاعذر ترک جمعہ کا گناہ	۳۰۲
۳۵۳	کتنے فاصلے سے جمعہ کے لیے جائے	۳۰۳
۳۵۴	نماز جمعہ کا وقت	۳۰۴
۳۵۵	منبر پر خطبہ دینا	۳۰۴
۳۵۶	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۳۰۵
۳۵۷	خطبہ مختصر پڑھنا	۳۰۵
۳۵۸	منبر پر قرآن پڑھنا	۳۰۵
۳۵۹	خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا	۳۰۶
۳۶۰	دوران خطبہ آنے والا شخص دو رکعتیں پڑھے۔	۳۰۶
۳۶۱	خطبہ کے دوران کلام منع ہے	۳۰۷
۳۶۲	جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنا مکروہ ہے	۳۰۸
۳۶۳	خطبہ کے دوران احتباء منع ہے	۳۰۸
۳۶۴	منبر پر ہاتھ اٹھانا منع ہے	۳۰۹
۳۶۵	جمعہ کی اذان	۳۰۹
۳۶۶	امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا۔	۳۱۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۶۷	نماز جمعہ کی قراءت	۳۱۱
۳۶۸	جمعہ کے دن نماز فجر کی قراءت	۳۱۱
۳۶۹	جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز	۳۱۱
۳۷۰	جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے۔	۳۱۳
۳۷۱	جمعہ کے دن قیلولہ کرنا	۳۱۳
۳۷۲	جس کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔	۳۱۴
۳۷۳	جمعہ کے دن سفر کرنا	۳۱۴
۳۷۴	جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا	۳۱۵
	ابواب العیدین	
۳۷۵	عید کی نماز کے لیے پیدل چلنا	۳۱۵
۳۷۶	عید کی نماز خطبہ سے پہلے	۳۱۶
۳۷۷	عیدین کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے	۳۱۶
۳۷۸	عیدین کی قراءت	۳۱۶
۳۷۹	تکبیرات عیدین	۳۱۷
۳۸۰	عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں	۳۱۸
۳۸۱	نماز عید کے لیے عورتوں کا جانا	۳۱۹
۳۸۲	عیدگاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلنا۔	۳۲۰
۳۸۳	عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھا پی لینا۔	۳۲۰
	ابواب السفر	
۳۸۴	سفر میں قصر نماز	۳۲۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	ابواب الزکوۃ	
۳۲۸	زکوۃ نہ دینے پر تنبیہ	۳۴۹
۳۲۹	زکوۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا	۳۵۰
۳۳۰	سونے اور چاندی کی زکوۃ	۳۵۲
۳۳۱	اونٹ اور بکری کی زکوۃ	۳۵۲
۳۳۲	گائے کی زکوۃ	۳۵۳
۳۳۳	صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے	۳۵۴
۳۳۴	کھیتی، پھل اور غلہ کی زکوۃ	۳۵۵
۳۳۵	گھوڑے اور غلام کی زکوۃ نہیں۔	۳۵۶
۳۳۶	شہد کی زکوۃ	۳۵۷
۳۳۷	مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوۃ نہیں۔	۳۵۷
۳۳۸	مسلمانوں پر جزیہ نہیں	۳۵۷
۳۳۹	زیورات کی زکوۃ	۳۵۸
۳۴۰	سبزیوں کی زکوۃ	۳۵۹
۳۴۱	نہری زمین کی زکوۃ	۳۶۰
۳۴۲	مال یتیم کی زکوۃ	۳۶۰
۳۴۳	چوپائے کا زخم معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔	۳۶۱
۳۴۴	تخمینہ لگانا	۳۶۲
۳۴۵	ایماندار عامل کی فضیلت	۳۶۳
۳۴۶	صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا	۳۶۳
۳۴۷	زکوۃ لینے والے کو خوش رکھنا	۳۶۳
۳۴۸	زکوۃ امیروں سے لے کر فقراء کو دی جائے	۳۶۴
۳۴۹	کس کو زکوۃ لینا جائز ہے	۳۶۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۵۰	کس کو زکوۃ لینا جائز نہیں	۳۶۵
۳۵۱	قرض دار وغیرہ کو زکوۃ لینا جائز ہے	۳۶۶
۳۵۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں۔	۳۶۷
۳۵۳	رشتہ داروں کو صدقہ دینا	۳۶۸
۳۵۴	مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے	۳۶۸
۳۵۵	صدقہ کی فضیلت	۳۶۹
۳۵۶	سائل کا حق	۳۷۱
۳۵۷	مؤلفۃ القلوب کو صدقہ دینا	۳۷۱
۳۵۸	صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث بن سکتا ہے۔	۳۷۲
۳۵۹	صدقہ واپس لینا مکروہ ہے	۳۷۳
۳۶۰	میت کی طرف سے صدقہ دینا	۳۷۳
۳۶۱	بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا	۳۷۳
۳۶۲	صدقۂ فطر	۳۷۳
۳۶۳	صدقۂ فطر نماز سے پہلے دینا	۳۷۶
۳۶۴	زکوۃ جلدی ادا کرنا	۳۷۶
۳۶۵	سوال کرنے کی ممانعت	۳۷۷
	ابواب الصوم	
۳۶۶	ماہ رمضان کی فضیلت	۳۷۸
۳۶۷	رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت۔	۳۷۹
۳۶۸	شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	۳۸۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۶۹	رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا	۳۸۰
۴۷۰	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا	۳۸۱
۴۷۱	مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے	۳۸۱
۴۷۲	گواہی پر روزہ رکھنا	۳۸۲
۴۷۳	عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے	۳۸۳
۴۷۴	ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے	۳۸۴
۴۷۵	کس چیز سے روزہ افطار کرنا اچھا ہے	۳۸۴
۴۷۶	عید الفطر افطار کی اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید ہے۔	۳۸۵
۴۷۷	روزہ رکھنے کا وقت	۳۸۵
۴۷۸	افطار میں جلدی کرنا	۳۸۶
۴۷۹	سحری دیر سے کھانا	۳۸۷
۴۸۰	صبح صادق تک سنت سحر	۳۸۸
۴۸۱	روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے	۳۸۸
۴۸۲	سحری کھانے کی فضیلت	۳۸۸
۴۸۳	سفر میں روزہ رکھنا	۳۸۹
۴۸۴	سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت	۳۹۰
۴۸۵	جہاد کے لیے افطار کی اجازت	۳۹۱
۴۸۶	حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت ہے۔	۳۹۱
۴۸۷	مردے کی طرف سے روزہ رکھنا	۳۹۲
۴۸۸	روزوں کا کفارہ	۳۹۳
۴۸۹	حالت روزہ میں قے کا حکم	۳۹۳
۴۹۰	جان بوجھ کر قے کرنا	۳۹۴
۴۹۱	روزہ دار کا بھول کر کھا پی لینا	۳۹۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۹۲	جان بوجھ کر روزہ توڑنا	۳۹۵
۴۹۳	رمضان کے روزے کا کفارہ	۳۹۶
۴۹۴	روزہ دار کے لیے مسواک کا حکم	۳۹۷
۴۹۵	روزہ دار کا سر دھونا	۳۹۷
۴۹۶	حالت روزہ میں بوسہ لینا	۳۹۸
۴۹۷	حالت روزہ میں مباشرت	۳۹۸
۴۹۸	رات کو نیت کرنا ضروری ہے	۳۹۹
۴۹۹	نفل روزہ توڑ دینا	۳۹۹
۵۰۰	نفل روزے کی قضا واجب ہے	۴۰۱
۵۰۱	شعبان رمضان کا اتصال	۴۰۲
۵۰۲	تعظیم رمضان کے لیے شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنا	۴۰۳
۵۰۳	شعبان کی پندرہویں رات	۴۰۳
۵۰۴	محرم کے روزے	۴۰۴
۵۰۵	جمعہ کا روزہ	۴۰۴
۵۰۶	صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے	۴۰۵
۵۰۷	ہفتہ کے دن کا روزہ	۴۰۵
۵۰۸	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۴۰۶
۵۰۹	بدھ اور جمعرات کا روزہ	۴۰۷
۵۱۰	عرفہ کا روزہ	۴۰۷
۵۱۱	میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے	۴۰۷
۵۱۲	عاشورہ کے روزہ کی ترتیب	۴۰۸
۵۱۳	یوم عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے	۴۰۹
۵۱۴	عاشورہ کون سا دن ہے	۴۰۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۱۵	ذی الحجہ کے دس روزے	۴۱۰
۵۱۶	ذی الحجہ کے پہلے دس روزوں کی فضیلت	۴۱۰
۵۱۷	شوال کے چھ روزے	۴۱۱
۵۱۸	ہر مہینے سے تین روزے	۴۱۲
۵۱۹	روزہ کی فضیلت	۴۱۳
۵۲۰	ہمیشہ روزہ رکھنا	۴۱۴
۵۲۱	متواتر روزے رکھنا	۴۱۵
۵۲۲	عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۱۶
۵۲۳	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۱۷
۵۲۴	روزہ دار کے لیے سینگی کا حکم	۴۱۸
۵۲۵	سینگی لگوانے کی اجازت	۴۱۹
۵۲۶	وصال روزہ رکھنا۔	۴۱۹
۵۲۷	جنبی کا روزہ رکھنا	۴۲۰
۵۲۸	روزہ دار کا دعوت قبول کرنا	۴۲۰
۵۲۹	خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے روزے کا حکم	۴۲۱
۵۳۰	قضائے رمضان میں تاخیر	۴۲۱
۵۳۱	غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی فضیلت۔	۴۲۲
۵۳۲	حائضہ پر روزوں کی قضا ہے نماز کی نہیں۔	۴۲۲
۵۳۳	روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے۔	۴۲۳
۵۳۴	میزبان کی اجازت سے نفلی روزہ رکھا جائے	۴۲۳
۵۳۵	اعتکاف	۴۲۳
۵۳۶	شب قدر	۴۲۵
۵۳۷	آخری عشرہ میں زیادہ عبادت	۴۲۶
۵۳۸	سردیوں کا روزہ	۴۲۷
۵۳۹	کھانا کھا کر سفر پر جانے کا بیان	۴۲۸
۵۴۰	روزہ دار کا تحفہ	۴۲۸
۵۴۱	عید الفطر اور عید الاضحیٰ	۴۲۹
۵۴۲	اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا	۴۲۹
۵۴۳	معتکف کا کسی ضرورت سے باہر جانا	۴۳۰
۵۴۴	نماز تراویح	۴۳۱
۵۴۵	روزہ افطار کرانے کی فضیلت	۴۳۲
۵۴۶	تراویح کی ترغیب اور فضیلت	۴۳۳
	ابواب الحج	
۵۴۷	مکہ مکرمہ کی حرمت	۴۳۳
۵۴۸	حج اور عمرہ کا ثواب	۴۳۳
۵۴۹	حج نہ کرنے کا گناہ	۴۳۵
۵۵۰	سامان سفر اور سواری سے حج کی فرضیت	۴۳۵
۵۵۱	حج کتنی بار فرض ہے	۴۳۵
۵۵۲	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک	۴۳۶
۵۵۳	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے	۴۳۷
۵۵۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا	۴۳۷
۵۵۵	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا۔	۴۳۸
۵۵۶	حج افراد	۴۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۵۷	حج و عمرہ جمع کرنا	۴۲۹	۵۸۲	حالت اضطباع میں طواف کرنا	۴۵۵
۵۵۸	تمتع	۴۲۹	۵۸۳	حجر اسود کو بوسہ دینا	۴۵۶
۵۵۹	تلبیہ (لبیک) کہنا	۴۳۱	۵۸۴	صفا سے سعی شروع کرنا	۴۵۶
۵۶۰	تلبیہ اور قربانی کی فضیلت	۴۳۲	۵۸۵	صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا	۴۵۷
۵۶۱	تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا	۴۳۳	۵۸۶	سوار ہو کر طواف کرنا	۴۵۸
۵۶۲	احرام باندھتے وقت غسل کرنا	۴۳۳	۵۸۷	طواف کی فضیلت	۴۵۸
۵۶۳	غیر مکی کے لیے مقامات احرام	۴۳۴	۵۸۸	طواف کرنے والے کا صبح اور عصر	
۵۶۴	محرم کے لیے کون سا لباس جائز نہیں	۴۳۵		کے بعد نماز پڑھنا	۴۵۹
۵۶۵	جس کے پاس جوتا نہ ہو وہ پاجامہ اور موزے		۵۸۹	نماز طواف کی قراءت	۴۵۹
	پہننا	۴۳۵	۵۹۰	ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت	۴۶۰
۵۶۶	احرام کے وقت قمیص اور جبہ اتار دینا	۴۳۶	۵۹۱	خانہ کعبہ میں داخل ہونا	۴۶۱
۵۶۷	محرم کے لیے جانوروں کا قتل	۴۳۹	۵۹۲	خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا	۴۶۱
۵۶۸	محرم کے لیے سینگی کا حکم	۴۴۰	۵۹۳	تعمیر کعبہ	۴۶۱
۵۶۹	محرم کو نکاح کی ممانعت	۴۴۷	۵۹۴	حطیم میں نماز پڑھنا	۴۶۲
۵۷۰	محرم کو نکاح کی اجازت	۴۴۹	۵۹۵	حجر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۶۲
۵۷۱	محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم	۴۵۰	۵۹۶	منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا	۴۶۳
۵۷۲	محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت	۴۵۱	۵۹۷	منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے	۴۶۳
۵۷۳	محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم	۴۵۱	۵۹۸	منیٰ میں نماز قصر کرنا	۴۶۴
۵۷۴	بجو کا شکار	۴۵۲	۵۹۹	عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا	۴۶۵
۵۷۵	دخول مکہ کے لیے غسل	۴۵۲	۶۰۰	تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۶۶
۵۷۶	مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور نکلنا	۴۵۲	۶۰۱	عرفات سے واپسی	۴۶۷
۵۷۷	مکہ مکرمہ میں رات گزارنا	۴۵۳	۶۰۲	مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا	۴۶۸
۵۷۸	بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا	۴۵۳	۶۰۳	امام کو مزدلفہ میں پالینے والے نے حج	
۵۷۹	طواف کا طریقہ	۴۵۳		کر لیا	۴۶۹
۵۸۰	حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا	۴۵۳	۶۰۴	مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجنا	۴۷۰
۵۸۱	حجر اسود کا استلام یا اس کو بوسہ دینا	۴۵۵	۶۰۵	مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے	۴۷۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۰۶	چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں	۴۷۳
۶۰۷	زوالِ آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا	۴۷۳
۶۰۸	سوار ہو کر کنکریاں مارنا	۴۷۳
۶۰۹	کنکریاں مارنے کا طریقہ	۴۷۴
۶۱۰	کنکریاں مارتے وقت رُک کر دعا کرنا کیسا ہے	۴۷۵
۶۱۱	اونٹ اور گائے میں شرکت	۴۷۵
۶۱۲	اونٹ پر نشان لگانا	۴۷۶
۶۱۳	ہدی کا جانور خریدنا	۴۷۷
۶۱۴	غنیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۷۷
۶۱۵	بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۷۸
۶۱۶	ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے	۴۷۸
۶۱۷	ہدی پر سوار ہونا	۴۷۸
۶۱۸	سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کیے جائیں۔	۴۷۹
۶۱۹	بال منڈوانا اور کتروانا	۴۷۹
۶۲۰	عورتوں کے بال منڈوانا منع ہے	۴۸۰
۶۲۱	ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم	۴۸۰
۶۲۲	احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا	۴۸۱
۶۲۳	حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت	۴۸۲
۶۲۴	عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے	۴۸۲
۶۲۵	رات کو طوافِ زیارت کرنا	۴۸۲
۶۲۶	وادیٔ ابطح میں اترنا	۴۸۳
۶۲۷	وادیٔ ابطح میں اترنے کی وجہ	۴۸۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۲۸	بچے کا حج	۴۸۴
۶۲۹	بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج۔	۴۸۵
۶۳۰	عنوانِ بالا کا دوسرا باب	۴۸۶
۶۳۱	عمرہ واجب ہے یا نہیں!	۴۸۶
۶۳۲	عنوانِ بالا کا دوسرا باب	۴۸۷
۶۳۳	عمرہ کی فضیلت	۴۸۸
۶۳۴	تنعیم سے عمرہ کرنا	۴۸۸
۶۳۵	جعرانہ سے عمرہ	۴۸۸
۶۳۶	ماہِ رجب میں عمرہ کرنا	۴۸۹
۶۳۷	ذی قعدہ میں عمرہ	۴۸۹
۶۳۸	رمضان میں عمرہ	۴۹۰
۶۳۹	احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا	۴۹۰
۶۴۰	حج میں شرط لگانا	۴۹۱
۶۴۱	شرط نہ کرنا	۴۹۲
۶۴۲	طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا	۴۹۳
۶۴۳	حائضہ حج کے کون سے امور ادا کرے	۴۹۳
۶۴۴	طوافِ وداع	۴۹۳
۶۴۵	قارن صرف ایک طواف کرے	۴۹۴
۶۴۶	طوافِ وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا	۴۹۵
۶۴۷	حج اور عمرہ سے واپسی پر کیا کہے	۴۹۵
۶۴۸	احرام کی حالت میں مرنے کا بیان	۴۹۵
۶۴۹	محرم کی دکھتی آنکھوں کا صبر سے علاج	۴۹۶
۶۵۰	حالتِ احرام میں سر دھلانے پر فدیہ	۴۹۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۵۱	چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا بیان	۴۹۷
۶۵۲	حج اکبر	۴۹۸
۶۵۳	رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت	۴۹۹
۶۵۴	طواف میں کلام کرنا کیسا ہے	۴۹۹
۶۵۵	حجر اسود	۵۰۰
۶۵۶	زمزم کا پانی لے جانا	۵۰۰
۶۵۷	حج کے موقعہ پر مقامات نماز	۵۰۰
	ابواب الجنائز	
۶۵۸	بیمار کے لیے ثواب	۵۰۱
۶۵۹	بیمار پرسی	۵۰۲
۶۶۰	موت کی تمنا سے ممانعت	۵۰۳
۶۶۱	بیمار کے لیے پناہ مانگنا	۵۰۳
۶۶۲	وصیت کی ترغیب	۵۰۵
۶۶۳	تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت	۵۰۵
۶۶۴	موت کے وقت بیمار کو تلقین اور اس کے لیے دعا	۵۰۶
۶۶۵	موت کے وقت جان کنی کی سختی	۵۰۷
۶۶۶	موت کے وقت امید اور خوف	۵۰۷
۶۶۷	تشہیر موت	۵۰۷
۶۶۸	صدمے کے شروع ہی میں صبر کرنا	۵۱۰
۶۶۹	میت کو بوسہ دینا	۵۱۰
۶۷۰	غسل میت	۵۱۰
۶۷۱	میت کو خوشبو لگانا	۵۱۲
۶۷۲	میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا	۵۱۲
۶۷۳	اچھا کفن	۵۱۲
۶۷۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک	۵۱۳
۶۷۵	اہل میت کے لیے کھانا پکانا	۵۰۵
۶۷۶	مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے	۵۱۵
۶۷۷	ممانعت نوحہ	۵۱۵
۶۷۸	میت پر رونے کی ممانعت	۵۱۶
۶۷۹	میت پر رونے کی اجازت	۵۱۷
۶۸۰	جنازہ کے آگے آگے جانا	۵۱۸
۶۸۱	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت	۵۱۸
۶۸۲	جنازہ کے پیچھے چلنا	۵۲۱
۶۸۳	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت	۵۲۱
۶۸۴	جنازہ جلدی لے جانا	۵۲۲
۶۸۵	احد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۵۲۲
۶۸۶	جنازہ میں حاضر ہونا	۵۲۳
۶۸۷	مرنے والے کی یاد	۵۲۴
۶۸۸	جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	۵۲۴
۶۸۹	مصیبت پر صبر کی فضیلت	۵۲۴
۶۹۰	تکبیرات جنازہ	۵۲۵
۶۹۱	جنازہ میں کیا پڑھا جائے	۵۲۶
۶۹۲	نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا	۵۲۷
۶۹۳	نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ	۵۲۸
۶۹۴	طلوع و غروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا	۵۲۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۹۵	بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۰
۶۹۶	پیدا ہونے کے بعد بچے روئے سے قبل اس کی نماز نہیں۔	۵۳۰
۶۹۷	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۱
۶۹۸	نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو	۵۳۱
۶۹۹	شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا	۵۳۲
۷۰۰	قبر پر نماز جنازہ	۵۳۳
۷۰۱	نجاشی کی نماز جنازہ	۵۳۳
۷۰۲	نماز جنازہ کی فضیلت	۵۳۴
۷۰۳	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۳۵
۷۰۴	جنازہ کے لیے کھڑا ہونا	۵۳۵
۷۰۵	جنازہ کے لیے نہ اٹھنا	۵۳۶
۷۰۶	لحد کی فضیلت	۵۳۶
۷۰۷	میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے	۵۳۷
۷۰۸	قبروں میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا	۵۳۸
۷۰۹	قبر برابر کرنا	۵۳۹
۷۱۰	قبر کو پختہ کرنا اور اس پر بیٹھنا منع ہے	۵۳۹
۷۱۱	قبر کو پکی کرنا اور اس پر لکھنا	۵۴۰
۷۱۲	قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہے۔	۵۴۰
۷۱۳	زیارت قبور	۵۴۱
۷۱۴	عورت کے لیے زیارت قبور کی ممانعت	۵۴۱
۷۱۵	عورتوں کے لیے زیارت قبور	۵۴۲
۷۱۶	رات کو دفن کرنا	۵۴۲
۷۱۷	میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال	۵۴۳
۷۱۸	جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب	۵۴۳
۷۱۹	شہداء کون ہیں؟	۵۴۵
۷۲۰	طاعون سے بھاگنا منع ہے	۵۴۶
۷۲۱	اللہ کی ملاقات چاہنا	۵۴۶
۷۲۲	خودکشی کرنے والے کا حکم	۵۴۷
۷۲۳	قرض دار کی نماز جنازہ	۵۴۸
۷۲۴	عذاب قبر	۵۴۹
۷۲۵	میت زندہ کو تسلی دینا	۵۵۰
۷۲۶	جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت	۵۵۰
۷۲۷	جنازہ جلدی لے جانا	۵۵۱
۷۲۸	فضیلت تعزیت	۵۵۱
۷۲۹	نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	۵۵۱
۷۳۰	قرض کی ادائیگی تک مرنے والے کی جان معلق رہتی ہے۔	۵۵۲
	ابواب النکاح	
۷۳۱	ترک نکاح کی ممانعت	۵۵۳
۷۳۲	نکاح کے لیے دیندار کا انتخاب	۵۵۴
۷۳۳	تین صفات پر نکاح	۵۵۵
۷۳۴	منگیتر کو دیکھنا	۵۵۵
۷۳۵	اعلان نکاح	۵۵۶
۷۳۶	نکاح کرنے والے کو کیا الفاظ کہے جائیں۔	۵۵۷
۷۳۷	بیوی کے پاس جاتے وقت کیا کہے	۵۵۷
۷۳۸	نکاح کے لیے اچھے اوقات	۵۵۸
۷۳۹	ولیمہ	۵۵۸
۷۴۰	دعوت قبول کرنا	۵۵۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۳۱	بن بلائے مجلس ولیمہ میں جانا	۵۵۹
۷۳۲	کنواری لڑکیوں سے نکاح	۵۶۰
۷۳۳	ولی کے بغیر نکاح	۵۶۰
۷۳۴	گواہوں کے بغیر نکاح	۵۶۲
۷۳۵	خطبہ نکاح	۵۶۳
۷۳۶	کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت لینی	۵۶۴
۷۳۷	کسی کا باپ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا	۵۶۷
۷۳۸	دو ولی نکاح کر دیں تو کیا حکم ہے	۵۶۸
۷۳۹	مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح	۵۶۸
۷۵۰	عورتوں کا مہر	۵۶۹
۷۵۱	آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا	۵۷۱
۷۵۲	آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت	۵۷۱
۷۵۳	کوئی مرد صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے۔	۵۷۲
۷۵۴	حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے	۵۷۳
۷۵۵	حلالہ میں صحبت شرط ہے	۵۷۳
۷۵۶	نکاح متعہ	۵۷۴
۷۵۷	نکاح شغار کی ممانعت	۵۷۵
۷۵۸	پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے۔	۵۷۶
۷۵۹	عقد نکاح کے وقت شرائط	۵۷۷
۷۶۰	اسلام لانے کے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے۔	۵۷۸
۷۶۱	اسلام کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے	۵۷۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۶۲	حاملہ لونڈی کا خریدنا	۵۷۹
۷۶۳	شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں۔	۵۸۰
۷۶۴	اجرت زنا کی ممانعت	۵۸۰
۷۶۵	کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے	۵۸۰
۷۶۶	عزل	۵۸۲
۷۶۷	کراہت عزل	۵۸۳
۷۶۸	کنواری اور بیوہ کے لیے باری مقرر کرنا۔	۵۸۳
۷۶۹	عورتوں کے درمیان باری مقرر کرنا	۵۸۴
۷۷۰	مشرک میاں بیوی سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے۔	۵۸۵
۷۷۱	عورت کا مہر مقرر نہ ہوا اور شوہر مر جائے تو اس کا حکم	۵۸۶
	ابواب الرضاع	
۷۷۲	نسب اور رضاعت سے حرمت برابر ہے	۵۸۷
۷۷۳	رضاعت سے مرد کا تعلق	۵۸۸
۷۷۴	ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت نہیں	۵۸۸
۷۷۵	رضاعت میں ایک عورت کی گواہی	۵۹۰
۷۷۶	دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے حرمت	۵۹۱
۷۷۷	حق رضاعت کی ادائیگی	۵۹۱
۷۷۸	شوہر والی لونڈی آزاد کی جائے تو کیا حکم ہے۔	۵۹۲
۷۷۹	لڑکا صاحب فراش کے لیے ہے۔	۵۹۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۸۰	کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم ہو	۵۹۳	۸۰۲	عورتوں سے حسن سلوک	۶۰۹
۷۸۱	خاوند کے حقوق	۵۹۳	۸۰۳	باپ کے کہنے پر طلاق دینا	۶۰۹
۷۸۲	بیوی کے حقوق	۵۹۵	۸۰۴	ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے	۶۰۹
۷۸۳	عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے	۵۹۶	۸۰۵	دیوانہ اور بے سمجھ کی طلاق کا حکم	۶۱۰
۷۸۴	عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے	۵۹۶	۸۰۶	حاملہ عورت کی عدت	۶۱۱
۷۸۵	غیرت	۵۹۷	۸۰۷	بیوہ کی عدت	۶۱۲
۷۸۶	عورت کو اکیلے سفر کرنا منع ہے	۵۹۸	۸۰۸	ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرنا	۶۱۳
۷۸۷	خاوند کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت	۵۹۹	۸۰۹	کفارۂ ظہار	۶۱۳
۷۸۸	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۹۹	۸۱۰	عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	۶۱۳
۷۸۹	عورت کا پردہ	۶۰۰	۸۱۱	لعان کرنا	۶۱۵
۷۹۰	خاوند کو پریشان کرنا منع ہے	۶۰۰	۸۱۲	بیوہ عورت عدت کہاں گزارے	۶۱۷
	ابواب الطلاق واللعان			**ابواب البیوع**	
۷۹۱	سنت طلاق	۶۰۰	۸۱۳	مشتبہ اشیاء کا ترک	۶۱۸
۷۹۲	طلاق بائن	۶۰۱	۸۱۴	سود کھانا	۶۱۸
۷۹۳	بیوی کو "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ" کے الفاظ کہنا	۶۰۲	۸۱۵	جھوٹ اور اس جیسی باتوں کی مذمت	۶۱۹
۷۹۴	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۶۰۳	۸۱۶	تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا "تجار" کا خطاب دینا	۶۱۹
۷۹۵	تین طلاق والی کے لیے سکنیٰ اور نفقہ	۶۰۴	۸۱۷	سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۶۲۰
۷۹۶	نکاح سے پہلے طلاق نہیں	۶۰۵	۸۱۸	صبح سویرے تجارت کے لیے نکلنا	۶۲۱
۷۹۷	لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں	۶۰۶	۸۱۹	ایک مقررہ وقت کے وعدہ پر خریدنا	۶۲۱
۷۹۸	دل میں طلاق کا خیال لانا	۶۰۶	۸۲۰	شرائط نامہ لکھنا	۶۲۳
۷۹۹	طلاق میں سنجیدگی اور مذاق	۶۰۷	۸۲۱	ناپ تول	۶۲۳
۸۰۰	خلع کرنا	۶۰۷	۸۲۲	نیلام کرنا	۶۲۳
۸۰۱	خلع حاصل کرنے والی عورتیں	۶۰۸	۸۲۳	مدبر غلام کا بیچنا	۶۲۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۶۹	مالک کی اجازت بغیر معاملہ وغیرہ کرنا [?]	۹۵۷
۸۷۰	مردار کی کھال اور بتوں کا بیچنا	۹۵۷
۸۷۱	ہبہ واپس لینے کی ممانعت	۹۵۸
۸۷۲	عرایا اور اس کی اجازت	۹۵۸
۸۷۳	دلالی میں قیمت زیادہ لگانا	۹۶۰
۸۷۴	وزن میں زیادہ دینا	۹۶۱
۸۷۵	تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے نرمی برتنا۔	۹۶۱
۸۷۶	مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا	۹۶۲
۸۷۷	منابذہ اور ملامسہ	۹۶۲
۸۷۸	غلہ اور پھل میں بیع سلم	۹۶۳
۸۷۹	مشترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم	۹۶۳
۸۸۰	تجارت اور صنعت [?]	۹۶۴
۸۸۱	بیع میں دھوکہ دینا	۹۶۵
۸۸۲	اونٹ اور دیگر جانور قرض لینا	۹۶۵
۸۸۳	قرض کا تقاضا کیسے ہو	۹۶۶
۸۸۴	مسجد میں خرید و فروخت کا حکم	۹۶۷
	ابواب الاحکام	
۸۸۵	قاضی کی فضیلت	۹۶۸
۸۸۶	قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی	۹۶۹
۸۸۷	قاضی کیسے فیصلہ کرے	۹۶۹
۸۸۸	عادل حاکم کی فضیلت	۹۷۰
۸۸۹	قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے	۹۷۰
۸۹۰	رعایا کی خبر گیری	۹۷۰
۸۹۱	قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے	۹۷۱
۸۹۲	حاکموں کا تحائف قبول کرنا	۹۷۱
۸۹۳	فیصلے سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا	۹۷۲
۸۹۴	تحفہ اور دعوت قبول کرنا	۹۷۳
۸۹۵	اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں۔	۹۷۳
۸۹۶	مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعی علیہ پر قسم	۹۷۴
۸۹۷	گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا	۹۷۵
۸۹۸	مشترک غلام کو بیچ کر اپنا حصہ آزاد کرنا [?]	۹۷۶
۸۹۹	عمر بھر کے لیے کوئی چیز ہبہ کرنا	۹۷۷
۹۰۰	رقبیٰ کا حکم	۹۷۸
۹۰۱	لوگوں کے درمیان صلح کرانا	۹۷۸
۹۰۲	پڑوسی کی دیوار میں لکڑی لگانا	۹۷۹
۹۰۳	سچی قسم	۹۷۹
۹۰۴	اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا چوڑا بنایا جائے	۹۸۰
۹۰۵	ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا جائے۔	۹۸۰
۹۰۶	باپ بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے	۹۸۱
۹۰۷	کسی شخص کی کوئی چیز توڑ دی جائے تو کیا حکم ہے۔	۹۸۱
۹۰۸	مرد اور عورت کی صلح [?]	۹۸۲
۹۰۹	سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم	۹۸۳
۹۱۰	ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم	۹۸۳
۹۱۱	تنگدست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا	۹۸۳
۹۱۲	رشتہ دار کا غلامی میں آ جانا۔	۹۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۱۳	کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا	۶۸۵
۹۱۴	اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات قائم رکھنا	۶۸۶
۹۱۵	حق شفعہ	۶۸۷
۹۱۶	غائب کے لیے حق شفعہ	۶۸۷
۹۱۷	حدود اور حصے مقرر ہونے پر حق شفعہ باقی نہیں رہتا	۶۸۸
۹۱۸	شریک کے لیے حق شفعہ	۶۸۹
۹۱۹	گری پڑی چیز اور گم شدہ جانور کا حکم	۶۸۹
۹۲۰	احکام وقف	۶۹۲
۹۲۱	چوپایہ کا زخمی کرنا معاف ہے	۶۹۳
۹۲۲	بنجر زمین کو آباد کرنا	۶۹۳
۹۲۳	جاگیر بخشنا	۶۹۳
۹۲۴	درخت لگانے کی فضیلت	۶۹۵
۹۲۵	کھیتی باڑی کرنا	۶۹۵
	ابواب الدیات	
۹۲۶	دیت میں کتنے اونٹ ہیں	۶۹۶
۹۲۷	نقد کی صورت میں دیت	۶۹۸
۹۲۸	ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے	۶۹۸
۹۲۹	انگلیوں کی دیت	۶۹۹
۹۳۰	دیت معاف کرنا	۶۹۹
۹۳۱	کسی کا سر پتھر سے کچلنے کی سزا	۷۰۰
۹۳۲	قتل مومن	۷۰۰
۹۳۳	خون کا فیصلہ	۷۰۱
۹۳۴	باپ بیٹے کو قتل کرے تو کیا حکم ہے	۷۰۱
۹۳۵	تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں	۷۰۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۳۶	معاہد کو قتل کرنا	۷۰۳
۹۳۷	مقتول کے ولی کا اختیار کرنا	۷۰۴
۹۳۸	مثلہ کی ممانعت	۷۰۵
۹۳۹	جنین کی دیت	۷۰۵
۹۴۰	کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے	۷۰۶
۹۴۱	غلام کو قتل کرنا	۷۰۷
۹۴۲	خاوند کی دیت سے عورت کا حصہ	۷۰۷
۹۴۳	قصاص	۷۰۸
۹۴۴	تہمت میں قید کرنا	۷۰۸
۹۴۵	جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے	۷۰۸
۹۴۶	قسامت	۷۱۰
	ابواب الحدود	
۹۴۷	جن پر حد واجب نہیں	۷۱۱
۹۴۸	حدود کا ساقط کرنا	۷۱۱
۹۴۹	مسلمان کی پردہ پوشی	۷۱۲
۹۵۰	حدود میں تلقین کرنا	۷۱۳
۹۵۱	معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے	۷۱۳
۹۵۲	حدود میں سفارش کرنا	۷۱۵
۹۵۳	تحقیق رجم	۷۱۵
۹۵۴	شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا	۷۱۶
۹۵۵	عنوان بالا کا دوسرا باب	۷۱۸
۹۵۶	اہل کتاب کو سنگسار کرنا	۷۱۹
۹۵۷	جلاوطن کرنا	۷۱۹
۹۵۸	حدود کفارہ گناہ ہیں	۷۲۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۵۹	لونڈیاں پر حد قائم کرنا	۴۲۱
۹۶۰	نشہ والے کی حد	۴۲۱
۹۶۱	شرابی کو سزا تین مرتبہ تک کرنے اور چوتھی مرتبہ پر قتل۔	۴۲۲
۹۶۲	کس قدر چوری پر ہاتھ کاٹا جائے	۴۲۳
۹۶۳	چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا	۴۲۳
۹۶۴	خائن، اچکے اور لٹیرے کا حکم	۴۲۳
۹۶۵	درخت پر پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں۔	۴۲۵
۹۶۶	جہاد کے موقع پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں	۴۲۵
۹۶۷	بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا	۴۲۶
۹۶۸	جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم	۴۲۶
۹۶۹	چوپائے سے بدفعلی کرنے کی سزا	۴۲۸
۹۷۰	لواطت کی سزا	۴۲۸
۹۷۱	مرتد کی سزا	۴۲۹
۹۷۲	مسلمان پر ہتھیار اٹھانا	۴۳۰
۹۷۳	جادوگر کی سزا	۴۳۰
۹۷۴	خائن کی سزا	۴۳۱
۹۷۵	کسی کو ہیجڑا کہنے کی سزا	۴۳۱
۹۷۶	تعزیر	۴۳۲
	ابواب الصید	
۹۷۷	کتے کے شکار کردہ جانور کو کھانے کے احکامات	۴۳۳
۹۷۸	مجوسی کے کتے کا شکار کردہ جانور	۴۳۳
۹۷۹	باز کا شکار کیا ہوا جانور	۴۳۴
۹۸۰	تیر لگے ہوئے شکار کا غائب ہو جانا	۴۳۴
۹۸۱	تیر لگے ہوئے شکار کا پانی میں گرنا	۴۳۵
۹۸۲	بے پر کے تیر کا شکار	۴۳۶
۹۸۳	سفید پتھر سے ذبح کرنا	۴۳۶
۹۸۴	نشانہ قائم کر کے مارے ہوئے جانور کا حکم	۴۳۷
۹۸۵	جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا	۴۳۸
۹۸۶	کچلی والا درندہ اور پنجوں والا پرندہ کھانا منع ہے	۴۳۸
۹۸۷	زندہ جانوروں سے گوشت کاٹنا	۴۳۹
۹۸۸	حلق اور لبہ میں ذبح کرنا	۴۳۹
۹۸۹	گرگٹ کو مارنا	۴۴۰
۹۹۰	سانپ کو مارنا	۴۴۱
۹۹۱	کتوں کو ہلاک کرنا	۴۴۲
۹۹۲	کتا رکھنے والے کی نیکیوں میں کمی	۴۴۳
۹۹۳	بانس وغیرہ سے ذبح کرنا	۴۴۳
۹۹۴	بدکے ہوئے جانور کو مارنا	۴۴۴
	ابواب الاضاحی	
۹۹۵	قربانی کی فضیلت	۴۴۴
۹۹۶	دو مینڈھوں کی قربانی	۴۴۵
۹۹۷	کس جانور کی قربانی مستحب ہے	۴۴۶
۹۹۸	کس جانور کی قربانی ناجائز ہے	۴۴۶
۹۹۹	کس جانور کی قربانی مکروہ ہے	۴۴۶
۱۰۰۰	چھ مہینے کی بھیڑ کی قربانی	۴۴۷
۱۰۰۱	قربانی میں شریک ہونا	۴۴۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۴۸	قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا	۷۷۹
۱۰۴۹	عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا	۷۸۰
۱۰۵۰	کفار کو نہ جلانا	۷۸۱
۱۰۵۱	مال غنیمت میں خیانت	۷۸۲
۱۰۵۲	عورتوں کی جنگ میں شرکت	۷۸۲
۱۰۵۳	مشرکین سے معاونت قبول کرنا	۷۸۳
۱۰۵۴	سجدۂ شکر	۷۸۳
۱۰۵۵	عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا	۷۸۳
۱۰۵۶	عہد شکنی	۷۸۳
۱۰۵۷	قیامت کے دن عہد شکن کا جھنڈا الگ ہوگا	۷۸۵
۱۰۵۸	ثالث کے حکم پر راضی ہونا	۷۸۷
۱۰۵۹	قسم کا پورا کرنا	۷۸۶
۱۰۶۰	مجوس سے جزیہ لینا	۷۸۷
۱۰۶۱	ذمیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے	۷۸۷
۱۰۶۲	ہجرت	۷۸۸
۱۰۶۳	بیعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۸۸
۱۰۶۴	بیعت توڑنا	۷۸۹
۱۰۶۵	غلام کی بیعت	۷۸۹
۱۰۶۶	عورتوں کی بیعت	۷۹۰
۱۰۶۷	اصحاب بدر کی تعداد	۷۹۰
۱۰۶۸	خمس (پانچواں حصہ)	۷۹۰
۱۰۶۹	تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا	۷۹۱
۱۰۷۰	اہل کتاب کو سلام کرنا	۷۹۱
۱۰۷۱	مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا	۷۹۲
۱۰۷۲	جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج	۷۹۳
۱۰۷۳	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ	۷۹۳
۱۰۷۴	فتح مکہ کے دن اعلان مکہ	۷۹۴
۱۰۷۵	قتال کے مستحب اوقات	۷۹۵
۱۰۷۶	بدفالی	۷۹۶
۱۰۷۷	جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت	۷۹۶
	ابواب فضائل الجہاد	
۱۰۷۸	جہاد کی فضیلت	۷۹۸
۱۰۷۹	مجاہد کی صفت	۷۹۹
۱۰۸۰	جہاد میں روزہ رکھنا	۷۹۹
۱۰۸۱	جہاد میں مال خرچ کرنا	۸۰۰
۱۰۸۲	جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت	۸۰۰
۱۰۸۳	مجاہد کو سامان جنگ دینا	۸۰۱
۱۰۸۴	اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہونا	۸۰۲
۱۰۸۵	جہاد میں پیچھے والوں کی خبرگیری	۸۰۲
۱۰۸۶	اللہ کے راستے میں [illegible]	۸۰۲
۱۰۸۷	جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا	۸۰۳
۱۰۸۸	اللہ کے راستے میں تیر اندازی	۸۰۴
۱۰۸۹	اسلامی سرحدوں کی حفاظت	۸۰۴
۱۰۹۰	شہید کا ثواب	۸۰۵
۱۰۹۱	اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت	۸۰۶
۱۰۹۲	سمندر کے راستے جہاد کرنا	۸۰۷
۱۰۹۳	ریاکاری اور طلب دنیا کے لیے لڑنا	۸۰۷
۱۰۹۴	صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت	۸۰۸
۱۰۹۵	کون لوگ بہتر ہیں	۸۰۹
۱۰۹۶	شہادت کی دعا مانگنا	۸۱۰
۱۰۹۷	مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد	۸۱۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۹۸	اللہ کی راہ میں زخمی ہونا	۸۱۱
۱۰۹۹	کون سا عمل افضل ہے	۸۱۱
۱۱۰۰	بہترین انسان	۸۱۲
۱۱۰۱	شہید کا اعزاز	۸۱۲
	ابواب الجہاد	
۱۱۰۲	معذور افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا	۸۱۵
۱۱۰۳	والدین کو چھوڑ کر جہاد کے لیے جانا	۸۱۶
۱۱۰۴	ایک شخص کو لشکر پر امیر مقرر کرنا	۸۱۶
۱۱۰۵	اکیلے تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے	۸۱۶
۱۱۰۶	جنگ کے موقع پر جھوٹ اور دھوکہ دہی	۸۱۷
۱۱۰۷	غزوات نبوی کی تعداد	۸۱۷
۱۱۰۸	لشکر کی صف بندی اور تیاری	۸۱۸
۱۱۰۹	لڑائی کے وقت دعا	۸۱۸
۱۱۱۰	بڑے جھنڈے	۸۱۸
۱۱۱۱	چھوٹے جھنڈے	۸۱۹
۱۱۱۲	خصوصی نشان	۸۱۹
۱۱۱۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک	۸۲۰
۱۱۱۴	جنگ کے موقع پر روزہ افطار کرنا	۸۲۰
۱۱۱۵	خطرے کے وقت نکلنا	۸۲۰
۱۱۱۶	لڑائی کے وقت ثابت قدمی	۸۲۱
۱۱۱۷	تلوار اور اس کا زیور	۸۲۲
۱۱۱۸	زرہ پہننا	۸۲۲
۱۱۱۹	خود پہننا	۸۲۳
۱۱۲۰	گھوڑوں کی فضیلت	۸۲۳
۱۱۲۱	پسندیدہ گھوڑے	۸۲۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۲۲	ناپسندیدہ گھوڑے	۸۲۳
۱۱۲۳	گھوڑ دوڑ کرانا	۸۲۴
۱۱۲۴	گدھوں سے گھوڑوں پر جفتی کرانا	۸۲۵
۱۱۲۵	مسلمان فقیروں کے وسیلہ سے طلب فتح	۸۲۵
۱۱۲۶	گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا	۸۲۶
۱۱۲۷	فوج کا سپہ سالار	۸۲۶
۱۱۲۸	حاکم وقت کی ذمہ داری	۸۲۷
۱۱۲۹	حاکم کی اطاعت	۸۲۷
۱۱۳۰	خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں	۸۲۸
۱۱۳۱	چوپایوں کا آپس میں لڑانا اور چہرے پر نشان لگانا	۸۲۸
۱۱۳۲	حد بلوغ	۸۲۹
۱۱۳۳	مقروض شہید	۸۲۹
۱۱۳۴	شہداء کو دفن کرنا	۸۳۰
۱۱۳۵	مشورہ کرنا	۸۳۱
۱۱۳۶	کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا جائز نہیں	۸۳۱
۱۱۳۷	جنگ سے بھاگنا	۸۳۲
۱۱۳۸	سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال	۸۳۲
۱۱۳۹	مال فئی	۸۳۳
	ابواب اللباس	
۱۱۴۰	مردوں کے لیے سونا اور ریشم حرام ہے	۸۳۳
۱۱۴۱	جنگ کے موقع پر ریشمی لباس کی اجازت	۸۳۳
۱۱۴۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک	۸۳۴
۱۱۴۳	مردہ کی کھال رنگ کر پہننے کی ممانعت	۸۳۴
۱۱۴۴	مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کی ممانعت	۸۳۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۴۵	پوستین پہننا	۸۳۵
۱۱۴۶	دباغت شدہ چمڑے کا حکم	۸۳۵
۱۱۴۷	تہبند کو گھسیٹنا	۸۳۷
۱۱۴۸	عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت	۸۳۷
۱۱۴۹	اونی کپڑا پہننا	۸۳۸
۱۱۵۰	سیاہ عمامہ	۸۳۸
۱۱۵۱	سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے	۸۳۹
۱۱۵۲	چاندی کی انگوٹھی پہننا	۸۴۰
۱۱۵۳	انگوٹھی کا مستحب نگینہ	۸۴۰
۱۱۵۴	دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	۸۴۰
۱۱۵۵	انگوٹھی کا نقش	۸۴۱
۱۱۵۶	تصویر کی ممانعت	۸۴۲
۱۱۵۷	تصویر بنانے والوں کی سزا	۸۴۲
۱۱۵۸	خضاب لگانا	۸۴۳
۱۱۵۹	بال رکھنا اور گیسو بڑھانا	۸۴۳
۱۱۶۰	روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت	۸۴۴
۱۱۶۱	سرمہ لگانا، بکل کس طرح لپیٹنا منع ہے۔	۸۴۴
۱۱۶۲	مصنوعی بال لگوانا	۸۴۵
۱۱۶۳	ریشمی زین پوش کی ممانعت	۸۴۶
۱۱۶۴	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک	۸۴۶
۱۱۶۵	کرتہ پہننا	۸۴۶
۱۱۶۶	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے	۸۴۸
۱۱۶۷	جبہ پہننا	۸۴۸
۱۱۶۸	دانتوں پر سونا چڑھوانا	۸۴۹
۱۱۶۹	درندوں کی کھال استعمال کرنا	۸۴۹
۱۱۷۰	نعلین مبارک	۸۵۰
۱۱۷۱	ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	۸۵۰
۱۱۷۲	ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت	۸۵
۱۱۷۳	پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے	۸۵۱
۱۱۷۴	کپڑے میں پیوند لگانا	۸۵۲
۱۱۷۵	گیسو مبارک	۸۵۳
۱۱۷۶	صحابہ کرام کی ٹوپیاں	۸۵۳
۱۱۷۷	تہبند کہاں تک لٹکایا جائے	۸۵۳
۱۱۷۸	ٹوپی پر عمامہ باندھنا	۸۵۴
۱۱۷۹	لوہے اور پیتل کی انگوٹھی	۸۵۳
۱۱۸۰	ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت	۸۵۴
۱۱۸۱	میلی چادر	۸۵۵
	ابواب الاطعمہ	
۱۱۸۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے۔	۸۵۵
۱۱۸۳	خرگوش کھانا	۸۵۵
۱۱۸۴	گوہ کھانا کیسا ہے	۸۵۶
۱۱۸۵	بجو کا کھانا	۸۵۶
۱۱۸۶	گھوڑے کا گوشت کھانا	۸۵۷
۱۱۸۷	گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم	۸۵۸
۱۱۸۸	کفار کے برتنوں میں کھانا	۸۵۹
۱۱۸۹	گھی میں چوہا مر جائے تو اس کا حکم	۸۶۰
۱۱۹۰	بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت	۸۶۱
۱۱۹۱	انگلیاں چاٹنا	۸۶۱
۱۱۹۲	لقمہ گر پڑے تو کیا کیا جائے	۸۶۱
۱۱۹۳	کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے	۸۶۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۹۴	لہسن اور پیاز کا کھانا	۸۶۳
۱۱۹۵	پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت	۸۶۳
۱۱۹۶	سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا	۸۶۴
۱۱۹۷	کھجور اور مکھن کو ملا کر کھانا	۸۶۵
۱۱۹۸	کھجوروں کا استحباب	۸۶۵
۱۱۹۹	کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا	۸۶۵
۱۲۰۰	مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا	۸۶۶
۱۲۰۱	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	۸۶۶
۱۲۰۲	ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے	۸۶۷
۱۲۰۳	ٹڈی کھانا	۸۶۸
۱۲۰۴	نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت	۸۶۸
۱۲۰۵	مرغ کھانا	۸۶۹
۱۲۰۶	سرخاب کا گوشت کھانا	۸۷۰
۱۲۰۷	بھنا ہوا گوشت کھانا	۸۷۰
۱۲۰۸	ٹیک لگا کر کھانا	۸۷۰
۱۲۰۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا	۸۷۱
۱۲۱۰	شوربہ زیادہ رکھنا	۸۷۱
۱۲۱۱	ثرید کی فضیلت	۸۷۲
۱۲۱۲	گوشت دانتوں سے نوچنا	۸۷۲
۱۲۱۳	چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت	۸۷۳
۱۲۱۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت	۸۷۳
۱۲۱۵	سرکہ	۸۷۴
۱۲۱۶	تربوز کو کھجور کے ساتھ کھانا	۸۷۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۱۷	ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا	۸۷۵
۱۲۱۸	اونٹوں کے پیشاب کا حکم	۸۷۵
۱۲۱۹	کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا	۸۷۶
۱۲۲۰	کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا	۸۷۶
۱۲۲۱	کدو کھانا	۸۷۷
۱۲۲۲	زیتون کھانا	۸۷۷
۱۲۲۳	غلام کے ساتھ کھانا	۸۷۸
۱۲۲۴	کھانا کھلانے کی فضیلت	۸۷۸
۱۲۲۵	رات کے کھانے کی فضیلت	۸۷۹
۱۲۲۶	کھانے پر بسم اللہ پڑھنا	۸۷۹
۱۲۲۷	چکنے ہاتھ دھونے بغیر سونا مکروہ ہے	۸۸۱
	ابواب الاشربۃ	
۱۲۲۸	شرابی کا حکم	۸۸۲
۱۲۲۹	ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۸۸۳
۱۲۳۰	جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے	۸۸۳
۱۲۳۱	سبز گھڑے کی نبیذ	۸۸۴
۱۲۳۲	کدو کے خول، چوبی برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۸۸۵
۱۲۳۳	ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت	۸۸۵
۱۲۳۴	مشکیزے میں نبیذ بنانا	۸۸۶
۱۲۳۵	جن دانوں سے شراب بنائی جاتی ہے	۸۸۶
۱۲۳۶	کچی پکی کھجور ملانا	۸۸۷
۱۲۳۷	سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا	۸۸۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۳۸	کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت	۸۸۸
۱۲۳۹	کھڑے ہو کر پینے کی اجازت	۸۸۹
۱۲۴۰	برتن میں سانس لینا	۸۸۹
۱۲۴۱	دو بار سانس لے کر پینا	۸۹۰
۱۲۴۲	پانی میں پھونکنا منع ہے	۸۹۱
۱۲۴۳	برتن میں سانس لینا مکروہ ہے	۸۹۱
۱۲۴۴	مشکیزہ و(غیرہ) الٹ کر منہ لگا کے پانی پینا	۸۹۱
۱۲۴۵	منہ سے لگا کر پینے کی اجازت	۸۹۲
۱۲۴۶	پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں	۸۹۳
۱۲۴۷	پلانے والا آخر میں پیئے	۸۹۳
۱۲۴۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی	۸۹۳
	ابواب البر والصلة	
۱۲۴۹	ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا	۸۹۴
۱۲۵۰	افضل اعمال	۸۹۴
۱۲۵۱	ماں باپ کی رضامندی کی فضیلت	۸۹۵
۱۲۵۲	ماں باپ کی نافرمانی	۸۹۵
۱۲۵۳	باپ کے دوستوں کی عزت کرنا	۸۹۶
۱۲۵۴	خالہ کے ساتھ نیکی	۸۹۶
۱۲۵۵	ماں باپ کی دعا	۸۹۷
۱۲۵۶	حقوق والدین	۸۹۸
۱۲۵۷	قطع رحمی صلہ رحمی	۸۹۸
۱۲۵۸	اولاد کی محبت	۸۹۹
۱۲۵۹	اولاد پر شفقت	۸۹۹
۱۲۶۰	لڑکیوں پر خرچ کرنا	۹۰۰
۱۲۶۱	یتیم پر رحم کرنا	۹۰۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۶۲	بچوں پر رحم کرنا	۹۰۱
۱۲۶۳	لوگوں پر رحم کرنا	۹۰۳
۱۲۶۴	خیر خواہی	۹۰۴
۱۲۶۵	مسلمان کی مسلمان پر شفقت	۹۰۴
۱۲۶۶	مسلمان کی پردہ پوشی	۹۰۵
۱۲۶۷	مسلمان سے مصیبت دور کرنا	۹۰۵
۱۲۶۸	ترک ملاقات کی ممانعت	۹۰۶
۱۲۶۹	مسلمان بھائی کی غمخواری	۹۰۶
۱۲۷۰	غیبت	۹۰۷
۱۲۷۱	حسد	۹۰۷
۱۲۷۲	باہمی دشمنی	۹۰۸
۱۲۷۳	باہم صلح کرانا	۹۰۸
۱۲۷۴	خیانت اور دھوکہ	۹۰۹
۱۲۷۵	پڑوسی کے حقوق	۹۰۹
۱۲۷۶	خادم سے اچھا سلوک کرنا	۹۱۰
۱۲۷۷	خادم کو مارنا اور گالی دینا	۹۱۱
۱۲۷۸	خادم کا ادب	۹۱۱
۱۲۷۹	خادم کو معاف کر دینا	۹۱۲
۱۲۸۰	اولاد کو ادب سکھانا	۹۱۳
۱۲۸۱	ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا	۹۱۳
۱۲۸۲	محسن کا شکریہ ادا کرنا	۹۱۳
۱۲۸۳	نیکی کے کام	۹۱۳
۱۲۸۴	عاریت دینا	۹۱۳
۱۲۸۵	راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا	۹۰۵
۱۲۸۶	مجالس امانت کے ساتھ ہیں	۹۱۵
۱۲۸۷	سخاوت	۹۰۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۸۸	تجمل	۹۱۴
۱۲۸۹	اہل و عیال پر خرچ کرنا	۹۱۶
۱۲۹۰	معاملات میں نرمی	۹۱۶
۱۲۹۱	بیوہ اور یتیم کی خبر گیری	۹۱۸
۱۲۹۲	خندہ پیشانی اور [illegible]	۹۱۹
۱۲۹۳	سچ اور جھوٹ	۹۱۹
۱۲۹۴	بے حیائی	۹۲۰
۱۲۹۵	لعنت بھیجنا	۹۲۰
۱۲۹۶	نسب کی تعلیم	۹۲۱
۱۲۹۷	اپنے بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کرنا	۹۲۱
۱۲۹۸	گالی دینا	۹۲۲
۱۲۹۹	اچھی بات کہنا	۹۲۲
۱۳۰۰	نیک غلام کی فضیلت	۹۲۳
۱۳۰۱	لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا	۹۲۳
۱۳۰۲	بدگمانی	۹۲۳
۱۳۰۳	**مزاح**	۹۲۴
۱۳۰۴	جھگڑا	۹۲۵
۱۳۰۵	خاطر مدارات	۹۲۶
۱۳۰۶	محبت اور دشمنی میں میانہ روی	۹۲۶
۱۳۰۷	غرور و تکبر	۹۲۷
۱۳۰۸	خوش اخلاقی	۹۲۸
۱۳۰۹	احسان کرنا اور معاف کرنا	۹۲۹
۱۳۱۰	بھائیوں سے ملاقات	۹۲۹
۱۳۱۱	حیاء	۹۳۰
۱۳۱۲	تؤدت اور عجلت	۹۳۰
۱۳۱۳	نرمی	۹۳۱
۱۳۱۴	مظلوم کی دعا	۹۳۱
۱۳۱۵	اخلاق نبوی	۹۳۲
۱۳۱۶	حسن عہد	۹۳۳
۱۳۱۷	جملہ اخلاق	۹۳۳
۱۳۱۸	حسن ظن رکھنا	۹۳۳
۱۳۱۹	زیادہ غصہ	۹۳۴
۱۳۲۰	اہل علم کی تعظیم	۹۳۴
۱۳۲۱	دو باہم ناراض آدمی	۹۳۴
۱۳۲۲	صبر	۹۳۵
۱۳۲۳	دو منہ والا	۹۳۵
۱۳۲۴	چغل خور	۹۳۶
۱۳۲۵	کم گوئی	۹۳۶
۱۳۲۶	بعض بیان جادو ہوتا ہے	۹۳۷
۱۳۲۷	تواضع	۹۳۷
۱۳۲۸	ظلم	۹۳۷
۱۳۲۹	**[illegible]**	۹۳۷
۱۳۳۰	بڑوں کی تعظیم	۹۳۸
۱۳۳۱	تجربات	۹۳۸
۱۳۳۲	[illegible]	۹۳۸
۱۳۳۳	کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنا	۹۳۹

ابواب الطب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۳۴	پرہیز کرنا	۹۳۹
۱۳۳۵	علاج کی ترغیب	۹۴۱
۱۳۳۶	مریض کو کیا کھلایا جائے	۹۴۱
۱۳۳۷	بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو	۹۴۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۳۸	کوڑھی	۹۴۲
۱۳۳۹	اونٹوں کا پیشاب پینا	۹۴۲
۱۳۴۰	زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا	۹۴۲
۱۳۴۱	نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت	۹۴۳
۱۳۴۲	سعوط وغیرہ	۹۴۴
۱۳۴۳	داغ لگانے کی ممانعت	۹۴۵
۱۳۴۴	داغ لگانے کی اجازت	۹۴۵
۱۳۴۵	سینگی لگوانا	۹۴۵
۱۳۴۶	مہندی کے ساتھ علاج کرنا	۹۴۶
۱۳۴۷	تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت	۹۴۷
۱۳۴۸	تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت	۹۴۷
۱۳۴۹	معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا	۹۴۸
۱۳۵۰	نظر بد سے جھاڑ پھونک	۹۴۸
۱۳۵۱	نظر حق ہے	۹۴۹
۱۳۵۲	تعویذ پر اجرت لینا	۹۵۰
۱۳۵۳	جھاڑ پھونک اور دوا کرنا	۹۵۱
۱۳۵۴	کھمبی اور عجوہ (کھجور)	۹۵۱
۱۳۵۵	کاہن کی اجرت	۹۵۳
۱۳۵۶	گلے میں تعویذ لٹکانا	۹۵۳
۱۳۵۷	بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا	۹۵۳
۱۳۵۸	ایام رضاعت میں جماع کرنا	۹۵۴
۱۳۵۹	ذرنیہ کا علاج	۹۵۵
۱۳۶۰	درد کا علاج	۹۵۵
۱۳۶۱	سنا سے علاج	۹۵۶
۱۳۶۲	شہد	۹۵۶
۱۳۶۳	بیمار پرسی	۹۵۶
۱۳۶۴	بخار کا علاج	۹۵۶
۱۳۶۵	راکھ سے زخم کا علاج کرنا	۹۵۷
	ابواب الفرائض	
۱۳۶۶	جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کے لیے ہے	۹۵۸
۱۳۶۷	علم فرائض کا حصول	۹۵۸
۱۳۶۸	بیٹیوں کی وراثت	۹۵۹
۱۳۶۹	حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت	۹۵۹
۱۳۷۰	حقیقی بھائیوں کی وراثت	۹۶۰
۱۳۷۱	بیٹوں کی بیٹیوں کے ساتھ وراثت	۹۶۰
۱۳۷۲	بہنوں کی میراث	۹۶۱
۱۳۷۳	عصبہ کی میراث	۹۶۱
۱۳۷۴	دادا کی میراث	۹۶۲
۱۳۷۵	دادی کی میراث	۹۶۲
۱۳۷۶	دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ	۹۶۳
۱۳۷۷	ماموں کی میراث	۹۶۳
۱۳۷۸	لاوارث کا ترکہ	۹۶۴
۱۳۷۹	آزاد کردہ غلام کو میراث دینا	۹۶۴
	مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں	۹۶۵
۱۳۸۰	قاتل کی میراث باطل ہے	۹۶۶
۱۳۸۱	شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث	۹۶۶
۱۳۸۲	میراث وارثوں کے لیے اور دیت عصبہ کے ذمہ	۹۶۶
۱۳۸۳	جو آدمی کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۹۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابواب طہارت

باب ما جاء لا تقبل صلوٰۃ بغیر طہور

۱۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید انا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب ح قال ونا ھناد نا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوٰۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول قال ھناد فی حدیثہ الا بطہور قال ابو عیسٰی ھذا الحدیث اصح شیء فی ھذا الباب واحسن وفی الباب عن ابی الملیح عن ابیہ وابی ھریرۃ وانس وابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر ویقال زید بن اسامۃ بن عمیر الھذلی۔

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز طہارت کے بغیر اور صدقہ مال خیانت سے قبول نہیں ہوتا۔ ہناد نے اپنی حدیث میں "بغیر طہور" کی جگہ "الا بطہور" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا "اس باب میں یہ حدیث نہایت صحیح اور احسن ہے اور اس باب میں ابوالملیح بواسطہ ان کے والد، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۲ ما جاء فی فضل الطہور

۲۔ حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن بن عیسی نا مالک بن انس ح وحدثنا قتیبۃ عن مالک عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجھہ خرجت من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع الماء او مع اٰخر قطر

فضیلت وضو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے تو منہ دھوتے وقت پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ ہی (یا فرمایا) اس کے منہ سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا، اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا اس کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں جو ہاتھوں

بقیہ اگلے

هٰذَا الْحَدِيْثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ هُوَ صَدُوْقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ.

کہتے ہیں، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا آپ نے فرمایا: امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث کو قابل حجت سمجھتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں وہ مقارب الحدیث تھے اس باب میں حضرت جابر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ أَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فِيْ إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ فَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعًا.

۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات پڑھتے "اللھم انی اعوذبک" اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ شعبہ فرماتے ہیں، عبدالعزیز بن صہیب کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں "اعوذ باللہ من الخبث والخبیث" اے اللہ! میں ناپاک مردوں اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا "الخبث والخبائث" کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ارقم، جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اصح و احسن ہے زید بن ارقم کی روایت کہ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے ہشام دستوائی اور سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ روایت کی، سعید کی روایت میں قاسم بن عوف شیبانی کا واسطہ بھی ہے اور ہشام نے بواسطہ قتادہ، شعبہ نے بواسطہ قتادہ و نضر بن انس، معمر نے بواسطہ قتادہ نضر بن انس عن انس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہو سکتا ہے قتادہ نے دونوں حضرات نضر بن انس اور قاسم بن عوف سے روایت کی ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس طرح استعاذہ فرماتے "اے اللہ! میں خبیث نر و مادہ شیاطین اور ناپاکیوں سے

كاملة كانت أو غير كامل أن لا يدخل يده في وضوئه حتى يغسلها فإن أدخل يده قبل أن يغسلها كرهت ذلك له ولم يفسد ذلك الماء إذا لم يكن على يده نجاسة وقال أحمد بن حنبل إذا استيقظ من الليل فأدخل يده في وضوئه قبل أن يغسلها فأعجب إلي أن يهريق الماء وقال أحمد بن حنبل إذا استيقظ من الليل فأدخل يده في وضوئه قبل أن يغسلها فأعجب إلي أن يهريق الماء وقال إسحاق إذا استيقظ من النوم بالليل أو بالنهار فلا يدخل يده في وضوئه حتى يغسلها.

[illegible]) دھونے سے پہلے ہاتھ وضو کے برتن میں نہ ڈالے اگر دھونے سے پہلے ڈالے گا تو یہ مکروہ ہے لیکن پانی خراب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس کے ہاتھوں پر نجاست نہ ہو۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اگر رات کو سو کر اٹھا اور دھوئے بغیر ہاتھ پانی میں ڈال دیئے تو اس پانی کو گرا دینا مناسب ہے اسحق فرماتے ہیں رات ہو یا دن جب بیدار ہو دھونے سے پہلے ہاتھ برتن میں نہ ڈالے۔

بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

٢٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى قَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْلَمُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهُ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا أَعَادَ الْوُضُوْءَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ مُتَأَوِّلًا أَجْزَأَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا وَأَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَأَبُوْ ثِفَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهُ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حُوَيْطِبٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهُ إِلٰى جَدِّهِ.

وضو کے وقت "بسم اللہ" پڑھنا

رباح بن عبدالرحمن بن ابی سفیان بن حویطب، بواسطہ اپنی دادی ان کے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے "بسم اللہ" نہ پڑھی اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، سہل بن سعد اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں امام احمد کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جس کی سند جید ہو۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں، جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے وضو لوٹایا جائے بھول کر یا پڑھنے سے وضو جائز ہے، محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں اس باب میں رباح بن عبدالرحمن کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، رباح بن عبدالرحمن کی وہ روایت مراد ہے جو انہوں نے اپنی دادی کے واسطے سے ان کے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین ہے رباح بن عبدالرحمن سے مراد ابوبکر بن حویطب ہے بعض راوی اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے نسبت دادا کی طرف کر کے ابوبکر بن حویطب کہتے ہیں

مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ رَأَوْا مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ أَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ إِي وَاللهِ۔

ہیں آپ نے وضو فرمایا سر کا آگے پیچھے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا، اس باب میں حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ربیع کی حدیث حسن صحیح ہے کئی طرق کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ سر کا مسح فرمایا اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل تھا، جعفر بن محمد، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ) نے ایک ہی مرتبہ مسح کا قول کیا ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے سر کے مسح کے بارے میں پوچھا کہ کیا ایک مرتبہ کفایت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں! اللہ کی قسم"

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

۳۵ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنْ يَأْخُذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا۔

مسح سر کے لیے نیا پانی لینا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور ہاتھ کے بچے ہوئے (زائد) پانی سے سر کا مسح فرمایا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن لہیعہ نے اس حدیث کو حبان بن واسع سے بواسطہ ان کے والد عبداللہ بن زید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اس پانی سے سر کا مسح کیا جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ عمرو بن حارث کی بواسطہ حبان روایت اصح ہے کیونکہ انہوں نے عبداللہ بن زید کے علاوہ اور کئی طرق سے اسے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے لئے نیا پانی لیا، اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مسح سر کے لئے نیا پانی لیا جائے۔

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَأَبِي أَيُّوبَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ إِسْحَقُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ.

ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (بعض) علماء کا اس بات پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے، امام اسحٰق فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

٣٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن غریب ہے"۔

٤٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ.

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور چھنگلی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال فرمایا"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔"

بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ

٤١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَيْقِيبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَشُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایڑیوں کے لئے عذاب ہے ہلاکت ہے" (خشک رہ جانے پر تنبیہ فرمائی گئی) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن حارث، معیقیب، خالد بن ولید، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن عاص اور یزید بن سفیان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کیلئے جہنم

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

٥٥ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ إِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَبُوْ إِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا۔

وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر کلمہ شہادت پڑھا اور یہ دعا مانگی "اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے" اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اس باب میں حضرت انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو زید بن حباب کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا کیونکہ عبداللہ بن صالح نے یہی حدیث روایت کی اور اس میں ابو ادریس اور حضرت عمر کے درمیان چار واسطے ہیں اسی طرح ابو عثمان اور حضرت عمر کے درمیان ایک واسطہ ہے جبکہ زید بن حباب کی روایت میں یہ دونوں (ابو ادریس خولانی اور ابو عثمان) براہ راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اسی طرح اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ تفصیل ثابت نہیں ہے امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابو ادریس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

٥٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ رَيْحَانَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ وَهٰكَذَا رَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

وضو کے لیے ایک مُد پانی

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد (ڈیڑھ سیر) پانی سے وضو اور ایک صاع (چھ سیر) پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سفینہ حسن صحیح ہے ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے بعض علماء کی رائے یہی ہے کہ ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کرنا چاہیے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق فرماتے ہیں اس حدیث

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

ہے) سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوحاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، محمد بن بشار نے اپنی روایت میں بغیر شک کے کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس میں رخصت

٦١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے ایک بڑے برتن میں غسل کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا ارادہ فرمایا انہوں نے عرض کیا حضور میں حالت جنابت سے تھی آپ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک، اور امام شافعی کا یہی قول ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

٦٢- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ أَبُو أُسَامَةَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمْ يَرْوِ أَحَدٌ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ أَحْسَنَ مِمَّا رَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضو کر لیا کریں، یہ وہ کنواں تھا جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، ابو اسامہ نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی۔ بیر بضاعہ کے بارے میں حدیث ابوسعید کو ابو اسامہ سے اچھا کسی نے نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔

أخي إذا سمعت حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا تضرب له مثلا وفي الباب عن أم حبيبة وأم سلمة وزيد بن ثابت وأبي طلحة وأبي أيوب وأبي موسى قال أبو عيسى وقد رأى بعض أهل العلم الوضوء مما غيرت النار وأكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم على ترك الوضوء مما غيرت النار.

باب ۵۹ في ترك الوضوء مما غيرت النار

۸۰ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة نا عبد الله بن محمد بن عقيل سمع جابرا قال سفيان وحدثنا محمد بن المنكدر عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا معه فدخل على امرأة من الأنصار فذبحت له شاة فأكل وأتته بقناع من رطب فأكل منه ثم توضأ للظهر وصلى ثم انصرف فأتته بعلالة من علالة الشاة فأكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ وفي الباب عن أبي بكر الصديق ولا يصح حديث أبي بكر في هذا من قبل إسناده إنما رواه حسام بن مصك عن ابن سيرين عن ابن عباس عن أبي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح إنما هو عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى الحفاظ وروي من غير وجه عن ابن سيرين عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه عطاء بن يسار وعكرمة ومحمد بن عمرو بن عطاء وعلي بن عبد الله بن عباس وغير واحد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن أبي بكر الصديق وهذا أصح وفي الباب عن أبي هريرة وابن مسعود وأبي رافع وأم الحكم وعمرو بن أمية وأم عامر وسويد بن النعمان وأم سلمة قال أبو عيسى والعمل على هذا

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے جب آنحضرت کی حدیث سنے تو اس کے لئے مثل نہ دیا کر۔ اس باب میں ام حبیبہ، ام سلمہ، زید بن ثابت، ابو طلحہ، ابو ایوب اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء آگ کی پکی ہوئی چیز کے استعمال پر وضو کا حکم دیتے ہیں جبکہ اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا مذہب، وضو نہ کرنا ہے۔

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر تشریف لے گئے میں آپ کے ہمراہ تھا آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے۔ اس عورت نے آپ کے لئے بکری ذبح کی آپ نے تناول فرمائی پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ نے وہ بھی تناول فرمائیں پھر ظہر کے لئے وضو فرمایا اور نماز ادا کی نماز کے بعد بکری کا بچا ہوا گوشت دوبارہ تناول فرمایا اور وضو کے بغیر عصر کی نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن سند کے اعتبار سے وہ روایت صحیح نہیں اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین اور ابن عباس کے واسطے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا صحیح یہ ہے کہ حضرت ابن عباس براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اکثر حفاظ نے اسی طرح روایت کی ہے ابن سیرین بواسطہ ابن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے مروی ہے عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ حضرت ابن عباس، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے یہی صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن مسعود، ابو رافع، ام حکم، عمرو بن امیہ، ام عامر، سوید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً

عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ رَأَوْا تَرْكَ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ وَهَذَا آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ نَاسِخٌ لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ حَدِيثِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق نے آگ سے پکی ہوئی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو کرنے کو ترک کیا ہے اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عملوں میں سے یہ بعد والا ہے گویا کہ اس حدیث سے پہلی حدیث منسوخ ہے۔

ف: [illegible]

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو

۸۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرَوَى عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ذِي الْغُرَّةِ الْجُهَنِيِّ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ إِسْحَاقُ صَحَّ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "وضو کرو" بکری کے گوشت کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "وضو نہ کرو" اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، اسید بن حضیر سے روایت کیا ہے لیکن براء بن عازب سے مروی حدیث صحیح ہے امام احمد اور امام اسحاق کا یہی قول ہے (اونٹ کے گوشت سے وضو کا لازم ہونا) عبیدہ ضبی نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن عبداللہ رازی، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ذوالغرہ جہنی سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے اسے حجاج بن ارطاۃ سے روایت کیا لیکن اس سے خطا واقع ہوئی وہ یہ کہ اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا، جو بواسطہ اپنے والد اسید بن حضیر سے راوی ہیں اور صحیح یہ ہے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے جو بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں اسحاق فرماتے ہیں اس باب میں دو صحیح حدیثیں ہیں ایک براء بن عازب کی اور دوسری جابر بن سمرہ کی رضی اللہ عنہما۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم

۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَرْوَى ابْنَةِ اُنَيْسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ بُسْرَةَ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ حَدِيْثُ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَصَحُّ وَهُوَ حَدِيْثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُوْلٌ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَرَوٰى مَكْحُوْلٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ صَحِيْحًا۔

بسرہ بنت صفوان فرماتی ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے، وضو کئے (بغیر جیسے) بغیر نماز نہ پڑھے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابوایوب، ابوہریرہ، اروی بنت انیس، عائشہ، جابر، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، متعدد راویوں نے اس کی مثل روایت کی ہے ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد، بسرہ سے روایت کی ہے۔ ابو اسحٰق منصور نے بواسطہ ابو اسامہ اسی طرح روایت کی، ابو زناد نے بواسطہ عروہ بسرہ سے نقل کی، علی بن حجر نے عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابو زناد اور عروہ کے واسطے سے بسرہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، کئی صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں بسرہ کی حدیث اصح ہے۔ ابو زرعہ کا قول ہے کہ ام حبیبہ کی حدیث اصح ہے اور وہ علاء بن حارث، مکحول، عنبسہ بن ابوسفیان کے واسطے سے ام حبیبہ سے مروی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں، مکحول نے عنبسہ بن ابوسفیان سے سماع نہیں کیا، مکحول نے ایک شخص کے واسطہ سے عنبسہ سے حدیث روایت کی، گویا کہ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۸۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ

شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا

قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (شرمگاہ) انسان

بن أبي ثابت لم يسمع من عروة شيئاً وقد روي عن إبراهيم التيمي عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قبلها ولم يتوضأ وهذا لا يصح أيضاً ولا نعرف لإبراهيم التيمي سماعاً من عائشة وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء.

کہ حضرت عروہ سے سماع نہیں۔ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں فرمایا۔ یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ نیز ابراہیم تیمی کے لئے ام المومنین سے سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث مروی ہے۔

باب ٦٣ الوضوء من القيء والرعاف

قے اور نکسیر سے وضو کرنا

٨٧۔ حدثنا أبو عبيدة بن أبي السفر وإسحاق بن منصور قال أبو عبيدة حدثنا وقال إسحاق أخبرنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني أبي عن حسين المعلم عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني عبد الرحمن بن عمرو الأوزاعي عن يعيش بن الوليد المخزومي عن أبيه عن معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق أنا صببت له وضوءه. وقال إسحاق بن منصور معدان بن طلحة. قال أبو عيسى وابن أبي طلحة أصح. قال أبو عيسى وقد رأى غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين الوضوء من القيء والرعاف وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك وأحمد وإسحاق وقال بعض أهل العلم ليس في القيء والرعاف وضوء وهو قول مالك والشافعي وقد جود حسين المعلم هذا الحديث وحديث حسين أصح شيء في هذا الباب وروى معمر هذا الحديث عن يحيى بن أبي كثير فأخطأ فيه فقال عن يعيش بن الوليد عن خالد بن معدان عن أبي الدرداء ولم يذكر فيه الأوزاعي وقال عن خالد بن معدان وإنما هو معدان بن أبي طلحة.

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آئی پھر آپ نے وضو فرمایا (راوی کہتا ہے) میں نے دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان کی ملاقات کے دوران یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا انہوں نے سچ کہا میں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے پانی ڈالا تھا۔ اسحٰق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی طلحہ زیادہ صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ کرام اور تابعین عظام نے قے اور نکسیر سے وضو واجب ہونے کا قول کیا ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک قے اور نکسیر میں وضو نہیں، امام مالک اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے حسین معلم نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی اور حسین کی حدیث اس باب میں اصح ہے معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہوئے غلطی کی اور کہا یعیش بن ولید بواسطہ خالد بن معدان، ابوالدرداء سے راوی ہیں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا نیز خالد بن معدان کہا حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

باب ٦٤ الوضوء بالنبيذ

نبیذ سے وضو

عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلاثة وللمقيم يوم وأبو عبد الله الجدلي اسمه عبد بن عبد قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن علي وأبي بكرة وأبي هريرة وصفوان بن عسال وعوف بن مالك وابن عمر وجرير

۹۶۔ حدثنا هناد حدثنا أبو الأحوص عن عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش عن صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى الحكم بن عتيبة وحماد عن إبراهيم النخعي عن أبي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت ولا يصح قال علي بن المديني قال يحيى قال شعبة لم يسمع إبراهيم النخعي من أبي عبد الله الجدلي حديث المسح وقال زائدة عن منصور كنا في حجرة إبراهيم التيمي ومعنا إبراهيم النخعي فحدثنا إبراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن أبي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم في المسح على الخفين قال محمد أحسن شيء في هذا الباب حديث صفوان بن عسال المرادي قال أبو عيسى وهو قول العلماء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم من الفقهاء مثل سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق قالوا يمسح المقيم يوما وليلة والمسافر ثلاثة أيام ولياليهن وقد روي عن بعض أهل العلم أنهم لم يوقتوا في المسح على الخفين وهو قول مالك بن أنس والتوقيت أصح.

باب في المسح على الخفين أعلاه وأسفله

۹۷۔ حدثنا أبو الوليد الدمشقي حدثنا الوليد بن مسلم أخبرني ثور بن يزيد عن رجاء بن حيوة عن كاتب

نے ایک دن رات کی مدت ہے ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت علی، ابوبکرہ، ابوہریرہ، صفوان بن عسال، عوف بن مالک، ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں،

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ہم سفر میں ہوتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین دن رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے، جنابت میں اتارنے کا حکم ہوتا لیکن پیشاب پاخانے اور نیند سے نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم بن عتیبہ اور حماد نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور ابوعبداللہ جدلی حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا اور یہ صحیح نہیں، علی بن مدینی نے یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا قول نقل کیا کہ ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے حدیث مسح کا سماع نہیں کیا، زائدہ منصور سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرے میں تھے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی تھے، پس ابراہیم تیمی نے بواسطہ عمرو بن میمون، ابوعبداللہ جدلی اور خزیمہ بن ثابت کے واسطے سے حدیث مسح بیان کی، امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی مسلک ہے کہ مقیم ایک دن رات اور مسافر تین دن رات مسح کرے بعض علماء کہتے ہیں موزوں پر مسح کے لئے اس میں وقت کی تعیین نہیں ہے، یہ قول مالک بن انس کا ہے، لیکن "وقت کا تعین" صحیح ہے۔

موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

١٠٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالُوا إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

١٠٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلَا.

صلے اللہ علیہ وسلم ہم بستر ہوئے پھر ہم دونوں نے غسل کر لیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے یہ حدیث حضرت عائشہ کی طرف سے مروی ہے کہ جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے کہ دو شرمگاہیں مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ف: احناف کے نزدیک محض شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے یہاں مراد دخول ہے جس سے غسل واجب ہو گا ہے انزال ہو یا نہ ہو۔ (مترجم)

منی نکلنے سے غسل واجب ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابتدائے اسلام میں منی نکلنے سے غسل واجب نہ ہونے کی رخصت تھی پھر یہ منسوخ ہو گئی احمد بن منیع نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابتدائے اسلام میں منی سے غسل واجب ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا اسی طرح کئی صحابہ کرام نے روایت کیا جن میں ابی بن کعب اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مرد جب عورت سے جماع کرے تو دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الِاحْتِلَامِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَمْ نَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عِنْدَ شَرِيكٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَأَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احتلام میں منی کے نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جارود سے سنا کہ وکیع فرماتے ہیں یہ حدیث صرف شریک سے ملی ہے۔ اس باب میں حضرت عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر، طلحہ، ابو ایوب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی (غسل) پانی (منی) سے ہے۔ ابو جحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں ہم سے ابو جحاف نے بیان کیا اور وہ پسندیدہ شخص ہے۔

بَابُ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرَى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثَ عَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا وَعَبْدُ اللهِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَأَى بَلَّةً أَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ إِذَا كَانَتِ الْبَلَّةُ بَلَّةَ نُطْفَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ وَإِذَا رَأَى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرَ بَلَّةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام یاد نہ ہو لیکن تری پائے آپ نے فرمایا غسل کرے۔ اس کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام ہوا ہے لیکن اس نے اپنے جسم یا کپڑے پر تری نہیں پائی آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا یہ بات دیکھنے سے عورت پر بھی غسل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے حدیث عائشہ روایت کی کہ جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ یحییٰ بن سعید نے عبداللہ کو حفظ حدیث کے سلسلے میں ضعیف قرار دیا۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ جب کوئی نیند سے بیدار ہو اور تری پائے تو غسل کرے سفیان ثوری اور امام احمد کا بھی یہی خیال ہے۔ بعض تابعی علماء نے فرمایا کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب منی کی تری ہو امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔ احتلام یاد ہو لیکن تری نہ پائے تو عام علماء کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا (احناف کا بھی یہی مسلک ہے)

يَوْمًا ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَقَلَّ مَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. قَالَ أَبُوْعِيْسٰى: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ وَأَكْثَرِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَأَكْثَرُهُ عَشَرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَأْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَأَبِي عُبَيْدٍ.

اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ ان سے اس کے خلاف بھی روایت ہے۔ بعض علماء جن میں عطاء ابن ابی رباح بھی ہیں کہتے ہیں حیض کی کم از کم مدت ایک دن رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن رات ہے۔ امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق اور ابوعبیدہ کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

۱۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ. قَالَ أَبُوْعِيْسٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھتے ہوئے عرض کیا "میں مستحاضہ ہوں یعنی پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟" آپ نے فرمایا "نہیں، یہ ایک رگ (کا خون) ہے غسل کرکے نماز پڑھ لیا کرو۔" چنانچہ آپ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔ قتیبہ، لیث کے واسطے کہتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا بلکہ وہ از خود ایسا کرتی تھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بواسطہ زہری، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے فتویٰ پوچھا بعض علماء کہتے ہیں مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔ اوزاعی نے زہری، عروہ اور عمرہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

۱۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ. قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں

حضرت معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "کیا ہم ایام حیض کی نمازیں قضا کیا کریں۔" ام المومنین نے پوچھا کیا تو خارجیہ ہے؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے ایام حیض کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی طریق سے مروی

الصلوٰة كما بين هذين. قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح وقد رواه شعبة عن علقمة بن مرثد أيضا.

باب ما جاء في التغليس بالفجر

١٣٥. حدثنا قتيبة عن مالك بن أنس ح قال ونا الأنصاري نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء قال الأنصاري فيمر النساء متلففات بمروطهن ما يعرفن من الغلس وقال قتيبة متلفعات وفي الباب عن ابن عمر وأنس وقيلة ابنة مخرمة قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم أبو بكر وعمر ومن بعدهم من التابعين وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق يستحبون التغليس بصلاة الفجر.

باب ما جاء في الإسفار بالفجر

١٣٦. حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن إسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر وفي الباب عن أبي برزة وجابر وبلال وقد روى شعبة والثوري هذا الحديث عن محمد بن إسحاق ورواه محمد بن عجلان أيضا عن عاصم بن عمر بن قتادة قال أبو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وقد رأى غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين الإسفار بصلاة الفجر وبه يقول سفيان الثوري وقال الشافعي

(گویا) ان دو دنوں کی نمازوں کے درمیان کا وقت، نماز کا وقت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے علقمہ بن مرثد کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھاتے تو عورتیں واپس لوٹ جاتیں۔ انصاری (راوی) کہتے ہیں عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے، متعدد صحابہ کرام، جن میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، اور تابعین نے یہی قول اختیار کیا ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پسند کرتے ہیں۔

صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صبح کو سفید کر کے پڑھو اس میں ثواب زیادہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہ، جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے اور محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام و تابعین نے صبح کو سفید کر کے پڑھنے کو اختیار کیا۔ سفیان ثوری (اور امام اعظم رحمہ اللہ) کا یہی قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں، کہ اسفار کے معنی زیادہ روشنی کے نہیں، بلکہ یہ کہ صبح کے طلوع ہونے میں شک باقی نہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَحَدِيثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِيَ مَوْقُوفًا عَنْهُ وَهُوَ أَصَحُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ اخْتَارُوا تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوا تَأْخِيرَهَا حَتَّى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَيْسَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَّا وَقْتٌ وَاحِدٌ وَذَهَبُوا إِلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلَّى بِهِ جِبْرِيلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

پردے کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر، زید بن خالد، انس، رافع بن خدیج، ابوایوب، ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث موقوفاً آپ سے مروی ہے اور یہ اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تعجیل مغرب کو پسند کیا اور تاخیر کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ بعض علماء نے مغرب کے لئے صرف ایک ہی وقت کا قول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا جہاں حضرت جبریل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے ابن مبارک اور امام شافعی کا یہی قول اور یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشاء کی نماز کا وقت

١٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اس نماز کے وقت کو تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہوتا ہے۔

١٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ رَوَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ.

ابوبکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، ابوعوانہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہشیم نے بواسطہ ابی بشیر اور حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی لیکن اس سند میں بشیر بن ثابت کا ذکر نہیں۔ ابوعوانہ کی حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے کیونکہ یزید بن ہارون نے بواسطہ شعبہ اور ابوبشر، ابوعوانہ کی روایت کے ہم مثل حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشاء کو تاخیر سے پڑھنا

١٥٧۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں عشاء

صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يؤخروا العشاء إلى ثلث الليل أو نصفه. قال وفي الباب عن جابر بن سمرة وجابر بن عبد الله وأبي برزة وابن عباس وأبي سعيد الخدري وزيد بن خالد وابن عمر. قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وغيرهم رأوا تأخير صلاة العشاء الآخرة وبه يقول أحمد وإسحاق.

کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ، ابوبرزہ، ابن عباس، ابوسعید خدری، زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تاخیر کو اچھا کہا ہے، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔

١٢ باب ما جاء في كراهية النوم قبل العشاء والسمر بعدها

عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کی ممانعت

١٥٠. حدثنا أحمد بن منيع حدثنا هشيم أخبرنا عوف قال أحمد وحدثنا عباد بن عباد هو المهلبي وإسماعيل بن علية جميعا عن عوف عن سيار بن سلامة عن أبي برزة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها. قال وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن مسعود وأنس. قال أبو عيسى حديث أبي برزة حديث حسن صحيح وقد كره أكثر أهل العلم النوم قبل صلاة العشاء والحديث بعدها ورخص في ذلك بعضهم وقال عبد الله بن المبارك أكثر الأحاديث على الكراهية ورخص بعضهم في النوم قبل صلاة العشاء في رمضان.

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوبرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر علماء نے نماز عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ کہا اور بعض نے رخصت دی ہے عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں اکثر احادیث میں کراہت کا ذکر ہے اور بعض نے رمضان میں نماز عشاء سے پہلے سونے کی رخصت دی ہے۔

١٣ باب ما جاء من الرخصة في السمر بعد العشاء

نماز عشاء کے بعد گفتگو کی اجازت

١٥١. حدثنا أحمد بن منيع حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عمر بن الخطاب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمر مع أبي بكر في الأمر من أمر المسلمين وأنا معهما. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وأوس بن حذيفة وعمران بن حصين. قال أبو عيسى حديث عمر حديث حسن. وقد روى هذا الحديث الحسن بن عبيد الله عن إبراهيم عن علقمة عن

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو فرمایا کرتے اور میں ان کے ہمراہ ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے حسن بن عبیداللہ نے بھی اس حدیث کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بطحان میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے وضو کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ نے غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا کی اور پھر مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى أَنَّهَا الْعَصْرُ

صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے

١٨١۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں وسطیٰ نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

١٨٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَى حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ. وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَائِشَةُ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الظُّهْرِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الصُّبْحِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی، عائشہ، حفصہ، ابوہریرہ اور ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں امام محمد بن اسماعیل بخاری نے علی بن عبداللہ کا قول نقل کیا کہ حضرت سمرہ سے حسن کی روایت حسن ہے اور انہیں سماع حاصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے سمرہ کی حدیث حسن ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد ظہر کی نماز ہے جبکہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

١٨٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ أَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيٌّ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

حبیب بن شہید کہتے ہیں مجھے محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت حسن سے پوچھو انہوں نے حدیث عقیقہ کس سے سنی؟ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا میں نے سمرہ بن جندب سے سنی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے امام بخاری نے علی بن عبداللہ اور قریش بن انس کے واسطے سے خبر دی ہے امام بخاری، علی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سمرہ صحیح ہے اور اس سے انہوں نے استدلال بھی کیا ہے۔

باب ما جاء في الصلوٰة قبل المغرب

۱۶۹۔ حدثنا هناد نا وكيع عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن عبد الله بن مغفل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين كل اذانين صلوٰة لمن شاء. وفي الباب عن عبد الله بن الزبير. قال ابو عيسى حديث عبد الله بن مغفل حديث حسن صحيح وقد اختلف اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوٰة قبل المغرب فلم ير بعضهم الصلوٰة قبل المغرب وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انهم كانوا يصلون قبل صلوٰة المغرب ركعتين بين الاذان والاقامة وقال احمد واسحٰق ان صلاهما فحسن وهذا عندهما على الاستحباب.

مغرب سے پہلے نماز

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز (کی اجازت) ہے جو چاہے پڑھے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے مغرب کی نماز سے پہلے (نفل) نماز پڑھنے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک نہیں پڑھنی چاہیے جبکہ کئی صحابہ کرام سے روایت ہے کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام احمد و اسحٰق فرماتے ہیں "پڑھے تو اچھا ہے" اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

باب ما جاء فيمن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس.

۱۷۰۔ حدثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر بن سعيد وعن الاعرج يحدثونه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك من الصبح ركعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك من العصر ركعة قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر. وفي الباب عن عائشة. قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وبه يقول اصحابنا والشافعي واحمد واسحٰق ومعنى هذا الحديث عندهم لصاحب العذر مثل الرجل ينام عن الصلوٰة او ينساها فيستيقظ ويذكر عند طلوع الشمس وعند غروبها.

جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع آفتاب سے قبل صبح کی ایک رکعت پالے اس نے صبح پالی اور جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے اس نے عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے، ہمارے اصحاب، امام شافعی احمد اور اسحٰق یہی کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک حدیث کا حکم اصحاب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا یا بھول گیا اور طلوع و غروب کے وقت بیدار ہوا یا اسے نماز یاد آگئی۔

باب ما جاء في الجمع بين الصلوٰتين

۱۷۱۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن حبيب

دو نمازوں کو جمع کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم

وحديث ابي هريرة لم يرفعه ابن وهب وهو اصح من حديث الوليد بن مسلم والزهري لم يسمع من ابي هريرة واختلف اهل العلم في الاذان على غير وضوء فكرهه بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي واسحاق ورخص في ذلك بعض اهل العلم وبه يقول سفيان وابن المبارك واحمد.

باب ما جاء ان الامام احق بالاقامة

۱۹۲[?]۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا عبد الرزاق حدثنا اسرائيل اخبرني سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمهل فلا يقيم حتى اذا رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلاة حين يراه. قال ابو عيسى حديث جابر بن سمرة هو حديث حسن وحديث اسرائيل عن سماك لا نعرفه الا من هذا الوجه وهكذا قال بعض اهل العلم ان المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة.

باب ما جاء في الاذان بالليل

۱۹۳[?]۔ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تاذين ابن ام مكتوم. قال ابو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وانيسة وانس وابي ذر وسمرة. قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في الاذان بالليل فقال بعض اهل العلم اذا اذن المؤذن بالليل اجزاه ولا يعيد وهو قول مالك وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا اذن بالليل اعاد وبه يقول سفيان الثوري وروى حماد بن سلمة

ہے ابن وہب نے مرفوعاً بیان نہیں کیا اور ولید بن مسلم کی روایت کی بنسبت اصح ہے زہری کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں ہے۔ بے وضو اذان کہنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مکروہ ہے امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے جبکہ بعض علماء نے رخصت دی ہے سفیان ثوری ابن مبارک اور امام احمد کا یہی مسلک ہے۔

امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

سماک بن حرب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن اقامت میں تاخیر کرتا یہاں تک کہ جب آپ کو آتے ہوئے دیکھتا تو نماز کے لئے اقامت کہتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن ہے۔ اور سماک کی روایت کو ہم صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کا یہی مسلک ہے کہ مؤذن، اذان کا زیادہ مالک ہے۔ اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔

رات کو اذان کہنا

حضرت سالم اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم کی اذان سننے تک کھایا پیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، انیسہ، انس، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کا رات کو اذان دینے میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں اگر رات کو ہی صبح کی اذان دے دی جائے تو جائز ہے لوٹائی نہ جائے۔ امام مالک، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رات کو دی ہوئی اذان لوٹائی جائے سفیان ثوری کا یہی مسلک ہے حماد بن سلمہ نے

بن مهاجر عن أبي الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما أذن فيه بالعصر فقال أبو هريرة أما هذا فقد عصى أبا القاسم صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى وفي الباب عن عثمان حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وعلى هذا العمل عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم أن لا يخرج أحد من المسجد بعد الأذان إلا من عذر أن يكون على غير وضوء أو أمر لا بد منه ويروى عن إبراهيم النخعي أنه قال يخرج ما لم يأخذ المؤذن في الإقامة قال أبو عيسى وهذا عندنا لمن له عذر في الخروج منه وأبو الشعثاء اسمه سليم بن الأسود وهو والد أشعث بن أبي الشعثاء وقد روى أشعث بن أبي الشعثاء هذا الحديث عن أبيه

اذان کے بعد مسجد سے باہر گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح حدیث ہے صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی مسئلے پر عمل ہے کہ کوئی شخص اذان کے بعد بلا عذر باہر نہ جائے الا یہ کہ بے وضو ہو یا کوئی ضروری کام ہو۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اقامت سے پہلے پہلے جا سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر جانے کے لئے (معقول) عذر رکھتا ہو۔ ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے اور وہ اشعث بن ابی الشعثاء کے والد ہیں، اشعث نے بھی یہ حدیث اپنے والد ابوالشعثاء سے روایت کی ہے۔

باب ما جاء في الأذان في السفر

۱۹۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن مالك بن الحويرث قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وابن عم لي فقال لنا إذا سافرتما فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أكثر أهل العلم اختاروا الأذان في السفر وقال بعضهم تجزئ الإقامة إنما الأذان على من يريد أن يجمع الناس والقول الأول أصح وبه يقول أحمد وإسحاق.

سفر میں اذان کہنا

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرا چچازاد بھائی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان کہو، اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امام بنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے انہوں نے سفر میں اذان کو پسند کیا بعض کہتے ہیں اقامت کافی ہے کیونکہ اذان اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنا چاہتا ہو۔ پہلا قول اصح ہے اور امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

باب ما جاء في فضل الأذان

۱۹۷۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا أبو تميلة نا أبو حمزة عن جابر عن مجاهد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أذن سبع سنين محتسبا

اذان کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سات سال ثواب کی نیت سے اذان کہے اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دی

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ.

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَبِيْ قَتَادَةَ وَأَبِيْ ذَرٍّ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں کی بات نہیں بدلتی اور آپکے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت، طلحہ بن عبید اللہ، ابو قتادہ، ابو ذر، مالک بن صعصعہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

پانچ نمازوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک، ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں حضرت جابر، انس اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ

جماعت کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو سعید، ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نافع نے بھی حضرت

غريب والعمل على هذا عند أهل العلم قالوا إذا كانوا ثلاثة قاموا صفا خلف الإمام وروي عن ابن مسعود أنه صلى بعلقمة والأسود فأقام أحدهما عن يمينه والآخر عن يساره ورواه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد تكلم بعض الناس في إسمعيل بن مسلم من قبل حفظه.

ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک آپ کی دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہوا اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجال ونساء

۲۲۳۔ حدثنا إسحق الأنصاري نا معن نا مالك عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أن جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته فأكل منه ثم قال قوموا فلنصل بكم قال أنس فقمت إلى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بالماء فقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فصففت عليه أنا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف. قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أكثر أهل العلم قالوا إذا كان مع الإمام رجل وامرأة قام الرجل عن يمين الإمام والمرأة خلفهما وقد احتج بعض الناس بهذا الحديث في إجازة الصلوة إذا كان الرجل خلف الصف وحده وقالوا إن الصبي لم تكن له صلوة وكأن أنسا كان خلف النبي صلى الله عليه وسلم وحده وليس الأمر على ما ذهبوا إليه لأن النبي صلى الله عليه وسلم أقامه مع اليتيم خلفه فلولا أن النبي صلى الله عليه وسلم جعل لليتيم صلوة لما أقام اليتيم معه ولأقامه عن يمينه وقد روي عن موسى بن أنس عن أنس أنه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فأقامه عن يمينه وفي هذا الحديث دلالة

امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو کس طرح صفیں باندھی جائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اٹھو تاکہ میں تمہارے ساتھ نماز پڑھوں۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اٹھا اور ایک چٹائی لے آیا جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں اور ایک یتیم (انس کے بھائی) آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے اور بوڑھی (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور واپس تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کی دائیں جانب کھڑا ہو اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کی رو سے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو جائز کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ بچے پر نماز فرض نہیں لہذا حضرت انس تنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ بات صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس یتیم بچے کے ساتھ ملا کر اپنے پیچھے کھڑا کیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس بچے کی نماز معتبر نہ ہوتی تو آپ حضرت انس کو یتیم کے ساتھ کھڑا نہ فرماتے بلکہ دائیں جانب کھڑا کرتے۔ موسیٰ بن انس نے بھی اپنے والد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے انہیں دائیں جانب کھڑا کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۲۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا أَنْ لَا يُطِيلَ الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَى الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ وَأَبُو الزِّنَادِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ وَالْأَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدِينِيُّ وَيُكْنَى أَبَا دَاوُدَ.

۲۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِي تَمَامٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيلِهَا

۲۲۶ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفٍ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا

امام مختصر نماز پڑھائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی، کمزور بھی ہوتے ہیں بیمار بھی۔ اور جب اکیلا ہو تو جیسے جی چاہے پڑھے۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، انس، جابر بن سمرہ، مالک بن عبداللہ، ابوواقد، عثمان بن ابوالعاص، ابومسعود، جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی اکثر علماء کا مسلک و مذہب ہے کہ امام کو چاہیے کہ وہ کمزور بوڑھے اور مریض کی تکلیف کے خوف سے لمبی نماز نہ پڑھائے۔ ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے۔ اور اعرج سے مراد عبدالرحمٰن بن ہرمز مدنی ہیں، ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ہلکی مگر مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نماز کی تحریم و تحلیل

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم تکبیر اور تحلیل سلام پھیرنا ہے اس شخص کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھی فرض ہو یا کوئی دوسری نماز۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سند کے لحاظ سے زیادہ کھری اور ابوسعید کی حدیث کے مقابلہ میں اچھی ہے

وأصح من حديث أبي سعيد وقد كتبناه في أول كتاب الوضوء والعمل عليه عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق أن تحريم الصلاة التكبير ولا يكون الرجل داخلا في الصلاة إلا بالتكبير قال أبو عيسى سمعت أبا بكر محمد بن أبان يقول سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول لو افتتح الرجل الصلاة بسبعين اسما من أسماء الله تعالى ولم يكبر لم يجزه وإن أحدث قبل أن يسلم أمرته أن يتوضأ ثم يرجع إلى مكانه ويسلم إنما الأمر على وجهه وأبو نضرة اسمه منذر بن مالك بن قطعة

بَابٌ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ

۲۳۹۔ حدثنا قتيبة وأبو سعيد الأشج قالا نا يحيى بن يمان عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كبر للصلاة نشر أصابعه قال أبو عيسى حديث أبي هريرة قد رواه غير واحد عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دخل في الصلاة رفع يديه مدا وهذا أصح من رواية يحيى بن اليمان وأخطأ يحيى بن يمان في هذا الحديث

۲۴۰۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أنا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي نا ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان قال سمعت أبا هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة رفع يديه مدا قال أبو عيسى قال عبد الله وهذا أصح من حديث يحيى بن يمان وحديث يحيى

ہم اسے اس سے پہلے وضو کے مسائل میں لکھ چکے ہیں صحابہ کرام اور ان کے بعد علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نماز کا تحریمہ تکبیر ہے۔ تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوبکر بن ابان سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ قول سنا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ستر اسماء سے نماز شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہیں۔ اور اگر سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو میں اسے حکم دیتا ہوں کہ وضو کر کے اپنی جگہ بیٹھ کر سلام پھیرے بیشک حکم اپنی جگہ برقرار ہے۔ ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

ف: احناف کے نزدیک اگر کوئی دوسرا لفظ جو خاص تعظیم الٰہی پر مشتمل ہو کہے تو نماز ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ تفصیل کے لئے شامی و دیگر کتب فقہ (مترجم)

تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تکبیر کہتے وقت انگلیاں کشادہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ کو ابن ابی ذئب اور سعید بن سمعان کے واسطے سے کئی راویوں نے روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے وقت اپنے ہاتھوں کو کھول کر اٹھاتے۔ یہ روایت یحییٰ بن یمان کی روایت سے اصح ہے۔ اور اس حدیث میں یحییٰ بن یمان سے غلطی واقع ہوئی۔

حضرت سعید بن سمعان کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اٹھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام عبداللہ نے فرمایا کہ یحییٰ بن یمان کی حدیث کی نسبت یہ حدیث میرے نزدیک اصح ہے اور یحییٰ کی

يُحْدِثُ قَالَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلْهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ أَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالُوا وَيَقُولُهَا فِي نَفْسِهِ.

کسی بدعت سے بغض رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور یہ بھی کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو یہ (بسم اللہ جہراً) کہتے ہوئے نہیں سنا لہٰذا تم بھی جہراً نہ کہو اور جب نماز پڑھو تو صرف الحمد للہ رب العالمین سے (قرات) شروع کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اکثر اصحاب رسول جن میں خلفاء راشدین بھی ہیں اور تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک احمد، اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو اونچی آواز سے پڑھنا جائز نہیں قرار دیتے بلکہ فرماتے ہیں آہستہ پڑھنی چاہیئے۔

بَابُ مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" بلند آواز سے پڑھنا

۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ رَأَوُا الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ يُقَالُ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهُ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوفِيٌّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور کچھ صحابہ کرام کا یہی خیال ہے ان میں سے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس، ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ بعض تابعین بھی بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے اسمٰعیل بن حماد، ابوسلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد سے مراد ابوخالد والبی ہیں، ان کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

بَابٌ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

سورۂ فاتحہ سے قرات شروع کرنا

٢٤٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْرَءُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنْ يَبْدَاَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَنْ يَجْهَرَ بِهَا اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء کا اسی پر عمل ہے، امام شافعی فرماتے ہیں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ سورۂ فاتحہ سے نماز شروع کرتے اور دوسری سورت سے اسے پہلے پڑھتے یہ مطلب نہیں کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بالکل نہیں پڑھتے تھے، امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ بسم اللہ سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں اسے اونچی آواز سے پڑھا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی

٢٤٥- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی" اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب، جابر بن عبداللہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی ہیں یہ کہتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ف :۔ بلند آواز سے آمین تعلیم کے لئے تھی ، اس لئے آہستہ آمین کہنا مستحب ہے (مترجم)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ

آمین کہنے کی فضیلت

٢٣٢ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جاتی ہے ، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ، حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ

نماز کے دو سکتے

٢٣٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أُبَيٌّ أَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفَسُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ بَعْدَ مَا يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَأَصْحَابُنَا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہم نے ایک سکتہ (آپ سے) یاد کیا ہے (فرماتے ہیں) پھر ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں لکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سمرہ کی یاد ہے حضرت سعید فرماتے ہیں ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپ نے فرمایا نماز میں داخل ہو اور قرات سے فارغ ہوتے وقت پھر فرمایا جب ولا الضالین پڑھے قتادہ کو پسند تھا کہ جب قرات سے فارغ ہو لیں تو سکتہ کریں یہاں تک کہ سانس واپس آجائے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ، سمرہ کی حدیث حسن ہے اور کئی علماء کا یہی قول ہے کہ امام کے لئے نماز کے آغاز اور قرات کے خاتمہ پر کچھ دیر ٹھہرنا مستحب ہے امام احمد اسحق اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دایاں ہاتھ ، بائیں ہاتھ پر رکھنا

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ وَرَأٰى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأٰى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيْدُ بْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ۔

قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب امامت فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اس باب میں حضرت وائل بن حجر، غطیف بن حارث، ابن عباس، ابن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ہلب کی حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے، بعض کہتے ہیں ناف کے اوپر رکھے، اور بعض کے نزدیک ناف کے نیچے رکھے۔ ان کے نزدیک دونوں جگہ گنجائش ہے۔ ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ کی تکبیر

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں نیچے جھکتے اور اوپر اٹھتے وقت نیز قیام اور قعود کے وقت تکبیر کہا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر، ابو مالک اشعری، ابو موسیٰ، عمران بن حصین، وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، عبداللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ کرام، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی مرتضیٰ وغیرہم رضی اللہ عنہم کا عمل ہے تابعین اور عام فقہاء و علماء کا بھی یہی مسلک ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ کے لئے) جھکتے ہوئے تکبیر فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی

جنبيه في الركوع

٢٣٧- حدثنا بندار حدثنا أبو عامر العقدي حدثنا فليح بن سليمان حدثنا عباس بن سهل قال اجتمع أبو حميد وأبو أسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو حميد أنا أعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع فوضع يديه على ركبتيه كأنه قابض عليهما ووتر يديه فنحاهما عن جنبيه قال وفي الباب عن أنس قال أبو عيسى حديث أبي حميد حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره أهل العلم أن يجافي الرجل يديه عن جنبيه في الركوع والسجود.

عباس بن سہل کہتے ہیں ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے۔ ابو حمید نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا آپ نے رکوع فرمایا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ نے ان کو پکڑا ہوا ہے آپ نے ہاتھوں کو کمان کی طرح رکھتے ہوئے پہلوؤں سے دور رکھا اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی مختار ہے کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھے۔

باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات

٢٣٨- حدثنا علي بن حجر أنا عيسى بن يونس عن ابن أبي ذئب عن ابن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ركع أحدكم فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاث مرات فقد تم ركوعه وذلك أدناه وإذا سجد فقال في سجوده سبحان ربي الأعلى ثلاث مرات فقد تم سجوده وذلك أدناه قال وفي الباب عن حذيفة وعقبة بن عامر قال أبو عيسى حديث ابن مسعود ليس إسناده بمتصل عون بن عبد الله بن عتبة لم يلق ابن مسعود والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن لا ينقص الرجل في الركوع والسجود من ثلاث تسبيحات وروي عن ابن المبارك أنه قال أستحب للإمام أن يسبح خمس تسبيحات لكي يدرك من خلفه ثلاث تسبيحات وهكذا قال إسحاق بن إبراهيم.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور اس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہے اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ تین مرتبہ کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ (تعداد) سب سے کم درجہ ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود کی سند متصل نہیں ہے عون بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں تسبیحات تین مرتبہ سے کم نہ پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ ابن مبارک کا قول ہے کہ امام کو پانچ تسبیحات پڑھنی چاہئیں تاکہ مقتدی تین تسبیحیں پا سکے۔ اسحاق بن ابراہیم نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

٢٤٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" کہتے، آیت رحمت پر ٹھہرتے اور دعا مانگتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، حضرت شعبہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت

٢٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے بنے ہوئے اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے نیز رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین علماء کا یہی قول ہے، کہ وہ رکوع اور سجدہ میں قرأت کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا

٢٥١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا يَعْنِي صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز کافی (جائز) نہیں جس کے رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن شیبان، انس، ابوہریرہ،

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَقُولُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ. قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو کیونکہ جس کی بات فرشتوں کی بات کے موافق ہو گئی۔ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام و تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے پیچھے والے "ربنا ولک الحمد" کہیں۔ امام احمد کا بھی یہی قول ہے ابن سیرین وغیرہ کہتے ہیں مقتدی یہ دونوں کلمات کہیں جس طرح امام کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق کا بھی مسلک ہے۔

ف: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک امام صرف سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہیں۔ (المترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

۲۵۳ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَلَمْ يَرْوِ شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شَرِيكٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَرَوَى هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ سجدہ فرماتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ شریک کے سوا کسی دوسرے نے اس کو روایت نہیں کیا۔ اکثر علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ سجدہ کے لئے جاتے وقت گھٹنے پہلے اور ہاتھ بعد میں رکھے اور اٹھتے وقت اس کے خلاف کرے۔ ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ آخَرُ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

٢٥٥. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِي صَلٰوتِهِ بَرْكَ الْجَمَلِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے (یعنی ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے) امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اس حدیث کو ہم ابوالزناد سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن سعید مقبری نے بھی بواسطہ سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن قطان وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

٢٥٦. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُوْ عَامِرٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ فَإِنْ سَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ دُوْنَ أَنْفِهِ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهُ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهُ حَتّٰى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے وقت ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا دیتے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیوں کو کاندھوں کے مقابل رکھتے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، وائل بن حجر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر سجدہ کرے اور صرف پیشانی پر سجدہ بعض کے نزدیک کافی ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک جب تک دونوں پر سجدہ نہ کرے کفایت نہیں کرتا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے

٢٥٧. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ

ابواسحٰق کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

بَابُ كَيْفَ النُّهُوضُ مِنَ السُّجُودِ

۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا.

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ طاق (پہلی اور تیسری) رکعات میں ہوتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے، کھڑے نہ ہوتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے اصحاب بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۴۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ وَخَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَأَبُو صَالِحٍ اسْمُهُ نَبْهَانُ مَدَنِيٌّ.

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے حصہ پر کھڑے ہوتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اہل علم کا عمل ہے۔ نمازی کا قدموں کے اگلے حصہ پر کھڑا ہونا انہیں پسند ہے۔ خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اور اسے خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولیٰ توأمہ سے مراد صالح بن ابی صالح ہے اور ابوصالح کا نام نبہان مدنی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

۲۴۳ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

تشہد کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتوں کے بعد بیٹھیں تو یہ پڑھیں "التحیات للہ الخ" تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوْسٰى وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوٰى أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشَهُّدِ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

۲۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابو موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے کئی طرق سے مروی ہے اور تشہد کے بارے میں وارد احادیث میں سے یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اسحاق اور امام اعظم رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، ہمیں اسی طرح تشہد سکھاتے جس طرح آپ ہمیں قرآن پاک کی تعلیم فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ہمیں تشہد اس طرح سکھایا "التحیات المبارکات الخ" امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرحمن ابن حمید رواسی نے بھی اسے ابو الزبیر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ایمن بن نابل نے بواسطہ ابوالزبیر، جابر سے یہ حدیث روایت کی لیکن وہ غیر محفوظ ہے، امام شافعی کا تشہد میں حضرت ابن عباس کی حدیث پر عمل ہے۔

تشہد آہستہ پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اہل علم کا

صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

اسی پر عمل ہے۔

بَابُ ۲۱۳ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ

۲۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى يَعْنِي عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

تشہد میں کس طرح بیٹھے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں آیا اور (دل میں) کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ جب آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ نے بایاں پاؤں بچھا کر ران پر بایاں ہاتھ رکھا اور دایاں پاؤں کھڑا کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے متبعین) کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۱۴ مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۷- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْآخِرِ عَلَى وَرِكِهِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ وَقَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ الْيُمْنَى.

عنوان بالا کا دوسرا باب

عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ (رضی اللہ عنہم) ایک جگہ جمع ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے، ابو حمید نے کہا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کا اگلا حصہ قبلہ رخ کر لیا، دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آخری قعدہ میں سرین پر بیٹھے ابو حمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

٢٤٨. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ يَخْتَارُونَ الْإِشَارَةَ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ

٢٤٩. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

تشہد میں اشارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے لئے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت کو اٹھا کر اشارہ فرماتے جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا کر رکھتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر، نمیر خزاعی، ابوہریرہ، ابوحمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن غریب ہے اور ہمیں یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے صرف اسی طریق سے معلوم ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

سلام پھیرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے (دونوں طرف یہ کلمات) فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، جابر بن سمرہ، براء، عمار، وائل بن حجر، عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد، اسحاق، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

سلام کے بعد کیا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ دعا پڑھنے کا اندازہ بیٹھتے اللّٰھم انت السلام الخ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَرُوِيَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

ہناد نے بواسطہ مروان بن معاویہ ابو معاویہ کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں "تبارکت یا ذا الجلال والاکرام" کے الفاظ ہیں، اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ سلام کے بعد پڑھتے لا الٰہ الا اللہ الخ۔ یہ بھی مروی ہے کہ سبحان ربک الخ پڑھتے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے پھرنے کا ارادہ فرماتے تین مرتبہ استغفار پڑھ کر اس طرح دعا مانگتے اللّٰھم انت السلام الخ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

صَلَاتَكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِي آخِرِ ذَلِكَ فَأَرِنِي
وَعَلِّمْنِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ فَقَالَ أَجَلْ إِذَا
قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ
فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ
ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ
فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ
فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَإِنِ انْتَقَصْتَ
مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ وَكَانَ هَذَا
أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُولَى أَنَّهُ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا قَالَ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
رِفَاعَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

٢٨٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ
فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى
كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ
إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى
تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ أَبُو
عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

آخر کار اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سکھائیے میں انسان ہوں
مجھ سے درستگی بھی ہوتی ہے اور غلطی بھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں
جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ
نے حکم دیا ہے پھر اذان کہو، اقامت کہو اگر قرآن پاک یاد ہو تو پڑھو ورنہ
اللہ تعالیٰ کی حمد و تکبیر اور تہلیل کہو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع
میں مطمئن ہو جاؤ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور سجدہ میں اعتدال
قائم رکھو پھر اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جاؤ جب تم نے اس
طرح کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اگر اس میں کمی کی تو تمہاری نماز
ناقص ہوگی۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام کو یہ بات پہلی بات کی نسبت زیادہ آسان معلوم ہوئی کہ
جو کمی ہو جائے اس سے نماز ناقص ہو گی لیکن بالکل ضائع نہیں ہوتی۔ اس باب
میں حضرت ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں رفاعہ بن رافع کی حدیث حسن ہے یہ حدیث رفاعہ سے
کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی
پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے سلام
کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز
ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح دوبارہ نماز
ادا کی، پھر حاضر ہوا اور سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دے
کر فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ یہاں
تک کہ تین مرتبہ آپ نے اسے لوٹایا پھر اس نے عرض کیا، اللہ
کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس
سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا مجھے سکھائیے۔ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر
کہو پھر قرآن پاک سے جو یاد ہو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو
پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر نہایت سکون و اطمینان سے
سجدہ کر پھر سجدہ سے سر اٹھا پھر ساری نماز میں اسی طرح کر۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن نمیر نے
بواسطہ عبید اللہ بن عمر، سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی

بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ قَالَ وَعَلَى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَذُكِرَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوِ الطُّورِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا أَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ أَسْتَحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ .

میں قصارِ مفصل پڑھا کرتے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل کی قرأت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اہل علم کا اسی پر عمل ہے ابن مبارک، احمد، اسحاق کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں امام مالک سے مذکور ہے کہ مغرب کی نماز میں لمبی سورتیں جیسے سورہ طور اور مرسلات وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے فرماتے ہیں میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میرے نزدیک مغرب کی نماز میں ان کا پڑھنا مستحب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِسُوَرٍ مِنْ أَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوِ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ وَأَشْبَاهِهَا وَرُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَأَقَلَّ فَكَأَنَّ الْأَمْرَ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِي هٰذَا وَأَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ .

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

نمازِ عشاء کی قرأت

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورۂ "والشمس وضحٰہا" اور اس جیسی دیگر سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن ہے علاوہ ازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھا کرتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی سورتیں مثلاً "سورۂ منافقون" وغیرہ میں سے پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بارے میں اس سے کم اور زیادہ پڑھنے کی روایات ہیں گویا کہ ان کے نزدیک اس امر میں گنجائش ہے۔ اس قرأت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احسن ترین مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ "والشمس وضحٰہا" اور "والتین والزیتون" پڑھا کرتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم. وفی الباب عن ابن مسعود وعمران بن حصین وجابر بن عبد اللہ. قال أبو عیسی: ہذا حدیث حسن، وابن أکیمۃ اللیثی اسمہ عمارۃ ویقال عمرو بن أکیمۃ. وروی بعض أصحاب الزہری ہذا الحدیث وذکروا ہذا الحرف: قال: قال الزہری: فانتہی الناس عن القراءۃ حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. ولیس فی ہذا الحدیث ما یدخل علی من رأی القراءۃ خلف الإمام، لأن أبا ہریرۃ ہو الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث، وروی أبو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: «من صلی صلاۃ لم یقرأ فیہا بأم القرآن فہی خداج غیر تمام» فقال لہ حامل الحدیث: إنی أکون أحیانا وراء الإمام، قال: اقرأ بہا فی نفسک. وروی أبو عثمان النہدی عن أبی ہریرۃ قال: أمرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن أنادی أن لا صلاۃ إلا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب. واختار أکثر أصحاب الحدیث أن لا یقرأ الرجل إذا جہر الإمام بالقراءۃ، وقالوا: یتتبع سکتات الإمام. وقد اختلف أہل العلم فی القراءۃ خلف الإمام، فرأی أکثر أہل العلم من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم القراءۃ خلف الإمام، وبہ یقول مالک بن أنس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی وأحمد وإسحاق. وروی عن عبد اللہ بن المبارک أنہ قال: أنا أقرأ خلف الإمام والناس یقرءون إلا قوما من الکوفیین، وأری أن من لم یقرأ صلاتہ جائزۃ. وشدد قوم من أہل العلم فی ترک قراءۃ فاتحۃ الکتاب وإن کان خلف الإمام، فقالوا: لا تجزئ صلاۃ إلا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب، وحدہ کان أو خلف الإمام، وذہبوا إلی ما روی عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم. وقرأ عبادۃ بن الصامت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف الإمام، وتأول قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے بھی روایت کی گئی ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا ہے بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا "امام زہری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد لوگ قرات سے رک گئے" امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے قرات خلف الامام کے قائلین پر اعتراض ہو سکے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ نے ہی اس حدیث کو بھی روایت کیا اور اس حدیث کو بھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی وہ نامکمل نماز ہے اس پر حضرت ابو ہریرہ کے شاگرد نے کہا "کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں" آپ نے فرمایا "اپنے دل میں پڑھ لیا کرو" ابو عثمان نہدی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی محدثین نے پسند کیا ہے کہ جب امام قرات بالجہر کر رہا ہو اس وقت مقتدی کو قرات نہیں کرنا چاہیے بلکہ امام کے سکتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ قرات خلف الامام میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرام تابعین اور بعد کے فقہاء کے نزدیک یہ جائز ہے امام مالک، ابن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل، اور اسحاق اسی کے قائل ہیں عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں میں امام کے پیچھے قرات کرتا ہوں اور سب لوگ بھی پڑھتے ہیں، البتہ کوفیوں کی ایک جماعت نہیں پڑھتی لیکن میرا خیال ہے کہ جو نہ پڑھے اس کی نماز جائز ہے علماء کی ایک جماعت نے سورہ فاتحہ کے ترک کے بارے میں سختی سے کام لیا ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں چاہے اکیلا پڑھ رہا ہو یا امام کے پیچھے انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے عبادہ بن صامت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امام کے پیچھے قرات کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ امام شافعی اور اسحاق وغیرہ کا بھی یہی

عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة وهذا أصح من حديث يزيد بن زريع.

۳۱۲۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

نقل کیا ہے اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً نقل کی۔

باب ۲۳۱ ما جاء في القعود في المسجد لانتظار الصلاة من الفضل

۳۱۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال أحدكم في صلاة ما دام ينتظرها ولا تزال الملائكة تصلي على أحدكم ما دام في المسجد اللهم اغفر له اللهم ارحمه ما لم يحدث فقال رجل من حضرموت ما الحدث يا أبا هريرة قال فساء أو ضراط. وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأنس وعبد الله بن مسعود وسهل بن سعد قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

مسجد میں بیٹھ کر انتظار نماز کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں ہی رہتا ہے جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے اور جب تک کوئی مسجد میں رہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک اسے حدث نہ ہو۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ حضرموت کے ایک شخص نے عرض کیا۔ اے ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہوا کا خارج ہونا۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب ۲۳۲ ما جاء في الصلاة على الخمرة

۳۱۴۔ حدثنا قتيبة نا أبو الأحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الخمرة وفي الباب عن أم حبيبة وابن عمر وأم سلمة وعائشة وميمونة وأم كلثوم بنت أبي سلمة بن عبد الأسد ولم تسمع من النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وبه يقول بعض أهل العلم وقال أحمد وإسحاق قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة على الخمرة قال

چٹائی پر نماز پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابن عمر، ام سلمہ، عائشہ، میمونہ، ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ ام کلثوم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے امام ترمذی فرماتے

أَبُو عِيسَى وَالْخُمْرَةُ هُوَ حَصِيرٌ صَغِيرٌ

بَابُ ٢٣٢ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيرِ

٣١٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْأَرْضِ اسْتِحْبَابًا۔

بَابُ ٢٣٣ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

٣١٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ يَرَوْا بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْبِسَاطِ وَالطُّنْفُسَةِ بَأْسًا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَاسْمُ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

بَابُ ٢٣٤ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيطَانِ

٣١٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي

ہیں، خمرہ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

چٹائی پر نماز پڑھنا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت انس اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے، البتہ علماء کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو اچھا کہا ہے۔

فرش پر نماز پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحاً) فرماتے، اے عمیر! تمہارے نغیر (ایک پرندہ) کو کیا ہوا۔ حضرت انس فرماتے ہیں ہمارے فرش پر پانی چھڑکا گیا اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ وہ فرش اور قالین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی مسلک ہے ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

باغ میں نماز پڑھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے ابوداؤد کہتے ہیں، حیطان سے مراد بساتین (باغ) ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث معاذ

الْبَسَّامِيُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، وَالْحُسَيْنُ ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ، وَأَبُو الطُّفَيْلِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ.

غریب ہے، اور ہم اسے صرف حسین بن ابی جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن ابی جعفر کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

بَابُ ۲۱۹ مَا جَاءَ فِي سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

۳۱۸ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا: نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ طَلْحَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا: سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهُ.

سترہ رکھنا

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح (سترہ) رکھے تو چاہیے کہ وہ نماز پڑھ لے، اور اس کے آگے سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، سہل بن ابی حثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد، ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلحہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور علماء یہی فرماتے ہیں کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے بھی کفایت کرتا ہے۔

بَابُ ۲۲۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۳۱۹ـ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي

نمازی کے آگے سے گزرنے کی مذمت

حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ ابوجہیم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ ہو کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس (سال یا مہینے یا دن) انتظار کرتا اور یہ اس کے لئے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ ابونضر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ

عن البراء بن عازب قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة أو سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب أن يوجه إلى الكعبة فأنزل الله تعالى قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام فوجه إلى الكعبة وكان يحب ذلك فصلى رجل معه العصر ثم مر على قوم من الأنصار وهم ركوع في صلاة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنه قد وجه إلى الكعبة قال فانحرفوا وهم ركوع. وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وعمارة بن أوس وعمرو بن عوف المزني وأنس. قال أبو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح. وقد رواه سفيان الثوري عن أبي إسحاق. حدثنا هناد حدثنا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كانوا ركوعا في صلاة الصبح. قال أبو عيسى هذا حديث صحيح.

ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا پسند فرماتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "قد نری تقلب وجھک الآیۃ" بے شک ہم نے آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھا پس ہم آپ کو ضرور اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں لہٰذا آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔ آپ کعبۃ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی بات آپ کو پسند تھی۔ ایک شخص نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک قوم کے پاس سے گزرا وہ نماز عصر میں بیت المقدس کی طرف منہ کئے رکوع کر رہے تھے اس صحابی نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے وہ اسی طرح حالت رکوع ہی میں کعبۃ اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں براء بن عازب کی حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری سے بواسطہ ابو اسحاق بھی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ما جاء أن بين المشرق والمغرب قبلة

مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے

۳۴۳ . حدثنا محمد بن أبي معشر حدثنا أبي عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة.

۳۴۴ . حدثنا يحيى بن موسى حدثنا محمد بن أبي معشر مثله. قال أبو عيسى حديث أبي هريرة قد روي عنه من غير وجه وقد تكلم بعض أهل العلم في أبي معشر من قبل حفظه واسمه نجيح مولى بني هاشم قال محمد لا أروي عنه شيئا وقد روى عنه الناس. قال محمد وحديث عبد الله بن جعفر المخرمي عن عثمان بن محمد الأخنسي عن سعيد المقبري عن أبي هريرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

محمد بن ابی معشر سے بھی اسی کی مثل منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے بعض علماء نے ابو معشر کے حفظ میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح ہے اور وہ بنی ہاشم کے غلام ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں "میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا اگرچہ کئی لوگوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں" امام بخاری مزید فرماتے ہیں "عبداللہ بن جعفر مخرمی کی روایت بواسطہ عثمان

وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا قِيَامًا فَإِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

بَابٌ مِنْهُ

۳۴۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَرُوِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّاسُ

سے گرنے سے زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو۔ جب رکوع سے اٹھے تم بھی اٹھو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم "ربنا ولک الحمد" کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، جابر، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام نے اس حدیث پر عمل کیا ان میں سے حضرت جابر بن عبداللہ، اسید بن حضیر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں امام احمد اور اسحق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ امام بیٹھ کر پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں ان کی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا بھی مسلک ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ام المومنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں باہر تشریف لائے حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے ایک پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی، لوگ حضرت ابوبکر کی

إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّمَا عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَأَقُولُ حَتَّى يَقُومَ فَيَقُولُ حَتَّى يَقُومَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ لَا يُطِيلَ الرَّجُلُ الْقُعُودَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَا يَزِيدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَقَالُوا إِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ.

پھر سعد نے اپنے ہونٹوں کو ہلایا میں نے کہا "پھر کھڑے ہو جاتے" سعد نے کہا ہاں پھر آپ کھڑے ہو جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابو عبیدہ کو اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔ علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور اس میں تشہد پر اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ شعبی وغیرہ سے اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ.

نماز میں اشارہ کرنا

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ.

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حَيْثُ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ يَرُدُّ إِشَارَةً وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّ قِصَّةَ حَدِيثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيثِ بِلَالٍ وَإِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوَى عَنْهُمَا

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا۔ ابن عمر فرماتے ہیں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ صہیب نے فرمایا انگلی سے۔ نیز اس باب میں حضرت بلال، ابو ہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں تھے سلام کا جواب کس طرح دیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاتھ سے اشارہ فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث صہیب حسن ہے ہم اسے صرف لیث بواسطہ بکیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زید بن اسلم نے بھی حضرت ابن عمر سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب وہ مسجد بنی عمرو بن عوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز سلام عرض کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے؟ انہوں نے فرمایا آپ اشارے سے جواب دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلال دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمر نے دونوں سے

فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ سَبَّحَ ثُمَّ حَيًّا.

روایت کرتے ہیں جو کتاب ہے آپ نے ان دونوں سے سنا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ

مردوں کے لیے تسبیح اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي سَبَّحَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد سبحان اللہ کہہ کر اطلاع دیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر (امام کو) اطلاع کریں۔ اس باب میں حضرت علی، سہل بن سعد، جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ سبحان اللہ فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَدِّ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنِّي لَأَرُدُّ التَّثَاؤُبَ بِالتَّنَحْنُحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری اور عدی بن ثابت کے دادا رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کی ایک جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہا ہے ابراہیم فرماتے ہیں میں کھانسی کے ذریعے جمائی کو روکتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

المعلم عن عبد الله بن بريدة عن عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو أفضل ومن صلاها قاعدا فله نصف أجر القائم ومن صلاها نائما فله نصف أجر القاعد وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وأنس والسائب قال أبو عيسى حديث عمران بن حصين حديث حسن صحيح۔

۳۵۴۔ وقد روي هذا الحديث عن إبراهيم بن طهمان بهذا الإسناد إلا أنه يقول عن عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة المريض فقال صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب حدثنا بذلك هناد قال نا وكيع عن إبراهيم بن طهمان عن حسين المعلم بهذا الإسناد قال أبو عيسى لا نعلم أحدا روى عن حسين المعلم نحو رواية إبراهيم بن طهمان وقد روى أبو أسامة وغير واحد عن حسين المعلم نحو رواية عيسى بن يونس ومعنى هذا الحديث عند بعض أهل العلم في صلاة التطوع۔

۳۵۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي عن أشعث بن عبد الملك عن الحسن قال إن شاء الرجل صلى صلاة التطوع قائما وجالسا ومضطجعا واختلف أهل العلم في صلاة المريض إذا لم يستطع أن يصلي جالسا فقال بعض أهل العلم يصلي على جنبه الأيمن وقال بعضهم يصلي مستلقيا على قفاه ورجلاه إلى القبلة وقال سفيان الثوري في هذا الحديث من صلى جالسا فله نصف أجر القائم قال هذا للصحيح ولمن ليس له عذر فأما

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور بیٹھنے والے کے لئے اس سے نصف ثواب ہے۔ حالت نیند میں نماز پڑھنے والے کے لئے بیٹھنے والے کے مقابلے میں نصف ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، انس، اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

ابراہیم بن طہمان سے بھی یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ اس کے الفاظ مختلف ہیں اس میں ہے کہ عمران بن حصین فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر اشارے سے پڑھو۔ ہناد نے بواسطہ وکیع اور ابراہیم بن طہمان، حسین معلم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی مثل روایت کی ہو۔ ابو اسامہ اور دوسرے کئی راویوں نے حسین معلم سے عیسیٰ بن یونس کی روایت نقل کی۔ علماء کے نزدیک یہ حدیث نفل نماز کے بارے میں ہے۔

حسن فرماتے ہیں آدمی نفل نماز کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، اور لیٹ کر تینوں صورتوں میں پڑھ سکتا ہے۔ بیمار اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دائیں پہلو پر لیٹ کر پڑھے بعض کا قول ہے کہ چت لیٹ کر پاؤں قبلہ رخ کرے۔ سفیان ثوری اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بیٹھنے والے کے لئے نصف ثواب اس صورت میں ہے جب کہ وہ غیر معذور ہو۔ اگر بیماری وغیرہ کے عذر کی وجہ

مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

سے بیٹھ کر پڑھے تو اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہے، جتنا کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے لئے ہے بعض احادیث میں اسی طرح ہے جس طرح سفیان ثوری نے فرمایا۔

بَابُ فِيْ مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ كَأَنَّهُمَا رَأَيَا كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا مَعْمُولًا بِهِمَا.

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آپ نے وصال مبارک سے ایک سال قبل (نوافل) بیٹھ کر پڑھنے شروع کئے اور سورت کو اس قدر ترتیل سے پڑھتے کہ وہ قرآن پاک کی نہایت لمبی سورت سے بھی زیادہ طویل ہو جاتی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہ حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھتے۔ جب قرات سے تیس یا چالیس آیات باقی رہتیں کھڑے ہو جاتے قرات فرماتے پھر رکوع میں جاتے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے یہ بھی مروی ہے کہ آپ بیٹھ کر شروع فرماتے پھر جب کھڑے ہو کر قرات کرتے تو اسی حالت میں رکوع اور سجدہ بھی کرتے اور اگر قرات بیٹھ کر فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی صورت میں کرتے امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ ان کے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان پر عمل ہے۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی صورت میں قرات کرتے، جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں کھڑے ہو جاتے اسی حالت میں قرات فرماتے اور رکوع و سجدہ بھی اسی صورت میں کرتے پھر دوسری

سَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

رکعت میں بھی ایسا ہی عمل فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بعض اوقات آپ رات کو کھڑے ہو کر لمبی نماز پڑھتے اور بعض مرتبہ بیٹھ کر طویل نماز ادا فرماتے جب کھڑے ہو کر قرات فرماتے تو اسی حالت میں رکوع و سجدہ بھی کرتے اور بیٹھ کر قرات ہوتی تو رکوع و سجدہ بھی اسی صورت میں فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَأُخَفِّفُ

باب عذر سے مختصر نماز پڑھنا

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَتَنَ أُمُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور اس خوف سے نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں نہ مبتلا ہو جائے اس باب میں حضرت ابو قتادہ، ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

بالغہ عورت کی نماز کے لیے دوپٹہ ضروری ہے

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے

باب ما جاء في التخشع في الصلوة

۳۶۸۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا الليث بن سعد نا عبد ربه بن سعيد عن عمران بن أبي أنس عن عبد الله بن نافع بن العمياء عن ربيعة بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة مثنى مثنى تشهد في كل ركعتين وتخشع وتضرع وتمسكن وتقنع يديك يقول ترفعهما إلى ربك مستقبلا ببطونهما وجهك وتقول يا رب يا رب ومن لم يفعل ذلك فهو كذا وكذا وقال غير ابن المبارك في هذا الحديث من لم يفعل ذلك فهو خداج قال أبو عيسى سمعت محمد بن إسماعيل يقول روى شعبة هذا الحديث عن عبد ربه بن سعيد فأخطأ في مواضع فقال عن أنس بن أبي أنس وهو عمران بن أبي أنس وقال عن عبد الله بن الحارث وإنما هو عبد الله بن نافع بن العمياء عن ربيعة بن الحارث وقال شعبة عن عبد الله بن الحارث عن المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما هو عن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب عن الفضل بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد وحديث الليث بن سعد أصح من حديث شعبة

نماز میں خشوع

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع، عاجزی، مسکنت اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی طرف ہو اور پھر کہنا اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کے غیر نے کہا جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ناقص ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری کا قول ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے چند جگہ غلطی کی، عمران بن ابی انیس کی جگہ انس بن انیس کہا، عبد اللہ بن حارث کہا حالانکہ عبد اللہ بن نافع بن عمیاء، ربیعہ بن حارث سے راوی ہیں، اسی طرح شعبہ نے کہا عبد اللہ بن حارث نے بواسطہ مطلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، جبکہ صحیح یہ ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بواسطہ فضل بن عباس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں۔ لیث بن سعد کی حدیث، حدیث شعبہ سے اصح ہے۔

باب ما جاء في كراهية التشبيك بين الأصابع في الصلوة

۳۶۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن رجل عن كعب بن عجرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا

نماز میں تشبیک مکروہ ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کا قصد

إلا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة. وفي الباب عن أبي هريرة وأبي فاطمة. قال أبو عيسى: حديث ثوبان وأبي الدرداء في كثرة الركوع والسجود حديث حسن صحيح. وقد اختلف أهل العلم في هذا فقال بعضهم: طول القيام في الصلاة أفضل من كثرة الركوع والسجود. وقال بعضهم: كثرة الركوع والسجود أفضل من طول القيام. وقال أحمد بن حنبل: قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا حديثان ولم يقض فيه بشيء. وقال إسحاق: أما في النهار فكثرة الركوع والسجود، وأما بالليل فطول القيام، إلا أن يكون رجل له جزء بالليل يأتي عليه فكثرة الركوع والسجود في هذا أحب إلي لأنه يأتي على جزئه وقد ربح كثرة الركوع والسجود. قال أبو عيسى: وإنما قال إسحاق هذا لأنه كذا وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل ووصف طول القيام، وأما بالنهار فلم يوصف من صلاته من طول القيام ما وصف بالليل.

سنا یا حضرت ثوبان نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابو فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ثوبان اور ابوالدرداء کی حدیث کثرت سجدہ کے بارے میں صحیح حسن ہے۔ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع اور سجدہ کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں قسم کی حدیثیں مروی ہیں لیکن امام احمد نے کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع اور سجدہ افضل ہیں سوائے اس کے کہ کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو لیکن یہ ہے (امام اسحٰق) کے نزدیک اس میں رکوع اور سجدہ کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع و سجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں" امام اسحٰق نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپ رات کو لمبا قیام فرماتے تھے، لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپ سے کچھ منقول نہیں ہے۔

باب ما جاء في قتل الأسودين في الصلاة

۳۸۲۔ حدثنا علي بن حجر حدثنا إسماعيل بن علية عن علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير عن ضمضم بن جوس عن أبي هريرة قال: أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الأسودين في الصلاة: الحية والعقرب. وفي الباب عن ابن عباس وأبي رافع. قال أبو عيسى: حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح. والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم، وبه يقول أحمد وإسحاق. وكره بعض أهل العلم قتل الحية

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ (موذیوں) سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

وَالنَّخَعِيِّ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنِّي فِي الصَّلٰوةِ تَكَلَّمْتُ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

۳۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

۳۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سُجُودَ السَّهْوِ كُلَّهُ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُولُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَيَذْكُرُ أَنَّ آخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ أَبُوهُ وَبُحَيْنَةُ أُمُّهُ هٰكَذَا أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ فَرَأٰى بَعْضُهُمْ أَنْ يَسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

کرتے ہے ابراہیم رحمۃ اللہ نے فرمایا نماز میں شک ہے پہلا قول اصح ہے۔

سلام سے پہلے سجدہ سہو

عبداللہ بن بحینہ اسدی (حلیف بنی عبدالمطلب) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں قعدہ کی بجائے کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے ہر سجدہ میں تکبیر فرمائی۔ اس وقت آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی سلام نہیں پھیرا تھا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کئے یہ سجدے اس بیٹھنے کے بدلے میں تھے۔ جس میں بھول واقع ہوئی تھی۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور سائب قاری رضی اللہ عنہما سلام سے پہلے سجدہ سہو کرتے تھے

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن بحینہ حسن ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، اور امام شافعی رحمۃ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، وہ فرماتے ہیں سب سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے، اور یہ حدیث دیگر احادیث کے لئے ناسخ ہے نیز آپ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اسی طرح تھا۔ امام احمد اور اسحق فرماتے ہیں جب کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سلام سے قبل سجدے کرے جس طرح حدیث ابن بحینہ کا تقاضا ہے، عبداللہ بن بحینہ کے والد کا نام مالک اور والدہ کا نام بحینہ ہے اس لئے یہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے اسحق بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں سجدہ سہو کے وقت میں علماء کا اختلاف ہے سلام سے پہلے کیا جائے، یا بعد میں۔ بعض کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول

عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

٣٨٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

سے بعد سجدۂ سہو فرمایا اس باب میں حضرت معاویہ عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد سجدہ سہو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ایوب اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابن سیرین سے روایت کیا ہے حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھے جائز ہے آخر میں سجدہ سہو کرے اگرچہ چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب کسی نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار نہیں بیٹھا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٣٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ أَبِي قِلَابَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا

سجدہ سہو میں تشہد

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی اور اس میں بھول واقع ہوگئی تو آپ نے سجدہ سہو کیا، پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن سیرین نے ابوقلابہ کے چچا ابوالمہلب سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے محمد بن سیرین نے اس حدیث کو خالد حذاء اور ابوقلابہ کے واسطے سے ابوالمہلب سے روایت کیا ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے عبدالوہاب ثقفی ہشیم اور دیگر کئی رواۃ نے بواسطہ خالد حذاء، ابوقلابہ سے یہ حدیث طویل نقل کی ہے، اور وہ عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

يُلَبِّسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نہیں جانتا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیا کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلَى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو دو ہی کے، اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو ہی خیال کرے، اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین رکعات شمار کرے اور آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ زہری نے بواسطہ عبیداللہ، عبداللہ بن عتبہ اور ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَهُوَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ کو نسیان ہو گیا؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا ذوالیدین ٹھیک بات کہہ رہے ہیں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اس پر آپ نے کھڑے ہو کر دوسری دو رکعتیں بھی پڑھیں آخر میں سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدے میں تشریف لے گئے عام سجدے جتنا یا اس سے طویل، پھر تکبیر کہہ کر سجدے سے سر اٹھایا اور پھر پہلے کی طرح دوسرا سجدہ کیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن عمر اور ذوالیدین رضی اللہ عنہم

وَعَمَّارٍ وَرَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

بَابُ ۲۸۳ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلوٰةِ الْفَجْرِ

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلوٰةِ الْفَجْرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوتَ فِي صَلوٰةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ إِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِينَ فَإِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَدْعُوَ لِجُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ.

بَابُ ۲۸۴ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَانُوا يَقْنُتُونَ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ اور بنی شیبہ کے ایک آدمی سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے اس باب میں حضرت علی، انس، ابو ہریرہ، ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین اس کے پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے، امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں، صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے، البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ اسلامی لشکر کے لئے دعا مانگے۔

ترک قنوت

ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال آپ نماز پڑھتے رہے کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے"

صالح بن عبد اللہ نے بواسطہ ابو عوانہ، ابو مالک اشجعی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے،

عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَإِنْ لَمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ أَنْ لَا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ.

اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور نہ پڑھنا بھی البتہ انہوں نے نہ پڑھنے کو پسند فرمایا ہے امام مالک کے نزدیک صبح کی نماز میں قنوت نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابومالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلَاةِ

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رِفَاعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَأَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ فِي التَّطَوُّعِ لِأَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ إِنَّمَا يَحْمَدُ اللهَ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُوَسِّعُوا بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

نماز میں چھینک آنا

معاذ بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے نماز میں چھینک آئی تو میں نے پڑھا ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت تعریف پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسے رب چاہے اور راضی ہو نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟" کسی نے جواب نہ دیا آپ نے دوبارہ وہی سوال دہرایا پھر بھی جواب نہ ملا تیسری مرتبہ آپ نے پھر پوچھا تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تھا۔ آپ نے فرمایا "تم نے کیا کہا تھا؟" فرماتے ہیں میں نے وہی کلمات دہرائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس باب میں حضرت انس، وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رفاعہ حسن ہے گویا بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ متعدد تابعین فرماتے ہیں جب فرض نماز میں چھینک آئے تو دل میں شکر الٰہی بجا لائے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں۔

بَابٌ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

٣٨٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ أَوْ نَاسِيًا أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَجْزَأَهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ

نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے ایک جگہ کھڑے ہوئے دو شخص باہم گفتگو کرتے پھر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ "وقوموا للہ قانتین" (اور اللہ کے لئے با ادب کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ارقم حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں قصداً گفتگو سے دوبارہ نماز پڑھے لیکن بھول اور لاعلمی کی بنا پر گفتگو سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

٣٨٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلَى الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

توبہ کے وقت نماز

حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ نے فرمایا جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے جس قدر چاہتا نفع عطا فرماتا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اور آپ نے سچ فرمایا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص گناہ کرے پھر باوضو ہو کر نماز پڑھے اور گناہ پر اللہ کی بخشش مانگے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے آیت پڑھی "والذین اذا فعلوا" الخ الآیۃ (وہ لوگ بے حیائی کا ارتکاب کریں یا اپنے اوپر ظلم کریں، پھر اللہ تعالیٰ کو

صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يَّتَشَهَّدَ اَوْ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِذَا لَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهٗ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ اَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ اَجْزَاَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فَقَالَ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ هُوَ الْاِفْرِيْقِيُّ وَقَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ.

علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو نماز پوری ہو جائے گی، بعض علماء فرماتے ہیں جب تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے، امام شافعی اسی کے قائل ہیں امام احمد فرماتے ہیں تشہد کے بغیر سلام پھیر لیا تو بھی جائز ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کی تحلیل سلام ہے اور تشہد اس سے کم اہمیت رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز جاری رکھی اور تشہد نہیں پڑھا، اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے کہ تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو بھی جائز ہے انہوں نے حضرت ابن مسعود کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد سکھا کر فرمایا اس سے فراغت پر آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ہے اور اسے بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ.

بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِيْ رَحْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے خیمے میں نماز پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن عمر، سمرہ، ابو ملیح بواسطہ ان کے والد اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر، حسن صحیح ہے اور علماء نے بارش اور کیچڑ کے سبب جماعت اور جمعہ کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں، امام ترمذی اپنے جزو سے مستند فرماتے

أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوٰى عُثْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا، وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَمْ أَرَ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُونِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ وَأَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أُسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ.

بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلٰوةِ

۲۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِهِ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا.

ہیں عثمان بن مسلم نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔ ابو زرعہ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں یعنی علی بن مدینی، ابن شاذکونی، اور عمرو بن علی سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فقراء کی ایک جماعت بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! مالدار لوگ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں مزید برآں وہ مالدار ہونے کی وجہ سے غلام آزاد کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھ کر یہ کلمات کہو۔ "سبحان اللہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ۔ "الحمد للہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ۔ "اللہ اکبر" چونتیس (۳۴) مرتبہ اور "لا الہ الا اللہ" دس (۱۰) مرتبہ۔ ان کلمات سے تم آگے بڑھنے والوں کو جا لو گے اور پیچھے والے تم سے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ اس باب میں کعب بن عجرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، زید بن ثابت، ابوالدرداء، ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ایک روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس مسلمان میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" ۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا اور سوتے وقت یہ تینوں کلمات دس دس مرتبہ کہنا۔

بَابُ ۲۹۰ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

۲۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيْقٍ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَأَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِئُ إِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ عَلٰى دَابَّتِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا

عمرو بن عثمان بواسطہ والد اپنے دادا یعلیٰ بن مرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے، جب نماز کا وقت ہوا تو اوپر سے بارش شروع ہو گئی اور نیچے کیچڑ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی اپنے جانور پر ہی آگے بڑھے اور اشارے سے نماز پڑھائی، سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ جھکتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، عمر بن رماح بلخی اس حدیث میں منفرد ہے، اور کئی علماء نے ان سے روایت کیا ہے حضرت انس بن مالک کے بارے میں بھی اسی طرح روایت ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ کے موقع پر سواری پر نماز پڑھی علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۲۹۱ مَاجَاءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

نماز میں تکلیف اٹھانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ پاؤں مبارک پھول گئے عرض کیا گیا کیا آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے گئے، آپ نے فرمایا "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں" اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ حسن صحیح ہے۔

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ۔

اس کے لئے جنت میں مکان بنانے کا (تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابوہریرہ، ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عائشہؓ، اس طریق سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں آئندہ صبح کی نماز سے پہلے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، بواسطہ عنبسہ ام حبیبہ کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے، عنبسہ سے یہ کئی طرح سے مروی ہے۔

سنت فجر کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۴۱۷ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ

صبح کی سنتوں میں اختصار قراءت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ملاحظہ کرتا رہا آپ صبح کی سنتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، انس، ابوہریرہ، ابن عباس، حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری، ابواسحٰق سے صرف ابواحمد کی روایت سے جانتے ہیں۔ لوگوں میں ابواسحٰق سے اسرائیل کی روایت معروف ہے، بواسطہ ابواحمد، اسرائیل سے یہ حدیث بھی مروی ہے ابواحمد زبیری ثقہ حافظ ہیں۔ امام ترمذی نے بندار سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابواحمد زبیری سے بہتر حافظہ والا کوئی نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبداللہ زبیری اسدی کوفی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۴۱۸ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَوْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ

سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں پڑھ کر اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو کلام کرتے، ورنہ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ طلوع فجر کے بعد فرض پڑھنے سے پہلے گفتگو کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل

باب ما جاء إذا أقيمت الصلوٰة فلا صلوٰة إلا المكتوبة

۴۰۴۔ حدثنا أحمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن إسحٰق نا عمرو بن دينار قال سمعت عطاء بن يسار عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقيمت الصلوٰة فلا صلوٰة إلا المكتوبة وفي الباب عن ابن بحينة وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن سرجس وابن عباس وأنس قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن وهكذا روى أيوب وورقاء بن عمر وزياد بن سعد وإسمٰعيل بن مسلم ومحمد بن جحادة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى حماد بن زيد وسفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار ولم يرفعاه والحديث المرفوع أصح عندنا وقد روي هذا الحديث عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه رواه عياش بن عباس القتباني المصري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إذا أقيمت الصلوٰة أن لا يصلي الرجل إلا المكتوبة وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحٰق۔

جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو اس وقت صرف فرض نماز ہی پڑھی جا سکتی ہے اس باب میں حضرت بحینہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن سرجس، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن ہے اور اسی طرح ایوب، ورقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے بواسطہ عمرو بن دینار اور عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے غیر مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔ مرفوع حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طریقوں سے بھی مروی ہے عیاش بن عباس قتبانی نے اسے بواسطہ ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اس وقت فرضوں کے سوا دوسری کوئی نماز نہ پڑھی جائے سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر يصليهما بعد صلوٰة الفجر

۴۰۵۔ حدثنا محمد بن عمرو السواق نا عبد العزيز بن محمد عن سعد بن سعيد عن محمد بن إبراهيم عن جده قيس قال خرج رسول الله صلى الله

فرضوں کے بعد سنت فجر کی قضاء کا حکم

محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جماعت کھڑی

صلى الله عليه وسلم من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه والقاسم هو ابن عبد الرحمن يكنى أبا عبد الرحمن وهو مولى عبد الرحمن بن خالد بن يزيد ابن معاوية وهو ثقة شامي وهو صاحب أبي أمامة

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے، اور قاسم عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں، شامی ہیں، اور ابو امامہ کے شاگرد ہیں۔

باب ما جاء في الأربع قبل العصر

عصر سے پہلے چار سنتیں

۴۱۲ حدثنا بندار محمد بن بشار نا أبو عامر نا سفيان عن أبي إسحق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر أربع ركعات يفصل بينهن بالتسليم على الملائكة المقربين ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين وفي الباب عن ابن عمر وعبد الله بن عمرو قال أبو عيسى حديث علي حديث حسن واختار إسحق بن إبراهيم أن لا يفصل في أربع قبل العصر واحتج بهذا الحديث فقال معنى قوله أنه يفصل بينهن بالتسليم يعني التشهد ورأى الشافعي وأحمد صلاة الليل والنهار مثنى مثنى يختاران الفصل.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، اور ان میں ایک سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے یہ سلام مقرب فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمان اور مومنوں کے لئے ہوتا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور اسحٰق بن ابراہیم نے ان کے درمیان فصل کو پسند نہیں کیا اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سلام سے مراد تشہد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک رات اور دن کی عبادت کی دو دو رکعتیں ہیں اور ان میں فصل کرنے کو وہ پسند کرتے ہیں۔

۴۱۳ حدثنا يحيى بن موسى وأحمد بن إبراهيم ومحمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا أبو داود الطيالسي نا محمد بن مسلم بن مهران سمع جده عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رحم الله امرأ صلى قبل العصر أربعا قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ۳۱۴ ما جاء في الركعتين بعد المغرب والقراءة فيهما

۴۱۴. حدثنا محمد بن المثنى نا بدل بن المحبر نا عبد الملك بن معدان عن عاصم بن بهدلة عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود أنه قال ما أحصي ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل صلاة الفجر بقل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد وفي الباب عن ابن عمر قال أبو عيسى حديث ابن مسعود حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الملك بن معدان عن عاصم.

مغرب کی سنتیں اور ان کی قرأت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں "سورۂ کافرون" اور "سورۂ اخلاص" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود، حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالملک بن معدان کی روایت سے جانتے ہیں، انہوں نے عاصم سے روایت کی ہے۔

باب ۳۱۵ ما جاء أنه يصليهما في البيت

۴۱۵. حدثنا أحمد بن منيع نا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في بيته وفي الباب عن رافع بن خديج وكعب بن عجرة قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح.

۴۱۶. حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر ركعات كان يصليها بالليل والنهار ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء الآخرة قال وحدثتني حفصة أنه كان يصلي قبل الفجر ركعتين هذا حديث حسن صحيح.

۴۱۷. حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق

مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد ہیں جو آپ دن رات میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلًا.

٤٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ) رات کو صرف ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت

٤٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ صَلٰوتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوَاهُ مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ مَرْفُوعًا وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرضوں کے سوا افضل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عمر، عائشہ، عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن ہے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے اور موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے مرفوعاً روایت کیا جب کہ بعض نے موقوف روایت کی ہے، مالک نے ابو النضر سے موقوفاً روایت کی ہے حدیث مرفوع اصح ہے۔

٤٤٤- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ الْوِتْرِ

ابواب وتر

بَابُ ٣٢١ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ

٤٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ الزُّرَقِيُّ وَهُوَ وَهَمٌ .

وتروں کی فضیلت

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز مقرر کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے اللہ تعالیٰ نے عشاء کی نماز سے صبح صادق تک کے درمیان رکھا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور ابوبصرہ رحیلی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خارجہ غریب ہے ہم اسے صرف یزید بن حبیب کی روایت سے جانتے ہیں، بعض محدثین نے اس حدیث میں غلطی کی اور عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے، یہ غلطی ہے (صحیح لفظ زوفی ہے)

بَابُ ٣٢٢ مَا جَاءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

٤٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ

وتر فرض نہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں وتر، فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طریقہ جاری فرمایا اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے پس اے قرآن والو! (مسلمانو) تم بھی وتر پڑھا کرو اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے سفیان ثوری وغیرہ بواسطہ ابو اسحاق و

قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۷ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَدْ رَوٰى مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاری کردہ سنت ہے۔ ہم سے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی سفیان سے اسی طرح بیان کیا گیا یہ ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے منصور بن معتمر نے بھی ابو اسحاق سے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ ۳۲۸ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

۳۲۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عَزَّةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَا يَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰى يُوْتِرَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِيَ اَفْضَلُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عیسیٰ بن عزہ فرماتے ہیں "شعبی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے اور پھر سو جاتے اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کو سونے سے پہلے وتر پڑھنا پسند ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو رات کے آخر میں نہ جاگنے کا خوف ہو وہ شروع ہی میں وتر پڑھ لے اور جسے پچھلی رات جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت قرآن پڑھنے پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے۔

۳۲۹ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہی حدیث اعمش نے بواسطہ ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۲۹ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ

رات کے اول اور آخر وتر پڑھنا

۳۳۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھیں جن میں سے پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، ان کے درمیان میں نہیں بلکہ صرف آخر میں (سلام کے لئے) بیٹھتے۔ جب مؤذن اذان دیتا آپ کھڑے ہو جاتے نہایت ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ وتروں کی پانچ رکعتیں ہیں۔ جن میں صرف آخر میں بیٹھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

وتر تین رکعات ہیں

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَيُرْوٰى أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ أُبَيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أُبَيٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلٰى هٰذَا وَرَأَوْا أَنْ يُوْتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ إِنْ شِئْتَ أَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِيْ أَسْتَحِبُّ أَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے جن میں قصار مفصل کی (۹ سورتیں پڑھتے) ہر رکعت میں تین سورتیں ہوتیں، سورۂ اخلاص ان میں سے آخری ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، عائشہ، ابن عباس، ابوایوب اور عبدالرحمن بن ابزیٰ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں عبدالرحمن بن ابزیٰ سے براہ راست نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسے روایت کیا گیا ہے جس میں ابی بن کعب کا ذکر نہیں، بعض روایات میں عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعتیں پڑھے جائیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر چاہے تو پانچ وتر پڑھ لے چاہے تین وتر پڑھے چاہے ایک پڑھے، تین رکعات کا پڑھنا اچھا ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں، صحابہ کرام

أن يقرأ بسبح اسم ربك الأعلى وقل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد يقرأ في كل ركعة من ذلك بسورة.

اور "قل ہو اللہ احد" ان میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں پڑھتے۔

۴۴۳ ـ حدثنا إسحق بن إبراهيم بن حبيب بن الشهيد البصري نا محمد بن سلمة الحراني عن خصيف عن عبد العزيز بن جريج قال سألت عائشة بأي شيء كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يقرأ في الأولى بسبح اسم ربك الأعلى وفي الثانية بقل يا أيها الكافرون وفي الثالثة بقل هو الله أحد والمعوذتين. قال أبو عيسى وهذا حديث حسن غريب وعبد العزيز هذا والد ابن جريج صاحب عطاء وابن جريج اسمه عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج وقد روى هذا الحديث يحيى بن سعيد الأنصاري عن عمرة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں "میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ ام المومنین نے فرمایا "پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یاایہا الکافرون" اور تیسری میں "قل ہو اللہ احد" اور "معوذتین" پڑھا کرتے تھے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، اور عبدالعزیز ابن جریج کے والد عطاء کے شاگرد ہیں، ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے، یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

باب ما جاء في القنوت في الوتر

وتروں میں قنوت پڑھنا

۴۴۴ ـ حدثنا قتيبة نا أبو الأحوص عن أبي إسحق عن بريد بن أبي مريم عن أبي الحوراء قال قال الحسن بن علي علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات أقولهن في الوتر اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما أعطيت وقني شر ما قضيت فإنك تقضي ولا يقضى عليك وإنه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت وفي الباب عن علي. قال أبو عيسى هذا حديث حسن لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث أبي الحوراء السعدي واسمه ربيعة بن شيبان ولا نعرف عن النبي صلى

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) "اے اللہ مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت دے، عافیت یافتہ لوگوں میں مجھے عافیت دے، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا، میرے رزق کو بابرکت کردے تقدیر کی برائی سے محفوظ رکھ بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے تو تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا تیرا دوست کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے" اس باب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسے ہم صرف اسی طریق یعنی ابوالحوراء سعدی کی

الله عليه وسلم في القنوت شيئا أحسن من هذا واختلف أهل العلم في القنوت في الوتر فرأى عبد الله بن مسعود القنوت في الوتر في السنة كلها واختار القنوت قبل الركوع وهو قول بعض أهل العلم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك وإسحق وأهل الكوفة وقد روي عن علي بن أبي طالب أنه كان لا يقنت إلا في النصف الآخر من رمضان وكان يقنت بعد الركوع وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا وبه يقول الشافعي وأحمد.

کی روایت سے بچاتے ہیں۔ ابو الحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے، قنوت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں میں سے اس سے اچھی دعا ہم نہیں جانتے اور وتر میں قنوت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک قنوت پورے سال ہے اور رکوع سے پہلے ہے بعض دیگر علماء بھی اسی کے قائل ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحق اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے۔ حضرت علی ابن ابی طالب سے مروی ہے کہ وہ رمضان شریف کے آخری نصف میں قنوت پڑھا کرتے تھے نیز آپ رکوع کے بعد پڑھا کرتے تھے بعض علماء کا یہی قول ہے امام شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ما جاء في الرجل ينام عن الوتر أو ينسى

وتر بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں کیا کرے

٤٣٨ - حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن الوتر أو نسيه فليصل إذا ذكر وإذا استيقظ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے یا جس وقت جاگے پڑھ لے۔

٤٣٩ - حدثنا قتيبة نا عبد الله بن زيد بن أسلم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من نام عن وتره فليصل إذا أصبح وهذا أصح من الحديث الأول سمعت أبا داود السجزي يعني سليمان بن الأشعث يقول سألت أحمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم فقال أخوه عبد الله لا بأس به سمعت محمدا يذكر عن علي بن عبد الله أنه ضعف عبد الرحمن بن زيد بن أسلم وقال عبد الله بن زيد بن أسلم ثقة وقد ذهب بعض أهل الكوفة إلى هذا الحديث فقالوا يوتر الرجل إذا ذكر وإن

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی وتر سے سو جائے وہ صبح کے وقت پڑھ لے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوداؤد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے بھائی عبداللہ میں کوئی حرج نہیں امام بخاری کہتے تھے کہ علی بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف قرار دیا ہے، اور عبداللہ بن زید بن اسلم کو ثقہ کہا۔ بعض اہل کوفہ کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب یاد آئے وتر پڑھے، اگرچہ طلوع آفتاب کے

بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

بعد پڑھے۔ سفیان ثوری بھی یہی فرماتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح صادق ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتروں کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہٰذا طلوع فجر سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں: ”حضرت سلیمان بن موسیٰ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ایک روایت میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں۔ متعدد علماء کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمد اور اسحاق صبح کی نماز کے بعد وتروں کو جائز نہیں سمجھتے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي

ایک رات میں دو وتر نہیں

قیس بن طلق اپنے والد طلق بن علی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ایک رات میں دو (مرتبہ) وتر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے

يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ آخِرِهِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوا يُضِيفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَيُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ ثُمَّ يُوتِرُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ لِأَنَّهُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَنَّهُ يُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهُ وَيَدَعُ وِتْرَهُ عَلَى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهَذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى بَعْدَ الْوِتْرِ۔

جو شخص رات میں وتر پڑھ لے اور پھر پچھلی رات کو اٹھ جائے بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں ایسا شخص وتر توڑ ڈالے اور ان سے ایک رکعت ملا لے پھر جتنی چاہے نماز پڑھ کر آخر میں وتر پڑھ لے کیونکہ ایک رات میں دو وتر نہیں، امام اسحاق کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر شروع رات میں وتر پڑھ لے پھر سو گیا اور پچھلی رات کو اٹھا تو وہ جس قدر چاہے نماز پڑھے لیکن وتروں کو نہ توڑے اسی طرح چھوڑ دے، سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد بن حنبل اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں، اور یہ اصح ہے کیونکہ متعدد روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بھی نماز پڑھی ہے۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرَئِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَعَائِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو امامہ، عائشہ اور کئی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنا

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ میں ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا "تو کہاں تھا؟" میں نے عرض کیا "میں وتر پڑھ رہا تھا" حضرت ابن عمر نے فرمایا "کیا تیرے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں! میں نے آپ کو سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے۔" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هٰذَا وَرَأَوْا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین کا یہی مسلک ہے کہ سواری پر وتر پڑھنے جائز ہیں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض علماء فرماتے ہیں سواری پر وتر نہ پڑھے بلکہ زمین پر اترے بعض اہل کوفہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابُ ٣٤٦ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز

٤٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ فُلَانِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ وَابْنِ أَبِي أَوْفٰى وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس باب میں حضرت ام ہانی، ابوہریرہ، نعیم بن ہمار، ابوذر، عائشہ، ابوامامہ، عتبہ بن عبد سلمی، ابن ابی اوفی، ابوسعید، زید بن ارقم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث انس غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

٤٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ أَحْمَدُ رَأَى أَصَحَّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلے فرماتے ہیں مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے البتہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں (فرماتی ہیں) میں نے ایسی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے آپ کو کبھی نہیں دیکھا، اختصار کے باوجود رکوع اور سجدہ مکمل تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام احمد کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانی کی حدیث

باب ۳۳۱ ما جاء في الصلوٰة عند الزوال

۴۴۳ حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا أبو داود الطيالسي نا محمد بن مسلم بن أبي الوضاح هو أبو سعيد المؤدب عن عبد الكريم الجزري عن مجاهد عن عبد الله بن السائب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي أربعا بعد أن تزول الشمس قبل الظهر وقال إنها ساعة تفتح فيها أبواب السماء وأحب أن يصعد لي فيها عمل صالح وفي الباب عن علي وأبي أيوب قال أبو عيسى حديث عبد الله بن السائب حديث حسن غريب وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يصلي أربع ركعات بعد الزوال لا يسلم إلا في آخرهن.

باب ۳۳۲ ما جاء في صلوٰة الحاجة

۴۴۴ حدثنا علي بن عيسى بن يزيد البغدادي نا عبد الله بن بكر السهمي ح وثنا عبد الله بن منير عن عبد الله بن بكر عن فائد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن أبي أوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له إلى الله حاجة أو إلى أحد من بني آدم فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليقل لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين أسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل إثم لا تدع لي ذنبا إلا غفرته ولا هما إلا فرجته

زوال کے وقت نماز

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں (رحمت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سائب حسن غریب ہے، یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

حاجت کی نماز

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف حاجت ہو اسے چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے۔ دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بارگاہ رسالت میں تحفۂ درود پیش کرکے یہ دعا مانگے لا الہ الا اللہ الخ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے عرش کے مالک۔ (اے اللہ) میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع بخشش کے اسباب نیکی کی آسانی اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں (اے) میرے تمام گناہ بخش دے میرے ہر غم کو دور کردے اور میری ہر

وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَائِدٌ هُوَ أَبُو الْوَرْقَاءِ.

وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرما اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے فائد بن عبدالرحمٰن سے مراد ابوالورقاء ہے اور وہ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ (٣٣٣) مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ

٤٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيثًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے۔ "اللہم انی استخیرک (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے سبب بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے باعث قدرت چاہتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طالب ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں، تو جانتا ہے مجھے علم نہیں اور تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، زندگی اور انجام کار یا (فرمایا) میرے جلد پہنچنے والے کاموں کے لحاظ سے اور دیر سے پہنچنے والے کاموں میں اچھا ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، دنیا، انجام کار یا (فرمایا) جلد یا دیر سے پہنچنے والے کاموں میں برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بھلائی ہو میرے لئے مقدر فرما اور پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔" اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيثٍ فِي صَلَوٰةِ التَّسْبِيحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيرُ شَيْءٍ وَقَدْ رَأَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَوٰةَ التَّسْبِيحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيهِ.

یہ حدیث انس غریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات ہیں لیکن ان کا زیادہ حصہ صحیح نہیں۔ ابن مبارک اور کئی دوسرے ائمہ نے صلوٰۃ تسبیح بیان کی اور اس کی فضیلت کا ذکر کیا۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ نَا أَبُو وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَوٰةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيهَا قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً ثُمَّ يَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا عَشْرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلَّى لَيْلًا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ أَبُو وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ يَبْدَأُ فِي الرُّكُوعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي السُّجُودِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ إِنْ سَهَا فِيهَا

ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تکبیر کہہ کر سبحانک اللہم الخ پڑھے پھر پندرہ مرتبہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہے پھر "اعوذ باللہ" کہے "بسم اللہ" پڑھے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور پھر دس مرتبہ تسبیحات (مذکورہ بالا) کہے پھر رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ، پھر سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہ تسبیحات کہے یوں چار رکعتیں پڑھے۔ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوں گی۔ ہر رکعت کے شروع میں پندرہ مرتبہ اور پھر قرأت کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے۔ اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا بہتر ہے۔ اگر دن کو پڑھے تو چاہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابو وہب فرماتے ہیں مجھے ابو رزمہ عبدالعزیز نے بتایا کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا "رکوع میں پہلے "سبحان ربی العظیم" کہے اور سجدے میں پہلے "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے۔ پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو رزمہ عبدالعزیز فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدۂ سہو میں بھی دس دس

قال قال عمر بن الخطاب لا يبع في سوقنا إلا من قد تفقه في الدين هذا حديث حسن غريب.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أبواب الجمعة

باب فضل يوم الجمعة

۴۹۲. حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أدخل الجنة وفيه أخرج منها ولا تقوم الساعة إلا في يوم الجمعة وفي الباب عن أبي لبابة وسلمان وأبي ذر وسعد بن عبادة وأوس بن أوس قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

باب في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة

۴۹۳. حدثنا عبد الله بن الصباح الهاشمي البصري نا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي نا محمد بن أبي حميد نا موسى بن وردان عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر إلى غيبوبة الشمس قال أبو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه ومحمد بن أبي حميد يضعف ضعفه بعض أهل العلم من قبل حفظه ويقال له حماد بن أبي حميد ويقال هو أبو إبراهيم الأنصاري وهو منكر الحديث ورأى بعض

ابواب جمعہ

جمعے کے دن کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن آپ جنت میں داخل ہوئے اسی دن آپ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی جمعے کے دن ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہ، سلمان، ابوذر، سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

جمعے کے دن ساعت قبولیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کے دن مقبول گھڑی عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب کے درمیان ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے محمد بن ابی حمید ضعیف ہے۔ بعض علماء نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے اسے حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے یہ ابراہیم انصاری ہے جو منکر حدیث ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں،

أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن الساعة التي ترجى بعد العصر إلى أن تغرب الشمس، وبه يقول أحمد وإسحاق وقال أحمد أكثر الحديث في الساعة التي ترجى فيها إجابة الدعوة أنها بعد صلاة العصر وترجى بعد زوال الشمس.

مقبول ساعت، عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے، امام احمد فرماتے ہیں مقبول ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے، اکثر احادیث کے مطابق نماز عصر کے بعد ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بھی امید کی جا سکتی ہے۔

۴۶۴۔ حدثنا زياد بن أيوب البغدادي نا أبو عامر العقدي نا كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن في الجمعة ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيئا إلا آتاه الله إياه قالوا يا رسول الله أية ساعة هي قال حين تقام الصلاة إلى الانصراف منها. وفي الباب عن أبي موسى وأبي ذر وسلمان وعبد الله بن سلام وأبي لبابة وسعد بن عبادة قال أبو عيسى حديث عمرو بن عوف حديث حسن غريب.

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں بندہ جو کچھ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نماز کیلئے کھڑا ہونے سے لے کر ختم ہونے تک۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوذر، سلمان، عبداللہ بن سلام، ابولبابہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمرو بن عوف حسن غریب ہے۔

۴۶۵۔ حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك بن أنس عن يزيد بن عبد الله بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أدخل الجنة وفيه أهبط منها وفيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم يصلي فيسأل الله فيها شيئا إلا أعطاه إياه قال أبو هريرة فلقيت عبد الله بن سلام فذكرت له هذا الحديث فقال أنا أعلم بتلك الساعة فقلت أخبرني بها ولا تضنن بها علي قال هي بعد العصر إلى أن تغرب الشمس فقلت فكيف تكون بعد العصر وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلام سے ملاقات کی اور یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا "مجھے وہ ساعت معلوم ہے" میں نے عرض کیا مجھے بھی بتائیں اور اس کے بتانے میں مجھ سے بخیل نہ کریں۔" عبداللہ بن سلام نے فرمایا وہ ساعت، عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ میں نے عرض کیا عصر کے بعد کیسے ہو سکتی ہے۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کی حالت نماز میں وہ ساعت اس سے موافق ہوتی ہے الخ" اور اس وقت تو نماز نہیں پڑھی جاتی۔" اس پر عبداللہ بن سلام نے فرمایا "کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ

هذه؟ فقال ما هو إلا أن سمعت النداء وما زدت على أن توضأت قال والوضوء أيضا وقد علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بالغسل.

٤٩٥. حدثنا بذلك محمد بن أبان نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري ح نا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبد الله بن صالح عن الليث عن يونس عن الزهري بهذا الحديث وروى مالك هذا الحديث عن الزهري عن سالم قال بينما عمر يخطب يوم الجمعة فذكر هذا الحديث قال أبو عيسى سألت محمدا عن هذا فقال الصحيح حديث الزهري عن سالم عن أبيه قال محمد وقد روي عن مالك أيضا عن الزهري عن سالم عن أبيه نحو هذا الحديث

سب ہو کر نہیں معلوم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرمایا ہے۔

یونس نے زہری سے اور امام مالک نے بھی بواسطہ زہری حضرت سالم سے یہ حدیث روایت کی جس میں یہی مضمون ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا زہری کی روایت بواسطہ زہری حضرت عبداللہ بن عمر سے صحیح ہے۔ مالک نے بھی بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب في فضل الغسل يوم الجمعة

٤٩٦. حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان وأبو جناب يحيى بن أبي حية عن عبد الله بن عيسى عن يحيى بن الحارث عن أبي الأشعث الصنعاني عن أوس بن أوس قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة وغسل وبكر وابتكر ودنا واستمع وأنصت كان له بكل خطوة يخطوها أجر سنة صيامها وقيامها قال محمود قال وكيع اغتسل هو وغسل امرأته ويروى عن ابن المبارك أنه قال في هذا الحديث من غسل واغتسل يعني غسل رأسه واغتسل وفي الباب عن أبي بكر وعمران بن حصين وسلمان وأبي ذر وأبي سعيد وابن عمر وأبي أيوب قال أبو عيسى حديث أوس بن أوس حديث حسن وأبو الأشعث الصنعاني

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، جلدی مسجد میں، حاضر ہوا امام کے قریب ہو کر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے۔ محمود اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں حضرت وکیع نے فرمایا جس نے خود غسل کیا اور بیوی کو غسل کرایا (یعنی جماع کے سبب) ابن مبارک اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں جس نے سر دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اوس بن اوس حسن ہے۔

أبو الأشعث شراحيل بن آدة.

ابو الاشعث صنعانی کا نام شراحیل بن آدہ ہے

بَابُ ۳۵ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَوْا أَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ عَلَى الِاخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَدِيثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمَا أَنَّ أَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوبِ لَا عَلَى الِاخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتَّى يَرُدَّهُ وَيَقُولَ لَهُ ارْجِعْ فَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِيَ عَلَى عُثْمَانَ ذَلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلَكِنْ دَلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ فَضْلٌ مِنْ غَيْرِ وُجُوبٍ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِي ذَلِكَ.

۴۹۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

جمعہ کے دن صرف وضو کرنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کام کیا اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سمرہ حسن ہے حضرت قتادہ کے بعض شاگردوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت قتادہ اور حسن حضرت سمرہ سے روایت کی ہے اور بعض نے اسے قتادہ اور حسن کے واسطے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے اگرچہ غسل کی جگہ وضو بھی کفایت کر سکتا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ مختار ہے حضرت عمر کی حدیث جس میں آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا۔ آپ نے وضو ہی کیا؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا ہے۔ اگر یہ غسل ان حضرات کے نزدیک واجب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ چھوڑتے بلکہ فرماتے کہ انہیں واپس بھیجئے اور فرماتے واپس تشریف لے جاؤ اور غسل کرو اور نہ ہی حضرت عثمان پر یہ حکم مخفی رہتا لیکن یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ جمعہ کے دن غسل افضل ہے واجب نہیں یہ مسئلہ اسی طرح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرکے جمعہ کے لئے آ

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ. فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَإِنَّمَا فَعَلَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَعُدَّ هَذَا الْحَدِيثَ شَيْئًا وَضَعَّفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر جمعہ واجب ہے جو رات کو گھر واپس آ سکے (جمعہ پڑھ کر) بعض حضرات فرماتے ہیں یہ سن کر امام احمد بن حنبل مجھ پر غصے ہوئے اور دو مرتبہ فرمایا اپنے رب سے معافی مانگو اللہ یہ بات حضرت امام احمد نے اس لئے فرمائی کہ ان کے نزدیک یہ حدیث اسناد کی کمزوری کی وجہ سے قابل اعتبار نہ تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ إِذَا صُلِّيَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ أَنَّهَا تَجُوزُ أَيْضًا وَقَالَ أَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ إِعَادَةً.

نماز جمعہ کا وقت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

یحییٰ بن موسیٰ نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی، فلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمن تیمی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، جابر اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وقت جمعہ زوال شمس کے بعد ظہر کے وقت کی طرح ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک زوال سے پہلے بھی جمعہ کی نماز جائز ہے امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھ لینے والے کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأُبَيٍّ

منبر پر خطبہ دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اس تنے نے رونا شروع کر دیا چنانچہ آپ تشریف لائے اور اسے اپنے ساتھ چمٹایا تو وہ خاموش ہو گیا اس باب میں حضرت انس، جابر، سہل بن سعد، ابی بن کعب، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے

عقیل عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال يوم الجمعة والإمام يخطب أنصت فقد لغا وفي الباب عن ابن أبي أوفى وجابر بن عبد الله قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أهل العلم كرهوا للرجل أن يتكلم والإمام يخطب وقالوا إن تكلم غيره فلا ينكر عليه إلا بالإشارة واختلفوا في رد السلام وتشميت العاطس فرخص بعض أهل العلم في رد السلام وتشميت العاطس والإمام يخطب وهو قول أحمد وإسحاق وكره بعض أهل العلم من التابعين وغيرهم ذلك وهو قول الشافعي.

خطبہ دے رہے ہوں فرمایا "جس نے جمعہ کے دن خطبہ امام کے دوران یہ الفاظ بھی کہے کہ "چپ ہو جاؤ" اس نے لغو کام کیا"۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس پر علماء کا عمل ہے کہ خطبہ کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے فرماتے ہیں اگر کوئی دوسرا بات کرے تو اسے بھی صرف اشارے سے روکا جائے۔ سلام اور چھینک کا جواب دینے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کی اجازت ہے امام احمد اور اسحاق اس کے قائل ہیں بلکہ بعض تابعین اور دوسرے علماء کے نزدیک یہ مکروہ ہے امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

باب في كراهية التخطي يوم الجمعة

جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنا مکروہ ہے

٣٩٦۔ حدثنا أبو كريب نا رشدين بن سعد عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ بن أنس الجهني عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرا إلى جهنم وفي الباب عن جابر قال أبو عيسى حديث سهل بن معاذ بن أنس الجهني حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين بن سعد والعمل عليه عند أهل العلم كرهوا أن يتخطى الرجل يوم الجمعة رقاب الناس وشددوا في ذلك وقد تكلم بعض أهل العلم في رشدين بن سعد وضعفه من قبل حفظه.

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد معاذ بن انس جہنی سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنا لیا اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہل بن معاذ غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں علماء کا اسی پر عمل ہے وہ جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا مکروہ جانتے ہیں اور اس معاملہ میں انہوں نے سختی برتی ہے بعض علماء نے رشدین بن سعد کے بارے میں کلام کیا اور انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

باب ما جاء في كراهية الاحتباء والإمام يخطب

خطبہ کے دوران احتباء منع ہے

٣٩٧۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي وعباس

احتباء۔ گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر کپڑے کو پیچھے سے باندھنا۔

بن محمد الدوری قالا نا ابو عبد الرحمن المقرئ عن سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابو مرحوم عن سهل بن معاذ عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نهی عن الحبوۃ یوم الجمعة والامام یخطب قال ابو عیسی وهذا حدیث حسن وابو مرحوم اسمه عبد الرحیم بن میمون وقد کره قوم من اهل العلم الحبوۃ یوم الجمعة والامام یخطب ورخص فی ذلك بعضهم منهم عبد الله بن عمر وغیره وبه یقول احمد واسحق لا یریان بالحبوۃ والامام یخطب باسا.

پیٹ سے لگا کر بیٹھنے کو احتبا کہتے ہیں۔ (مترجم)

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ ایک جماعت نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء کو مکروہ کہا ہے جبکہ بعض نے اجازت دی ہے ان میں عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام شامل ہیں امام احمد اور اسحاق بھی خطبہ کے دوران احتباء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

باب ما جاء فی کراهیة رفع الایدی علی المنبر

٤٩٣ - حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا حصین قال سمعت عمارۃ بن رویبة وبشر بن مروان یخطب فرفع یدیه فی الدعاء فقال عمارۃ قبح الله هاتین الیدیتین القصیرتین لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وما یزید علی ان یقول هکذا واشار هشیم بالسبابة قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح.

منبر پر ہاتھ اٹھانا منع ہے

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ بشر بن مروان نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تو عمارہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان چھوٹے ہاتھوں کو ذلیل کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے نہیں دیکھا ہشیم (راوی) نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء فی اذان الجمعة

٤٩٤ - حدثنا احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن ابن ابی ذئب عن الزهری عن السائب بن یزید قال کان الاذان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر اذا خرج الامام واقیمت الصلوۃ فلما کان عثمان زاد النداء الثالث علی الزوراء قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح.

جمعہ کی اذان

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اذان، امام کے نکلنے اور نماز کھڑی ہونے کے وقت ہوا کرتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلند مقامات پر تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ الْإِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

۵۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَهِمَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ حَتَّى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ رُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهِمَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُرْوَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي فَوَهِمَ جَرِيرٌ فَظَنَّ أَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ يُكَلِّمُهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَنْعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لانے کے بعد ضرورت کی گفتگو فرمایا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف جریر بن حازم کی روایت سے پہچانتے ہیں امام بخاری سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا "جریر بن حازم سے اس روایت میں غلطی واقع ہوئی ہے بواسطہ ثابت حضرت انس کی وہ روایت صحیح ہے جس میں آپ نے فرمایا" "اقامت ہو چکی تھی کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا اور دیر تک آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض حضرات اونگھنے لگے امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث یہی ہے اور جریر بن حازم کو بعض اوقات روایات میں وہم ہو جاتا ہے اور وہ سچے ہیں" امام بخاری فرماتے ہیں جریر بن حازم کو انس سے ثابت کی روایت میں وہم ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تکبیر کہی جائے تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو" امام بخاری فرماتے ہیں حماد بن زید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ثابت بنانی کے پاس تھے حجاج صواف نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر عبداللہ بن ابی قتادہ اور ابو قتادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی آپ نے فرمایا نماز کی تکبیر کہی جائے تو جب تک مجھے نہ دیکھو کھڑے نہ ہو جریر بن حازم کو وہم ہوا کہ یہ حدیث بواسطہ ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک آدمی سے گفتگو فرماتے رہے نماز کی تکبیر کہی جا چکی تھی، وہ شخص آپ کے اور قبلے کے درمیان کھڑا تھا اور آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگ آپ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھنے لگے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الله عليه وسلم صلى في المسجد بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد الركعتين أربعا.

٥٠٨ - حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن ابن جريج عن عطاء قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد ذلك أربعا حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار قال ما رأيت أحدا أنص للحديث من الزهري وما رأيت أحدا الدنانير والدراهم أهون عليه منه إن كانت الدنانير والدراهم عنده بمنزلة البعر قال أبو عيسى سمعت ابن أبي عمر يقول سمعت سفيان بن عيينة يقول كان عمرو بن دينار أسن من الزهري.

نماز جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں مسجد میں پڑھی ہیں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں پڑھیں عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے زہری سے زیادہ حدیث کو پہچاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اور میں نے زہری سے زیادہ درہم کو بے قدر جاننے والا بھی کوئی نہیں دیکھا بے شک ان کے نزدیک درہم کی قیمت مینگنی کی سی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن عمر سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

باب فيمن يدرك من الجمعة ركعة

جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے

٥٠٩ - حدثنا نصر بن علي وسعيد بن عبد الرحمن وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أدرك من الصلوة ركعة فقد أدرك الصلوة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا من أدرك ركعة من الجمعة صلى إليها أخرى ومن أدركهم جلوسا صلى أربعا وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے تمام نماز کو پالیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس کے ساتھ دوسری ملائے اور جو بیٹھنے کی حالت میں شامل ہوا وہ چار پڑھے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب في القائلة يوم الجمعة

جمعہ کے دن قیلولہ کرنا

٥١٠ - حدثنا علي بن حجر نا عبد العزيز بن أبي حازم وعبد الله بن جعفر عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال ما كنا نتغدى في عهد رسول الله صلى

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عہد رسالت میں ہم جمعہ کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہل بن سعد حسن صحیح ہے۔

بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

جسے جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَحَادِيثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِيمَا عَدَّهَا شُعْبَةُ وَكَأَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ

جمعہ کے دن سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا اتفاقاً جمعہ کا دن تھا وہ سب ساتھی صبح کو چلے گئے لیکن انہوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ پھر ان سے جا ملوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کو دیکھ لیا تو فرمایا تمہیں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اول وقت میں جانے سے کس نے روکا۔ انہوں نے عرض کیا میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں پھر ان سے جا ملوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دو تب بھی وہ ثواب نہیں پا سکتے جو ان کو صبح کے وقت روانگی میں ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں شعبہ فرماتے ہیں حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں "ان پانچ کو شعبہ نے شمار کیا ان میں یہ حدیث نہیں ہے" اور یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی جمعہ کے دن سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے

بَأْسَ بِأَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجْ حَتَّى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ.

بَابٌ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٥١٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ.

٥١٤ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرِوَايَةُ هُشَيْمٍ أَحْسَنُ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

بَابٌ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

٥١٥ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ لَا يَرْكَبَ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

بعض کے نزدیک کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو بعض علماء فرماتے ہیں صبح ہو جانے کے بعد نماز جمعہ سے قبل نہ نکلے۔

جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جمعہ کے روز غسل کریں اور اپنے گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائیں اگر خوشبو نہ ملے تو پانی ہی ان کے لئے خوشبو ہے اس باب میں حضرت ابوسعید اور ایک انصاری شیخ سے بھی روایات منقول ہیں۔

یزید بن زیاد سے بھی اس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن ہے اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے ہشیم کی روایت احسن ہے۔ اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

ابواب عیدین

عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ اسے پسند فرماتے ہیں کہ آدمی عید کی نماز کے لئے پیادہ پا جائے اور بلا عذر سواری پر نہ بیٹھے۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ۔

عید کی نماز خطبہ سے پہلے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے نماز عید پڑھاتے پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہے اور مروان بن حکم نے نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کی ابتدا کی۔

بَابٌ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَلَا لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ۔

عیدین کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارہا عیدین کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث جابر بن سمرہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز اور نوافل کے لئے اذان نہ دی جائے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي

عیدین کی قرأت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ بعض اوقات دونوں عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جاتے تو ان دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اس باب میں حضرت ابو واقد، سمرہ بن جندب اور

وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ فَيُرْوَى عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَا نَعْرِفُ لِحَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةً عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَرَوَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوُ رِوَايَةِ هَؤُلَاءِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ.

٥١٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَاف وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٥٢٠ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

٥٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث نعمان بن بشیر حسن صحیح ہے سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی مثل حدیث روایت کی ہے لیکن ابن عیینہ کی روایات میں اختلاف ہے ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ محمد بن منتشر، حبیب بن سالم، نعمان بن بشیر سے روایت ہے اور حبیب بن سالم کی اپنے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر کے غلام تھے۔ اور انہوں نے حضرت نعمان سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر ان حضرات کی روایت کے مطابق بھی منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عیدین کی نماز میں "سورہ ق" اور "اقتربت الساعۃ" پڑھا کرتے تھے، امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثیؓ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "ق والقرآن المجید" اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

تکبیرات عیدین

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت

وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

٥٢٣۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص جو عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن تشریف لے گئے تو آپ نے عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

٥٢٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيبِهَا.

٥٢٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوجَ لِلنِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ فَإِنْ أَبَتِ الْمَرْأَةُ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ فَلْيَأْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي أَطْمَارِهَا وَلَا تَتَزَيَّنَ فَإِنْ أَبَتْ أَنْ تَخْرُجَ كَذَلِكَ فَلِلزَّوْجِ أَنْ يَمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوجِ وَيُرْوَى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

نماز عید کے لئے عورتوں کا جانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کنواری، بالغہ، پردہ نشین اور حیض والی عورتیں عید کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلتی تھیں چنانچہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہتیں اور دعا میں شریک ہوتیں ایک صحابیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا اس کی دوسری بہن اسے ایک چادر ادھار دیدے۔

حفصہ بنت سیرین نے ام عطیہ سے اسی کے ہم مثل روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور انہوں نے عورتوں کو عیدگاہ میں جانے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں آج کے دور میں میرے نزدیک عورتوں کا نماز عید کے لئے نکلنا مکروہ ہے البتہ اگر کوئی عورت ضد ہی کرے تو اس کا خاوند اسے پرانے کپڑوں میں بغیر زینت کے جانے کی اجازت دے سکتا ہے اور اگر وہ اس طرح جانے سے انکار کرے تو خاوند کو روکنے کا حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی آج کی حالت دیکھتے تو منع فرما دیتے جس طرح

وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَسْتَحِبُّ الْخُرُوْجَ مَاشِيًا إِلَى الْعِيْدِ۔

بیان سفیان ثوری کا مسلک ہے کہ سفیان ثوری کے بھی اس حد ہیں عیدین کو عیدگاہ میں پیدل جانا کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهِ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ

عیدگاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلنا

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوْفِيُّ وَأَبُوْ زُرْعَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ رَافِعٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى أَبُوْ تُمَيْلَةَ وَيُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ إِذَا خَرَجَ فِيْ طَرِيْقٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ غَيْرِهِ اتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ كَأَنَّهُ أَصَحُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابو رافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن غریب ہے ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث بواسطہ فلیح بن سلیمان اور سعید بن حارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے بعض علماء نے آتے جاتے وقت راستہ بدلنے کو اس حدیث کی اتباع میں مستحب قرار دیا ہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے گویا کہ حضرت جابر کی حدیث اصح ہے۔

بَابٌ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا لینا

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ شَيْئًا وَيُسْتَحَبُّ لَهُ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی غریب ہے امام بخاری فرماتے ہیں ثواب بن عتبہ سے اس حدیث کے سوا کوئی اور روایت میرے علم میں نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدِيثًا أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْ هَذَا

سے ابن عمر سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر و حضر میں نماز پڑھی ہے حضر میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہ پڑھا۔ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعات پڑھیں۔ سفر و حضر میں ان میں کوئی کمی نہ کی یہ دن کے وتر ہیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے جب آپ زوال شمس سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کی نماز موخر کر کے عصر کے ساتھ جمع فرماتے اور دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرماتے اور اگر زوال آفتاب کے بعد کوچ فرماتے تو عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھتے پھر روانگی ہوتی۔ اگر مغرب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو موخر کرتے ہوئے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو عشاء میں جلدی کرتے ہوئے مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، انس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن عباس، اسامہ بن زید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علی بن مدینی نے یہ حدیث بواسطہ احمد بن حنبل، قتیبہ سے روایت کی ہے حدیث معاذ حسن غریب ہے اس میں قتیبہ منفرد ہیں لیث سے قتیبہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں۔ لیث کی روایت بواسطہ یزید بن ابی حبیب، ابو طفیل، حضرت معاذ سے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالأُخْرَى مِثْلُهَا. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيصَةَ الْهِلاَلِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. قَالَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسِرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالنَّهَارِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا كَنَحْوِ صَلاَةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيهَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لاَ يَجْهَرُ فِيهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَهَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلَى قَدْرِ الْكُسُوفِ إِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوفُ فَصَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَرَى أَصْحَابُنَا أَنْ تُصَلَّى صَلاَةُ الْكُسُوفِ فِي جَمَاعَةٍ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

پھر رکوع کیا تین مرتبہ اسی طرح کرنے کے بعد دو سجدے کئے۔ دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، نعمان بن بشیر، مغیرہ بن شعبہ، ابو مسعود، ابوبکرہ، سمرہ، ابن مسعود، اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، قبیصہ ہلالی، جابر بن عبداللہ، ابو موسیٰ، عبدالرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف چار رکعات اور چار سجدوں میں پڑھی ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ سورج گہن کی نماز میں قرأت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک دن کو پست آواز سے قرأت کی جائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نماز عیدین و جمعہ کی طرح یہاں بھی بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ امام مالک، احمد اور اسحاق جہری قرأت کے ہی قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں جہر نہ کی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں روایتیں صحیح ثابت ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے چار رکعات چار سجدوں کے ساتھ کیے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے سات رکعات چار سجدوں کے ساتھ کیے۔ علماء کے نزدیک گہن کے مطابق جائز ہے اگر کسوف لمبا ہو جائے تو چھ رکعتیں چار سجدوں میں ادا کرے یہ جائز ہے اگر چار رکعات چار سجدوں کے ساتھ کرے اور قرأت لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گہن اور چاند گہن کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن لگ گیا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور بہت لمبی قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا اسے بھی طویل کیا پھر رکوع

بن صدقة عن سفيان بن حسين عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة الكسوف وجهر بالقراءة فيها قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى أبو إسحاق الفزاري عن سفيان بن حسين نحوه وبهذا الحديث يقول مالك وأحمد وإسحاق.

اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف جہری قرأت سے پڑھی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ما جاء في صلاة الخوف

نماز خوف

۵۳۰۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة الخوف بإحدى الطائفتين ركعة والطائفة الأخرى مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا في مقام أولئك وجاء أولئك فصلى بهم ركعة .... أخرى ثم سلم عليهم فقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا ركعتهم. وفي الباب عن جابر وحذيفة وزيد بن ثابت وابن عباس وأبي هريرة وابن مسعود وسهل بن أبي حثمة وأبي عياش الزرقي واسمه زيد بن صامت وأبي بكرة قال أبو عيسى وقد ذهب مالك بن أنس في صلاة الخوف إلى حديث سهل بن أبي حثمة وهو قول الشافعي قال أحمد قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف على أوجه وما أعلم في هذا الباب إلا حديثا صحيحا وأختار حديث سهل بن أبي حثمة وهكذا قال إسحاق بن إبراهيم قال ثبتت الروايات عن النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الخوف ورأى أن كل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الخوف فهو جائز وهذا على قدر الخوف قال إسحاق ولسنا نختار حديث سهل

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا پھر یہ لوگ واپس جا کر ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا آپ نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا انہوں نے اٹھ کر اپنی نماز مکمل کی اور دوسری جماعت نے بھی اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی۔ اس باب میں حضرت جابر، حذیفہ، زید بن ثابت ابن عباس، ابوہریرہ، ابن مسعود، سہل بن ابی حثمہ ابو عیاش زرقی (ان کا نام زید بن ثابت ہے) اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام مالک بن انس نے نماز خوف کے بارے میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اپنایا ہے امام شافعی بھی اس کے قائل ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں کئی طریقے مروی ہیں اور مجھے کوئی ایک صحیح حدیث معلوم نہیں، نیز آپ کے نزدیک نماز خوف کا ہر مروی طریقہ جائز ہے اور یہ مقدار خوف پر ہے، امام اسحاق فرماتے ہیں ہم حدیث سہل کو دیگر روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع

بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَغَيْرِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ. وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

٥٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ

کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے اسی کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو۔ ایک جماعت اس کے پیچھے اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔ امام ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کرے اور وہ بھی اسی طرح کریں۔ پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے جائیں اور دوسرے آجائیں امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھائے۔ امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ان کی ایک رکعت۔ پھر یہ اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کریں۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اسی طرح بواسطہ شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، اور صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مرفوعاً حدیث بیان کی اور فرمایا اسے بھی یحییٰ بن سعید انصاری والی روایت کے پاس لکھ لو۔ مجھے حدیث یاد تو نہیں لیکن وہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی طرح تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے اسے قاسم بن محمد سے مرفوعاً نہیں نقل کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے شاگردوں نے اسے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے، شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن قاسم بن محمد مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ یزید بن رومان اور صالح بن خوات ایک ایسے آدمی سے روایت کی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف ادا کی ہے۔ وہ حدیث بھی اسی کی مثل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن لا نأذن وفی الباب عن ابی ہریرۃ وزینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود وزید بن خالد قال ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح

کیا ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرنا چاہیں اور آپ کہہ دیا ہے ہم اجازت نہیں دیتے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد

۵۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن منصور عن ربعی بن حراش عن طارق بن عبد اللہ المحاربی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت فی الصلوۃ فلا تبزق عن یمینک ولکن خلفک او تلقاء شمالک او تحت قدمک الیسری وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر وانس وابی ہریرۃ قال ابو عیسی حدیث طارق حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم وسمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول لم یکذب ربعی بن حراش فی الاسلام کذبۃ وقال عبد الرحمن بن مہدی اثبت اہل الکوفۃ منصور بن المعتمر

۵۵۴۔ حدثنا قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح۔

مسجد میں تھوکنا منع ہے

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف نہ تھوک بلکہ اپنے پیچھے یا بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن عمر، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طارق حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے میں نے جارود سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے ہوئے سنا کہ ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں اہل کوفہ میں سے منصور بن معتمر اثبت ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپا دینا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب فی السجدۃ فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک الذی خلق

۵۵۵۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا سفیان بن عیینۃ عن ایوب بن موسی عن عطاء بن میناء عن ابی ہریرۃ قال سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اقرأ باسم ربک واذا السماء انشقت۔

۵۵۶۔ حدثنا قتیبۃ نا سفیان عن یحیی بن

"سورۃ انشقاق" اور "سورۃ العلق" میں سجدہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "سورۃ انشقاق" اور "سورۃ العلق" کا سجدہ کیا۔

سفیان نے متعدد واسطوں سے

سعيد عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وفي الحديث أربعة من التابعين بعضهم عن بعض. قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم يرون السجود في إذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث روایت کی اور اس میں چار تابعین ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے اور وہ ان دونوں سورتوں میں سجدہ کے قائل ہیں۔

باب ما جاء في السجدة في النجم

سورۂ نجم میں سجدہ

[illegible]۔ حدثنا هارون بن عبد الله البزاز حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث حدثنا أبي عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها يعني النجم والمسلمون والمشركون والجن والإنس وفي الباب عن ابن مسعود وأبي هريرة. قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم يرون السجود في سورة النجم وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ليس في المفصل سجدة وهو قول مالك بن أنس والقول الأول أصح وبه يقول الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کا سجدہ فرمایا، مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ سورۂ نجم میں سجدہ کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں مفصل میں سجدہ نہیں ہے مالک بن انس کا یہی قول ہے، پہلا قول اصح ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

باب ما جاء من لم يسجد فيه

سورۂ نجم کا سجدہ نہ کرنا

[illegible]۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا وكيع عن ابن أبي ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت قال قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم النجم فلم يسجد فيها قال أبو عيسى حديث زيد بن ثابت حديث حسن صحيح

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ نہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے بعض علماء نے اس کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت زید نے تلاوت فرمائی

بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

٥٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهُ هِلَالٌ.

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنے مصلیٰ پر بیٹھے رہتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کے لئے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ہے حضرت انس فرماتے ہیں حضور نے تین مرتبہ "کاملہ" ارشاد فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے امام بخاری سے ابو ظلال کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا وہ مقارب الحدیث ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں ان کا نام ہلال ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

٥٦٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكِيْعٌ الْفَضْلَ بْنَ مُوْسٰى فِي رِوَايَتِهِ.

٥٧٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ

نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے لیکن گردن مبارک کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع نے فضل بن موسیٰ کی روایت میں ان کی مخالفت کی ہے

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے کسی شاگرد سے روایت ہے اس میں حدیث سابق کی طرح کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور حضرت عائشہ

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

۵۴۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

۵۴۷ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۵۴۸ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ سُفْيَانُ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

مسجدوں کو پاک صاف رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

ہشام بن عروہ نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے سفیان فرماتے ہیں گھروں میں مسجدیں بنانے سے مراد محلوں اور قبیلوں میں مسجدیں بنانا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۵۴۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى اخْتَلَفَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ صَلٰوةَ النَّهَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں شاگردان شعبہ کا حدیث ابن عمر میں اختلاف ہے بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کی اور بعض نے موقوفاً بیان کی۔ عبد اللہ عمری نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل مرفوعاً حدیث بیان کی۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے کئی ثقہ راویوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث روایت کی جس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں ہے حضرت عبید اللہ نے بواسطہ نافع بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دن اور رات (دونوں) کی نماز دو دو رکعت ہے امام

بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُوْدِ وَ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

امت قیامت کے دن سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے پنج کلیان ہو گی۔ (اعضاء وضو چمکدار ہوں گے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ یعنی عبداللہ بن بسر کی روایت سے صحیح حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُوْرِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ أَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

وضو میں دائیں اعضاء سے ابتداء کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے، کنگھی فرماتے اور نعلین مبارک پہنتے وقت داہنی طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

وضو میں کتنا پانی کافی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو میں دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ

دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے ملنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے جب کہ کھانا کھانے

هٰذا الحديث عن خصيف عن أبي عبيدة عن أبيه عن عبد الله وأبو عبيدة بن عبد الله لم يسمع من أبيه.

٦٠٣ - حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن معاذ بن جبل قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم إلى اليمن فأمرني أن آخذ من كل ثلاثين بقرة تبيعا أو تبيعة ومن كل أربعين مسنة ومن كل حالم دينارا أو عدله معافر قال أبو عيسى هذا حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث عن سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن فأمره أن يأخذ وهذا أصح.

٦٠٤ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سألت أبا عبيدة هل تذكر من عبد الله شيئا قال لا.

باب ما جاء في كراهية أخذ خيار المال في الصدقة

٦٠٥ - حدثنا أبو كريب نا وكيع نا زكريا بن إسحاق المكي نا يحيى بن عبد الله بن صيفي عن أبي معبد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن فقال إنك تأتي قوما أهل كتاب فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله افترض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله افترض عليهم صدقة أموالهم تؤخذ من أغنيائهم وترد على فقرائهم فإن هم أطاعوا لذلك فإياك و

براسطہ خصیف ابوعبیدہ اور ان کے والد حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے۔ ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور حکم فرمایا کہ میں تیس گایوں پر ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا اور چالیس پر دو سالہ گائے صدقہ لوں۔ اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے لوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے یہ حدیث براسطہ سفیان، اعمش اور ابووائل، حضرت مسروق سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور زکوٰۃ لینے کا حکم فرمایا یہ اصح روایت ہے۔

عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا "کیا آپ کو حضرت عبداللہ سے کچھ یاد ہے؟" انہوں نے فرمایا "نہیں"

صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب سے ہیں انہیں کلمہ شہادت کی دعوت دیں اگر مان جائیں تو انہیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر مان جائیں تو ان کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے مالداروں سے لے کر فقراء کو دی جائے اگر تسلیم کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے بچیں۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں

بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

٦١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ.

٦١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَاهُ أَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا زَكٰوةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ أَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوْفَةِ.

مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں حضرت سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال حاصل ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک مالک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے یہ حدیث پہلی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسے ایوب، عبید اللہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے موقوف روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء حدیث نے اسے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہے متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر مال زکوٰۃ پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال کے ساتھ اس کی زکوٰۃ بھی دینی ہوگی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

مسلمانوں پر جزیہ نہیں

عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ أَخِي زَيْنَبَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سُوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا أَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هَذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْخَضْرَوَاتِ

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضْرَوَاتِ وَهِيَ الْبُقُولُ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

زینب کے بھتیجے ہیں، عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں، کہ زیورات میں زکوٰۃ ہے اس کی سند میں کلام ہے علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ہے سفیان ثوری، اور عبداللہ بن مبارک کا بھی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں ابن عمرؓ عائشہؓ، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی ہیں کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ نہیں۔ بعض تابعین فقہاء سے بھی اسی طرح مروی ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر زکوٰۃ ادا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کے ہم معنی روایت کیا ہے مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے۔

سبزیوں کی زکوٰۃ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبزیوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں پوچھا سبزی سے مراد ترکاری ہے آپ نے فرمایا اس میں کچھ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہیں۔ یہ حدیث حسن بن عمارہ سے نبی کریم صلی

وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَتَرَكَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهِ

٦١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَدَنِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَأَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ أَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ .

٦١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيمِ

٦٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حسن سے مراد ابن عمارہ ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبداللہ بن مبارک نے اسے ترک کیا۔

نہری زمین کی زکوٰۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زمینوں کو بارش اور چشموں کا پانی سیراب کرے ان میں دسواں حصہ اور جنہیں رہٹ وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابن عمر، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے بھی مرسلاً مروی ہے اور وہ اصح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور عام فقہاء کا اسی پر عمل ہے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا اور جنہیں ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مال یتیم کی زکوٰۃ

عمرو بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت

حدثنا الوليد بن مسلم عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس فقال ألا من ولي يتيما له مال فليتجر فيه ولا يتركه حتى تأكله الصدقة قال أبو عيسى وإنما روي هذا الحديث من هذا الوجه وفي إسناده مقال لأن المثنى بن الصباح يضعف في الحديث وروى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن شعيب أن عمر بن الخطاب فذكر هذا الحديث وقد اختلف أهل العلم في هذا الباب فرأى غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مال اليتيم زكاة منهم عمر وعلي وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعي وأحمد وإسحق وقالت طائفة من أهل العلم ليس في مال اليتيم زكاة وبه يقول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك وعمرو بن شعيب هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص وشعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو وقد تكلم يحيى بن سعيد في حديث عمرو بن شعيب وقال هو عندنا واه ومن ضعفه فإنما ضعفه من قبل أنه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو وأما أكثر أهل الحديث فيحتجون بحديث عمرو بن شعيب ويثبتونه منهم أحمد وإسحق وغيرهما.

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی صاحب مال یتیم کا والی بن جائے تو اسے چاہیے کہ اس میں تجارت کرے اور ایسے نہ چھوڑ دے کہ اسے صدقہ ہی کھا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اسی طریق سے مروی ہے اور اس کی سند میں کلام ہے کیونکہ مثنی بن صباح حدیث میں ضعیف ہے بعض نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن شعیب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کی۔ علماء کا اس باب میں اختلاف ہے متعدد صحابہ کرام کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمر، علی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔ سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا یہی مسلک ہے عمرو بن شعیب عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پڑپوتے ہیں اور شعیب کو اپنے دادا عبداللہ سے سماع حاصل ہے۔ یحییٰ بن سعید نے حدیث عمرو بن شعیب میں کلام کیا اور فرمایا اس کی حدیث ہمارے نزدیک کمزور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کے صحیفے سے روایت کرتے ہیں اکثر محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو صحیح سمجھتے اور اس سے دلیل پکڑتے ہیں امام احمد و اسحاق وغیرہ ان ہی میں سے ہیں۔

باب ما جاء أن العجماء جرحها جبار وفي الركاز الخمس

چوپائے کا زخم معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے

٦٤١ - حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار وفي الركاز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا زخم معاف ہے کان اور کنوئیں معاف ہیں اور دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک)

قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ أَصَحُّ.

خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن جریج نے اسے بواسطہ ابن شہاب اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا حدیث ابن جریج غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

۶۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَصَحُّ۔

ایماندار عامل کی فضیلت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صدقہ لینے والا ایماندار عامل اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رافع بن خدیج حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے محمد بن اسحاق کی روایت اصح ہے۔

بَابٌ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

۶۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهَكَذَا يَقُولُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ

صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ لینے میں حد سے بڑھنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ام سلمہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس اس طریق سے غریب ہے امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان میں کلام کیا ہے لیث بن سعد نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ یزید بن حبیب نے بواسطہ سعد بن سنان حضرت

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَوَسَّعُوا فِي هٰذَا وَقَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں زخموں اور خراشوں کی صورت میں ظاہر ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کتنے مال سے غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم (چاندی) یا اس کی قیمت کا سونا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کی وجہ سے حکیم بن جبیر میں کلام کیا ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان حکیم بن جبیر سے یہ حدیث روایت کی ہے شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے کہا کاش! حکیم بن جبیر کے سوا کوئی دوسرا اسے روایت کرتا۔ اس پر سفیان نے اس سے کہا کیا بات ہے شعبہ حکیم سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں نہیں کرتے۔ سفیان نے کہا میں نے زبید سے سنا انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبدالرحمن ابن یزید سے روایت کی ہے ہمارے بعض اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پچاس درہم ہوں اس کے لئے مانگنا جائز نہیں بعض علماء نے حکیم بن جبیر کی حدیث پر عمل نہیں کیا اور اس میں گنجائش رکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کسی کے پاس پچاس درہم ہوں یا زیادہ لیکن اسے ضرورت ہو تو وہ لے سکتا ہے امام شافعی اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہم سے بھی

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَيْرِيَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ

۶۲۴ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الضُّبَعِيُّ قَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ قَالَ أَصَدَقَةٌ هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ فَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَكَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَبِي عَمِيرَةَ جَدِّ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهُ رُشَيْدُ بْنُ مَالِكٍ وَمَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي رَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ

نے فرمایا "اس پر صدقہ کرو" لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن وہ اس کے قرض کو پورا نہ کر سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو کچھ تمہیں مل جائے لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی آپ پوچھتے کیا یہ صدقہ یا تحفہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو تناول فرماتے۔ اس باب میں حضرت سلمان، ابوہریرہ، انس، اور حسن بن علی، ابوعمیرہ (معرف بن واصل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن مالک ہے) میمون (بن مہران) ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، ابورافع، عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبدالرحمن بن علقمہ نے عبدالرحمن بن ابی عقیل سے بھی یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بہز بن حکیم، حسن غریب ہے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مخزومی کو زکوٰۃ لینے بھیجا اس نے ابورافع سے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ اس سے آپ کو بھی کچھ مل جائے انہوں نے فرمایا "حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا۔" چنانچہ حضور کی بارگاہ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام أو صاعا من شعير أو صاعا من تمر أو صاعا من زبيب أو صاعا من أقط فلم نزل نخرجه حتى قدم معاوية المدينة فتكلم فكان فيما كلم به الناس إني لأرى مدين من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فأخذ الناس بذلك قال أبو سعيد فلا أزال أخرجه كما كنت أخرجه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم يرون من كل شيء صاعا وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من كل شيء صاع إلا من البر فإنه يجزئ نصف صاع وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك وأهل الكوفة يرون نصف صاع من بر.

٦٥٢ - حدثنا عقبة بن مكرم البصري نا سالم بن نوح عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة ألا إن صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر أو أنثى حر أو عبد صغير أو كبير مدان من قمح أو سواه صاع من طعام قال أبو عيسى هذا حديث غريب حسن.

٦٥٣ - حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر على الذكر والأنثى والحر والمملوك صاعا من تمر أو صاعا من شعير قال فعدل الناس إلى نصف صاع من بر هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن أبي سعيد وابن عباس وجد الحارث بن عبد الرحمن بن أبي ذباب وثعلبة بن أبي صعير وعبد الله بن عمرو.

دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم دیتے رہے یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں کلام کیا اور فرمایا میرے خیال میں شامی گندم کے دو مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ ابو سعید فرماتے ہیں لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طریقے سے دیتا رہا جس طرح حضور کے سامنے دیا کرتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک ہر چیز سے ایک صاع ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں گندم کے سوا ہر چیز کا ایک صاع ہونا چاہیے لیکن گندم نصف صاع بھی کافی ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی سڑکوں (راہوں) پر ایک منادی بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو! صدقہ فطر دو مُد گندم یا ایک صاع کھانا ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے (سب) پر واجب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد و عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر واجب فرمایا حضرت ابن عمر فرماتے ہیں پھر لوگوں نے نصف صاع گندم کو اس کے برابر کر لیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو سعید، ابن عباس، حارث بن عبدالرحمن کے دادا ابو ذباب، ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ.

سے پوچھا تو آپ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم نے حضرت عباس کی زکوٰۃ سال سے پہلے وصول کر لی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے تعجیل زکوٰۃ کے بارے میں حجاج بن دینار سے اسرائیل کی روایت ہمیں صرف اسی طریق سے معلوم ہے، حجاج سے اسماعیل کی روایت میرے نزدیک اسرائیل کی روایت سے اچھی ہے حکم بن عتیبہ سے بھی یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں علماء کا اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے جلدی ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں، جلدی نہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اکثر علماء فرماتے ہیں اگر وقت سے پہلے ادا کر دے تو بھی جائز ہے، امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھا کر لائے اور صدقہ کرے اور اس کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے، اب اس کی مرضی دے یا نہ دے اوپر کا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے گھر والوں سے

بَابُ ۴۷۳ مَا جَاءَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

۶۶۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ أَحْمَدُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ إِنْ نَقَصَ أَحَدُهُمَا تَمَّ الْآخَرُ وَقَالَ إِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَعَلَى مَذْهَبِ إِسْحٰقَ يَكُونُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ

عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عیدوں کے مہینے (رمضان اور ذوالحجہ) کم نہیں ہوتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل بغیر واسطہ ابی بکرہ بھی روایت کی گئی ہے امام احمد فرماتے ہیں اس میں جس کمی کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں مہینے کم نہیں ہوتے اگر ایک کم ہوگا دوسرا پورا ہوگا امام اسحاق فرماتے ہیں اگر دونوں مہینے انتیس انتیس کے بھی ہوں تب بھی ناقص نہیں ہوں گے (یعنی ثواب پورا ملے گا)

امام اسحاق کے نزدیک یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس دنوں کے بھی ہو سکتے ہیں

بَابُ ۴۷۴ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۶۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ

ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے

حضرت کریب فرماتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا فرماتے ہیں میں شام میں آیا اور ان کا کام مکمل کیا جب میں شام ہی میں تھا کہ رمضان کا چاند ہو گیا ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیگر باتوں کے علاوہ چاند کے بارے میں بھی پوچھا تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے عرض کیا ہم نے جمعہ کی شب دیکھا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کیا تم نے بھی جمعہ کی شب دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا ہے لہٰذا ہم تیس (۳۰

عن عاصم الأحول عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر فإن لم يجد فليفطر على ماء فإنه طهور. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ اور کھجور نہ ملنے کی صورت میں پانی کے ساتھ افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٧٥ - حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر قبل أن يصلي على رطبات فإن لم تكن رطبات فتميرات فإن لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء. قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اگر یہ بھی میسر نہ آتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ما جاء أن الفطر يوم تفطرون والأضحى يوم تضحون

عید الفطر، افطار کی اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید ہے

٦٧٦ - حدثنا محمد بن إسمعيل نا إبراهيم بن المنذر نا إسحق بن جعفر بن محمد قال حدثني عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد الأخنسي عن المقبري عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون والأضحى يوم تضحون. قال أبو عيسى هذا حديث غريب حسن وفسر بعض أهل العلم هذا الحديث فقال إنما معنى هذا الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اس دن کا ہے جب تم (سب) روزہ رکھو، عید الفطر وہ ہے جس دن تم (سب) افطار کرو اور عید الاضحیٰ وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد اجتماعی روزہ اور افطار ہے

باب ما جاء إذا أقبل الليل وأدبر النهار فقد أفطر الصائم

روزہ کھولنے کا وقت

٦٧٧ - حدثنا هارون بن إسحق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عاصم

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقبل الليل وأدبر النهار وغابت الشمس فقد أفطرت وفي الباب عن ابن أبي أوفى وأبي سعيد قال أبو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح۔

رات آ جائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یہ وقت افطار ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا

٦٧٨ - حدثنا بندار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن أبي حازم ح وحدثنا أبو مصعب قراءة عن مالك عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر وفي الباب عن أبي هريرة وابن عباس وعائشة وأنس بن مالك قال أبو عيسى حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم استحبوا تعجيل الفطر وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے بھلائی میں رہیں گے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن سعد حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین نے اسے اختیار فرمایا ان کے نزدیک جلدی افطار کرنا مستحب ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

٦٧٩ - حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن قرة بن عبد الرحمن عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل أحب عبادي إلي أعجلهم فطرا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

٦٨٠ - حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أخبرنا أبو عاصم وأبو المغيرة عن الأوزاعي نحوه قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ ابو عاصم و ابو مغیرہ، اوزاعی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٦٨١ - حدثنا هناد حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن أبي عطية قال دخلت أنا ومسروق على عائشة فقلنا يا أم المؤمنين

ابو عطیہ فرماتے ہیں میں اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْفَجْرُ الْاَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

عام علماء کا یہی قول ہے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ بواسطہ وکیع، ابو ہلال اور سوادہ بن حنظلہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور یہ (لمبی صبح کاذب) تمہیں سحری سے نہ روکے البتہ آسمان کے کناروں پر پھیلی ہوئی (صبح صادق) کے وقت رک جاؤ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے

٧٠٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُوْرِ۔

سحری کھانے کی فضیلت

٧٠٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، عمرو بن العاص، عرباض بن ساریہ، عتبہ بن عبد اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

عَنْ عَطَاءٍ وَقَوْلًا عَنْ مُجَاهِدٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

٧١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَا إِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يُصَامُ عَنْهُ وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ أُطْعِمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى۔

روزوں کا کفارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر صرف اسی طریق سے مرفوعاً معروف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یعنی حدیث موقوف ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں میت کی طرف سے روزہ رکھا جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اس کے قائل ہیں فرماتے ہیں اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو بدلے میں روزے رکھے جائیں اور اگر اس کے ذمہ قضاء رمضان ہو تو اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ امام مالک، سفیان اور شافعی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہ رکھے اشعث سے مراد ابن سوار ہیں اور محمد سے مراد محمد بن عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

٧١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السِّجْزِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حالت روزہ میں قے کا حکم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں سینگی لگوانا، قے اور احتلام۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید خدری غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن زید بن اسلم، عبدالعزیز بن محمد اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی اور ابو سعید کا واسطہ ذکر نہیں۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے میں نے ابوداؤد سجزی سے سنا فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن زید کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے

باب ٢٦ ما جاء في الصائم يأكل ويشرب ناسيا

٧١٩ - حدثنا أبو سعيد الأشج نا أبو خالد الأحمر عن حجاج عن قتادة عن ابن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل أو شرب ناسيا فلا يفطر فإنما هو رزق رزقه الله

٧٢٠ - حدثنا أبو سعيد نا أبو أسامة عن عوف عن ابن سيرين وخلاس عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله أو نحوه وفي الباب عن أبي سعيد وأم إسحاق الغنوية قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم وبه يقول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحاق وقال مالك بن أنس إذا أكل في رمضان ناسيا فعليه القضاء والأول أصح

روزہ دار کا بھول کر کھا پی لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بھول کر کھایا یا پیا وہ روزہ نہ توڑے یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا

حضرت ابن سیرین اور خلاس نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت ابوسعید اور ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر رمضان میں بھول کر کھائے تو قضا دے۔ پہلا قول اصح ہے۔

باب ٢٧ ما جاء في الإفطار متعمدا

٧٢١ - حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان عن حبيب بن أبي ثابت نا أبو المطوس عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أفطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه وسمعت محمدا يقول أبو المطوس اسمه يزيد بن المطوس ولا أعرف له غير هذا الحديث.

جان بوجھ کر روزہ توڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر شرعی اجازت اور بیماری کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی توڑا اسے عمر بھر کے روزے کفایت نہیں کر سکتے اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں ابو المطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور اس سے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لَفْظُ أَبِي عَمَّارٍ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جِمَاعٍ وَأَمَّا مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ أَكْلٍ أَوْ شُرْبٍ فَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِي الْجِمَاعِ وَلَمْ يُذْكَرْ عَنْهُ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوا لَا يُشْبِهُ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رمضان کے روزے کا کفارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا؟ آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ کہنے لگا میں نے رمضان شریف میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا حضور نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کرنے لگا نہیں آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا اتنے میں آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو اس نے عرض کیا مدینہ شریف کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے نیش یعنی سامنے والے دانتوں کے ساتھ والے دانت مبارک نظر آنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، عائشہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جو شخص رمضان میں جان بوجھ کر جماع کے ذریعے روزہ توڑے اس کا یہ حکم ہے لیکن جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ توڑنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس پر قضا اور کفارہ دونوں ہیں انہوں نے کھانے پینے کو جماع کے مثل قرار دیا سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر قضا ہے کفارہ نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماع کے بارے میں کفارہ کا ذکر ہے کھانے پینے کے بارے میں نہیں ان علماء کے نزدیک کھانا پینا جماع کے مشابہ نہیں۔ امام شافعی اور احمد

عن ابی اسحٰق عن ابی میسرۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشرنی وھو صائم وکان املککم لاربہ۔

۷۰۵۔ حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ والاسود عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم وکان املککم لاربہ قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح وابو میسرۃ اسمہ عمرو بن شرحبیل ومعنی لاربہ یعنی لنفسہ۔

روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل اور لفظ لاربہ کے معنی اپنے نفس کے ہیں۔

باب ۳۸ ما جاء لا صیام لمن لم یعزم من اللیل۔

۷۰۶۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا ابن ابی مریم نا یحیٰی بن ایوب عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ قال ابو عیسٰی حدیث حفصۃ حدیث لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ وقد روی عن نافع عن ابن عمر قولہ وھو اصح وانما معنی ھذا عند بعض اھل العلم لا صیام لمن لم یجمع الصیام قبل طلوع الفجر فی رمضان او فی قضاء رمضان او فی صیام نذر اذا لم ینوہ من اللیل لم یجزہ واما صیام التطوع فمباح لہ ان ینویہ بعد ما اصبح وھو قول الشافعی واحمد واسحٰق۔

رات کو نیت کرنا ضروری ہے

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے نیت نہ کی اس کا روزہ ہی (کامل) نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً جانتے ہیں نافع نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر موقوفاً نقل کیا ہے اور یہی اصح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان قضائے رمضان یا نذر کے روزے کے لیے رات کو نیت نہ کی تو درست نہیں لیکن نفل روزے کے لیے صبح کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ف: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رمضان کے روزہ، نفل روزہ اور نذر معین کے روزے کے لیے دوپہر سے پہلے پہلے نیت کی جا سکتی ہے البتہ قضائے رمضان، کفارہ اور نذر مطلق کے لیے رات کو نیت ضروری ہے حدیث مذکورہ کمال کی نفی پر محمول ہے (مترجم)

باب ۳۹ ما جاء فی افطار الصائم المتطوع

۷۰۷۔ حدثنا قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک

نفل روزہ توڑ دینا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ

عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقُلْتُ أَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي هٰذَا شَيْئًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۷۱۳ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَأَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ إِذَا أَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

ہوئے حضرت عائشہ کی حدیث آپ سے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا میں نے اس سلسلے میں عروہ سے کچھ نہیں سنا البتہ سلیمان بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں ان لوگوں سے ان حضرات کا قول سنا جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔

امام ترمذی نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا بعض صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے روزہ توڑنے والے پر قضاء واجب ہونے کا قول کیا۔ مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۷۱۴ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

۷۱۵ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَدْ رَوَى سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنِ

شعبان و رمضان کا اتصال

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان و رمضان کے علاوہ مسلسل دو ماہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ کی یہ حدیث حسن ہے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے آپ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ اکثر دنوں کے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ابو نضر اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی روایت کی طرح بیان کی ابن مبارک سے مروی ہے وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں

عن ابن المبارک أنه قال في هذا الحديث هو جائز في كلام العرب إذا صام أكثر الشهر أن يقال صام الشهر كله ويقال قام فلان ليله أجمع ولعله تعشى واشتغل ببعض أمره كأن ابن المبارك قد رأى كلا الحديثين متفقين يقول إنما معنى هذا الحديث أنه كان يصوم أكثر الشهر۔

کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے پورے مہینے کے روزے رکھے کہا جاتا ہے فلاں شخص پوری رات کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہوا ہو۔ ابن مبارک کے نزدیک دونوں حدیثوں پر اتفاق ہے فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ مہینے کے اکثر دن روزہ رکھتے تھے۔

باب ما جاء في كراهية الصوم في النصف الباقي من شعبان لحال رمضان

تعظیم رمضان کیلئے شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۱۷۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بقي نصف من شعبان فلا تصوموا قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح لا نعرفه إلا من هذا الوجه على هذا اللفظ ومعنى هذا الحديث عند بعض أهل العلم أن يكون الرجل مفطرا فإذا بقي من شعبان شيء أخذ في الصوم لحال شهر رمضان وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يشبه قولهم حيث قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقدموا شهر رمضان بصيام إلا أن يوافق ذلك صوما كان يصومه أحدكم وقد دل في هذا الحديث إنما الكراهية على من يتعمد الصيام لحال رمضان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ ہم صرف اسی طریق سے ان الفاظ کے جانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اول شعبان میں روزہ نہ رکھ رہا ہو اور جب دوسرا نصف شروع ہو تو تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھنا شروع کر دے یہ ناجائز ہے۔ اس کی مثل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری حدیث مروی ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آ جائے تو رکھ سکتا ہے۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب جان بوجھ کر تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھے۔

باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان۔

شعبان کی پندرھویں رات

۷۱۸۔ حدثنا أحمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا الحجاج بن أرطاة عن يحيى بن أبي كثير عن عروة عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں۔

بَابُ ۵۰ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ

۷۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى نَا هَارُونُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ۔

بدھ اور جمعرات کا روزہ

حضرت عبیداللہ مسلم قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمر بھر روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے پھر فرمایا رمضان اور اس سے متصل مہینے (شوال) کے روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھو اس صورت میں گویا کہ تم نے عمر بھر کے روزے بھی رکھے اور کھاتے پیتے بھی رہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مسلم قرشی غریب ہے بعض راویوں نے یہ بواسطہ ہارون بن سلمان اور مسلم بن عبیداللہ عبیداللہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۵۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۷۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ أَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَّا بِعَرَفَةَ۔

عرفہ کا روزہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے گا اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن ہے علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں نہ رکھے۔

بَابُ ۵۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۷۲۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں روزہ افطار کیا (نہ رکھا) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آپ نے اسے نوش فرمایا اس باب میں

اَنَّہٗ حَثَّ عَلٰی صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی لَا نَعْلَمُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الرِّوَایَاتِ اَنَّہٗ قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ قَتَادَۃَ وَبِحَدِیْثِ اَبِیْ قَتَادَۃَ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِیْ تَرْکِ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا ہَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْہَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عَاشُوْرَاءُ یَوْمًا تَصُوْمُہٗ قُرَیْشٌ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُہٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ صَامَہٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِہٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ کَانَ رَمَضَانُ ہُوَ الْفَرِیْضَۃَ وَتُرِکَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَہٗ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِیَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَہْلِ الْعِلْمِ عَلٰی حَدِیْثِ عَائِشَۃَ وَہُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ لَا یَرَوْنَ صِیَامَ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ رَغِبَ فِیْ صِیَامِہٖ لِمَا ذُکِرَ فِیْہِ مِنَ الْفَضْلِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَاشُوْرَاءَ اَیُّ یَوْمٍ ہُوَ

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا ہَنَّادٌ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا وَکِیْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَہَیْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ وَہُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَہٗ فِیْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَیُّ یَوْمٍ اَصُوْمُہٗ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتَ ہِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنَ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ اَہٰکَذَا کَانَ یَصُوْمُہٗ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

دوسری روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کہ یوم عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، کا کہیں علم نہیں۔ امام احمد اور اسحاق اسی حدیث کے قائل ہیں۔

یوم عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قریش، زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو خود بھی یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو صرف یہی (رمضان ہی کے) روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کے بارے میں اختیار دے دیا گیا۔ جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، قیس بن سعد، جابر بن سمرہ، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث پر علماء کا عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے علماء کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جسے رغبت ہو (وہ رکھے) کیونکہ اس میں فضیلت ہے

عاشوراء کون سا دن ہے

حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چادر پہنے آب زمزم کے پاس تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا مجھے بتائیے عاشورہ کون سا دن ہے؟ تاکہ میں اس کا روزہ رکھوں آپ نے فرمایا محرم کا چاند دیکھنے کے بعد دنوں کا شمار کرتے رہو پھر نویں محرم کو روزہ رکھو میں نے عرض کیا حضور نے یہی عمل کیا تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

آپ نے فرمایا ہاں جہاد بھی نہیں البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ راہ خدا میں نکلا پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس، حسن غریب صحیح ہے۔

---

٧٣٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْعُوْدُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا شَيْءٌ مِنْ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں رب کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ان میں سے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل بواسطہ نہاس کی روایت سے جانتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہیں بھی اس طریق کے علاوہ اس طرح معلوم نہ تھا نیز آپ نے فرمایا کہ حضرت قتادہ سے بواسطہ سعید بن مسیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مرسلا کچھ مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزے

٧٣١ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ أَيُّوْبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھ کر پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوایوب حسن صحیح ہے ایک جماعت کے نزدیک اس حدیث کے مطابق شوال کی

وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَجَرِيرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ۔

کہ جس نے ہر مہینے کے تین روزے رکھے یہ ایسا ہی ہے جیسے زمانہ بھر کے روزے رکھے۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي تَصْدِيقِ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا الْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي شِمْرٍ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزے (شمار ہوتے) ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب (کی آیت) نازل فرمائی جو شخص ایک نیکی کرے اس کیلئے دس گنا ہے۔ تو ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو شمر اور ابو تیاح سے بواسطہ ابو عثمان حضرت ابوہریرہ سے روایت کی۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَيَزِيدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَالرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ فِي لُغَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ کون سے دنوں میں؟ ام المومنین نے فرمایا حضور اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے تھے کہ وہ کون سے دن ہیں بلکہ جو تاریخ بھی چاہتے رکھ لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یزید الرشک سے مراد یزید ضبعی ہے اور وہ یزید بن قاسم ہی کہلاتا ہے اور وہ بہت تقسیم کرنے والا ہے کیونکہ اہل بصرہ کی لغت میں رشک کے معنی تقسیم کرنے والے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

روزہ کی فضیلت

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارا رب فرماتا ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ

إِذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَمَنْ أَفْطَرَ هَذِهِ الْأَيَّامَ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُونُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هَكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ نَحْوًا مِنْ هَذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هَذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ہے جب عیدین اور ایام تشریق میں بھی روزہ رکھے ورنہ مکروہ نہیں۔ اور اس صورت میں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والا نہیں کہلائے گا۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد اور اسحاق نے بھی یہی کہا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ان پانچ دنوں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یعنی عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ دوسرے دنوں میں روزہ چھوڑنا واجب نہیں۔

بَابُ ۵۴ مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

متواتر روزے رکھنا

۷۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متواتر روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار نہیں فرمائیں گے اور کبھی مسلسل افطار کرتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۷۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات (مہینے) مسلسل روزے رکھتے کہ گمان ہوتا اب افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی متواتر روزے چھوڑتے یہاں تک کہ خیال ہوتا اب روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں فرمائیں گے۔ اور یہ بھی کہ تم جب بھی چاہتے آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھ سکتے اور اگر چاہتے کہ آپ کو آرام کی حالت میں دیکھو تو وہ بھی دیکھ لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۲۹ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلے کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۲۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۷۵۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَنُبَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ وَأَنَسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا أَجْعَلُ أَحَدًا فِي حِلٍّ صَغَّرَ اسْمَ أَبِي .

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ، قربانی کا دن اور ایام تشریق (یعنی ۱۱ منیٰ کے بعد کے دن) ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے والے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، ابوہریرہ، جابر، نبیشہ، بشر بن سحیم، عبداللہ بن حذافہ، انس، حمزہ بن عمرو اسلمی، کعب بن مالک، عائشہ، عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ ایام تشریق کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں البتہ بعض صحابہ اور دوسرے حضرات نے تمتع کرنے والے کو اجازت دی ہے اگر اسے قربانی کا جانور نہ ملے اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے روزے بھی نہیں رکھے تو وہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متمتع بھی ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے۔ مترجم) امام ترمذی فرماتے ہیں اہل عراق کے نزدیک موسیٰ بن علی بن رباح ہے اور مصری موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ سے سنا انہوں نے لیث بن سعد کے واسطے سے موسیٰ بن علی کا قول نقل کیا کہ میں کسی کے لیے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ میرے باپ کے نام کی تصغیر کرے۔

بَابُ ۵۲۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۷۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ

روزہ دار کے لیے سینگی کا حکم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعد، علی، شداد بن اوس، ثوبان، اسامہ بن زید، عائشہ،

قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا
بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ
عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا
فِي أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ
قَالَ أَبُو عِيسٰى وَعُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ
الْكُوفِيُّ وَيُكْنٰى أَبَا عَبْدِ الْكَرِيمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ وَأَبُو عَمَّارٍ
قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ
ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ
قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ
فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا قَالَ أَبُو عِيسٰى
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ
السَّعُوطَ لِلصَّائِمِ وَرَأَوْا أَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي
الْحَدِيثِ مَا يُقَوِّي قَوْلَهُمْ

بَابٌ ۴۴۳ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ
نَا أَيُّوبُ بْنُ وَاقِدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ
تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ
مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا مِنَ الثِّقَاتِ رَوٰى

حیض سے پاک ہونے پر روزوں کا حکم فرماتے لیکن ہمیں
نماز کا حکم نہ دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن ہے اور بواسطہ معاذہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے علماء کا اس پر بلا اختلاف
عمل ہے کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضاء ہے لیکن
نمازوں کی قضاء نہ کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبیدہ
سے ابن معتب ضبی کوفی مراد ہیں ان کی کنیت ابو عبدالکریم
ہے۔

روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے
وضو کے بارے میں بتائیں آپ نے فرمایا کامل وضو کرو
انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزہ دار نہ ہو تو ناک میں
پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک ناک میں دوائی ڈالنا
مکروہ ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ
جاتا ہے حدیث کے الفاظ سے ان کے موقف کو تقویت
پیدا ہوتی ہے۔

میزبان کی اجازت سے نفل روزہ رکھا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان
بنے وہ میزبان کی اجازت بغیر نفل روزہ نہ رکھے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے کسی ایسے
ثقہ راوی کو ہم نہیں پہچانتے جس نے اسے ہشام بن عروہ
سے روایت کیا ہو۔ موسیٰ بن داؤد نے ابوسلمہ

يقال عمير بن مأموم أيضًا۔

باب ٥٤٣ ما جاء في الفطر والأضحى متى يكون۔

٨٠١۔ حدثنا يحيى بن موسى نا يحيى بن اليمان عن معمر عن محمد بن المنكدر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطر يوم يفطر الناس والأضحى يوم يضحي الناس قال أبو عيسى سألت محمدا قلت له محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال نعم يقول في حديثه سمعت عائشة قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه۔

باب ٥٤٤ ما جاء في الاعتكاف إذا خرج منه۔

٨٠٢۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي نا حميد الطويل عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان فلم يعتكف عاما فلما كان في العام المقبل اعتكف عشرين قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث أنس واختلف أهل العلم في المعتكف إذا قطع اعتكافه قبل أن يتمه على ما نوى فقال بعض أهل العلم إذا نقض اعتكافه وجب عليه القضاء واحتجوا بالحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج من اعتكافه فاعتكف عشرا من شوال وهو قول مالك وقال بعضهم إن لم يكن عليه نذر اعتكاف أو شيء أوجبه على نفسه وكان

کو عمیر بن مامُوم بھی کہا جاتا ہے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیدالفطر اس دن ہے جب لوگ روزہ افطار کریں اور عیدالاضحی اس دن ہے جب لوگ قربانی کریں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے ایک سال اعتکاف نہ بیٹھے تو آئندہ سال بیس دن اعتکاف بیٹھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو اعتکاف پورا کرنے سے پہلے توڑ دے بعض علماء فرماتے ہیں اعتکاف توڑنے سے قضا واجب ہے انہوں نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف سے باہر تشریف لائے اور پھر شوال کے دس دن اعتکاف بیٹھے۔ امام مالک کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر نذر کا اعتکاف یا ایسا اعتکاف جو خود اس نے اپنے اوپر واجب کیا، نہ ہو بلکہ نفل ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنے سے

بعضهم ليس له أن يفعل شيئا من هذا ورأوا للمعتكف إذا كان في مصر يجمع فيه أن لا يعتكف إلا في المسجد الجامع لأنهم كرهوا الخروج له من معتكفه إلى الجمعة ولم يروا له أن يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف إلا في المسجد الجامع حتى لا يحتاج إلى أن يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الإنسان لأن خروجه لغير قضاء حاجة الإنسان قطع عندهم للاعتكاف وهو قول مالك والشافعي وقال أحمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال إسحق إن اشترط فله أن يتبع الجنازة ويعود المريض۔

باب ما جاء في قيام شهر رمضان۔

۸۰۵۔ حدثنا هناد حدثنا محمد بن الفضيل عن داود بن أبي هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير عن أبي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصل بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة وقام بنا في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يصل بنا حتى بقي ثلاث من الشهر وصلى بنا في الثالثة ودعا أهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح قلت له وما الفلاح قال السحور قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف أهل العلم في قيام رمضان فرأى بعضهم أن يصلي إحدى وأربعين ركعة مع الوتر وهو قول أهل المدينة

اس شہر میں ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں اعتکاف بیٹھے تاکہ ضرورت انسانی کے بغیر اسے باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک انسانی ضرورت کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے باہر جانا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے ۔ امام مالک اور شافعی رحمہا اللہ کا یہی قول ہے ۔ امام احمد فرماتے ہیں حدیث عائشہ کے مطابق بیمار پرسی اور جنازہ میں شمولیت کے لئے نہ جائے ۔ امام اسحاق فرماتے ہیں اگر شرط لگائی ہے تو پھر جنازہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے اور بیمار پرسی بھی کر سکتا ہے

نماز تراویح

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہ پڑھائی جب رمضان شریف کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ ہمارے ساتھ (نماز پڑھانے کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر اگلی رات نہ کھڑے ہوئے اور پانچویں رات کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ باقی رات بھی ہمیں نماز پڑھاتے (تو اچھا تھا) آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لئے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہو اس کے لئے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے ۔ پھر آپ نے نماز تراویح نہ پڑھائی یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی اپنے اہل بیت و ازواج مطہرات کو بھی بلایا آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں سحری کے چھوٹ جانے کا خوف ہوا جب آپ کہتے ہیں ہم نے

اللہ علیہ وسلم ثم علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب علی ذلک وفی الباب عن عائشۃ ھذا حدیث صحیح وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہی صورت حال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور پھر دور فاروقی کے شروع میں بھی یہی حالت رہی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث صحیح ہے زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔

آخر ابواب الصوم واول ابواب الحج

ابواب صوم کا اختتام اور ابواب حج کا آغاز

ابواب الحج

ابواب حج

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء فی حرمۃ مکۃ

مکہ مکرمہ کی عزت

۸۰۹ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عینای حین تکلم بہ انہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس ولا یحل لامری یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسفک بھا دما او یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا لہ ان اللہ اذن لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یاذن لک وانما اذن لی فیہ ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو بن سعید قال انا اعلم

ابوشریح عدوی سے مروی ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا اے امیر مجھے اجازت دو میں تم سے ایک بات بیان کروں جس کے ساتھ کل روز فتح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور بیان کرتے رہے میرے کانوں نے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے دیکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات بیان فرمائی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو قابل عزت بنایا ہے لوگوں نے قابل احترام نہیں بنایا کسی شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے جائز نہیں کہ اس میں خون بہائے یا وہاں کے درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی تم کو اجازت نہیں دی اور آپ نے فرمایا مجھے بھی دن میں تھوڑی سی دیر کے لیے اجازت دی پھر اس کی عزت و احترام ایسا ہی لوٹ آیا جیسی کل تھی حاضر غائب تک یہ بات پہنچائے ابوشریح سے پوچھا گیا پھر آپ کو عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے

بَابٌ ۵۳ مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

۷۹۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى رَبِيعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِيِّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

بَابٌ ۵۴ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ۔

۷۹۲ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ يَزِيدَ هُوَ الْخُوزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

بَابٌ ۵۵ مَا جَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

۷۹۳ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا مَنْصُورُ بْنُ

حج نہ کرنے کا گناہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچا سکے پھر وہ حج نہ کرے پس اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ شریف کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اس کی سند میں کلام ہے ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

سامان سفر اور سواری سے حج کی فرضیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟" آپ نے فرمایا سامان سفر اور سواری سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو تو اس پر حج فرض ہے ابراہیم بن یزید، خوزی مکی ہے۔ بعض علماء نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حج کتنی مرتبہ فرض ہے

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب

۷۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُوْ حَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذی القعدہ میں دوسرا عمرہ حدیبیہ تیسرا عمرہ حج کے ساتھ اور چوتھا عمرہ جعرانہ جب آپ نے غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہیں اور وہ بڑے بزرگ ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے

۷۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے عمرہ حدیبیہ، دوسرا اگلے برس دوسرے سال قضا کے طور پر کیا، تیسرا عمرہ جعرانہ سے اور چوتھا حجۃ الوداع کے ساتھ۔ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس غریب ہے۔ ابن عیینہ نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار حضرت عکرمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کیے اس روایت میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ اور عمرو بن دینار، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِيْ أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا

۷۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو اطلاع دی اور مقام بیداء پہنچ کر آپ نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي يَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مقام بیداء کا ذکر کر کے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو۔ اللہ کی قسم! آپ نے مسجد حرام کے پاس ایک درخت کے قریب احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۵۵ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَوةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِي دُبُرِ الصَّلَوةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کے بعد احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ عبدالسلام بن حرب کے سوا کسی اور نے اسے روایت کیا ہو۔ اس بات کو علماء نے پسند کیا ہے کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے۔

بَابُ ۵۵۵ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ۔

حج افراد

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حج افراد کیا۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

نَهَى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

اللہ عنہ نے اس سے روکا ہے۔ حضرت سعد نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اسی طرح کیا۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَمْرُ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابن شہاب سے مروی ہے سالم بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمرہ اور حج کو ملا کر تمتع کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپ کے والد نے منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا بتاؤ اگر میرے باپ نے منع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا کیا میرے باپ کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اپنایا جائے گا؟ اس شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کی جائے گی آپ نے فرمایا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ. وَالتَّمَتُّعُ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيمَ حَتَّى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ أَنْ يَصُومَ فِي الْعَشْرِ وَيَكُونَ آخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَصُمْ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے تمتع کیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، عثمان، جابر، سعد، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے عمرہ کے ساتھ تمتع کو پسند کیا ہے۔ تمتع یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینے میں عمرہ کے ساتھ داخل ہو پھر ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے۔ یہ متمتع کہلاتا ہے۔ اس پر ایک جانور کا ذبح کرنا فرض ہے جو بھی حاصل ہو۔ جسے قربانی کا جانور نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے گھر لوٹ کر رکھے۔ متمتع کے لئے مستحب ہے کہ وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور چاہیے کہ پہلے عشرہ میں ہوں اور آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔ اگر عشرہ اول میں نہیں رکھے

الْعَقَبَةِ صَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِي قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَأَهْلُ الْحَدِيثِ يَخْتَارُونَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

تو پھر ایام تشریق میں رکھے یہ بعض صحابہ کرام کا قول ہے ان میں حضرت ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ایام التشریق میں روزے نہ رکھے اہل کوفہ اس کے قائل ہیں۔

بَابُ ٥٦ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ۔

تلبیہ (لبیک کہنا)

٨٠٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: میں حاضر ہوں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

٨٠٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ هٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي أَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنْ زَادَ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيمِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے میں حاضر ہوں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے۔ آپ (حضرت ابن عمر) اس تلبیہ میں اپنی طرف سے یہ اضافہ فرماتے "میں حاضر بارگاہ ہوں میں حاضر بارگاہ ہوں میں تیری عبادت کے لیے ہر وقت تیار ہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لیے ہے" یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، جابر، عائشہ، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر

اللهِ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللهُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيمِ اللهِ فِيهَا لِمَا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِي تَلْبِيَتِهِ مِنْ قِبَلِهِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کئے جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے تو ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ پڑھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ہم نے یہ بات کہ تعظیم کے الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہی کہ حضرت ابن عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یاد تھا پھر آپ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ زیادہ کئے لبیک والرغباء الیک والعمل۔

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا حج افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں بلند آواز سے تلبیہ کہا جائے اور قربانی کی جائے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت ڈھیلے وغیرہ سب تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوبکر غریب ہے ہم اسے صرف ابن ابی فدیک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن منکدر کو عبدالرحمن بن یربوع سے سماع حاصل نہیں محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمن کے واسطے سے عبدالرحمن بن یربوع سے اس کے علاوہ حدیث روایت

يسمع من عبد الرحمن بن يربوع وقد روى محمد بن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع عن أبيه غير هذا الحديث وروى أبو نعيم الطحان ضرار بن صرد هذا الحديث عن ابن أبي فديك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع عن أبيه عن أبي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم وأخطأ فيه ضرار قال أبو عيسى سمعت أحمد بن الحسن يقول قال أحمد بن حنبل من قال في هذا الحديث عن محمد بن المنكدر عن ابن عبد الرحمن بن يربوع عن أبيه فقد أخطأ قال وسمعت محمدا يقول وذكرت له حديث ضرار بن صرد عن ابن أبي فديك فقال هو خطأ فقلت قد رواه غيره عن ابن أبي فديك أيضا مثل روايته فقال لا شيء إنما رووه عن ابن أبي فديك ولم يذكروا فيه عن سعيد بن عبد الرحمن ورأيته يضعف ضرار بن صرد والعج هو رفع الصوت بالتلبية والثج هو نحر البدن.

کی ہے ابو نعیم الطحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث بواسطہ ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، محمد بن منکدر، سعید بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن بن یربوع، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس میں ضرار سے غلطی واقع ہوئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے یہ حدیث بواسطہ محمد بن منکدر اور سعید بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن یربوع سے روایت کی اس نے غلطی کی ہے۔ امام بخاری سے سنا جب ان کے سامنے ضرار بن صرد کی روایت کا ذکر کیا گیا تو فرمایا یہ غلط ہے۔ میں نے عرض کیا ابن ابی فدیک سے دوسروں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے تو امام بخاری نے فرمایا کچھ نہیں ان راویوں نے ابن ابی فدیک سے روایت نقل کی لیکن اس میں سعید بن عبدالرحمن کا ذکر نہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاری ضرار بن صرد کو ضعیف سمجھتے ہیں۔ عج کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ثج کے معنی قربانی ذبح کرنا ہے۔

باب ما جاء في رفع الصوت بالتلبية

٨١٢. حدثنا أحمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن أبي بكر عن عبد الملك بن أبي بكر بن عبد الرحمن عن خلاد بن السائب عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني جبريل فأمرني أن آمر أصحابي أن يرفعوا أصواتهم بالإهلال أو بالتلبية قال أبو عيسى حديث خلاد عن أبيه حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن خلاد بن السائب

تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل آئے۔ اور کہا کہ میں اپنے صحابہ کرام کو اہلال یا فرمایا تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنے کا حکم دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خلاد بواسطہ سائب حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے اسے بواسطہ خلاد بن سائب، زید بن خالد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں صحیح روایت وہ ہے جس میں خلاد اپنے والد سے

عن زيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح والصحيح هو خلاد بن السائب عن أبيه وهو خلاد بن السائب بن خلاد بن سويد الأنصاري وفي الباب عن زيد بن خالد وأبي هريرة وابن عباس۔

روایت کرتے ہیں اور یہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۶۳ ما جاء في الاغتسال عند الإحرام

٨٢٣ ۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا عبد الله بن يعقوب المدني عن ابن أبي الزناد عن أبيه عن خارجة بن زيد بن ثابت عن أبيه أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم تجرد لإهلاله واغتسل قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وقد استحب قوم من أهل العلم الغسل عند الإحرام وهو قول الشافعي۔

احرام باندھتے وقت غسل کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے احرام کے لئے کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے بعض علماء کے نزدیک احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔ امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۶۴ ما جاء في مواقيت الإحرام لأهل الآفاق۔

٨٢٤ ۔ حدثنا أحمد بن منيع نا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن رجلا قال من أين نهل يا رسول الله فقال يهل أهل المدينة من ذي الحليفة وأهل الشام من الجحفة وأهل نجد من قرن قال ويقولون وأهل اليمن من يلملم وفي الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله بن عمرو قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم۔

غیر ملکی کیلیے مقامات احرام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ احرام کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

٨٢٥ ۔ حدثنا أبو كريب نا وكيع عن سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن محمد بن علي عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم وقت لأهل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے مقام عقیق کو میقات احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا

المشرق العقيق قال ابو عيسى هذا حديث حسن۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۵۷۵ ما جاء فيما لا يجوز للمحرم لبسه

محرم کیلئے کونسا لباس جائز نہیں

٨١٦۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر انه قال قام رجل فقال يا رسول الله ماذا تأمرنا ان نلبس من الثياب في الحرم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القميص ولا السراويلات ولا البرانس ولا العمائم ولا الخفاف الا ان يكون احد ليست له نعلان فليلبس الخفين ما اسفل من الكعبين ولا تلبسوا شيئا من الثياب مسه الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأة الحرام ولا تلبس القفازين قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالت احرام میں کونسا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا قمیض، پاجامہ، برنس (ٹوپی)، پگڑی اور موزے نہ پہنو لیکن اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو ٹخنوں سے نیچے تک کے موزے پہن سکتا ہے وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس (ایک خوشبو) لگی ہو۔ عورت حالت احرام میں نقاب نہ ڈالے اور دستانے نہ پہنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

باب ۵۷۶ ما جاء في لبس السراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد الازار والنعلين۔

تہبند اور جوتا نہ ہو تو پاجامہ اور موزے پہننا

٨١٧۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبي البصري نا يزيد بن زريع نا ايوب نا عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المحرم اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل واذا لم يجد النعلين فليلبس الخفين۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ محرم کو تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن لے اور اگر جوتا نہ ملے تو موزے پہن لے۔

٨١٨۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو نحوه وفي الباب عن ابن عمر وجابر قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند

قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ابن عمر، ابوہریرہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدَا عَلَى النَّاسِ أَوْ عَلَى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محرم حملہ آور جانوروں، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مار ڈالے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں محرم حملہ آور جانوروں اور کتے کو مار ڈالے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ درندہ جو لوگوں یا ان کے چارپایوں پر حملہ آور ہو اسے محرم قتل کر ڈالے۔

بَابُ ۵۶۹ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ۔

محرم کے لیے سینگی کا حکم

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن بحینہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ایک جماعت نے محرم کے لیے سینگی لگوانے کی اجازت دی ہے۔ لیکن بال منڈوانے کی نہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں محرم ضرورت کے تحت سینگی لگوا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محرم کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بال نہ اکھیڑے۔

بَابُ ۵۷۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ۔

محرم کو نکاح کی ممانعت

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ

نبیہ بن وہب کہتے ہیں ابن معمر نے اپنے بیٹے کا

نا أيوب عن نافع عن نبيه بن وهب قال أراد ابن معمر أن ينكح ابنه فبعثني إلى أبان بن عثمان وهو أمير الموسم فأتيته فقلت إن أخاك يريد أن ينكح ابنه فأحب أن يشهدك ذلك فقال لا أراه إلا أعرابيا جافيا إن المحرم لا ينكح ولا ينكح أو كما قال ثم حدث عن عثمان مثله يرفعه وفي الباب عن أبي رافع وميمونة قال أبو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعلي بن أبي طالب وابن عمر وهو قول بعض فقهاء التابعين وبه يقول مالك والشافعي وأحمد وإسحاق لا يرون أن يتزوج المحرم قالوا إن نكح فنكاحه باطل۔

۸۷۵ - حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن سليمان بن يسار عن أبي رافع قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ميمونة وهو حلال وبنى بها وهو حلال وكنت أنا الرسول فيما بينهما قال أبو عيسى هذا حديث حسن ولا نعلم أحدا أسنده غير حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة وروى مالك بن أنس عن ربيعة عن سليمان بن يسار أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال رواه مالك مرسلا ورواه أيضا سليمان بن بلال عن ربيعة مرسلا قال أبو عيسى وروي عن يزيد بن الأصم عن ميمونة قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو حلال وروى بعضهم عن يزيد بن الأصم أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال قال أبو عيسى ويزيد بن الأصم هو ابن أخت ميمونة

نکاح کرنا چاہا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا میں نے کہا کہ آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس موقعہ پر موجود ہوں۔ ابان نے جواب میں فرمایا، میں اسے گنوار اعرابی خیال کرتا ہوں۔ محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ دوسرے کا نکاح کر سکتا ہے۔ یا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ پھر حضرت عثمان سے مرفوعاً حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابو رافع اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب علی ابن ابی طالب اور ابن عمر شامل ہیں بعض فقہاء تابعین کا بھی یہی قول ہے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ کہ محرم کا نکاح جائز نہیں اگر کرے تو باطل ہوگا۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ شب زفاف میں بھی آپ احرام میں نہیں تھے میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے سوا کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو حماد بواسطہ مطر الوراق ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ سلیمان بن یسار سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ (فرماتی ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ بعض راویوں نے یزید بن اصم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یزید بن اصم حضرت میمونہ کے بھانجے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ ۔

محرم کو نکاح کی اجازت

٨٢٦- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی اسی پر عمل ہے۔

٨٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

٨٢٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَاخْتَلَفُوا فِي تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُونَةُ بِسَرِفَ حَيْثُ بَنَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَتْ بِسَرِفَ ۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت میمونہ کے ساتھ نکاح میں اختلاف ہے کیونکہ آپ نے حضرت میمونہ سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا اس لیے بعض علماء (کہتے ہیں) آپ اس وقت احرام سے نہیں تھے لیکن خبر نکاح احرام باندھنے کے بعد ظاہر ہوئی پھر آپ نے مکہ کے راستے میں مقام سرف پر زفاف کیا اور حضرت میمونہ کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا جہاں حضور نے آپ کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی وہاں ہی آپ کو دفن کیا گیا۔

٨٢٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنَى بِهَا فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور اسی حالت میں اول شب گزاری۔ حضرت میمونہ کا انتقال بھی وہیں ہوا اور ان کو وہاں ہی دفن کیا گیا جہاں حضور نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور متعدد

هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

طرح لیث نے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا تو آپ احرام میں نہ تھے

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ -

محرم کیلئے شکار کھانے کا حکم

٨٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ مُفَسَّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَأْسًا إِذَا لَمْ يَصْطَدْهُ أَوْ يُصْطَدْ مِنْ أَجْلِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ هٰذَا أَحْسَنُ حَدِيثٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے اس باب میں حضرت ابوقتادہ اور طلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر مفسر ہے مطلب کیلئے حضرت جابر سے سماع ثابت نہیں بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے وہ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جبکہ نہ تو اس نے خود شکار کیا ہو اور نہ ہی اس کیلئے شکار کیا گیا ہو امام شافعی فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث احسن اور زیادہ قیاس کے مطابق ہے اسی پر عمل ہے۔ اور امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

٨٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب مکہ کے ایک راستے میں پیچھے آپ اپنے بعض احرام باندھے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ حضور سے پیچھے رہ گئے وہ خود احرام سے نہیں تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سیدھے ہو گئے اور ساتھیوں سے کوڑا مانگا ساتھیوں نے انکار کیا تو نیزہ مانگا۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ نے خود اٹھایا اور گورخر پر حملہ کر کے قتل کر دیا بعض صحابہ کرام نے اس سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

٨٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ

قتیبہ نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت ابوقتادہ سے ایک روایت نقل کی ابو نضر کی روایت کی طرح اس میں بھی گورخر کا ذکر ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت

أسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل معكم من لحمه شيء قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في كراهية لحم الصيد للمحرم.

۸۲۳- حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله أن ابن عباس أخبره أن الصعب بن جثامة أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر به بالأبواء أو بودان فأهدى له حمارا وحشيا فرده عليه فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه الكراهية قال إنه ليس بنا رد عليك ولكنا حرم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى هذا الحديث وكرهوا أكل الصيد للمحرم وقال الشافعي إنما وجه هذا الحديث عندنا إنما رده عليه لما ظن أنه صيد من أجله وتركه على التنزه وقد روى بعض أصحاب الزهري عن الزهري هذا الحديث وقال أهدى له لحم حمار وحش وهو غير محفوظ وفي الباب عن علي وزيد بن أرقم.

باب ما جاء في صيد البحر للمحرم.

۸۲۴- حدثنا أبو كريب نا وكيع عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم عن أبي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حج أو عمرة فاستقبلنا رجل من جراد فجعلنا نضربه بسياطنا وعصينا فقال النبي صلى الله عليه وسلم كلوه فإنه من صيد البحر قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ (بچا ہوا) ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا مقام ودان میں ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک گورخر کا تحفہ پیش کیا آپ نے واپس لوٹا دیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم نے کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس لیے کہ ہم محرم ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے ان کے نزدیک محرم کو شکار (کا گوشت) کھانا مکروہ ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ آپ نے اس خیال سے لوٹا دیا کہ شاید یہ آپ کے لیے شکار کیا گیا ہو۔ لہذا آپ نے محض احتیاطاً اسے کھانے سے اجتناب فرمایا بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر کا گوشت پیش کیا گیا لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ٹڈیوں کا ایک دل ہمارے سامنے آیا تو ہم اسے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے مارنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوالمہزم کی روایت سے پہچانتے

الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ قَزَعَةَ وَاسْمُ أَبِيْ قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ۔

آپ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا۔ تو کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا ہم صرف شعبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے اسے ابو قزعہ سے روایت کیا۔ ابو قزعہ کا نام سوید بن حجر ہے۔

بَابُ ۵۸۱ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

طواف کا طریقہ

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا پھر دائیں جانب چل دیے۔ تین چکر رمل کر کے (تیز تیز شانے ہلاتے ہوئے) لگائے اور چار چکر اپنی رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیت پڑھی۔

(مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ) پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا۔ دو رکعتوں کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور پھر صفا کی طرف چل پڑے میرا خیال ہے آپ نے پڑھا ان الصفا والمروۃ (الآیۃ) بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ ۵۸۲ مَا جَاءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ۔

حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور پھر چار عام رفتار سے چکر لگایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر بھول کر

عند أهل العلم قال الشافعي إذا ترك الرمل عمدا فقد أساء ولا شيء عليه وإذا لم يرمل في الأشواط الثلاثة لم يرمل فيما بقي وقال بعض أهل العلم ليس على أهل مكة رمل ولا على من أحرم منها۔

رمل (تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں۔ اور اگر پہلے تین پھیروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں نہ کرے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ اہل مکہ پر رمل نہیں اور نہ ہی ان پر جنہوں نے مکہ کرمہ سے احرام باندھا۔

باب ۵۸۲ ما جاء في استلام الحجر والركن اليماني دون ما سواهما۔

۸۲۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان ومعمر عن ابن خثيم عن أبي الطفيل قال كنت مع ابن عباس ومعاوية لا يمر بركن إلا استلمه فقال له ابن عباس إن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يستلم إلا الحجر الأسود والركن اليماني فقال معاوية ليس شيء من البيت مهجورا وفي الباب عن عمر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم أن لا يستلم إلا الحجر الأسود والركن اليماني۔

حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم حضرت ابن عباس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے۔ حضرت معاویہ جس رکن سے گزرتے بوسہ دیتے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کوئی چیز خالی نہیں چھوڑی گئی۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا جائے۔

باب ۵۸۳ ما جاء أن النبي صلى الله عليه وسلم طاف مضطبعا۔

۸۲۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا قبيصة عن سفيان عن ابن جريج عن عبد الحميد عن ابن يعلى عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت مضطبعا وعليه برد قال أبو عيسى هذا حديث الثوري عن ابن جريج لا نعرفه إلا من حديثه فهو حديث حسن صحيح وعبد الحميد هو ابن جبير بن شيبة عن ابن يعلى عن أبيه وهو يعلى بن

حالت اضطباع میں طواف کرنا

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ پر چادر مبارک تھی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم سفیان ثوری کی اس حدیث کو ابن جریج سے صرف اسی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالحمید سے مراد ابن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلی کے والد حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ

آمِینَہٗ۔ ہیں۔

فائدہ: چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ ۵۸۴ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَقْبِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاذَى بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر اس تک پہنچنا ناممکن ہو تو ہاتھ لگا کر اسے چوم لے اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکتا ہو تو جب وہاں پہنچے اس کی طرف منہ کر کے "اللہ اکبر" کہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۸۵ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ۔

صفا سے سعی شروع کرنا

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَأَتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَإِنْ بَدَأَ بِالْمَرْوَةِ لَمْ يُجْزِهِ وَبَدَأَ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا۔ مقام ابراہیم پر آئے قرآن آیت تلاوت کی (ترجمہ) "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو" آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا "ہم اس مقام سے ابتداء کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا" یہ کہہ کر آپ نے صفا سے سعی شروع کیا اور پڑھا "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مروہ سے پہلے صفا سے آغاز کیا جائے۔ اگر

بَابٌ ۵۴ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

سوار ہو کر طواف کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر طواف کیا۔ جب آپ رکن کے پاس پہنچے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوطفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک بلا عذر سوار ہو کر طواف اور سعی کرنا مکروہ ہے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

بَابٌ ۵۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ وَلَهُ أَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا۔

طواف کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ گناہوں سے ایسے باہر آئے گا۔ جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حضرت ابن عباس سے موقوفاً مروی ہے۔

حضرت ایوب کہتے ہیں۔ لوگ عبداللہ بن سعید کو ان کے والد سعید بن جبیر سے افضل خیال کرتے تھے ان کے ایک بھائی تھے جن کا نام عبدالملک بن سعید بن جبیر ہے۔ ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

باب ۵۸۹ ما جاء في الصلوة بعد العصر وبعد الصبح في الطواف لمن يطوف

۸۵۱ - حدثنا ابو عمار وعلي بن خشرم قالا نا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن عبد الله بن باباه عن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا بني عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البيت وصلى اية ساعة شاء من ليل او نهار وفي الباب عن ابن عباس وابي ذر قال ابو عيسى حديث جبير بن مطعم حديث حسن صحيح وقد رواه عبد الله بن ابي نجيح عن عبد الله بن باباه ايضا وقد اختلف اهل العلم في الصلوة بعد العصر وبعد الصبح بمكة فقال بعضهم لا بأس بالصلوة والطواف بعد العصر وبعد الصبح وهو قول الشافعي واحمد واسحق واحتجوا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم اذا طاف بعد العصر لم يصل حتى تغرب الشمس وكذلك ان طاف بعد صلوة الصبح ايضا لم يصل حتى تطلع الشمس واحتجوا بحديث عمر انه طاف بعد صلوة الصبح فلم يصل وخرج من مكة حتى نزل بذي طوى فصلى بعد ما طلعت الشمس وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس۔

طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد مناف کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ رات اور دن میں جس وقت بھی وہ چاہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن ابی نجیح نے اسے عبداللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض فرماتے ہیں عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے۔ اسی طرح اگر صبح کی نماز کے بعد طواف کیا تو بھی طلوع شمس سے پہلے نماز نہ پڑھے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے یہاں تک کہ مقام ذی طویٰ میں اترکر طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھی۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۹۰ ما جاء ما يقرأ في ركعتي الطواف

۸۵۲ - حدثنا ابو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن عمران عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الطواف بسورتي الاخلاص

نماز طواف کی قرأت

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دو سورتیں (یعنی)

* قل یا ایہا الکافرون،

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ۔

۸۵۳ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

بَابُ ۵۹۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا۔

۸۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۸۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ وَقَالَا زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَشُعْبَةُ وَهِمَ فِيهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أُثَيْلٍ۔

اور قل ھو اللہ احد پڑھتے۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل ھو اللہ احد" پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی روایت سے اصح ہے یعنی اس میں جعفر بن محمد کی اپنے والد سے روایت جعفر کی اس روایت سے زیادہ صحیح ہے جسے وہ بواسطہ والد اور حضرت جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت

زید بن اثیع کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا آپ کس چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا چار باتوں کے ساتھ کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ ہو کر نہ کیا جائے۔ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک جمع نہ ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی میعاد تک ہے اور جس کی میعاد نہیں وہ چار ماہ تک ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے۔

ابن ابی عمر اور نصر بن علی (دونوں) نے بواسطہ سفیان ابواسحاق سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور زید بن اثیع کی جگہ زید بن یثیع کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ سے اس میں خطا ہوئی اور انہوں نے زید بن اثیل کہا۔

بَابُ ٥٩٢ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

٨٥٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

خانہ کعبہ میں داخل ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نہایت مسرور اور خوش دل تشریف لے گئے اور پریشان واپس ہوئے میں نے (سبب) پوچھا تو فرمایا میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور میں نے دل میں سوچا کہ نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٥٩٣ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

٨٥٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ بِلَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ بَأْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ لِأَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ۔

خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ صرف تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید فضل بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بلال حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرض نماز مکروہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نفل اور فرض دونوں میں کوئی حرج نہیں کیونکہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور نفل دونوں کے لیے ایک جیسا ہے۔

بَابُ ٥٩٤ مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ۔

٨٥٨۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ

تعمیر کعبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(فرماتے ہیں، حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

٨٦١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ أَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا قَوْلُهُ وَفِيْهِ عَنْ أَنَسٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو یہ مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے اور وہ غریب حدیث ہے

بَابُ ٥٩٥ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوْجِ إِلٰى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا

منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا

٨٦٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَجْلَحِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلٰى عَرَفَاتٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھائیں اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اسماعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

٨٦٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَجْلَحِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَشْيَاءَ وَعَدَّهَا وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور اسی وقت ہی عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مدینی نے بواسطہ یحییٰ، شعبہ کا قول نقل کیا کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۵۹۸ مَا جَاءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

۸۸۴ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهِ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِي لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ قَالَ اَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

بَابُ ۵۹۹ مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۸۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں سایہ دار جگہ نہ بنا دی جائے؟“ آپ نے فرمایا ”نہیں“ منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے۔ جو پہلے وہاں پہنچ جائیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منیٰ میں نماز قصر کرنا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ادا کیں۔ لوگ اس وقت سب سے زیادہ امن میں تھے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارثہ بن وہب حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں منیٰ میں دو رکعتیں نماز ادا کی۔ مکہ والوں کے لیے منیٰ میں نماز قصر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اہل مکہ منیٰ میں قصر نہ کریں۔ قصر صرف مسافر کے لیے ہے۔ ابن جریج، سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اہل مکہ بھی منیٰ میں قصر کر سکتے ہیں۔ امام اوزاعی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

باب ما جاء في الوقوف بعرفات والدعاء فيها

۸۶۶۔ حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن عبد الله بن صفوان عن يزيد بن شيبان قال أتانا ابن مربع الأنصاري ونحن وقوف بالموقف مكانا يباعده عمرو فقال إني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم إليكم يقول كونوا على مشاعركم فإنكم على إرث من إرث إبراهيم وفي الباب عن علي وعائشة وجبير بن مطعم والشريد بن سويد الثقفي قال أبو عيسى حديث ابن مربع حديث حسن لا نعرفه إلا من حديث ابن عيينة عن عمرو بن دينار وابن مربع اسمه يزيد بن مربع الأنصاري وإنما يعرف له هذا الحديث الواحد۔

۸۶۷۔ حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني البصري نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كانت قريش ومن كان على دينها وهم الحمس يقفون بالمزدلفة يقولون نحن قطين الله وكان من سواهم يقفون بعرفة فأنزل الله عز وجل ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث أن أهل مكة كانوا لا يخرجون من الحرم وعرفة خارج من الحرم فأهل مكة كانوا يقفون بالمزدلفة ويقولون نحن قطين الله يعني سكان الله ومن سوى أهل مكة كانوا يقفون بعرفات فأنزل الله تعالى ثم أفيضوا

عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا

یزید بن شیبان فرماتے ہیں۔ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ ہم اس وقت عرفات میں اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے جسے عمرو دور بتاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ترکوں سے ایک ترکہ پر ہو۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مربع حسن ہے۔ ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے پہچانتے ہیں جو عمرو بن دینار سے روایت کی گئی ہے۔ ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو ان کے دین پر تھے یعنی حمس، مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے والے ہیں۔ دوسرے لوگ عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے اور عرفات حرم سے باہر ہے۔ اہل مکہ مزدلفہ میں ٹھہر جاتے اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے قطین یعنی اس کے پاس رہنے والے ہیں۔ غیر مکی عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "پھر وہاں سے واپس

مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَ الْحُمْسُ هُمْ أَهْلُ الْحَرَمِ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

٨٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهِ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هَيْئَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ ثُمَّ أَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتٰى قُزَحَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى وَادِي مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ فَوَقَفَ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ أَفَيُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي

(رو) جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔ حمس سے مراد اہل حرم ہیں۔

تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارے کا سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر غروب آفتاب کے وقت آپ واپس تشریف لائے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا اور اسی حالت میں ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ لوگ دائیں بائیں (اونٹوں کو) چلانے کے لیے مارتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور فرماتے لوگو! اطمینان سے چلو۔ پھر آپ مزدلفہ پہنچے وہاں دو نمازیں (مغرب وعشاء) اکٹھی پڑھیں۔ صبح ہوئی تو مقام قزح تشریف لائے اور وہاں ٹھہرے (فرمایا) یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو (چابک) لگائی وہ دوڑ پڑی حتیٰ کہ وادی سے نکل کر آپ ٹھہر گئے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر جمرہ پر پہنچ کر کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور سارے کا سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے (راوی) قبیلہ خثعم کی ایک نوجوان عورت نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا اس نے عرض کیا (میرا) باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔ راوی کہتے ہیں آپ نے حضرت فضل بن عباس کی گردن (دوسری طرف) پھیر دی۔ اس پر حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنے چچازاد کی گردن کیوں پھیر لی؟ آپ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا اور ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ ایک شخص نے آکر مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف (طواف افاضہ) کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈائے یا فرمایا بال

ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَ هَذَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي رَحْلِهِ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ إِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْإِمَامُ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

کرواسے کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے جانور ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو کوئی حرج نہیں پھر آپ بیت اللہ شریف کے پاس گئے اس کا طواف کیا اور پھر آپ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبد المطلب کی اولاد! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) یعنی اس سنت میں ہر کوئی اتباع سنت میں زمزم کا پانی نکالنے کی کوشش کرے گا۔ (مترجم) اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی طرح عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں کئی راویوں نے سفیان ثوری سے اسی کی مثل حدیث روایت کی ہے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عرفات میں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں بعض اہل علم کہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے خیمے میں اکیلا نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو بھی امام کی طرح وہ دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی سے زید بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بِشْرٌ وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَزَادَ فِيهِ أَبُو نُعَيْمٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

عرفات سے واپسی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیزی سے چلے بشر نے الفاظ زائد کیے کہ آپ مزدلفہ سے واپس لوٹے آپ پرسکون تھے اور سکون سے ہی چلنے کا آپ نے حکم بھی فرمایا ابو نعیم الفاظ نقل کیے کہ آپ نے ٹھیکری کی طرح کی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم کو نہ دیکھوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

فائدہ: حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال مبارک کے وقت سے آگاہ کر دیا تھا اسی لیے آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ شاید میں آئندہ سال تمہیں نہ دیکھوں۔ موت کے وقت یا جگہ سے خدا کے بتائے بغیر کوئی آگاہ نہیں لیکن جسے چاہے وہ مطلع فرمائے۔ قرآن پاک کی آیات اور احادیث میں اپنی تطبیق بحد و تعداد لازم ہے۔ مترجم

باب ٦٠٣: مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

٨٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

٨٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيَى وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوٰى إِسْرَائِيلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَمَّا أَبُو إِسْحٰقَ فَإِنَّمَا رَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْمَغْرِبِ دُونَ جَمْعٍ فَإِذَا أَتٰى جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سفیان بہتر ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابو ایوب، عبداللہ بن مسعود، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے یہ حدیث ابو اسحاق اور مالک کے دو بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ ابن عمر سے سعید بن جبیر کی روایت بھی حسن صحیح ہے سلمہ بن کہیل نے اسے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے اور ابو اسحاق نے مالک کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر سے روایت کیا۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مزدلفہ (پہنچنے) سے پہلے مغرب کی نماز نہ پڑھے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کرے۔ دونوں کے درمیان نفل نہ پڑھے بعض علماء نے اسے ہی اختیار کیا ہے اور سفیان

فِيمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشَّى وَوَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيُقِيمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

٨٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيَى وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى بِهِ۔

٨٤٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثوری کا یہی قول ہے۔ سفیان فرماتے ہیں اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھالے۔ کپڑے اتارے پھر اقامت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ جمع کرے۔ مغرب کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہہ کر عشاء کی نماز پڑھے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا

عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کے چند آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے ان لوگوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے منادی کو حکم فرمایا اس نے اعلان کیا۔ حج عرفات میں ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی رات صبح ہونے سے پہلے آجائے اس نے حج کو پالیا منیٰ کے تین دن ہیں جو جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آگیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو ٹھہر رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ کہ آپ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور بکیر بن عطاء عبدالرحمٰن بن یعمر سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً نقل کی۔ ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ یہ نہایت عمدہ حدیث ہے۔ سفیان ثوری نے اسے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین کا عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے عرفات میں نہ ٹھہرا۔ اس کا حج چھوٹ گیا صبح کے بعد آنے سے حج نہ ہوگا۔ اسے عمرہ کر کے دوسرے سال حج کرے۔ سفیان ثوری،

وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ أُمُّ الْمَنَاسِكِ۔

شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (مسائل حج کی اصل) ہے۔

۸۸۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا۔ قسم بخدا میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں۔ کیا میرا حج ہو گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا۔ اس سے پہلے ایک رات دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی میل کچیل دور ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجنا

۸۸۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مزدلفہ سے مسافروں کا سامان دے کر اپنے عیال کے ہمراہ رات کے پہلے ہی بھیج دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ

نا مشاش [illegible] قال ابو عيسى حديث ابن عباس بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقل من جمع بليل حديث صحيح روي عنه من غير وجه وروى شعبة هذا الحديث عن مشاش عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة اهله من جمع بليل وهذا الحديث خطأ اخطأ فيه مشاش وزاد فيه عن الفضل بن عباس وروى ابن جريج وغيره هذا الحديث عن عطاء عن ابن عباس ولم يذكروا فيه عن الفضل بن عباس۔

ام حبیبہ، اسماء اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ اور ان سے کئی طرق سے مروی ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ مشاش عطاء اور ابن عباس، حضرت فضل بن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو مزدلفہ سے پہلے ہی رات کو بھیج دیا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی اور فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا۔ ابن جریج وغیرہ نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں۔

۸۸۷۔ حدثنا ابو كريب نا وكيع عن المسعودي عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة اهله فقال لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم لم يروا باسا ان يتقدم الضعفة من المزدلفة بليل يصيرون الى منى وقال اكثر اهل العلم بحديث النبي صلى الله عليه وسلم انهم لا يرمون حتى تطلع الشمس ورخص بعض اهل العلم في ان يرموا بليل والعمل على حديث النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول الثوري والشافعي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو پہلے بھیج دیا اور فرمایا۔ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک کمزور لوگوں کو رات کے وقت منیٰ کی طرف بھیجنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حدیث کے مطابق بعض علماء نے فرمایا کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض علماء نے رات کے وقت کنکریاں مارنے کی اجازت دی ہے۔ بہرحال عمل احادیث ہی پر ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۶۰۶

۸۸۸۔ حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يرمي يوم النحر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے۔ لیکن دوسرے دنوں میں

ضحًى وأما بعد ذلك فبعد زوال الشمس قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم أنه لا يرمي بعد يوم النحر إلا بعد الزوال۔

زوال شمس کے بعد مارتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی کے دن کے بعد زوال آفتاب کے بعد ہی کنکریاں ماری جائیں۔

باب ما جاء أن الإفاضة من جمع قبل طلوع الشمس۔

مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے

۸۷۸۔ حدثنا قتيبة نا أبو خالد الأحمر عن الأعمش عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أفاض من قبل طلوع الشمس وفي الباب عن عمر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وإنما كان أهل الجاهلية ينتظرون حتى تطلع الشمس ثم يفيضون۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ دور جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے۔ اور پھر لوٹتے تھے۔

۸۷۹۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود قال أنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت عمرو بن ميمون يقول كنا وقوفا بجمع فقال عمر بن الخطاب إن المشركين كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس وكانوا يقولون أشرق ثبير وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم فأفاض عمر قبل طلوع الشمس قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے سے پہلے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے "ثبیر! چمک" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی"۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلوع آفتاب سے پہلے چل پڑے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء أن الجمار التي ترمى مثل حصى الخذف۔

چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں

۸۸۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمار بمثل حصى الخذف وفي الباب عن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خذف (جو دو انگلیوں سے پھینکی جائے) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں حضرت

سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ جُنْدُبٍ الْأَزْدِيَّةُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ الْجِمَارُ الَّتِي يُرْمَى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ۔

سلیمان بن عمرو بن احوص بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباس، فضل بن عباس، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے علماء نے اختیار کیا ہے کہ ایسی کنکریاں ماری جائیں۔ وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جا سکے۔

بَابُ ۶۰ مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں پھینکتے تھے
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۱ مَا جَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا۔

سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْجِمَارِ وَوَجْهُ الْحَدِيثِ عِنْدَنَا أَنَّهُ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيُقْتَدَى بِهِ فِي فِعْلِهِ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابر، قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء کے نزدیک پیدل چل کر کنکریاں مارنا اچھا ہے۔ ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ تاکہ آپ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ علماء کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے پیدل جاتے اور اسی طرح واپس آتے تھے۔

ذَا [illegible] إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَمْشِي فِي الْأَيَّامِ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَأَنَّ مَنْ قَالَ هَذَا إِنَّمَا أَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِعْلِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ إِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مِنْ هَهُنَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ أَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي رَمَى مِنْ حَيْثُ قَدَرَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بَطْنِ الْوَادِي۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض محدثین نے اسے عبید اللہ سے غیر مرفوعاً بیان کیا۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ قربانی کے دن سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل کنکریاں مارے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا خیال کیا۔ کیونکہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے دن سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ جمرہ عقبہ پر آئے تو وادی کے درمیان قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنی داہنی جانب سے کنکریاں مارنے لگے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے پھر فرمایا اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی جگہ سے اس ذات بابرکات نے کنکریاں پھینکی تھیں جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

حضرت وکیع نے مسعودی سے سند ذکر کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت فضل بن عباس، ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی بطن وادی سے سات کنکریاں پھینکے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے پھینکنا شروع نہ ہو تو جہاں سے ہو سکے پھینک دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمرات کو

أبي زياد عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنما جعل رمي الجمار والسعي بين الصفا والمروة لإقامة ذكر الله قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

کنکریاں مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۱۲ ما جاء في كراهية طرد الناس عند رمي الجمار۔

کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو ہٹانا مکروہ ہے

۸۸۷۔ حدثنا أحمد بن منيع نا مروان بن معاوية عن أيمن بن نابل عن قدامة بن عبد الله قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يرمي الجمار على ناقة ليس ضرب ولا طرد ولا إليك إليك وفي الباب عن عبد الله بن حنظلة قال أبو عيسى حديث قدامة بن عبد الله حديث حسن صحيح وإنما يعرف هذا الحديث من هذا الوجه وهو حديث حسن صحيح وأيمن بن نابل هو ثقة عند أهل الحديث۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں پھینکتے دیکھا۔ نہ کوئی مار پیٹ تھی نہ ادھر ادھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث قدامہ بن عبداللہ حسن صحیح ہے یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

باب ۶۱۳ ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة۔

اونٹ اور گائے میں شرکت

۸۸۸۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن أنس عن أبي الزبير عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة وعائشة وابن عباس قال أبو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون الجزور عن سبعة والبقرة عن سبعة وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وروي عن ابن عباس

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ اونٹ اور گائے سات سات آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ سفیان ثوری، امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ یہ اسلام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ عَشَرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْجَزُورِ عَشَرَةً قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشْعَارِ الْبُدْنِ۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَأَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو حَسَّانَ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْإِشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ حِيْنَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوْا إِلٰى قَوْلِ أَهْلِ الرَّأْيِ فِي هٰذَا فَإِنَّ الْإِشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّائِبِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ أَشْعَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

سے منقول ہے کہ گائے اور اونٹ دس دس آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ حدیث ابن عباس کو ہم صرف ایک طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران عید قربان آگئی تو ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث یعنی حدیث حسین بن واقد غریب ہے۔

اونٹ پر نشان لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر اونٹنی کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں اور اس کی کوہان کی دائیں جانب سے زخمی کر کے نشان لگایا اور خون صاف کر دیا۔ اس باب میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔ اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے وہ اشعار کو سنت کہتے ہیں۔ امام ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یوسف بن عیسیٰ وکیع سے سنا۔ انہوں نے حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اس معاملے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو نشان لگانا سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں بدعت ہے۔ نیز امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو السائب سے سنا وہ کہتے ہیں۔ ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا۔ (نشان لگایا) اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْإِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ وَكِيعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَقُولُ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَحَقَّكَ بِأَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تَخْرُجَ حَتَّى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هَذَا.

یہ شعار (اعضاء کا) کاٹنا ہے اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے۔ میں نے وکیع کو دیکھا سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں کہتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے۔ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کیا جائے۔ اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک تم اپنے قول سے باز نہ آجاؤ۔

فائدہ: اشعار اپنی حد کے اندر جو اندر گوشت نہ کاٹا جائے تو اس کی کراہت نہیں۔ لیکن ایسی صورت جو جانور کی ہلاکت کا باعث ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (مترجم)

بَابٌ ۶۱۵

ہدی کا جانور خریدنا

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَصَحُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث ثوری سے صرف یحییٰ بن یمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ صحیح تر ہے۔

بَابٌ ۶۱۶ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيدُ الْحَجَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَالطِّيبِ حَتَّى يُحْرِمَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھے پھر آپ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی کوئی کپڑا چھوڑا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں۔ حج کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے نہ تو سلا ہوا کپڑا حرام ہوتا ہے اور نہ ہی خوشبو، جب تک کہ احرام نہ باندھے بعض علماء فرماتے ہیں ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے وہ سب کچھ واجب ہو جاتا ہے۔ جو احرام باندھنے سے واجب ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ۔

٨٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيْدَ الْغَنَمِ۔

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھتی تھی اور یہ جانور سب بکریاں ہوتیں پھر آپ احرام نہیں باندھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ۔

٨٩٤ - حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُؤَيْبٍ أَبِيْ قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ نَاجِيَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ إِذَا عَطِبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِهِ وَيُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُوْنَهُ وَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالُوْا إِنْ أَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ مِقْدَارَ مَا أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ۔

ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ فرمایا اسے ذبح کر دو پھر اس کے (ہار والے) جوتے اس کے خون میں ڈبو کر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو تاکہ وہ اسے کھائیں۔ اس باب میں ذویب (ابو قبیصہ خزاعی رضی اللہ عنہ) سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ اگر نفلی ہدی مرنے کے قریب ہو تو اس سے نہ خود کھائے نہ اس کے ساتھی کھائیں بلکہ لوگوں کے لیے چھوڑ دیں تاکہ وہ اس سے کھائیں یہ اس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ فرماتے ہیں اگر اس سے کچھ بھی کھایا تو کھانے کی مقدار تاوان دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر نفلی ہدی سے کھائے گا تو تاوان دینا ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ۔

٨٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

ہدی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ اِذَا احْتَاجَ اِلٰى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَا لَمْ يُضْطَرَّ اِلَيْهَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس یا تیرے لیے ہلاکت ہے۔ سوار ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت ہدی پر سوار ہونے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب تک سوار ہونے پر مجبور نہ ہو سوار نہ ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يُبْدَاُ فِي الْحَلْقِ۔

سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کیے جائیں

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا پھر حجام (مونڈنے والا) کی طرف اپنے سر مبارک کا دایاں حصہ کیا اس نے مونڈا آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے پھر دوسرا حصہ حجام کے سامنے کیا اس نے اسے مونڈا تو آپ نے فرمایا۔ یہ بال لوگوں میں (تبرک کے لیے) تقسیم کر دو۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان عن ابن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

بال منڈوانا اور کتروانا

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سر منڈوایا جبکہ بعض صحابہ کرام نے بال کتروائے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔ پھر فرمایا۔ بال کتروانے

الْمُقَصِّرِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أُمِّ الْحُصَيْنِ وَمَارِبَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مَرْيَمَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَإِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ۔

والوں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحم فرمائے) اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ام حصین، مارب، ابو سعید، ابو مریم، حبشی بن جنادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک منڈوانا بہتر ہے۔ اگرچہ کتروانا بھی کافی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے بال منڈوانا منع ہیں

۸۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا

۹۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَلْقًا وَيَرَوْنَ أَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيرَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

محمد بن بشار بھی ابو داؤد اور ہمام، خلاس سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی میں اضطراب ہے۔ حماد بن سلمہ بھی یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت کے لیے سر منڈوانا نہیں بلکہ بال کتروانے چاہییں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ۔

ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم

۹۰۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی کرلو کوئی حرج نہیں۔ ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے

فَلَا حَرَجَ وَسَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

قربانی کرلی (کیا جائز ہے؟) آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو۔ کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس، ابن عمر اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں افعال حج میں تقدیم و تاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

بَابُ ۷۷۲ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ.

احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا

۹۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَقَ أَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کے) احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور قربانی کے دن طواف سے پہلے مشک والی خوشبو لگائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے لیے قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینک لینے، یا جانور ذبح کر لینے اور حلق کروانے کے بعد عورتوں کے سوا وہ سب کچھ حلال ہو جاتا ہے جو ابھی تک (اس پر احرام) حرام تھا۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عورتوں اور خوشبو کے سوا اس کے لیے سب چیزیں حلال ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی نظریہ ہے اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۴۳۵ مَا جَاءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ (بعض) صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ حاجی جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ کہنا ختم نہ کرے۔ امام شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۳۶ مَا جَاءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا انْتَهٰى إِلٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں حجر اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ بند نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ ختم نہ کرے بعض علماء فرماتے ہیں مکہ کی بستی پہنچ جائے تو تلبیہ ختم کر دے۔ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے۔ سفیان ثوری شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۴۳۷ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ

رات کو طواف زیارت کرنا

حضرت ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت

عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يُّؤَخَّرَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّزُوْرَ يَوْمَ النَّحْرِ وَوَسَّعَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّؤَخَّرَ وَلَوْ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ مِنٰى۔

بَابُ ۶۲۸ مَا جَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

۹۰۶- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى اَلتَّحْصِيْبُ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ۶۲۹

۹۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ

کر رات تک مؤخر فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء نے طواف زیارت رات تک مؤخر کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک قربانی کے دن طواف زیارت مستحب ہے۔ بعض نے وسعت دیتے ہوئے منیٰ کے آخر تک مؤخر کرنے کی اجازت دی ہے۔

وادیٔ ابطح میں اترنا

حضرت عبیداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم وادی ابطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابو رافع اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح غریب ہے ہم اسے عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک وادی ابطح میں اترنا مستحب ہے۔ واجب نہیں، جو چاہے اترے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ وادی ابطح میں اترنا حج کے افعال سے نہیں، یہ ایک مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں۔ وہ ایک منزل ہے، جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی ابطح میں اترنا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وادی ابطح میں اترنے کی وجہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں اس لیے اترتے تھے کہ آپ کے تشریف لے جانے کے لیے یہ آسان تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن هشام بن عروة نحوه.

باب ٦٣ ما جاء في حج الصبي

٩٠٩۔ حدثنا محمد بن طريف الكوفي نا ابو معاوية عن محمد بن سوقة عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال رفعت امرأة صبيا لها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ألهذا حج قال نعم ولك اجر وفي الباب عن ابن عباس حديث جابر حديث غريب.

٩١٠۔ حدثنا قتيبة نا قزعة بن سويد الباهلي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روي عن محمد بن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا.

٩١١۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا حاتم بن اسمعيل عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد قال حج بي ابي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وانا ابن سبع سنين قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد اجمع اهل العلم ان الصبي اذا حج قبل ان يدرك فعليه الحج اذا ادرك لا تجزئ عنه تلك الحجة عن حجة الاسلام وكذلك المملوك اذا حج في رقه ثم اعتق فعليه الحج اذا وجد الى ذلك سبيلا ولا يجزئ عنه ما حج في حال رقه وهو قول الثوري والشافعي واحمد واسحق.

٩١٢۔ حدثنا محمد بن اسمعيل الواسطي قال سمعت ابن نمير عن اشعث بن سوار عن ابي

ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

بچے کا حج

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنا بچہ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر غریب ہے۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ محمد بن منکدر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث بھی روایت کی ہے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا۔ میں بھی ساتھ تھا۔ اس وقت میں سات سال کا تھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اتفاق ہے کہ اگر بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو بلوغت کے بعد بشرط استطاعت حج واجب ہوگا یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غلام نے حالت غلامی میں حج کیا تو آزادی کے بعد استطاعت کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ غلامی کا حج کافی نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی

الزبير عن جابر قال كنا إذا حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فكنا نلبي عن النساء ونرمي عن الصبيان قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وقد أجمع أهل العلم على أن المرأة لا يلبي عنها غيرها بل هي تلبي عن نفسها ويكره لها رفع الصوت بالتلبية.

باب ۹۳ ما جاء في الحج عن الشيخ الكبير الميت.

۹۱۰ - حدثنا أحمد بن منيع قال ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب قال حدثني سليمان بن يسار عن عبد الله بن عباس عن الفضل بن عباس أن امرأة من خثعم قالت يا رسول الله إن أبي أدركته فريضة الله في الحج وهو شيخ كبير لا يستطيع أن يستوي على ظهر البعير قال حجي عنه وفي الباب عن علي وبريدة وحصين بن عوف وأبي رزين العقيلي وسودة وابن عباس قال أبو عيسى حديث الفضل بن عباس حديث حسن صحيح وروي عن ابن عباس أيضا عن سنان بن عبد الله الجهني عن عمته عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وسألت محمدا عن هذه الروايات فقال أصح شيء في هذا ما روى ابن عباس عن الفضل بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد ويحتمل أن يكون ابن عباس سمعه من الفضل وغيره عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم روى هذا فأرسله ولم يذكر الذي سمعه منه قال أبو عيسى وقد صح عن النبي صلى الله عليه وسلم

طرف سے تلبیہ کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں پھینکتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی تلبیہ نہ کہے۔ بلکہ وہ خود کہے۔ لیکن اس کے لیے تکبیر کی آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد پر حج فرض ہے لیکن وہ بوڑھے ہیں۔ اونٹ کی پیٹھ پر نہیں بیٹھ سکتے۔ آپ نے فرمایا تم ان کی طرف سے حج کرو۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، حصین بن عوف، ابورزین عقیلی، سودہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے سنان بن عبداللہ جہنی اور ان کی پھوپھی کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری سے ان روایات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس باب میں اصح روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عباس نے بواسطہ فضل بن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباس نے یہ حدیث فضل ابن عباس وغیرہ کے واسطے سے حضور سے سن کر مرسلا روایت کی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔

وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيْثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَرَوْنَ أَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا أَوْصٰى أَنْ يُّحَجَّ عَنْهُ حُجَّ عَنْهُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا كَانَ كَبِيْرًا أَوْ بِحَالٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَّحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے ان سب کے نزدیک میت کی طرف سے حج جائز ہے امام مالک فرماتے ہیں، اگر میت نے (مرنے سے پہلے) وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے بعض علماء نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کر سکتا ہو۔ ابن مبارک اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ مِنْهُ۔

٩١٢ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَإِنَّمَا ذُكِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْ يَّعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَأَبُوْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهٗ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں نہ حج و عمرہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی سفر کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

٩١٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا

عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

٩١٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم

عمر بن علي عن الحجاج عن محمد بن المنكدر عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن العمرة أواجبة هي قال لا وأن تعتمروا فهو أفضل قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول بعض أهل العلم قالوا ليست بواجبة وكان يقال هما حجان الحج الأكبر يوم النحر والحج الأصغر العمرة وقال الشافعي العمرة سنة لا نعلم أحدا رخص في تركها وليس فيها شيء ثابت بأنها تطوع قال وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو ضعيف لا تقوم بمثله الحجة وقد بلغنا عن ابن عباس أنه كان يوجبها۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ افضل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں عمرہ واجب نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دو حج ہیں۔ بڑا حج قربانی کے دن اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں عمرہ سنت ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کے چھوڑنے کی اجازت دی ہو۔ اس کے نفل ہونے کے بارے کوئی حدیث ثابت نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ضعیف روایت ثابت ہے۔ جس سے دلیل قائم نہیں کی جا سکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہمیں ایک روایت پہنچی ہے کہ یہ واجب ہے۔

باب ٦٣٣ منه

عنوان بالا کا دوسرا باب

٩١٥- حدثنا أحمد بن عبدة الضبي ثنا زياد بن عبد الله عن يزيد بن أبي زياد عن مجاهد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت العمرة في الحج إلى يوم القيامة وفي الباب عن سراقة بن مالك بن جعشم وجابر بن عبد الله قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن ومعنى هذا الحديث أن لا بأس بالعمرة في أشهر الحج وهكذا قال الشافعي وأحمد وإسحاق ومعنى هذا الحديث أن أهل الجاهلية كانوا لا يعتمرون في أشهر الحج فلما جاء الإسلام رخص النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك قال دخلت العمرة في الحج إلى يوم القيامة يعني لا بأس بالعمرة في أشهر الحج وأشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة لا ينبغي للرجل أن يهل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ اس باب میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی اور فرمایا۔ قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ کسی شخص کے لیے ان

بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

مہینوں کے سوا حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ عزت والے مہینے رجب، ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم (کے مہینے) ہیں۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ ٦٣٥ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ۔

عمرہ کی فضیلت

٩١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت ہی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٣٦ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ کرنا

٩١٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم سے عمرہ کرائیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٣٧ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ۔

جعرانہ سے عمرہ

٩٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتَّى

محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مقام جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھ کر نکلے۔ رات کے وقت ہی مکہ میں داخل ہوئے اپنا عمرہ پورا کیا اور راتوں رات وہاں سے چل پڑے۔ صبح کے وقت جعرانہ پہنچے گویا کہ آپ نے رات یہیں گزاری تھی۔ دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد میدان سرف کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک

جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

بَابُ ۹۳ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۹۴ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کر ذوالحجہ کے راستہ پر میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے اسی لیے لوگوں پر آپ کا عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محرش کعبی سے اس کے سوا کوئی دوسری روایت ہم نہیں جانتے۔

ماہ رجب میں عمرہ کرنا

حضرت عروہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مہینے میں عمرہ کیا آپ نے فرمایا رجب میں۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابن عمر ہر عمرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اور آپ نے کبھی بھی رجب کے مہینے میں عمرہ نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا۔ فرماتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے حدیث نہیں سنی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے۔ ان میں ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

ذی قعدہ میں عمرہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ٦٣ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَوَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُقَالُ هَرِمُ بْنُ خَنْبَشٍ قَالَ بَيَانٌ وَجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ وَقَالَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَوَهْبٌ أَصَحُّ وَحَدِيثُ أُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ إِسْحٰقُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

رمضان میں عمرہ

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر، ابوہریرہ، انس اور وہب بن خنبش رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن خنبش اور داؤد نے اودی اور شعبی سے ہرم بن خنبش نقل کیا۔ وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس طریق سے حسن غریب ہے۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب اس طرح ہے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے "قل ھو اللہ احد" پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

بَابُ ٦٤ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ أَوْ يَعْرَجُ۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ قَالَ وَ

احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں۔ مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا وہ احرام سے نکل گیا۔ اب اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا۔ اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری۔ حجاج سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَحَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ اَصَحُّ۔

۹۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور متعدد راویوں نے حجاج صواف سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ معمر اور معاویہ بن سلام نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو سے مرفوعاً روایت کی۔ حجاج صواف نے اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔ حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ حافظ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی۔

بَابُ ۷۳۳ مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط لگانا

۹۲۸ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّيْ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَسْمَاءَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُوْنَ اِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهٗ مَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ فَلَهٗ اَنْ يَحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ضباعہ بنت زبیر نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کیا میں شرط کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں۔ کہنے لگیں۔ کیسے کہوں؟ آپ نے (دیکھ کہو۔ حاضر ہوں۔ اے اللہ! تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس زمین میں جہاں تو روکے احرام سے باہر آجاؤں گی۔ اس باب میں حضرت جابر، اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ حج میں شرط کو جائز قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں اگر شرط رکھی تو بیماری پیش آنے یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے احرام سے باہر آسکتا ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے

أَهْلِ الْعِلْمِ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوا إِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَرَوْنَهُ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ۔

بَابُ ۶۲۲ مِنْهُ

۹۲۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۶۲۳ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ۔

۹۳۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنًى فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا كَانَتْ طَافَتِ الْإِفَاضَةَ ثُمَّ حَاضَتْ فَإِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ۔

۹۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

نزدیک حاجی کسی شرط سے شرط کا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں۔ اگر شرط کی تب بھی احرام سے نکلنے کا حق نہیں رکھتا۔ گویا کہ شرط کیا نہ کرنے کی طرح ہے۔

شرط نہ کرنا

حضرت سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط کرنے کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کیا تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو ایام منیٰ میں حیض آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا "کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے" صحابہ نے عرض کیا "انہوں نے طواف زیارت کر لیا ہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اب کوئی بات نہیں" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عورت طواف زیارت کر چکے پھر اسے حیض آئے تو وہ چلی جائے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحاق (اور امام ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اسے چاہیے کہ اس کا آخری وقت خانہ کعبہ میں ہو۔ البتہ حیض والی عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت ترک کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُولِفَ الْحَجَّاجُ فِي بَعْضِ هٰذَا الْإِسْنَادِ۔

باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارث بن عبداللہ بن اوس غریب ہے اسی طرح کئی راویوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اس کی مثل روایت کی لیکن بعض سندوں میں حجاج کے خلاف بھی مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا۔

قارن صرف ایک طواف کرے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ قارن صرف ایک طواف کرے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام فرماتے ہیں وہ دو طواف کرے اور (صفا مروہ کے درمیان) دو سعی کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ مِنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلَى ذٰلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا اسے دونوں کی طرف سے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ دراوردی اس لفظ کے ساتھ متفرد ہوا جبکہ متعدد راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر سے غیر مرفوعاً (موقوف) روایت

يَرْفَعُوهُ وَهُوَ أَصَحُّ.

کیا ہے اور یہی اصح ہے۔

بَابُ ۷۴۸ مَا جَاءَ أَنْ يَمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلَاثًا.

۹۳۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِي مَرْفُوعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا.

طوافِ وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مہاجر حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس سند کے علاوہ کئی طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

بَابُ ۷۴۹ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

۹۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو جب کسی بلند ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے (اللہ اکبر) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سیاحت کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی۔ اس باب میں حضرت براء انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۷۵۰ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ.

۹۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

احرام کی حالت میں مرنے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ

سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ سَقَطَ عَنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ أَوْ يُلَبِّي قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ إِحْرَامُهُ وَيُصْنَعُ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ۔

سے گر کر اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کر دیں اور سر نہ ڈھانپا جائے کیونکہ قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے لبیک کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کے ساتھ وہ عمل اختیار کیا جائے جو غیر محرم سے کیا جاتا ہے۔

بَابُ ۷۵۱ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيُضَمِّدُهَا بِالصَّبِرِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ۔

محرم کی دکھتی آنکھوں کا صبر سے علاج

عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور وہ اس وقت احرام میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں؟) انہوں نے فرمایا ان پر صبر کا لیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث سنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر صبر کا لیپ کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ محرم کے لیے دوائی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

بَابُ ۷۵۲ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَحُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

حالت احرام میں سر منڈانے پر فدیہ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے وہ محرم تھے اور ابھی مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ ایک ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ

٩٥٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت

عبید بن عمیر کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رکنین (حجر اسود اور رکن یمانی) پر لوگوں پر غلبہ کرتے ہیں میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! آپ دونوں رکنوں پر اس قدر غلبہ کرتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی رسول کو اس قدر غلبہ کرتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ان کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور میں نے آپ سے سنا کہ جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی ایک غلطی معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حماد بن زید نے بواسطہ عطاء بن سائب اور ابن عبید بن عمیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ

٩٦٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَوْ مِنَ

طواف میں کلام کرنا کیسا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ شریف کے گرد طواف، نماز کی مثل ہے۔ لیکن تم اس میں گفتگو کرتے ہو پس جو اس میں کلام کرے وہ نیکی ہی کی بات کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس اور دوسرے لوگوں سے بواسطہ طاؤس حضرت ابن عباس کا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ ہم صرف عطاء بن سائب کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک مستحب ہے کہ طواف میں صرف ضرورت کے تحت کلام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو یا علمی

الْعَلِيمِ۔

بَابُ ٦٥٨ مَا جَاءَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

٩٤٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

٩٥٠ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى الْمُقَتَّتُ الْمُطَيَّبُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَرَوٰى عَنْهُ النَّاسُ۔

بَابُ ٦٥٩

٩٥١ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ٦٦٠

٩٥٢ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ

کر۔

حجر اسود

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس پر گواہی دے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں بلا خوشبو زیتون کا تیل استعمال فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ مقتت کے معنی خوشبودار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فرقد سبخی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے فرقد سبخی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور لوگوں نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

زمزم کا پانی لے جانا

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی ساتھ لے جاتیں اور فرماتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے لے جاتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حج کے موقعہ پر مقامات نماز

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ نے آٹھویں ذی الحجہ

إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ فِي الْهَمِّ أَنَّهُ يَكُونُ كَفَّارَةً إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ۔

٩٥٥ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي مُوسَى وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى أَبُو غِفَارٍ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ فَهُوَ أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحَادِيثُ أَبِي قِلَابَةَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ فَهُوَ عِنْدِي عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ۔

٩٥٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قِيلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیع کا قول نقل کیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہیں سنا کہ فکروغم بھی گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

بیمار پرسی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل جنت کے پھل کھاتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوموسیٰ، براء، ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصم احول نے اسے بواسطہ ابوقلابہ ابی اشعث اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا آپ نے فرمایا بواسطہ ابی اشعث ابواسماء سے اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ ابوقلابہ کی احادیث (براہ راست) ابواسماء سے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابوقلابہ نے بواسطہ ابی اشعث، ابواسماء سے روایت کی ہے۔

ابوقلابہ نے بواسطہ ابواشعث اور ابواسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے "پوچھا گیا۔ جنت کے "خرفہ" سے کیا مراد ہے۔ تو فرمایا "اس کے پھل"۔"

عن أبي هريرة وأنس وجابر. قال أبو عيسى: حديث خباب حديث حسن صحيح. وقد روي عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا يتمنين أحدكم الموت لضر نزل به وليقل اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي.

۹۹۰ - حدثنا بذلك علي بن حجر أخبرنا إسماعيل بن إبراهيم أخبرنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم بذلك. قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح.

(فرماتے ہیں) حدیث خباب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی۔ موت کی تمنا نہ کرے۔ بلکہ یوں کہے۔ اے اللہ! جب تک میرا جینا بہتر ہے۔ مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرنا میرے لیے بہتر ہو۔ مجھے موت دے دینا۔

علی بن حجر نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۳ - ما جاء في التعوذ للمريض

بیمار کے لیے پناہ مانگنا

۹۹۱ - حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري حدثنا عبد الوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب عن أبي نضرة عن أبي سعيد أن جبريل أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد اشتكيت قال نعم قال بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس وعين حاسد بسم الله أرقيك والله يشفيك.

۹۹۲ - حدثنا قتيبة حدثنا عبد الوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب قال دخلت أنا وثابت البناني على أنس بن مالك فقال ثابت يا أبا حمزة اشتكيت فقال أنس أفلا أرقيك برقية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى قال اللهم رب الناس مذهب البأس اشف أنت الشافي لا شافي إلا أنت شفاء لا يغادر سقما. وفي الباب عن أنس وعائشة. قال أبو عيسى: حديث أبي سعيد حديث حسن صحيح. وسألت أبا زرعة عن هذا الحديث فقلت له رواية

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا "ہاں" جبریل امین نے کہا "میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی شر سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں وہی آپ کو شفا دے۔

عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ثابت بنانی نے کہا اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا۔ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے نہ جھاڑوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا "ہاں ضرور جھاڑیں" حضرت انس نے دعا مانگی۔ اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، سختی کو دور کرنے والے! تو شفا دے کیونکہ تیرے بغیر (حقیقتاً) کوئی شفا دینے والا نہیں۔ بیماری کو باقی نہ چھوڑنے والی شفا عطا فرما۔ اس باب میں حضرت انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابو سعید حسن

عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيحٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ۔

بیان کرتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالعزیز کی حدیث ابوسعید سے زیادہ صحیح ہے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا دونوں صحیح ہیں۔ عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالصمد بن عبدالوارث نے بواسطہ اپنے والد عبدالعزیز بن صہیب اور ابونضرہ حضرت ابوسعید سے روایت بیان کی اور عبدالعزیز بن صہیب نے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی حدیث نقل کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ۔

وصیت کی ترغیب

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں (بھی) اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے۔ لیکن وہ وصیت لکھ کر نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يُنْقَصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں بیمار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور پوچھا کیا تم نے وصیت کی؟ میں نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ" آپ نے فرمایا کتنے مال کی؟ میں نے عرض کیا "میں نے تمام مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کی وصیت کی ہے۔" آپ نے فرمایا "اولاد کے لیے کیا چھوڑا؟" کہنے لگے وہ مالدار ہیں۔ آپ نے فرمایا "دسویں حصے کی وصیت کرو" حضرت سعد کہتے ہیں میں تکرار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تیسرے حصے کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں ہم تیسرے حصے سے کم دینا مستحب سمجھتے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سعد حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی طریقوں سے

أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرَ عَلَيْهِ فِي هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا قُلْتُ مَرَّةً فَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا لَمْ أَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَإِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ قَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

بَابُ ۹۶۶ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ

موت کے وقت مریض کو کلمہ توحید کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب بیمار ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خاموش ہو جائے تو زیادہ تلقین کرنا مناسب نہیں۔ ابن مبارک سے مروی ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں کثرت کے ساتھ بار بار کلمہ توحید کی تلقین کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے ان سے فرمایا جب میں نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔ عبداللہ بن مبارک کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا جس کی آخری بات "لا الٰہ الا اللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا

موت کے وقت جان کنی کی سختی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور چہرۂ اقدس پر ملتے پھر دعا مانگتے۔ اے اللہ! موت کی سختی یا (فرماتے) موت کی بیہوشیوں میں میری مدد فرما۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت جو سختی دیکھی ہے۔ اس کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمان ابن علاء کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا وہ علاء بن لجلاج

الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَإِنَّمَا أَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

کے بیٹے ہیں۔ میں اس کو اسی طریق سے پہچانتا ہوں۔

بَابُ ۶۶۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

موت کا پسینہ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن پیشانی کے پسینے (موت کی سختی) سے مرتا ہے اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض محدثین فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن بریدہ سے قتادہ کا سماع ہمارے علم میں نہیں۔

بَابُ ۶۷۰

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْجُو اللّٰهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

موت کے وقت اُمید اور خوف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ نے فرمایا "اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟" کہنے لگا "یا رسول اللہ قسم بخدا۔ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی امید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس موقع پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید پوری عطا فرماتا ہے اور جس کا ڈر ہے اس سے بے خوف کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے اسے حضرت ثابت سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ۶۷۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ

تشہیر موت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اِبْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ نَا حَبِيْبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوْا بِيْ أَحَدًا إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

آپ نے فرمایا جب میں مر جاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تشہیر نہ ہو جائے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے موت کی خبر مشہور کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

٩٧٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا حَكَّامُ ابْنُ سَلْمٍ وَهَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کی تشہیر سے بچو۔ کیونکہ یہ جاہلیت کے کاموں سے ہے۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ "نعی" موت کے اعلان کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

٩٧٣ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ وَأَبُوْ حَمْزَةَ هُوَ مَيْمُوْنٌ الْأَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ أَنْ يُنَادٰى فِي النَّاسِ بِأَنَّ فُلَانًا مَاتَ لِيَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَإِخْوَانَهُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ۔

سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے بواسطہ عبد اللہ بن ولید عدنی، سفیان ثوری، ابو حمزہ، ابراہیم اور علقمہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوعاً حدیث روایت کی جس میں یہ الفاظ ذکر نہیں کہ "نعی" اعلان موت کا نام ہے۔ عنبسہ بواسطہ ابو حمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو حمزہ کا نام میمون اعور ہے یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبد اللہ غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک "نعی" مکروہ ہے ان کے نزدیک "نعی" کا مطلب لوگوں میں اعلان کرنا ہے کہ فلاں آدمی مر گیا ہے تاکہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں۔ بعض علماء کے نزدیک رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ [illegible] مَا جَاءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِی الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِی الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

صدمہ کے شروع میں صبر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صبر (کا زیادہ ثواب تو) شروع صدمہ میں ہوتا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر (تو) شروع صدمہ میں ہوتا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ [illegible] مَا جَاءَ فِیْ تَقْبِیْلِ الْمَیِّتِ۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَیِّتٌ وَهُوَ یَبْكِیْ اَوْ قَالَ عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوْا اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَیِّتٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

میت کو بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ رو رہے تھے یا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ سب فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ [illegible] مَا جَاءَ فِیْ غُسْلِ الْمَیِّتِ۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا خَالِدٌ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ فَاَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ

غسل میت

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ تین یا پانچ یا ضرورت

مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى
بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
إِنْ رَأَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ
فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ
فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ
فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا بِهِ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ
هٰؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ
وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَ هُشَيْمٌ أَظُنُّهُ
قَالَ فَأَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا
خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ
أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ
الْوُضُوءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ
عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ
الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَيْسَ لِغُسْلِ
الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُؤَقَّتٌ وَلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ
مَعْلُومَةٌ وَلٰكِنْ يُطَهَّرُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا قَالَ
مَالِكٌ قَوْلًا مُجْمَلًا يُغَسَّلُ وَيُنْقَى وَإِذَا أُنْقِيَ
الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ أَوْ مَاءٍ غَيْرِهِ أَجْزَأَ ذٰلِكَ
مِنْ غُسْلِهِ وَلٰكِنْ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُغْسَلَ ثَلَاثًا فَصَاعِدًا
لَا يُقْصَرُ عَنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَإِنْ
أَنْقَوْا فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَجْزَأَ وَلَا نَرَى أَنَّ
قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى
مَعْنَى الْإِنْقَاءِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُؤَقِّتْ وَكَذٰلِكَ
قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيثِ

یا پھر اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو پانی اور بیری کے
پتوں سے نہلانا اور آخری بار کافور ڈال دو یا فرمایا کچھ کافور
ڈال دو جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ حضرت
ام عطیہ فرماتی ہیں غسل سے فراغت پر ہم نے آپ کو
خبر دی تو آپ نے اپنا ازار بند ہماری طرف ڈال کر
فرمایا اسے اس کا شعار بناؤ۔ (یعنی کفن سے نیچے رکھو)
ہشیم کہتے ہیں۔ دوسری روایات میں یہ مجھے معلوم نہیں
شاید ہشام ان میں ہیں۔ یہ اضافہ ہے۔ ام عطیہ فرماتی ہیں
ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں۔ ہشیم کہتے
ہیں میرا خیال ہے راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے
ان کی چوٹیاں ان کے پیچھے ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے
خالد نے بواسطہ حفصہ و محمد، ام عطیہ سے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا دائیں طرف سے اور اعضائے
وضو سے شروع کرنا۔ اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا
سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام عطیہ حسن
صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے
آپ نے فرمایا میت کا غسل غسل جنابت جیسا ہے۔ مالک بن
انس فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک میت کے غسل کے لیے نہ
کوئی عدد مقرر ہے اور نہ ہی کوئی خاص طریقہ ہے۔ بس میت کو
پاک کیا جائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں امام مالک کا قول مجمل ہے
کہ نہلایا جائے اور صاف کیا جائے۔ خالص پانی یا کسی اور
پانی سے میت کو صاف کیا جائے تب بھی کافی ہے۔ لیکن میرے
نزدیک تین یا اس سے زیادہ مرتبہ نہلانا مستحب ہے تین سے
کم نہ کیا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں
تین یا پانچ بار غسل دو اگر تین مرتبہ سے کم میں ہی صفائی ہو جائے
تو بھی جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ خیال نہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب پاک کرنا ہے
خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے کوئی تعداد مقرر
نہیں۔ فقہاء کرام نے یہی فرمایا اور وہ حدیث کے معانی

وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَتَكُونُ الْغَسَلَاتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيَكُونُ فِي الْآخِرَةِ شَيْءٌ مِنْ كَافُورٍ.

بَابُ ۷۷۵ مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

۹۷۸ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ.

۹۷۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ ثِقَةٌ وَخُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ.

بَابُ ۷۷۶ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۹۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

کو زیادہ جانتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ ہر بار کا غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہو اور آخری میں کافور ڈال دیا جائے۔

میت کو خوشبو لگانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے زیادہ خوشبودار ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابوداؤد و شبابہ اور شعبہ، خلید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے۔ مستمر بن ریان نے بھی بواسطہ ابونضرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ مستمر بن ریان اور خلید بن جعفر (دونوں) ثقہ ہیں۔

میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو غسل دینے سے غسل ہے اور اس کو اٹھانے سے وضو۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے ابوہریرہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ میت کو غسل دینے کے بعد نہانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے

بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک [illegible]
اور بعض کے نزدیک (صرف) وضو ہے [illegible]

إِذَا اغْتَسَلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا أَرَى ذٰلِكَ وَاجِبًا وَهٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا أَرْجُو أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْوُضُوءُ فَأَقَلُّ مَا قِيلَ فِيهِ وَقَالَ إِسْحٰقُ لَا بُدَّ مِنَ الْوُضُوءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ.

فرماتے ہیں: میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنے کو اچھا سمجھتا ہوں لیکن واجب نہیں۔ امام شافعی نے بھی یہی فرمایا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں میرے خیال میں میت کو غسل دینے والے پر نہانا واجب نہیں لیکن وضو۔ تو یہ سب سے کم ہے جو اس کے متعلق کہی گئی۔ امام اسحاق فرماتے ہیں وضو کرنا ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے آپ نے فرمایا میت کو نہلانے کے بعد نہ غسل (فرض) ہے نہ وضو۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

اچھا کفن

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَيْنَا أَنْ يُكَفَّنَ فِيهَا الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكَفَنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہتر ہیں اور انہیں میں اپنے مرنے والوں کو کفن دیا کرو۔" اس باب میں حضرت سمرہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ انہی کپڑوں میں جن میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا ان ہی میں کفنایا جائے۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں۔ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا ہمیں پسند ہے۔ نیز اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

بَابٌ ۶۶۸

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ وَفِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ولی کو چاہیے کہ اسے اچھا کفن دے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں سلام ابن مطیع نے اس روایت کے بارے میں کہا کہ انہیں

قال سلام بن أبي مطيع في قوله وليحسن أحدكم كفن أخيه قال هو الصفاء وليس بالمرتفع

باب ٦٢٩ ما جاء في كم كفن النبي صلى الله عليه وسلم

٩٨٣۔ حدثنا قتيبة نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كفن النبي صلى الله عليه وسلم في ثلاثة أثواب بيض يمانية ليس فيها قميص ولا عمامة قال فذكروا لعائشة قولهم في ثوبين وبرد حبرة فقالت قد أتي بالبرد ولكنهم ردوه ولم يكفنوه فيه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

٩٨٤۔ حدثنا ابن أبي عمر نا بشر بن السري عن زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن حمزة بن عبد المطلب في نمرة في ثوب واحد وفي الباب عن علي وابن عباس وعبد الله بن مغفل وابن عمر قال أبو عيسى حديث عائشة حديث صحيح وقد روي في كفن النبي صلى الله عليه وسلم روايات مختلفة وحديث عائشة أصح الأحاديث التي رويت في كفن النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وقال سفيان الثوري يكفن الرجل في ثلاثة أثواب إن شئت في قميص ولفافتين وإن شئت في ثلاث لفائف ويجزي ثوب واحد إن لم يجدوا ثوبين والثوبان يجزيان والثلاثة لمن وجدها أحب إليهم وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق

اپنے (مردہ) بھائی کو اچھا کفن دینا چاہیے سے فرمایا۔ پاکیزہ ہو زیادہ قیمتی نہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک تین سفید یمنی کپڑوں پر مشتمل تھا ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو دو کپڑوں اور ایک دھاری دار بیل بوٹے والی چادر میں کفنایا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ چادر لائی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفنایا نہیں گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کمبل میں کفنایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے یا تین لفافے۔ اگر دو کپڑے نہ ملیں تو ایک بھی کافی ہے۔ دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں۔ اور اگر تین کپڑے ہو سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔

وَقَالُوْا تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِيْ خَمْسَةِ أَثْوَابٍ ۔

بَابُ ۶۸۰ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ ۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلٰى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيْبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ۔

بَابُ ۶۸۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ ۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زُبَيْدٌ الْأَيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

بَابُ ۶۸۲ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ ۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ

اہل میت کے لیے کھانا پکانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جعفر کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ انہیں ایک ایسے حادثے نے (کھانے پکانے سے) روک رکھا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض علماء اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کے پاس کچھ چیز بھیجی جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جعفر بن خالد سارہ کے بیٹے ہیں۔ وہ ثقہ ہیں اور ابن جریج نے ان سے روایات لی ہیں۔

مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گریبان چاک کیا، رخسار پیٹے اور جاہلیت کی پکار پکاری وہ ہم میں سے نہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ممانعت نوحہ

علی بن ربیعہ اسدی سے روایت ہے۔ قرظہ بن کعب نامی ایک انصاری فوت ہوئے تو ان پر نوحہ کیا گیا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، منبر پر جلوہ گر ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی

كَثُرَ نِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي مُوسٰى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حمد و ثنا بیان کرکے فرمایا نوحہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس پر نوحہ کیا گیا وہ نوحہ کے ختم ہونے تک عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابوموسیٰ، قیس بن عاصم، ابوہریرہ، جنادہ بن مالک، انس، ام عطیہ، سمرہ اور ابومالک اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ غریب حسن صحیح ہے۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى أَجْرَبَ بَعِيرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ وَالْأَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں چار باتیں دور جاہلیت کی یادگار ہیں لوگ انہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے (۱) نوحہ کرنا۔ (۲) حسب و نسب میں طعن کرنا (۳) چھوت چھات کہ ایک اونٹ کو خارش ہو تو اس سے سارا ریوڑ خارشی ہو گیا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا۔ (۴) اور ستاروں کو بارش کا ذریعہ سمجھنا کہ ہمیں فلاں ستارے کے ذریعے بارش دی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۹۸۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

میت پر رونے کی ممانعت

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَفِي

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے خاندان والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

[1] حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جمہور علماء کے مذہب کے مطابق نوحہ کے سبب اس میت کو عذاب ہوتا ہے جس نے نوحہ کی وصیت کی ہو لہٰذا اب صرف وصیت پر ہی عذاب ہوگا۔ لیکن جس نے منع کیا یا اس کے گھر والوں نے از خود نوحہ کیا تو اسے عذاب نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کوئی بوجھ والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ مرقات ج ۲ ص (مترجم)

الباب عن ابن عمر و عمران بن حصين قال أبو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح وقد كره قوم من أهل العلم البكاء على الميت قالوا الميت يعذب ببكاء أهله عليه وذهبوا إلى هذا الحديث وقال ابن المبارك أرجو إن كان ينهاهم في حياته أن لا يكون عليه من ذلك شيء۔

۹۹۰۔ حدثنا علي بن حجر نا محمد بن عمار قال حدثني أسيد بن أبي أسيد عن موسى بن أبي موسى الأشعري أخبره عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يموت فيقوم باكيه فيقول واجبلاه واسيداه أو نحو ذلك إلا وكل به ملكان يلهزانه أهكذا كنت قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء نے میت پر رونے کو مکروہ خیال کیا اور کہا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔ ان علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں اگر مرنے والا اپنی زندگی میں ان کو رونے سے منع کرے تو مجھے امید ہے کہ اسے ان کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوگا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے پہاڑ! اے میرے سردار! یا اس قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے تو اس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر مکے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا تو ایسا ہی تھا! امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت۔

میت پر رونے کی اجازت

۹۹۱۔ حدثنا قتيبة نا مالك ح و نا إسحق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن أبي بكر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن عمرة أنها أخبرته أنها سمعت عائشة وذكر لها أن ابن عمر يقول إن الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة غفر الله لأبي عبد الرحمن أما إنه لم يكذب ولكنه نسي أو أخطأ إنما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال إنهم ليبكون عليها وإنها لتعذب في قبرها قال أبو عيسى هذا حديث صحيح۔

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میت کو زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ! ابو عبدالرحمن کو بخش دے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔ لیکن وہ بھول گئے یا ان سے غلطی سرزد ہوئی (واقعہ یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے پاس سے گزرے جس پر لوگ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹۲۔ حدثنا قتيبة نا عباد بن عباد المهلبي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

عن محمد بن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمن عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب ببكاء أهله عليه فقالت عائشة يرحمه الله لم يكذب ولكنه وهم إنما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل مات يهوديا إن الميت ليعذب وإن أهله ليبكون عليه وفي الباب عن ابن عباس وقرظة بن كعب وأبي هريرة وابن مسعود وأسامة بن زيد قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا وتأولوا هذه الآية ولا تزر وازرة وزر أخرى وهو قول الشافعي۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا لیکن ان سے خطا ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ یہودی کے بارے میں فرمایا تھا کہ میت کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، قرظہ بن کعب، ابوہریرہ، ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء کا اسی روایت پر عمل ہے اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ ولا تزر وازرة وزر اخرى اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے

٩٩٣- حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن أبي ليلى عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال أخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيد عبد الرحمن بن عوف فانطلق به إلى ابنه إبراهيم فوجده يجود بنفسه فأخذه النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجره فبكى فقال له عبد الرحمن أتبكي أولم تكن نهيت عن البكاء قال لا ولكن نهيت عن صوتين أحمقين فاجرين صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان وفي الحديث كلام أكثر من هذا قال أبو عيسى هذا حديث حسن

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے وہ حالت نزع میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھایا اور رونے لگے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ رو رہے ہیں؟ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ دو احمق اور نافرمان کی آوازوں سے منع کیا ہے ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے، اور دوسری شیطان کے گانے کی آواز۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

باب ما جاء في المشي أمام الجنازة

جنازہ کے آگے آگے جانا

٩٩٤- حدثنا قتيبة بن سعيد وأحمد بن منيع وإسحاق بن منصور ومحمود بن غيلان قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے آگے چلتے دیکھا۔"

وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة.

٩٩٥ - حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عمرو بن عاصم نا همام عن منصور وبكر الكوفي وزياد وسفيان كلهم يذكر أنه سمع من الزهري عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة.

٩٩٦ - حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يمشون أمام الجنازة قال الزهري وأخبرني سالم أن أباه كان يمشي أمام الجنازة وفي الباب عن أنس قال أبو عيسى حديث ابن عمر هكذا رواه ابن جريج وزياد بن سعد وغير واحد عن الزهري عن سالم عن أبيه نحو حديث ابن عيينة وروى معمر ويونس بن يزيد ومالك وغير واحد من الحفاظ عن الزهري أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يمشي أمام الجنازة وأهل الحديث كلهم يرون أن الحديث المرسل في ذلك أصح قال أبو عيسى وسمعت يحيى بن موسى يقول سمعت عبد الرزاق يقول قال ابن المبارك حديث الزهري في هذا مرسل أصح من حديث ابن عيينة قال ابن المبارك وأرى ابن جريج أخذه عن ابن عيينة قال أبو عيسى وروى همام بن يحيى هذا الحديث عن زياد وهو ابن سعد ومنصور وبكر وسفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه وإنما هو سفيان بن عيينة روى عنه همام واختلف أهل العلم في المشي أمام الجنازة فرأى بعض أهل العلم من أصحاب

منصور، بکر کوفی، زیاد اور سفیان (ان سب) نے بواسطہ زہری اور سالم، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے سالم نے بتایا کہ ان کے والد بھی جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر کو ابن عیینہ کی روایت کی طرح ابن جریج، زیاد بن سعد اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ معمر، یونس بن یزید، مالک اور کئی دوسرے حفاظ نے زہری سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ تمام محدثین کے نزدیک اس بارے میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے عبد الرزاق کا قول سنا کہ ابن مبارک فرماتے ہیں اس باب میں ابن عیینہ کی روایت سے زہری کی مرسل روایت اصح ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں میرا خیال ہے ابن جریج نے بھی ابن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث بواسطہ زیاد بن سعد، منصور، بکر، سفیان زہری، اور سالم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ سفیان سے سفیان بن عیینہ مراد ہیں۔ اور ان سے ہمام نے روایت کی ہے۔
جنازے کے آگے چلنے میں علماء کا اختلاف

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هٰذَا رَأَوْا أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَإِسْحٰقُ وَأَبُو مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ لَهُ حَدِيثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَيَحْيٰى إِمَامُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ ثِقَةٌ يُكْنٰى أَبَا الْحَارِثِ فَيُقَالُ لَهُ يَحْيَى الْجَابِرُ وَيُقَالُ لَهُ يَحْيَى الْمُجَبِّرُ أَيْضًا وَهُوَ كُوفِيٌّ رَوٰى لَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ۔

صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ ان کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوری اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ ابو ماجد مجہول شخص ہے اور ان کے بعد سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں منقول ہیں۔ یحییٰ امام بن تیم اللہ ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے ان کو یحییٰ جابر بھی کہا جاتا ہے۔ اور یحییٰ مجبر بھی۔ یہ کوفی ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری، ابو احوص اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ نے ان سے روایت کی ہے۔

بَابُ ٧٢٥ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت

٩٩٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلٰى ظُهُورِ الدَّوَابِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ثَوْبَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوفًا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے پیدل چلیں اور تم جانوروں کی پیٹھوں پر سوار ہو۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان موقوفاً بھی مروی ہے۔

بَابُ ٧٢٦ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت

١٠٠٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ابن دحداح کے جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور گھوڑا عجیب طرح سے قدم رکھتے ہوئے دوڑ رہا تھا اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔

١٠٠١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ میں پیدل

اثم جنازة ابن الدحداح ماشيا ورجع على فرس قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

تشریف لے گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

باب ٩٨٩ ما جاء في الإسراع بالجنازة

جنازہ جلدی لے جانا

١٠٠٢ ـ حدثنا احمد بن منيع نا ابن عيينة عن الزهري سمع سعيد بن المسيب عن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اسرعوا بالجنازة فان يك خيرا تقدموها اليه وان يك شرا تضعوه عن رقابكم وفي الباب عن ابي بكرة قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ جلدی لے جاؤ اور اگر وہ نیک ہے تو اسے اچھے کی طرف لے جاؤ گے اور اگر برا ہے تو اسے گردن سے اتار دو گے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب ٩٩٠ ما جاء في قتلى احد وذكر حمزة

اُحد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

١٠٠٣ ـ حدثنا قتيبة نا ابو صفوان عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمزة يوم احد فوقف عليه فرآه قد مثل به فقال لولا ان تجد صفية في نفسها لتركته حتى تأكله العافية حتى يحشر يوم القيامة من بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت اذا مدت على رأسه بدت رجلاه واذا مدت على رجليه بدا رأسه قال فكثر القتلى وقلت الثياب قال فكفن الرجل والرجلان والثلاثة في الثوب الواحد ثم يدفنون في قبر واحد فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنهم ايهم اكثر قرآنا فيقدمه الى القبلة قال فدفنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يصل عليهم قال ابو عيسى حديث انس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی لاش) پر تشریف لا کر کھڑے ہوئے اور انہیں مثلہ کیا ہوا دیکھ کر فرمایا اگر حضرت صفیہ کے غمگین ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ حتیٰ کہ ہر کھانے والی مخلوق کھا لیتی۔ پھر قیامت کے دن یہ ان کے پیٹوں سے اٹھائے جاتے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے ایک کمبل منگوا کر اس میں انہیں کفنایا اگر اسے سر کی طرف کھینچا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو سر برہنہ ہوتا۔ راوی فرماتے ہیں۔ (اس دن) شہداء کی تعداد بڑھ گئی اور کپڑے کم ہو گئے تو ایک کپڑے میں ایک، دو اور تین تک کو کفنایا گیا پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں پوچھتے جاتے کہ ان میں کون زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہے پھر اسے قبلہ کی طرف آگے کر دیتے۔ تمہیں فرماتے ہیں

حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا۱؎ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۶۹۱ اٰخَرُ

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِیْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافُ لِيْفٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِیُّ۔

جنازہ میں حاضر ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے (از راہ تواضع) گدھے پر سوار ہوتے غلام کی پکار کا جواب دیتے جنگ بنو قریظہ کے دن آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام بھی کھجور کی چھال کی تھی اور پالان بھی کھجور کی چھال سے تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ مسلم اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں مسلم بن الاعور سے مراد مسلم بن کیسان ملائی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ ۶۹۲

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِیُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر آپ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے جسے میں ابھی تک نہیں بھولا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ ہر نبی کی روح اس مقام پر قبض کرتا ہے جہاں اسے دفن ہونا پسند ہو چنانچہ صحابہ کرام نے آپ کو آپ کی آرام گاہ ہی میں دفن کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے عبد الرحمن بن ابی بکر ملیکی حفظ کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱؎ احناف کے نزدیک شہداء کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت عقبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی۔ (مترجم)

بَابُ ٧٩٣ آخَرُ

١٠٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عِمْرَانُ بْنُ أَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ مِصْرِيٌّ أَثْبَتُ وَأَقْدَمُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ۔

مرنے والے کی یاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے مردوں کی بھلائیاں یاد کرو اور ان کی برائی سے رک جاؤ۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا۔ فرماتے ہیں عمران بن انس کی منکر الحدیث ہے۔ بعض راویوں نے اسے بواسطہ عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ عمران بن انس مصری، عمران بن انس مکی سے اثبت و اقدم ہے۔

بَابُ ٧٩٤ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ

١٠٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ۔

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اسے قبر میں نہ رکھ دیا جاتا آپ نہ بیٹھتے۔ ایک مرتبہ ایک یہودی عالم آیا تو اس نے بتایا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا۔ ان کی مخالفت کرو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں۔

بَابُ ٧٩٥ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتُسِبَ

١٠٠٨- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي

مصیبت پر صبر کی فضیلت

حضرت ابوسنان فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے لڑکے سنان کو دفن کیا اس وقت ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے جب میں باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے ابوسنان،

قال أبو عيسى حديث زيد بن أرقم حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم رأوا التكبير على الجنازة خمسا وقال أحمد وإسحق إذا كبر الإمام على الجنازة خمسا فإنه يتبع الإمام.

باب ما يقول في الصلوة على الميت

١٠١١ - حدثنا علي بن حجر ثنا هقل بن زياد ثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو إبراهيم الأشهلي عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى على الجنازة قال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا قال يحيى وحدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك وزاد فيه اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام ومن توفيته منا فتوفه على الإيمان وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف بن مالك قال أبو عيسى حديث والد أبي إبراهيم حديث حسن صحيح وروى هشام الدستوائي وعلي بن المبارك هذا الحديث عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وروى عكرمة بن عمار عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث عكرمة بن عمار غير محفوظ وعكرمة ربما يهم في حديث يحيى.

١٠١٢ - وروى عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله

فرماتے ہیں۔ زید بن ارقم کی روایت حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو اس کی اتباع کی جائے۔

جنازہ میں کیا پڑھا جائے

ابوابراہیم اشہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات پڑھتے تھے "اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹے، بڑے، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے" یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اسی طرح بیان کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے "اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے" اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، عائشہ، ابوقتادہ، جابر اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ عکرمہ بن عمار نے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً حدیث روایت کی۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ بسا اوقات یحییٰ کی روایت میں غلطی کرتا ہے۔

بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور عبداللہ بن ابوقتادہ حضرت

ابن أبي قتادة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى وسمعت محمدا يقول أصح الروايات في هذا حديث يحيى بن أبي كثير عن أبي إبراهيم الأشهلي عن أبيه قال وسألته عن اسم أبي إبراهيم الأشهلي فلم يعرفه

۱۰۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على ميت ففهمت من صلاته عليه اللهم اغفر له وارحمه واغسله بالبرد كما يغسل الثوب قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقال محمد بن إسماعيل أصح شيء في هذا الباب هذا الحديث۔

قتادہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ اس باب میں یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت بواسطہ ابو ابراہیم اشہلی اور ان کے والد سب سے زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے ابو ابراہیم اشہلی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت کی نماز جنازہ پڑھاتے سنا تو مجھے آپ کی یہ دعا سمجھ آئی۔ اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے اولوں سے اس طرح دھو دے جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث اصح ہے۔

باب ۹۹۔ ما جاء في القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰۱۴۔ حدثنا أحمد بن منيع نا زيد بن حباب نا إبراهيم بن عثمان عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب وفي الباب عن أم شريك قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث ليس إسناده بذاك القوي إبراهيم بن عثمان هو أبو شيبة الواسطي منكر الحديث والصحيح عن ابن عباس قوله من السنة القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب

۱۰۱۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن سعد بن إبراهيم عن طلحة بن عبد الله بن عوف أن ابن عباس صلى على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقلت له

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس کی سند قوی نہیں۔ ابراہیم بن عثمان یعنی ابو شیبہ واسطی منکر الحدیث ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ اپنا قول ہے کہ جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازہ پڑھا تو اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی میں نے اس کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے۔

فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ إِنَّمَا هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

یا (فرمایا) تکمیلِ سنت سے ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ نماز جنازہ میں اسے نہ پڑھا جائے کیونکہ یہ (جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثنا، بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ درود اور میت کے لیے دعا پر مشتمل ہے۔

سفیان ثوری وغیرہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ ۶۹۹ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ

نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ

۱۰۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ أَصَحُّ عِنْدَنَا

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کی بخشش واجب ہو گئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام حبیبہ، ابوہریرہ اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث مالک بن ہبیرہ حسن ہے۔ متعدد راویوں نے اسے محمد بن اسحق سے یونہی روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث محمد بن اسحق سے روایت کی۔ لیکن مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان حضرات کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن یزید (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

الثقفي عن أيوب ح وثنا أحمد بن منيع وعلي بن حجر قالا نا إسمعيل بن إبراهيم عن أيوب عن أبي قلابة عن عبد الله بن يزيد رضيع كان لعائشة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت أحد من المسلمين فتصلي عليه أمة من المسلمين يبلغوا أن يكونوا مائة فيشفعوا له إلا شفعوا فيه وقال علي في حديثه مائة فما فوقها قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد أوقفه بعضهم ولم يرفعه.

کے رضاعی بھائی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان میت پر سو مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں "سو یا اس سے زیادہ" کے الفاظ منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے موقوف رکھا مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

باب ما جاء في كراهية الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها

طلوع و غروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا

١٠١٨ حدثنا هناد نا وكيع عن موسى بن علي ابن رباح عن أبيه عن عقبة بن عامر الجهني قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن أو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يكرهون الصلوة على الجنازة في هذه الساعات وقال ابن المبارك معنى هذا الحديث وأن نقبر فيهن موتانا يعني الصلوة على الجنازة وكره الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها وإذا انتصف النهار حتى تزول الشمس وهو قول أحمد وإسحق وقال الشافعي لا بأس أن يصلى على الجنازة

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے اور (میت کو) دفنانے سے منع فرمایا۔ طلوع آفتاب کے وقت جب تک کہ بلند نہ ہو جائے دوپہر کے وقت۔ حتی کہ سورج ڈھل جائے اور غروب کے وقت جب تک کہ پوری طرح غروب نہ ہو جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اسی پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک ان ساعات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے اس جملہ "ہمیں ان اوقات میں مردوں کو دفنانے سے منع فرمایا" کا مطلب (بھی) نماز جنازہ پڑھنا ہے۔ ابن مبارک کے نزدیک بھی ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان

فی الساعات التی تکرہ فیہن الصلوٰۃ۔

باب فی الصلوٰۃ علی الاطفال۔

۱۰۱۹۔ حدثنا بشر بن آدم ابن بنت ازہر السمان نا اسمٰعیل بن سعید بن عبید اللہ نا ابی عن زیاد بن جبیر بن حیۃ عن ابیہ عن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منہا والطفل یصلی علیہ قال ابو عیسٰی ہذا حدیث حسن صحیح ورویٰ اسرائیل وغیر واحد عن سعید بن عبید اللہ والعمل علیہ عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم قالوا یصلی علی الطفل وان لم یستہل بعد ان یعلم انہ خلق وہو قول احمد واسحٰق۔

باب ما جاء فی ترک الصلوٰۃ علی الطفل حتی یستہل۔

۱۰۲۰۔ حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث نا محمد بن یزید عن اسمٰعیل بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی یستہل قال ابو عیسٰی ہذا حدیث قد اضطرب الناس فیہ فرواہ بعضہم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعا وروی اشعث بن سوار وغیر واحد عن ابی الزبیر عن جابر موقوفا وکان ہذا اصح من الحدیث المرفوع وقد ذہب بعض اہل العلم الی ہذا

میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سوار، جنازہ کے پیچھے رہے، پیادہ جیسے چاہے (آگے یا پیچھے چلے) اور بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی دوسرے محدثین نے اسے سعید بن عبید اللہ سے روایت کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اگرچہ وہ (پیدائش کے بعد) آواز نہ نکالے۔ بشرطیکہ اس کا پیدا ہونا معلوم ہو جائے۔

* * *

پیدا ہونے کے بعد بچہ نہ روئے تو اس کی نماز نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا ترکہ قابل وراثت ہوگا"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث (کی روایت) میں اضطراب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے بواسطہ ابوالزبیر اور جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور اشعث بن سوار اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابوالزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا مرفوع روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں۔

وَقَالُوا لَا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

بچہ پیدائش کے بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ لَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو) سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی کا اپنا قول یہ ہے۔ کہ مسجد میں پڑھی جائے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ۔

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ

ابو غالب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور عرض کیا اے ابو حمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ تو آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء ابن زیاد نے فرمایا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا ہے۔ وہ مرد اور عورت کے جنازہ پر اسی مقام پر کھڑے ہوتے جہاں آپ کھڑے ہوئے۔ حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ جنازے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا "اسے یاد رکھو"۔ اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن ہے۔

فِيْهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اسْمِ اَبِيْ غَالِبٍ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِسْمُهٗ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

ہمام وارث نے ہمام سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وکیع نے ہمام سے یہ حدیث روایت کی لیکن ان سے غلطی واقع ہوئی اور انہوں نے ابو غالب کی بجائے غالب کہا۔ عبدالوارث بن سعید اور کئی دوسرے راویوں نے ابو غالب سے ہمام کی طرح روایت کیا۔ ابو غالب کے نام میں اختلاف ہے بعض نے نافع بیان کیا اور بعض نے رافع کہا۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی۔ تو آپ جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ۔

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، شہداء احد میں سے دو دو کو ایک ایک کپڑے میں جمع فرماتے اور پوچھتے ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے انہیں خون کے ساتھ ہی دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ اور نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مرفوعاً مروی ہے۔ انہی کے واسطے سے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے بھی روایت کی گئی ہے۔ بعض محدثین نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ابن أبي صعير عن النبي صلى الله عليه وسلم ومنهم من ذكره عن جابر وقد اختلف أهل العلم في الصلاة على الشهيد فقال بعضهم لا يصلى على الشهيد وهو قول أهل المدينة وبه يقول الشافعي وأحمد وقال بعضهم يصلى على الشهيد واحتجوا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى على حمزة وهو قول الثوري وأهل الكوفة وبه يقول إسحاق.

سے روایت کیا ہے۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے علماء مدینہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ان علماء نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی قول ہے اور امام اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

١٠٣٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ نَا الشَّعْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَبُرَيْدَةَ وَيَزِيدَ ابْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ صُلِّيَ عَلَى الْقَبْرِ وَرَأَى ابْنُ الْمُبَارَكِ الصَّلٰوةَ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ إِلٰى شَهْرٍ قَالَا أَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ أُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ.

قبر پر نماز پڑھنا

شعبی فرماتے ہیں مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوا اور اس نے ایک الگ قبر دیکھی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی صف بندی (کرائی اور نماز پڑھائی)۔ شعبی سے پوچھا گیا آپ کو کس نے بتایا؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ اس باب میں حضرت انس، بریدہ، یزید بن ثابت، ابوہریرہ، عامر بن ربیعہ، ابوقتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ امام ابن مبارک فرماتے ہیں اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز پڑھی جائے۔ ابن مبارک کے نزدیک قبر پر نماز جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھنا درست ہے۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہم نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اکثر سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز پڑھی۔ [1]

[1] اس سے مراد وہاں استغفار ہے یا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے۔ (مترجم)

١٠٢٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب أن أم سعد ماتت والنبي صلى الله عليه وسلم غائب فلما قدم صلى عليها وقد مضى لذلك شهر۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے۔ ایک ماہ بعد آپ تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ۔

نجاشی کی نماز جنازہ

١٠٢٧۔ حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف وحميد بن مسعدة قالا نا بشر بن المفضل نا يونس بن عبيد عن محمد بن سيرين عن أبي المهلب عن عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يصف على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت وفي الباب عن أبي هريرة وجابر بن عبد الله وأبي سعيد وحذيفة بن أسيد وجرير بن عبد الله قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه أبو قلابة عن عمه أبي المهلب عن عمران بن حصين وأبو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال له معاوية بن عمرو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ "تمہارے بھائی نجاشی (بادشاہ حبشہ) کا انتقال ہو گیا۔ اٹھو اور اس پر نماز جنازہ پڑھو۔" حضرت عمران فرماتے ہیں۔ ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں باندھیں جس طرح میت پر باندھی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ابو قلابہ نے اپنے چچا ابو المہلب کے واسطہ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ ابو المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

نماز جنازہ کی فضیلت

١٠٢٨۔ حدثنا أبو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا أبو سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن تبعها حتى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لیے دو

١٠٤٣ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ عَنْ أَعْنَاقِ الرِّجَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَقَدَّمُونَ الْجَنَازَةَ وَيَقْعُدُونَ قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ آئے تو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور تم میں سے جو آدمی جنازہ کے پیچھے جانے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو سعید کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں۔ جنازہ کے پیچھے جانے والا اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کی گردنوں سے (نیچے) رکھ نہ دیا جائے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے بارے میں منقول ہے کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا۔

جنازہ کے لیے نہ اٹھنا

١٠٤٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ رِوَايَةُ أَرْبَعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَ لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ شَاءَ قَامَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهٰكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

مسعود بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے جنازہ کے رکھے جانے تک اس کے لیے کھڑے ہونے کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہوگئے اس باب میں حضرت حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ اس میں چار تابعین راوی ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث کی ناسخ ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ "جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ" امام احمد فرماتے ہیں کھڑا ہونے اور نہ ہونے کا اختیار ہے۔ انہوں نے اس سے استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہوگئے۔ اسحاق بن ابراہیم نے بھی (فرمایا) اور حضرت علی

ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ لَا يَقُوْمُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ۔

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْا نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ وَقَالَ أَبُوْ خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

رضی اللہ عنہ کے قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے اور پھر بیٹھ جایا کرتے تھے بعد میں آپ نے یہ ترک کر دیا اور پھر آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے

لحد کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لحد (یعنی قبر) ہمارے لیے اور شق (صندوق کی طرح قبر) دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔ اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ، عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس اس طریق سے غریب ہے۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اور ابو خالد کی روایت میں میت کو قبر میں رکھتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں فرماتے "بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" اور بعض اوقات "بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ" فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔ ابو صدیق ناجی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً (دونوں طرح) روایت کیا ہے۔

صلى الله عليه وسلم وقد روي عن أبي الصديق الناجي عن ابن عمر موقوفا أيضا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ.

۱۰۳۵. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ شُقْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

۱۰۳۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ وَاسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ وَإِلَى هَذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ.

۱۰۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لحد میں اتارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے آپ کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر فرماتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران سے سنا انہوں نے فرمایا قسم بخدا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں آپ کے (جسد اطہر کے) نیچے چادر بچھائی" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث شقران حسن غریب ہے۔ علی ابن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث روایت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے ابو حمزہ قصاب سے روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن عطاء ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانا مکروہ ہے بعض علماء کا یہی مذہب ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر و یحییٰ، شعبہ اور ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ١٤٥ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ۔

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى. حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْأَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَكْرَهُ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ إِلَّا بِقَدْرِ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوطَأَ وَلَا يُجْلَسَ عَلَيْهِ.

قبر برابر کرنا

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو الہیاج سے فرمایا۔ میں تمہیں اس کام کے لیے بھیجتا ہوں جس کے لیے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ یہ کہ ہر اونچی قبر کو برابر کردو[1] اور ہر صورت کو مٹادو اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ قبر کا زمین سے بلند ہونا مکروہ خیال کرتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک قبر کا زیادہ اونچا کرنا مکروہ ہے البتہ اتنا اونچا کیا جائے جس سے اس کا قبر ہونا معلوم ہو تاکہ وہ روندے جانے اور بیٹھنے سے محفوظ رہے۔

بَابُ ١٤٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَطْءِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا۔

١٠٣٩ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

قبروں کو روندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے

ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

١٠٤٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ

* * *

بسر بن عبید اللہ نے بواسطہ واثلہ بن اسقع ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث

[1] اس سے مراد بالکل زمین کے برابر کرنا نہیں بلکہ کچھ کم کرنا ہے۔ (لمعات وغیرہ) (مترجم)

جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَهٰذَا الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَإِنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَبُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ۔

روایت کی اس میں ابو ادریس کا واسطہ ذکر نہیں۔ یہی صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا۔ حدیث ابن مبارک میں غلطی واقع ہوئی۔ ابن مبارک سے غلطی ہوئی ابو ادریس خولانی کا واسطہ ذکر کیا حالانکہ یہ واسطہ نہیں بلکہ بسر بن عبید اللہ بلا واسطہ واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد رواۃ نے اسی عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے ابو ادریس کے واسطہ کے بغیر روایت کیا ہے۔
بسر بن عبید اللہ کو واثلہ بن اسقع سے سماع حاصل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا۔

قبروں کو گچ کرنا اور ان پر لکھنا

١٠٢١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوطَأَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي تَطْيِينِ الْقُبُورِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَيَّنَ الْقَبْرُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے، ان پر لکھنے، عمارت بنانے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا[1] امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں نے قبروں کو گارے سے لیپنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

١٠٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کی قبروں کے پاس

---

[1] اگر زینت اور تکلفات سے پرہیز اور بے ادبی سے بچاؤ کی صورت ممکن ہو کہ چونہ وغیرہ کرے اور لکھے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ سنت میں ممانعت کی وجہ یہی زینت اور بے ادبی بیان کی گئی ہے (مترجم)

أبيه عن ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المدينة فأقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم يا أهل القبور يغفر الله لنا ولكم أنتم سلفنا ونحن في الأثر وفي الباب عن بريدة وعائشة هذا حديث حسن غريب وأبو كدينة اسمه يحيى ابن المهلب وأبو ظبيان اسمه حصين بن جندب۔

باب ما جاء في الرخصة في زيارة القبور۔

١٠٢٣ حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان والحسن بن علي الخلال قالوا نا أبو عاصم النبيل نا سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كنت نهيتكم عن زيارة القبور فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه فزوروها فإنها تذكر الآخرة وفي الباب عن أبي سعيد وابن مسعود وأنس وأبي هريرة وأم سلمة قال أبو عيسى حديث بريدة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون بزيارة القبور بأسا وهو قول ابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق۔

باب ما جاء في كراهية زيارة القبور للنساء۔

١٠٢٤ حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن عمر بن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول

سے قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اہل قبور! تمہیں سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

زیارت قبور

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا بلاشبہ اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، ابو مسعود، انس، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے ابن مبارک شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

عورت کے لیے زیارت قبور کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کثرت سے) قبروں کی زیارت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَاَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا

کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔ جب آپ نے اجازت فرما دی تو یہ اجازت مردوں عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ عورتوں کو زیارت قبور کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا دھونا زیادہ ہوتا ہے۔

عورتوں کے لیے زیارت قبور

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مقام حبشی میں انتقال ہوا تو آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی قبر پر تشریف لائیں تو (اشعار میں) فرمایا ہم جذیمہ بادشاہ کے دو مصاحبوں کی طرح ایک عرصہ دراز تک اکٹھے رہے یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔ پس جب جدا ہو گئے تو گویا کہ عرصہ دراز تک اکٹھے رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری تھی پھر فرمایا اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کرتی جہاں تمہارا انتقال ہوا اور اگر میں حاضر ہوتی تو تمہاری زیارت نہ کرتی۔

رات کو دفن کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے آپ کے لیے چراغ جلایا گیا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑ کر فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے تو بہت رونے والا اور کثرت سے تلاوت قرآن کرنے والا تھا۔ آپ نے اس کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ اس

ثَلَاثَةً بِالتُّرَابِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَكْبَرُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَقَالَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا وَرَخَّصَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ۔

باب میں حضرت جابر اور یزید بن ثابت (حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی) رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے۔ بعض علماء اسی طرف گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں۔ سر کی طرف سے کھینچا جائے۔ اکثر علماء نے رات کو دفنانے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا صحابہ کرام نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ نے فرمایا "(جنت) واجب ہو گئی" پھر فرمایا "تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو" اس باب میں حضرت عمر، کعب بن عجرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو

ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا۔ اتنے میں کچھ لوگ جنازہ لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "واجب ہو گئی"۔ ابوالاسود فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا۔ میں اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں۔ اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا "اور دو" آپ نے فرمایا "اور دو بھی" فرماتے ہیں ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

الْأَسْوَدِ الدِّيلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

بَابُ ٢٢ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَأُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ الْأَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْخُشَنِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٠٥٠ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلَكِنْ إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ۔

حسن صحیح ہے۔ ابو اسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بیٹے فوت ہو جائیں۔ اسے محض قسم پوری کرنے کے لیے آگ چھوئے گی۔ اس باب میں حضرت عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابوذر، ابن مسعود، ابو ثعلبہ اشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابو سعید اور قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو ثعلبہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ایک روایت ثابت ہے۔ اور یہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہیں (وہ اور ہیں)

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

÷ ÷ ÷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا (یعنی فوت ہو گئے) وہ اس کے لیے مضبوط قلعہ ہوں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں نے دو بیٹے بھیجے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو بھی"۔ سید القراء حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا "اور ایک بھی" لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں۔

١٠٥١۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَمْ يُصَابُوا بِمِثْلِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس کے دو نابالغ بچے مر گئے وہ ان کے سبب جنت میں جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے؟ آپ نے فرمایا اے بھلائی کی توفیق دی گئی! ایک بچے والے کا بھی یہی حکم ہے۔ عرض کیا اور جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کا جنت کی طرف قائد ہوں کیونکہ انہیں میرے وصال سے زیادہ کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد ربہ بن بارق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد ائمہ نے روایت کی ہے۔

١٠٥٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ۔

احمد بن سعید مرابطی نے بواسطہ حبان بن ہلال عبد ربہ بن بارق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ سماک بن ولید حنفی سے ابو زمیل حنفی مراد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

شہداء کون ہیں

١٠٥٣۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ قسم کے ہیں۔ طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے درد سے مرنے والا، ڈوب جانے والا، دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا اور جو اللہ کے راستے میں شہید ہو۔ اس باب میں حضرت انس، صفوان بن امیہ، جابر بن عتیک، خالد بن عرفطہ، سلیمان بن صرد، ابو موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ابو اسحٰق سبیعی سے روایت ہے سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے سلیمان سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ جو پیٹ کے درد سے مر جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو گیا۔ یہ سن کر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہاں (میں نے سنا ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۷۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ۔

طاعون سے بھاگنا منع ہے

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ وہ عذاب ہے یا اس عذاب کا بقیہ ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا۔ پس جب کسی جگہ طاعون پھیلے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔[1] اس باب میں حضرت سعد، خزیمہ بن ثابت، عبدالرحمٰن بن عوف، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زید حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۷۷ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

اللہ کی ملاقات چاہنا

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِقْدَامِ اَبُو الْاَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ

[1] طاعون والی جگہ جانے سے ممانعت اس لئے ہے کہ ایمان میں کمزوری کا خطرہ ہے کیونکہ ہو سکتا ہے تقدیراً یہ بیمار ہو جائے اور پھر سمجھے کہ اگر میں یہاں نہ آتا تو محفوظ رہتا اسی طرح اس کا تقدیر الٰہی پر کامل بھروسہ نہ رہتا۔ (مترجم)

يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سے ملاقات کرنا پسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات محبوب ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوہریرہ، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے ملاقات پسند ہوتی ہے۔ اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ۲۸ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ

خودکشی کرنے والے کا حکم

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے خودکشی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور اسی طرح خودکشی کرنے والے کی بھی۔ سفیان ثوری اور اسحق

يُصَلِّي الْإِمَامُ عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الْإِمَامِ۔

رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں خودکشی کرنے والے پر امام نہ پڑھے دوسرے لوگ پڑھیں۔

بَابُ ۳۹: مَا جَاءَ فِي الْمَدْيُونِ۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

قرض دار کی نماز جنازہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص (کا جنازہ) لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو چونکہ اس پر قرض ہے سلہ (اس لئے میں نہیں پڑھتا) حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ میرے ذمہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پورا ادا کرو گے؟" عرض کیا "پورا ادا کروں گا" چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابر، سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کوئی ایسا شخص لایا جاتا جو قرض چھوڑ کر مرتا تو آپ پوچھتے کیا اس نے ادائیگی قرض کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر کہا جاتا جی ہاں اس نے چھوڑا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ صحابہ کرام سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھولے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں مسلمانوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں لہذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اگر مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن بکیر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے۔

سلہ: چونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض عین نہ تھا اس لئے بطور تنبیہ آپ نہ پڑھتے لہذا قرض دار کا جنازہ پڑھنے سے ممانعت نہیں۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

١٠٧١ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

١٠٧٢ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عذاب قبر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو یا فرمایا تم میں کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں۔ اس عظیم شخص (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو طولاً عرضاً ستر ستر ہاتھ کشادہ اور منور کیا جاتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے (آرام سے) سو جا۔ وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں۔ وہ کہتے ہیں نہیں دلہن کی طرح سو جاؤ جس کو گھر والوں میں سے محبوب ترین شخص ہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی خوابگاہ سے اٹھائیگا۔ اور اگر منافق ہو تو کہتا ہے میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور خود بھی کہتا تھا مجھے معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے اس پر مل جا، وہ اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں۔ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خوابگاہ سے اٹھائے۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، ابن عباس، براء بن عازب، ابو ایوب، انس، جابر، عائشہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ عذاب قبر کے بارے میں ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرتا ہے

وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت اور دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٣١ ـ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا ۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینا

١٠٦٣ ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَا وَاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَيُقَالُ أَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَقَمُوا عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کے لئے اس (مصیبت زدہ) کی مانند ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں بعض لوگوں نے اسے محمد بن سوقہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی موقوفاً روایت کیا۔ کہا جاتا ہے زیادہ تر علی بن عاصم اسی حدیث کی بنا پر محدثین کے غضب کا نشانہ بنے۔

بَابُ ٣٢ ـ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت

١٠٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ إِنَّمَا يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کے دن یا شب جمعہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ربیعہ بن سیف بواسطہ ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمرو سے انہیں سماع حاصل نہیں۔

بَابُ ٣٢ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ۔

١٠٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَا أَرٰى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ۔

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی. تین کاموں میں دیر نہ کرو نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے. جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ کے لئے جب اس کے لئے کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا.

بَابُ ٣٣ آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

١٠٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْأَسْوَدِ عَنْ مُنْيَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

فضیلت تعزیت

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی عورت کی تعزیت کی جس کا لڑکا مر گیا ہو اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

بَابُ ٣٤ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

١٠٧٧۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَرَأٰى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور دایاں ہاتھ کو بائیں پر رکھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابو حنیفہ

وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَذُكِرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْبِضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى يَقْبِضُ أَحَبُّ إِلَيَّ

اور ان کے متبعین رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ نہ باندھے جائیں بعض علماء کا خیال ہے نماز کی طرح نماز جنازہ میں بھی ہاتھ باندھے جائیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا پسند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ

قرض کی ادائیگی تک مومن کی جان معلق رہتی ہے

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کے سبب مومن کی جان لٹکی رہتی ہے یہاں تک ادا کر دیا جائے۔

١٠٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنَ الْأَوَّلِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کے باعث مومن کی جان لٹکی رہتی ہے حتیٰ کہ ادا کر دیا جائے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

أَبْوَابُ النِّكَاحِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب نکاح

١٠٧٠ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ عَنْ أَبِي

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار

أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعَكَّافٍ حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

١٠٧١۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ وَحَدِيثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ أَصَحُّ۔

١٠٧٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٠٧٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

چیزیں سنت انبیاء (علیہم السلام) سے ہیں، حیا کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔" اس باب میں حضرت ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ایوب حسن غریب ہے۔

عباد بن عوام نے بواسطہ حجاج، مکحول اور ابوالشمال حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے، حدیث حفص کی مثل مرفوعاً حدیث روایت کی۔ اس حدیث کو ہشیم اور محمد بن یزید واسطی، ابومعاویہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ حجاج اور مکحول حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ابوشمال کا واسطہ مذکور نہیں۔ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اس وقت ہم جوان تھے (   ) ہمارے پاس مال ومتاع کچھ نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو! نکاح کرو کیونکہ یہ نگاہ اور شرمگاہ کو زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے، (خصی ہونے کے مترادف (یعنی رکاوٹ) ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر اور اعمش، عمارہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ کئی حضرات نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ اعمش سے روایت کی۔ ابومعاویہ اور محاربی نے بواسطہ اعمش، ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

بَابُ ۴۳ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۴۴ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِيمَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ

ترک نکاح کی ممانعت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ترک نکاح کی درخواست رد فرمادی اور اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجرد سے منع فرمایا۔ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "ولقد ارسلنا رسلا من قبلک الخ" (اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے بیویاں اور اولاد بنائی)۔ اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک نے بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ کہا گیا ہے کہ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

نکاح کے لئے دیندار کا انتخاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام دے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ بپا ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

وعائشة. حديث أبي هريرة قد خولف عبد الحميد بن سليمان في هذا الحديث ورواه الليث بن سعد عن ابن عجلان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا قال محمد وحديث الليث أشبه ولم يعد حديث عبد الحميد محفوظا.

۱۰۷۷۔ حدثنا محمد بن عمرو ونا حاتم بن إسماعيل عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن محمد وسعيد ابني عبيد عن أبي حاتم المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فأنكحوه إلا تفعلوه تكن فتنة في الأرض وفساد قالوا يا رسول الله وإن كان فيه قال إذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فأنكحوه ثلاث مرات هذا حديث حسن غريب. أبو حاتم المزني له صحبة ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث.

بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ میں عبدالحمید بن سلیمان کی روایت کی مخالفت کی گئی ہے لیث بن سعد نے بواسطہ ابن عجلان، حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً روایت کی۔ ابن وثیمہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ امام بخاری نے لیث کی روایت کو عمدہ کہا اور عبدالحمید کی روایت محفوظ شمار نہیں کی۔

حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔ (دو مرتبہ فرمایا) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ اس میں (کفو اور مال کے اعتبار سے) کمی ہو؟ آپ نے پھر فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے نکاح کر دو (تین مرتبہ فرمایا) یہ حدیث غریب ہے ابوحاتم کی صحابیت ثابت ہے البتہ ہمیں اس حدیث کے علاوہ ان سے کوئی روایت معلوم نہیں۔

باب ما جاء في من ينكح على ثلاث خصال

۱۰۷۸۔ حدثنا أحمد بن محمد بن موسى نا إسحاق بن يوسف الأزرق نا عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المرأة تنكح على دينها ومالها وجمالها فعليك بذات الدين تربت يداك. وفي الباب عن عوف بن مالك وعائشة وعبد الله بن عمرو وأبي سعيد. حديث جابر حديث حسن صحيح.

تین صفات پر نکاح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے دین، مال اور جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے لہٰذا تم دیندار عورت سے نکاح کرو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک، عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في النظر إلى المخطوبة

۱۰۷۹۔ حدثنا أحمد بن منيع نا ابن أبي زائدة

منگیتر کو دیکھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا مَا لَمْ يَرَ مِنْهَا مُحَرَّمًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا قَالَ أَحْرَى أَنْ تَدُومَ الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمَا ۔

انہوں نے ایک عورت سے منگنی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو تمہاری باہمی محبت کو قائم رکھنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہے۔" اس باب میں حضرت محمد بن مسلمہ، جابر، انس، ابو حمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ (منگیتر) عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حرام جگہ نہ دیکھے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "احری ان یؤدم بینکما" کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

بَابُ ٢٢ مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ ۔

اعلان نکاح

١٠٨٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا أَبُو بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ ۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلال و حرام کے درمیان دف اور تشہیر (اعلان) سے فرق ہے۔" اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث محمد بن حاطب حسن ہے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے ابن سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن حاطب نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

١٠٨١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هٰذَا الْبَابِ وَعِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الَّذِي يَرْوِي عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ التَّفْسِيرَ هُوَ ثِقَةٌ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں نکاح کرو اور اس موقع پر دف بجایا کرو۔" اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرنے والے عیسیٰ بن میمون ثقہ ہیں۔

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا - اسْكُتِي عَنْ هٰذِهِ وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (وہ کہتی ہیں) میری شب زفاف کی صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن ذکوان!) تم بیٹھے ہو ہمارے خاندان کی لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور جنگ بدر میں شہید ہونے والے میرے باپ دادا کی تعریف کر رہی تھیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات سے خاموش رہو اور وہی کلمات کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۲ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ -

نکاح کرنیوالے کو کیا الفاظ کہے جائیں

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کے لئے یوں دعا فرماتے "اللہ تعالیٰ مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے"۔ اس باب میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات ہے حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی یک اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ کہتا ہے "اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی

لہ :۔ ان کلمات سے روکنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ امور غیب کا موقعہ تھا ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے کل کی باتیں بھی جانتے تھے جیسا کہ آپ نے جنگ بدر کے موقعہ پر فرمایا کل فلاں کافر یہاں مرے گا اور فلاں اس جگہ اسی طرح غزوہ خیبر کی کامیابی کے بارے میں ایک دن پہلے بتا دیا تھا اس سے بڑھ کر واقعات کتب احادیث میں موجود ہیں (مترجم)

الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہو گی تو اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٤٢٥ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

نکاح کے لیے اچھے اوقات

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں شب زفاف گزاری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھی کہ ان (کے خاندان) کی عورتوں کے ساتھ شوال ہی میں شب زفاف منائی جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ اسماعیل، سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

بَابُ ٤٢٦ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ -

ولیمہ

١٠٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ - وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے کپڑوں (پر) زردی کا اثر دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے گٹھلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے دعوت ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، جابر اور زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں گٹھلی بھر سونے سے مراد سوا تین درہم ہیں۔ اسحاق فرماتے ہیں "پانچ درہم ہیں"۔

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ نَوْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے نکاح (پر) ستو اور کھجوروں سے ولیمہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَائِلٍ عَنْ ابْنِهِ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ وَائِلٍ عَنْ ابْنِهِ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ۔

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ حمیدی سفیان سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی متعدد حضرات نے یہ حدیث بواسطہ ابن عیینہ اور زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن اس میں وائل اور ان کے بیٹے کا واسطہ مذکور نہیں سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں تدلیس[1] کرتے ہوئے بعض اوقات وائل اور ان کے بیٹے کا ذکر کیا اور کبھی نہیں کیا۔

۱۰۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِيعٌ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَعَ شَرَفِهِ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے، دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا سنانا (ریاکاری) ہے اور جو کوئی شہرت تلاش کرے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دیگا۔ ہم حدیث ابن مسعود کو مرفوعاً زیاد بن عبداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے میں نے امام بخاری سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطے سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبداللہ شرافت کے باوجود جھوٹ کہتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي۔

دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، براء، انس اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

بن بلائے دعوت ولیمہ میں جانا

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوشعیب نامی ایک شخص اپنے گوشت فروش غلام

---

[1] حدیث روایت کرتے ہوئے اپنے راوی کا ذکر نہ کرے اور اوپر کے راوی کا نام لے تو اسے اصطلاحات حدیث میں تدلیس کہتے ہیں (مترجم)

لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ تَبِعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

کے پاس آیا اور کہا میرے لئے اتنا کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا کہ آپ اور آپ کے ہم مجلس تشریف لائیں۔ جب آپ اٹھے تو ایک ایسا شخص بھی ساتھ ہو گیا جو دعوت دیتے وقت ان کے ساتھ نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو صاحب منزل سے فرمایا ہمارے پیچھے ایک ایسا بھی شخص آیا ہے جو دعوت دیتے وقت نہ تھا اگر اجازت دو تو داخل ہو۔ اس نے کہا ہم نے اجازت دی کہ وہ بھی آ جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ ٤٩٩ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ۔

١٠٩٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کنواری لڑکیوں سے نکاح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا کسی کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد حضرت عبداللہ سات یا نو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہو گئے چنانچہ میں ایسی عورت لایا ہوں جو ان کی نگرانی کرے فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٥٠٠ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ۔

١٠٩٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ

ولی کے بغیر نکاح

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم

أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هٰذَا وَحَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ فِيْهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى أَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيٰنَ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ

سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ (تین مرتبہ فرمایا) اگر جماع کیا تو مہر واجب ہو جائے گا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا اگر اختلاف ہو جائے تو بادشاہ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی دوسرے حفاظ نے اسے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے حضرت ابوموسیٰ کی روایت میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبداللہ ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ اسباط بن محمد اور زید بن حباب بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ حداد بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ .. ابواسحاق کا واسطہ ذکر نہیں۔ بعض اوقات بواسطہ یونس بن ابی اسحاق، ابوبردہ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے۔ شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث روایت کی کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا بعض اصحاب سفیان نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق اور ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ اور یہ صحیح نہیں۔ جن لوگوں نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان کی روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے

عن ابي بردة عن ابي موسى ولا يصح ورواية
هؤلاء الذين رووا عن ابي اسحق عن ابي بردة
عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم
لا نكاح الا بولي عندي اصح لان سماعهم
من ابي اسحق في اوقات مختلفة وان كان
شعبة والثوري احفظ واثبت من جميع هؤلاء
الذين رووا عن ابي اسحق هذا الحديث فان
رواية هؤلاء عندي اشبه واصح لان شعبة
والثوري سمعا هذا الحديث من ابي اسحق
في مجلس واحد ومما يدل على ذلك ما حدثنا
محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة قال
سمعت سفيان الثوري يسأل ابا اسحق سمعت
ابا بردة يقول قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لا نكاح الا بولي فقال نعم فدل هذا
الحديث على ان سماع شعبة والثوري هذا
الحديث في وقت واحد واسرائيل هو ثبت في
ابي اسحق سمعت محمد بن المثنى يقول سمعت
عبد الرحمن بن مهدي يقول ما فاتني الذي
فاتني من حديث الثوري عن ابي اسحق الا لما
اتكلت به على اسرائيل لانه كان ياتي به اتم
وحديث عائشة في هذا الباب عن النبي صلى
الله عليه وسلم لا نكاح الا بولي حديث حسن
ورواه ابن جريج عن سليمان بن موسى عن
الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى
الله عليه وسلم ورواه الحجاج بن ارطاة وجعفر
ابن ربيعة عن الزهري عن عروة عن عائشة
عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن هشام
ابن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى
الله عليه وسلم مثله وقد تكلم بعض اهل

کیونکہ ابو اسحاق سے ان کا سماع مختلف اوقات
میں ہے۔ اگرچہ شعبہ اور ثوری ان تمام رواۃ سے
زیادہ حافظ اور اثبت ہیں۔ لیکن ان کی روایت
میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ شعبہ اور ثوری نے
ابو اسحاق سے ایک ہی مجلس میں سنی ہے اس پر دلیل
یہ ہے کہ شعبہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ سفیان ثوری
ابو اسحاق سے پوچھ رہے تھے کیا آپ نے ابوبردہ
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا "ہاں
(میں نے سنا ہے) اس میں اس بات پر دلیل ہے
کہ شعبہ اور ثوری دونوں نے ایک ہی وقت میں
یہ حدیث سنی۔ ابو اسحاق کی روایت میں اسرائیل
اثبت ہے۔ میں نے محمد بن مثنی سے سنا فرماتے ہیں
میں نے عبدالرحمن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ بواسطہ
ثوری ابو اسحاق کی جو روایات میں نہیں لے سکا اس
کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر اعتماد کیا اس
لئے کہ وہ پوری حدیث بیان کرتا ہے۔ اس باب
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت "ولی
کے بغیر نکاح نہیں" حسن ہے۔ ابن جریج نے بواسطہ
سلیمان بن موسیٰ، زہری اور عروہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث بیان کی۔ حجاج
بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ زہری اور
عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے بیان
کیا۔ ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ بواسطہ عروہ
زہری کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے
ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے ملاقات
کی اور دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا
لہٰذا بعض محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا۔

الْحَدِيثُ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَأَنْكَرَهُ فَضَعَّفُوا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَسَمَاعُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهُ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَّفَ يَحْيَى رِوَايَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

یحییٰ بن معین کہتے ہیں ابن جریج سے یہ الفاظ اسماعیل بن ابراہیم نے نقل کئے ہیں۔ اور ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کا سماع کچھ زیادہ صحیح نہیں۔ انہوں نے اپنی کتب عبدالمجید بن عبدالعزیز بن رواد کی کتب سے صحیح کی ہیں ابن جریج سے خود نہیں سنا۔ یحییٰ نے ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں[1] پر بعض صحابہ کرام کا عمل ہے حضرت عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم ان میں شامل ہیں۔ بعض تابعی فقہاء سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ سعید بن مسیب حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی، عمر بن عبدالعزیز وغیرہم ان تابعین میں شامل ہیں۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

گواہوں کے بغیر نکاح

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

ل؎ ولی کے بغیر نکاح نہ ہونے والی حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کیا جیسا کہ امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں کافی شرح و بسط سے اسے ذکر کیا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ولی کے بغیر بھی نکاح درست ہے بہت سی آیات قرآنیہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے (مترجم)

رفعه عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البغايا اللاتي ينكحن انفسهن بغير بينة قال يوسف بن حماد رفع عبد الاعلى هذا الحديث في التفسير واوقفه في كتاب الطلاق ولم يرفعه

۱۰۹۴ - حدثنا قتيبة نا غندر عن سعيد نحوه ولم يرفعه وهذا اصح هذا حديث غير محفوظ لا نعلم احدا رفعه الا ما روي عن عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة مرفوعا وروي عن عبد الاعلى عن سعيد هذا الحديث موقوفا الصحيح ما روي عن ابن عباس قوله لا نكاح الا ببينة وهكذا روى غير واحد عن سعيد بن ابي عروبة نحو هذا موقوفا وفي الباب عن عمران بن حصين وانس وابي هريرة والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وغيرهم قالوا لا نكاح الا بشهود لم يختلفوا في ذلك من مضى منهم الا قوما من المتأخرين من اهل العلم وانما اختلف اهل العلم في هذا اذا شهد واحد بعد واحد فقال اكثر اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم لا يجوز النكاح حتى يشهد الشاهدان معا عند عقدة النكاح وقد رأى بعض اهل المدينة اذا شهد واحد بعد واحد انه جائز اذا اعلنوا ذلك وهو قول مالك بن انس وهكذا قال اسحق بن ابراهيم فيما حكى عن اهل المدينة وقال بعض اهل العلم شهادة رجل وامرأتين تجوز في النكاح وهو قول احمد واسحق۔

"گواہوں کے بغیر نکاح کرنے والی عورتیں زانیہ ہیں"۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں عبدالاعلیٰ نے تفسیر کے باب میں یہ حدیث مرفوعاً بیان کی جب کہ طلاق کے باب میں موقوف روایت کی۔

قتیبہ نے بواسطہ غندر، سعید سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے عبدالاعلیٰ بواسطہ سعید اور قتادہ کی روایت کے علاوہ کوئی دوسرا ہمارے علم میں نہیں جس نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے کہ "گواہوں کے بغیر نکاح نہیں"۔ کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں۔ ہمارے نزدیک متقدمین کا اس میں کوئی اختلاف نہیں، البتہ بعض متاخرین علماء نے اختلاف کیا ہے یکے بعد دیگرے دو گواہ لائے ہیں تو اس بارے میں علماء باہم مختلف ہیں۔ اکثر علماء کوفہ وغیرہم کے نزدیک جب تک نکاح میں دونوں گواہ موجود نہ ہوں، نکاح نہیں ہوتا بعض اہل مدینہ کے نزدیک اگر اعلان کر دیا جائے تو آگے پیچھے گواہی دینے سے نکاح جائز ہو جاتا ہے۔ امام مالک بن انس کا یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

باب ما جاء في خطبة النكاح۔

خطبۂ نکاح

۱۰۹۵ - حدثنا قتيبة نا عبثر بن القاسم عن

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۵۵۳ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت طلبی

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَإِنْ زَوَّجَهَا الْأَبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَأْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ الْآبَاءُ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْأَبَ إِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِيَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ أَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيجِ الْأَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَزْوِيجُ الْأَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَإِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت سے اجازت لئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری سے بھی اجازت لے کر ہی نکاح کیا جائے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ بیوہ کی اجازت سے ہی اس کا نکاح کیا جائے۔ اور اگر اس کا باپ بلا اجازت اس کا نکاح کر دے تو یہ مکروہ ہے۔ اور عام علماء کے نزدیک یہ نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اگر باپ کنواری لڑکی کا نکاح کر دے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کوفہ اور دوسرے لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اگر باپ نے بالغہ کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا اور وہ اس پر راضی نہیں تو یہ نکاح ٹوٹ گیا۔ بعض علماء مدینہ کے نزدیک کنواری لڑکی کا باپ اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود نکاح صحیح ہے امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے حقدار ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموشی رہنا ہے

فِيْ نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا احْتَجُّوْا بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَهٰكَذَا أَفْتٰى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَإِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا إِلَّا بِرِضَاهَا وَأَمْرِهَا فَإِنْ زَوَّجَهَا فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عَلٰى حَدِيْثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا أَبُوْهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انس سے روایت کیا۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ متعدد طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے۔ اور فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کہ بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے "کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے اگر کر دے گا تو نکاح ٹوٹ جائے گا بمطابق حدیث خنساء بنت خدام سے ثابت ہے کہ وہ ثیبہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر نکاح کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رد فرما دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ إِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

کنواری بالغہ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَزْوِيْجِ الْيَتِيْمَةِ فَرَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْيَتِيْمَةَ إِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوْفٌ حَتّٰى تَبْلُغَ فَإِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِيْ إِجَازَةِ النِّكَاحِ أَوْ فَسْخِهِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ نِكَاحُ الْيَتِيْمَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بالغہ کنواری لڑکی سے اس کے متعلق اجازت لی جائے اگر خاموش رہے تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی جبر نہیں" اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور ابن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔ علماء کا نابالغ یتیم لڑکی کے نکاح میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اگر نکاح کر دیا گیا تو یہ موقوف ہوگا۔ بلوغت پر اسے باقی رکھنے اور توڑنے کا اختیار ہے تابعین وغیرہم کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یتیمہ کا نکاح بلوغت

وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِذَا بَلَغَتِ الْيَتِيمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَزُوِّجَتْ فَرَضِيَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا خِيَارَ لَهَا إِذَا أَدْرَكَتْ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَهِيَ امْرَأَةٌ۔

سے پہلے جائز نہیں اور نکاح میں اختیار بھی نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی اور دوسرے علماء کا یہی نظریہ ہے۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں جب یتیمہ نو سال کی ہو جائے تو اس کی مرضی سے کیا گیا نکاح جائز ہے بالغ ہونے پر (اس لڑکی کو) اختیار نہیں ان دونوں حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب لڑکی نو سال کی عمر کو پہنچ جائے تو وہ عورت ہے

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الْآخَرِ فَنِكَاحُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْآخَرِ مَفْسُوخٌ وَإِذَا زَوَّجَا جَمِيعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَفْسُوخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

دو ولی نکاح کر دیں تو کیا حکم ہے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کر دیں تو وہ پہلے کے لیے ہے۔ اور (اسی طرح) اگر کوئی شخص دو آدمیوں پر کوئی چیز بیچے تو وہ بھی پہلے کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ اگر دو ولیوں میں سے ایک پہلے نکاح کر دے اور دوسرا بعد میں تو پہلے کا نکاح جائز ہے اور دوسرے کا ٹوٹ جائے گا اور اگر دونوں ایک ساتھ کریں تو دونوں نکاح فسخ ہو جائیں گے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَقِيلٍ

مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اپنے مالک سے اجازت حاصل کیے بغیر نکاح کرنے والا غلام زانی ہے" اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث بواسطہ عبد اللہ

ابن عقيل عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح والصحيح عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن نكاح العبد بغير إذن سيده لا يجوز وهو قول أحمد وإسحاق وغيرهما۔

۱۱۰۴- حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي نا أبي نا ابن جريج عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أيما عبد تزوج بغير إذن سيده فهو عاهر هذا حديث حسن صحيح۔

باب ما جاء في مهور النساء۔

۱۱۰۵- حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي ومحمد بن جعفر قالوا نا شعبة عن عاصم بن عبيد الله قال سمعت عبد الله بن عامر بن ربيعة عن أبيه أن امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم فأجازه وفي الباب عن عمر وأبي هريرة وسهل بن سعد وأبي سعيد وأنس وعائشة وجابر وأبي حدرد الأسلمي حديث عامر بن ربيعة حديث حسن صحيح واختلف أهل العلم في المهر فقال بعضهم المهر على ما تراضوا عليه وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحاق وقال مالك بن أنس لا يكون المهر أقل من ربع دينار وقال بعض أهل الكوفة لا يكون المهر أقل من عشرة دراهم۔

۱۱۰۶- حدثنا الحسن بن علي الخلال نا إسحاق

بن محمد بن عقیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی۔ اور یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمد اسحاق اور دوسرے حضرات رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عورتوں کا مہر

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی فزارہ کی ایک عورت نے جوتوں کے ایک جوڑے پر اپنا نکاح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تو دو جوتوں کے بدلے اپنا نفس اور مال دینے پر راضی ہو گئی ہے؟" اس نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔ حضرت عامر فرماتے ہیں آپ نے وہ نکاح جائز رکھا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ، سہل بن سعد، ابوسعید، انس، عائشہ، جابر اور ابو حدرد اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عامر بن ربیعہ حسن صحیح ہے۔ مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جس پر فریقین راضی ہو جائیں (وہی اس کا مہر ہے)، سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مہر چار دینار سے کم نہیں۔ بعض اہل کوفہ فرماتے ہیں مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت

بْنُ عِيسَى وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ
طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ
لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا
فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ
وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ قَالَ
فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ
يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا
وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى
هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصْدِقُهَا
فَتَزَوَّجَهَا عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ
وَيُعَلِّمُهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَ
هُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا
لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ
أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ
وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ
أُوقِيَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَجْفَاءِ
السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرِمٌ وَالْأُوقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

ہے۔ ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور
عرض کیا میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی پھر وہ دیر
تک کھڑی رہی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ
اگر آپ کو حاجت نہ ہو تو اسے میرے نکاح میں دے
دیں۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس مہر میں دینے کے
لئے کچھ ہے۔ عرض کیا میرے پاس صرف یہی تہبند ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ تہبند تو اسے
دے دیگا تو پھر ننگا بیٹھ جائے گا۔ کچھ اور تلاش کرلاؤ۔
اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا
تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ راوی فرماتے
ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پایا اس پر نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے قرآن سے کچھ یاد ہے۔
اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فلاں فلاں سورتیں
یاد ہیں۔ سورتوں کا نام لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے ان سورتوں کے بدلے جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تیرا
نکاح کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا اس پر عمل ہے
وہ فرماتے ہیں اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت
پر ہی نکاح کر دیا تو بھی جائز ہے۔ عورت کو قرآن کی سورتیں
سکھائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب
ہو جائیگا۔ اہل کوفہ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ابو العجفاء سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار! عورتوں کا مہر زیادہ مقرر نہ کرو
اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ کی
بات ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے
حقدار تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ازواج مطہرات سے نکاح کیا یا اپنی صاحبزادیوں
کا نکاح کرتے وقت بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ
مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العجفاء السلمی کا نام
ہرم ہے علماء کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم

أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً هُمَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا۔

کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے [1]

بَابُ ۵۸ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

١١٠٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا حَتَّى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی مہر قرار دیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک آزادی کو ہی مہر قرار دینا مکروہ ہے بلکہ آزادی کے علاوہ مہر مقرر کیا جائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۵۹ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ۔

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت

١١٠٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَآمَنَ بِهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دہرا ثواب دیا جائے گا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا اسے دوگنا ثواب ملے گا، وہ شخص جس کے پاس خوبصورت لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے محض رضائے الٰہی کے لئے نکاح کر لیا اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا اور تیسرا وہ شخص جو پہلی آسمانی کتاب پر ایمان لایا پھر دوسری کتاب آئی تو اس پر بھی ایمان لایا اس کے لئے بھی دوگنا ثواب ہے۔

١١١٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، صالح بن صالح (ابن حی)، شعبی اور ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

[1]: چار سو اسی (٤٨٠) درہم، ایک سو چھبیس تولے بنتے ہیں۔ (مترجم)

مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔ حَدِیْثُ اَبِیْ مُوْسٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ اَبِیْ مُوْسٰی اِسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ ابْنِ حَیٍّ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے ابو بردہ بن ابو موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَنْ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِهَا هَلْ یَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

منکوحہ کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا یَحِلُّ لَهٗ نِکَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَمْ یَکُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْیَنْکِحِ ابْنَتَهَا وَاَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ یَدْخُلْ فَلَا یَحِلُّ لَهٗ نِکَاحُ اُمِّهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِیْعَةَ وَالْمُثَنَّی بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ وَالْمُثَنَّی بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ یُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِیْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهٗ اَنْ یَنْکِحَ ابْنَتَهَا وَاِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الِابْنَةَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِهَا لَمْ یَحِلَّ لَهٗ نِکَاحُ اُمِّهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت بھی کرے اس کے لیے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں اگر صحبت نہیں کی تو لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرے تو جماع کرے یا نہ کرے اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔ اسے ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اور یہ دونوں حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔ اس حدیث پر اکثر علماء کا عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے اور اگر لڑکی سے نکاح کیا اور صحبت سے پہلے طلاق (بھی) دے دی تو پھر بھی اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے اور تمہاری بیویوں کی مائیں (تم پر حرام ہیں) امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاَقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلاَّ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لاَ حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالرُّمَيْصَاءِ أَوِ الْغُمَيْصَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الأَوَّلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَ الزَّوْجُ الآخَرُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ نَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ الأَيَامِيُّ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالاَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ

حلالہ میں صحبت شرط ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں رفاعہ کے نکاح میں تھی انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیں تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور ان کے پاس تو کپڑے کے پھندے کی طرح ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو رفاعہ کی طرف لوٹنا چاہتی ہے؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، رمیصاء، (یا غمیصاء) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ عام صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے طلاق دے دے تو پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں۔

حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے

حضرت جابر بن عبداللہ اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علی و جابر کی حدیث مشہور ہے اشعث بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ مجالد، عامر

حديث معلول وهكذا روى أشعث بن عبد الرحمن عن مجالد عن عامر عن الحارث عن علي وعامر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا حديث ليس إسناده بالقائم لأن مجالد بن سعيد قد ضعفه بعض أهل العلم منهم أحمد بن حنبل وروى عبد الله بن نمير هذا الحديث عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله عن علي وهذا قد وهم فيه ابن نمير والحديث الأول أصح وقد رواه مغيرة وابن أبي خالد وغير واحد عن الشعبي عن الحارث عن علي.

١١٠٢ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن أبي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن عبد الله بن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المحل والمحلل له. هذا حديث حسن صحيح وأبو قيس الأودي اسمه عبد الرحمن بن ثروان وقد روي هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الله بن عمرو وغيرهم وهو قول الفقهاء من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق وسمعت الجارود يذكر عن وكيع أنه قال بهذا وقال ينبغي أن يرمى بهذا الباب من قول أصحاب الرأي قال وكيع وقال سفيان إذا تزوج المرأة ليحللها ثم بدا له أن يمسكها فلا يحل له أن يمسكها حتى يتزوجها بنكاح جديد.

حارث حضرت علی سے اور عامر نے حضرت جابر سے یونہی مرفوعاً نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند قائم نہیں کیونکہ مجالد بن سعید کو بعض علماء نے جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں، ضعیف کہا ہے۔ عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث بواسطہ مجالد، عامر، جابر بن عبداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن ابن نمیر سے اس میں غلطی ہوئی ہے۔ پہلی روایت اصح ہے۔ مغیرہ، ابن ابی خالد اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ شعبی اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمرو اور کئی دوسرے صحابہ شامل ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ میں نے جارود سے سنا کہ وکیع بھی اسی کے قائل ہیں۔ وکیع فرماتے ہیں اس باب میں اہل رائے کا قول چھوڑنا مناسب ہے۔ وکیع، سفیان سے نقل کرتے ہیں اگر کوئی آدمی کسی عورت سے حلالہ کرنے کے لئے نکاح کرے پھر اسے اپنے اس نکاح میں رکھنا چاہے تو جدید نکاح کئے بغیر رکھنا حلال نہیں۔

بَابُ ۴۲ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أُخْبِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ۔

نکاح متعہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سبرہ جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کچھ اجازت مروی ہے لیکن بعد میں جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا پتہ چلا تو اس قول سے رجوع کر لیا۔ اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ متعہ حرام ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعہ ابتداء اسلام میں تھا۔ ایک آدمی کسی شہر میں جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا جتنی دیر وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے امور کی اصلاح کرتی۔ پھر جب یہ آیت اتری۔ مگر اپنی بیویوں اور باندیوں سے جماع کر سکتے ہیں: تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دونوں کے سوا ہر شرمگاہ حرام ہے۔

بَابُ ۴۳ مَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا حُمَيْدٌ وَهُوَ

نکاح شغار کی ممانعت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الطَّوِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

١١١٨ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوخٌ وَلَا يَحِلُّ وَإِنْ جُعِلَ لَهُمَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهُمَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ -

جلب[1] جنب[2] اور شغار اسلام میں جائز نہیں اور جو کسی کا مال اچک لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انس، ابوریحانہ، ابن عمر، جابر، معاویہ، ابوہریرہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے وہ نکاح شغار کو جائز نہیں سمجھتے۔ شغار یہ ہے کہ دو آدمی اپنی بہنوں یا بیٹیوں کا ایک دوسرے سے اس طرح نکاح کریں کہ دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو۔ بعض علماء فرماتے ہیں نکاح شغار منسوخ ہے اور یہ جائز نہیں اگرچہ مہر بھی مقرر کیا جائے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ عطاء ابن ابی رباح سے منقول ہے فرماتے ہیں ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ٦٥ مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے

١١١٩ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت کے اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کیے جانے سے منع فرمایا۔

---

[1] : جلب گھوڑے کو آگے بڑھانا یا ایک شہر سے مال اٹھا کر دوسری جگہ لے جانا۔

[2] : جنب کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ لینے پر مامور ہو وہ ایک دور دراز مقام پر قیام کرکے لوگوں کو وہاں مال جمع کرنے پر مجبور کرے۔

أو على خالتها۔

۱۱۲۰۔ حدثنا نصر بن علي نا عبد الأعلى عن هشام ابن حسان عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن علي وابن عمر وعبد الله بن عمرو وأبي سعيد وأبي أمامة وجابر وعائشة وأبي موسى وسمرة بن جندب

۱۱۲۱۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون نا داود بن أبي هند نا عامر عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن تنكح المرأة على عمتها أو العمة على بنت أخيها أو المرأة على خالتها أو الخالة على بنت أختها ولا تنكح الصغرى على الكبرى ولا الكبرى على الصغرى حديث ابن عباس وأبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند عامة أهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا أنه لا يحل للرجل أن يجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها فإن نكح امرأة على عمتها أو خالتها أو العمة على بنت أخيها فنكاح الأخرى منهما مفسوخ وبه يقول عامة أهل العلم قال أبو عيسى أدرك الشعبي أبا هريرة وروى عنه وسألت محمدا عن هذا فقال صحيح قال أبو عيسى وروى الشعبي عن رجل عن أبي هريرة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، ابوامامہ، جابر، عائشہ، ابوموسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بھتیجی کو پھوپھی پر اور پھوپھی کو بھتیجی پر یا بھانجی کو خالہ پر اور خالہ کو بھانجی پر نکاح میں لایا جائے اور چھوٹی کو بڑی پر یا بڑی کو چھوٹی پر بھی نکاح میں نہ لایا جائے [1]۔ حدیث ابن عباس اور ابوہریرہ حسن صحیح ہے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لئے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہو جائیگا عام علماء یہی فرماتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت کی ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ما جاء في الشرط عند عقدة النكاح

عقد نکاح کے وقت شرائط

۱۱۲۲۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا عبد الحميد بن جعفر عن يزيد بن أبي حبيب عن

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

[1] عام چھوٹی بڑی مراد نہیں بلکہ یہی خالہ بھانجی یا پھوپھی بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے ممانعت ہے (لمعات) مترجم

مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَأَنَّهُ رَأَى لِلزَّوْجِ أَنْ يُخْرِجَهَا وَإِنْ كَانَتِ اشْتَرَطَتْ عَلَى أَنْ لَا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

شرائط میں سے وفا کے سب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

ابو موسیٰ نے بواسطہ محمد بن مثنیٰ اور یحییٰ بن سعید عبدالحمید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم بھی ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اس شرط پر کسی عورت سے نکاح کرے کہ وہ اسے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو پھر اسے باہر لے جانے کا کوئی حق نہیں۔ بعض علماء کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی شرط عورت کی شرط سے مقدم ہے" گویا آپ کے نزدیک اس شرط کے باوجود خاوند اسے شہر سے باہر لے جا سکتا ہے بعض علماء نے اسی قول کو اپنایا سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

بَابُ (۲۷) مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کے ہاں جاہلیت کی دس بیویاں تھیں۔ وہ سب ان کے ہمراہ اسلام لائیں۔ رسول اکرم نے انہیں ان میں سے چار عورتیں اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ معمر نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں ہی روایت کی ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں مجھ

سارية وابي سعيد۔

باب ما جاء في الرجل يسبي الامة ولها زوج هل يحل له وطيها

١١٢٧۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا عثمان البتي عن ابي الخليل عن ابي سعيد الخدري قال اصبنا سبايا يوم اوطاس ولهن ازواج في قومهن فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملكت ايمانكم هذا حديث حسن وهكذا رواه الثوري عن عثمان البتي عن ابي الخليل عن ابي سعيد وابو الخليل اسمه صالح بن ابي مريم

١١٢٨۔ روى همام هذا الحديث عن قتادة عن صالح ابي الخليل عن ابي علقمة الهاشمي عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك عبد بن حميد نا حبان بن هلال نا همام

باب ما جاء في كراهية مهر البغي۔

١١٢٩۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي مسعود الانصاري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن وفي الباب عن رافع بن خديج وابي جحيفة وابي هريرة وابن عباس وحديث ابي مسعود حديث حسن صحيح۔

باب ما جاء ان لا يخطب الرجل على خطبة اخيه

١١٣٠۔ حدثنا احمد بن منيع وقتيبة قالا نا

شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں جنگ اوطاس میں کچھ ایسی لونڈیاں ملیں جن کے شوہر ان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "تم پر شوہر دار عورتیں حرام ہیں لیکن جن کے تم مالک بن جاؤ" (وہ حلال ہیں)۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری نے بواسطہ عثمان بتی اور ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

ہمام نے یہ حدیث بواسطہ قتادہ، صالح، ابی خلیل اور ابو علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کی۔ ہم (امام ترمذی) کو عبد بن حمید نے بواسطہ حبان بن ہلال، ہمام سے اس کی خبر دی ہے۔

اجرت زنا کی ممانعت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو جحیفہ، ابوہریرہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو مسعود حسن صحیح ہے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قتيبة يبلغ به وقال أحمد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع الرجل على بيع أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه وفي الباب عن سمرة وابن عمر قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح قال مالك بن أنس إنما معنى كراهية أن يخطب الرجل على خطبة أخيه إذا خطب الرجل المرأة فرضيت به فليس لأحد أن يخطب على خطبته وقال الشافعي معنى هذا الحديث لا يخطب الرجل على خطبة أخيه هذا عندنا إذا خطب الرجل المرأة فرضيت به وركنت إليه فليس لأحد أن يخطب على خطبته فأما قبل أن يعلم رضاها أو ركونها إليه فلا بأس أن يخطبها والحجة في ذلك حديث فاطمة بنت قيس حيث جاءت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له أن أبا جهم بن حذيفة ومعاوية خطباها فقال أما أبو جهم فرجل لا يرفع عصاه عن النساء وأما معاوية فصعلوك لا مال له ولكن انكحي أسامة فمعنى هذا الحديث عندنا والله أعلم أن فاطمة لم تخبره برضاها بواحد منهما ولو أخبرته لم يشر عليها بغير الذي ذكرت.

۱۱۳۱- حدثنا محمود بن غيلان ثنا أبو داود ثنا شعبة قال أخبرني أبو بكر بن أبي الجهم قال دخلت أنا وأبو سلمة بن عبد الرحمن على فاطمة بنت قيس فحدثتنا أن زوجها طلقها ثلاثا ولم يجعل لها سكنى ولا نفقة قالت ووضع لي عشرة أقفزة عند ابن عم له خمسة شعيرا وخمسة برا قالت فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قالت فقال صدق

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔ قتیبہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور احمد بن منیع فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ نے اس طرح بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

مالک بن انس فرماتے ہیں کہ پیغام نکاح پر پیغام بھیجنے کی کراہت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی ہو گئی ہو تو کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پیغام پر پیغام بھیجے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب پیغام آئے اور وہ راضی ہو گئی اور اس کی طرف مائل ہو گئی ہو تب کوئی دوسرا اس کی طرف پیغام نہ بھیجے لیکن اس کی رضا مندی اور میلان سے پہلے پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس والی حدیث ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجہم تو عورتوں سے اپنی لاٹھی نہیں اٹھاتا اور معاویہ مفلس ہیں ان کے پاس کچھ مال نہیں۔ لہٰذا تم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ رضا مندی کا اظہار نہیں کیا تھا اور اگر بتا دیتیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسرے کا مشورہ نہ دیتے۔

حضرت ابوبکر بن جہم کہتے ہیں میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن فاطمہ بنت قیس کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں لیکن نہ تو مجھے رہنے کے لیے مکان دیا اور نہ ہی خرچہ۔ البتہ اس نے اپنے چچا زاد بھائی کے پاس دس قفیز یعنی پانچ قفیز جو اور پانچ قفیز گندم میرے لیے رکھ دیئے۔ فرماتی ہیں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ٹھیک ہے اور آپ نے مجھے ام شریک کے گھر عدت گزارنے

فأمرني أن أعتد في بيت أم شريك ثم قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بيت أم شريك بيت يغشاه المهاجرون ولكن اعتدي في بيت ابن أم مكتوم فعسى أن تلقي ثيابك فلا يراك فإذا انقضت عدتك فجاء أحد يخطبك فآذنيني فلما انقضت عدتي خطبني أبو جهم ومعاوية قالت فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال أما معاوية فرجل لا مال له وأما أبو جهم فرجل شديد عن النساء قالت فخطبني أسامة بن زيد فتزوجني فبارك الله لي في أسامة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن أبي بكر بن أبي جهم نحو هذا الحديث وزاد فيه فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انكحي أسامة۔

۱۱۳۲ حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن أبي بكر بن أبي الجهم بهذا۔

کا حکم دیا پھر فرمایا ام شریک کے گھر میں مہاجرین کا آنا جانا رہتا ہے بہتر ہے ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو جب تم لباس اتارو گی تو وہ (نابینا ہونے کے سبب) دیکھ نہیں سکیں گے۔ اختتام عدت پر اگر کوئی پیام نکاح لے کر آئے تو میرے پاس آنا۔ فرماتی ہیں جب میری عدت ختم ہو گئی تو ابوجہم اور معاویہ (رضی اللہ عنہما) نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا معاویہ کے پاس تو مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کے بارے میں سخت آدمی ہیں۔ فرماتی ہیں اس کے بعد حضرت اسامہ نے مجھے نکاح کا پیام بھیجا اور مجھ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسامہ کے سبب برکت عطا فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ ابوبکر بن ابوجہم اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اسامہ سے نکاح کرلو۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابوبکر بن جہم سے یہ روایت ہمیں بتائی۔

باب ما جاء في العزل۔

عزل

۱۱۳۳ حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن يحيى بن أبي كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر قال قلنا يا رسول الله إنا كنا نعزل فزعمت اليهود أنه الموءودة الصغرى فقال كذبت اليهود إن الله إذا أراد أن يخلقه لم يمنعه وفي الباب عن عمر والبراء وأبي هريرة وأبي سعيد۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم عزل کیا کرتے تھے تو یہودیوں نے کہا یہ زندہ در گور کرنے کی ایک چھوٹی قسم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے جھوٹ کہا جب اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمر، براء، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۳۴ حدثنا قتيبة وابن أبي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال كنا نعزل والقرآن ينزل

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نزول قرآن کے زمانے میں بھی (عزل) کیا کرتے تھے حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ

[1] صحبت کرتے ہوئے انزال کے وقت اپنی شرمگاہ کو علیحدہ کرلینا تاکہ بچہ پیدا نہ ہو۔ (مترجم)

أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ قِسْمَتِيْ فِيْمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَدِيثُ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ لَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ إِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيثَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ

حضرت نے مرفوعاً روایت نہیں کی پھر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے پھر دونوں میں برابری کے ساتھ باری مقرر کرے اور اگر بیوہ سے نکاح کیا تو تین دن اس کے پاس ٹھہرے

سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان برابر برابر باری مقرر فرماتے اور دعا کرتے الٰہی یہ میری طرف سے تقسیم ہے جو میرے اختیار میں ہے پس تو مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں حدیث عائشہ کی طرح متعدد رواۃ نے بواسطہ حماد بن سلمہ ایوب، ابو قلابہ اور عبداللہ بن یزید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حماد بن زید اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ایوب، ابو قلابہ سے مرسل روایت کیا یہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جملہ کہ مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد محبت و الفت ہے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو وہ روز قیامت مفلوج پہلو کے ساتھ آئے گا ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے یہ حدیث مسند بیان کی ہشام نے قتادہ سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کی کہ کہا جاتا ہے ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہمام کی روایت سے معلوم

مرفوعًا إلا من حديث هشام.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

١١٣٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ أَنَّ زَوْجَهَا أَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

١١٤٠ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ وَلَكِنْ لَا نَعْرِفُ وَجْهَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَعَلَّهُ قَدْ جَاءَ هَذَا مِنْ قِبَلِ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

١١٤١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَذْكُرُ عَنْ

ہے۔

مشرک میاں بیوی میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ اگر عورت پہلے مسلمان ہو جائے پھر اس کی عدت کے دوران اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو اس عدت کے دوران وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا، اور جدید نکاح نہیں کیا۔ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ حدیث غیر معروف ہے شاید داؤد بن حصین کے حفظ کی وجہ سے یہاں ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص مسلمان ہوا پھر اس کی بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بھی میرے ساتھ مسلمان ہو چکی ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی طرف لوٹا دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا فرماتے ہیں میں نے

يدخل بها ولم يفرض لها صداقا حتى مات قالوا لها الميراث ولا صداق لها وعليها العدة وهو قول الشافعي فقال لو ثبت حديث بروع بنت واشق لكانت الحجة فيما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن الشافعي أنه رجع بمصر عن هذا القول وقال بحديث بروع بنت واشق -

کی صورت میں اس کے لئے ترکہ بھی ہوگا اور عدت بھی گزارے گی لیکن مہر کی حقدار نہیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں اگر بروع بنت واشق والی روایت ثابت ہو جائے تو یہی حجت والی بات ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ امام شافعی کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے مصر جا کر رجوع کر لیا اور روایت بروع بنت واشق کے مطابق قائل ہو گئے۔

أَبْوَابُ الرَّضَاعِ

ابواب رضاعت

بَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

نسب اور رضاعت سے حرمت برابر ہے

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو (رشتہ) نسب سے حرام کیا وہی رضاعت سے حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدائش سے حرام کیا وہ رضاعت سے بھی حرام کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث علی بھی حسن صحیح ہے عام صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے ہم اس مسئلہ میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

بَابُ ٤٨٨ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

١١٤٦ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا لَبَنَ الْفَحْلِ وَالْأَصْلُ فِي هٰذَا حَدِيثُ عَائِشَةَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

١١٤٧ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ وَهٰذَا تَفْسِيرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَهٰذَا الْأَصْلُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

بَابُ ٤٨٩ مَا جَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

١١٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

رضاعت سے مرد کا تعلق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے انہوں نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے آنے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے اجازت دی ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویوں میں سے ایک نے کسی لڑکی کو اور دوسری نے کسی لڑکے کو دودھ پلایا کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ "منی" تو ایک ہی ہے "لبن الفحل" (مرد کے دودھ) سے بھی یہی مراد ہے اور اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

ایک یا دو گھونٹ دودھ چوسنے سے حرمت نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک یا دو گھونٹ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت ام الفضل اور ابوہریرہ رضی اللہ

ابن حي والأوزاعي وعبد الله بن المبارك ووكيع وأهل الكوفة.

باب ما جاء في شهادة المرأة الواحدة في الرضاع

۱۱۵۰- حدثنا علي بن حجر نا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن عبد الله بن أبي مليكة قال حدثني عبيد بن أبي مريم عن عقبة بن الحارث قال وسمعته من عقبة ولكني لحديث عبيد أحفظ قال تزوجت امرأة فجاءتنا امرأة سوداء فقالت إني قد أرضعتكما فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت تزوجت فلانة بنت فلان فجاءتنا امرأة سوداء فقالت إني قد أرضعتكما وهي كاذبة قال فأعرض عني قال فأتيته من قبل وجهه فقلت إنها كاذبة قال وكيف بها وقد زعمت أنها قد أرضعتكما دعها عنك حديث عقبة بن الحارث حديث حسن صحيح وقد روى غير واحد هذا الحديث عن ابن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث ولم يذكروا فيه عن عبيد بن أبي مريم ولم يذكروا فيه دعها عنك والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أجازوا شهادة المرأة الواحدة في الرضاع وقال ابن عباس تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع ويؤخذ يمينها وبه يقول أحمد وإسحاق وقال بعض أهل العلم لا تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع حتى يكون أكثر وهو قول الشافعي و عبد الله بن أبي مليكة هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة ويكنى أبا محمد وكان عبد الله بن الزبير قد استقضاه على الطائف وقال ابن جريج

یا زیادہ جو پیٹ بھر کے پینے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے سفیان ثوری، امام مالک، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، وکیع اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

رضاعت میں ایک عورت کی گواہی

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت ہمارے پاس آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اور وہ عورت جھوٹی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیر لیا میں آپ کے سامنے آیا اور کہا بلاشبہ وہ جھوٹی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (اپنی بیوی) کو کیسے رکھ سکتے ہو جب کہ اس عورت کا خیال ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تم اسے چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کیا لیکن انہوں نے نہ تو عبید بن ابی مریم کا واسطہ ذکر کیا اور نہ ہی "اسے چھوڑ دو" کے الفاظ مذکور ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز ہے۔ لیکن اس سے قسم لی جائے۔ امام احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک رضاعت میں ایک عورت کی گواہی ناکافی ہے زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ مراد ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تیس صحابہ کرام کو پایا۔ ابن جریج مزید فرماتے ہیں کہ میں نے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ وَذَکَرْتُ ثَقِیْفَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ فِی الرَّضَاعِ فِی الْحُکْمِ وَیُفَارِقُهَا فِی الْوَرَعِ۔

جارود بن معاذ سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ حکم اور فیصلہ کے لئے رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن عورت کو چھوڑ دینا ہی تقویٰ ہے

بَابُ ۸۳۳ مَا جَاءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا فِی الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ

دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے حرمت ہے

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِی الثَّدْیِ وَکَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا مَا کَانَ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ وَمَا کَانَ بَعْدَ الْحَوْلَیْنِ الْکَامِلَیْنِ فَاِنَّهٗ لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَهِیَ امْرَاَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رضاعت سے نکاح اسی وقت حرام ہوتا ہے جب بچہ کی انتڑیاں عورت کے پستانوں کے دودھ سے کھلیں اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ رضاعت سے حرمت نکاح اسی وقت ہے جب بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو دو سال پورے ہونے پر رضاعت سے حرمت ثابت نہ ہوگی فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام ہشام بن عروہ کی زوجہ ہیں۔

بَابُ ۸۳۴ مَا یُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ۔

حق رضاعت کی ادائیگی

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا رَوَاهُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! حق رضاعت کس چیز سے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مملوک غلام یا لونڈی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسماعیل اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حجاج، حجاج اسلمی سے اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ سفیان بن

أَرْقَمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

ابو ہریرہ حسن صحیح ہے زہری نے اسے بواسطہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ

کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم ہو

١١٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ هُوَ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ هُوَ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت دیکھی پھر آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنی حاجت پوری کی پھر تشریف لے گئے۔ اور فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے پس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ صاحب دستوائی ہیں انہیں ہشام بن سنبر کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

خاوند کے حقوق

١١٥٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جعشم، عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن اس طریق یعنی بواسطہ محمد بن عمرو اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے

هُرَيْرَةَ ۔

۱۱۵۹ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

ہے ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ تنور پر روٹیاں پکا رہی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۶۰ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

....

بَابُ ۷۸۹ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

بیوی کے حقوق

۱۱۶۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین اخلاق والا سب سے کامل مومن ہے۔ اور تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔" اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ

سلیمان بن عمرو بن احوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی۔ راوی کا بیٹا پورا واقعہ ذکر کیا اور کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو: میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں وہ تمہارے پاس مقید ہیں تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں

بفاحشة مبينة فإن فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فإن أطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا ألا إن لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فأما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون ألا وحقهن عليكم أن تحسنوا إليهن في كسوتهن وطعامهن. هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله عوان عندكم يعني أسرى في أيديكم.

باب ما جاء في كراهية إتيان النساء في أدبارهن

۱۱۶۳ - حدثنا أحمد بن منيع وهناد قالا حدثنا أبو معاوية عن عاصم الأحول عن عيسى بن حطان عن مسلم بن سلام عن علي بن طلق قال أتى أعرابي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل منا يكون في الفلاة فتكون منه الرويحة ويكون في الماء قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فسا أحدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في أعجازهن فإن الله لا يستحيي من الحق وفي الباب عن عمر وخزيمة بن ثابت وابن عباس وأبي هريرة حديث علي بن طلق حديث حسن وسمعت محمدا يقول لا أعرف لعلي بن طلق عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث الواحد ولا أعرف هذا الحديث من حديث طلق بن علي السحيمي وكأنه رأى أن هذا رجل آخر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وروى وكيع هذا الحديث.

۱۱۶۴ - حدثنا قتيبة وغير واحد قالوا

اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں علیحدہ چھوڑ دو (الگ سلاؤ) پھر ہلکی مار مارو پس اگر تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ سن لو! تمہارے عورتوں پر اور عورتوں کے تمہارے ذمہ کچھ حقوق ہیں۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو تمہارے ناپسندیدہ لوگوں سے پامال نہ کرائیں اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تمہارے ذمہ ان کا حق ہے کہ ان سے بھلائی کرو کھانے اور لباس میں بھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عوان عندکم کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔

عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے خفیف سی ہوا نکلتی ہے وہاں پانی کی قلت ہوتی ہے (وہ کیا کرے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا نکلے تو وہ وضو کرے اور عورتوں سے غیر فطری جماع نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت عمر، خزیمہ بن ثابت، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی بن طلق حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن طلق کی یہی ایک روایت معلوم ہے اور طلق بن علی سحیمی سے یہ روایت نہیں پہچانتا گویا کہ امام بخاری کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ آمِنًا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

١١٧٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بعض علماء فرماتے ہیں اگر راستہ پر امن ہو تو وہ لوگوں کے ہمراہ حج کے لئے جا سکتی ہے۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عورت (محرم) کے بغیر ایک دن رات کا (بھی) سفر نہ کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ٩٣ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

خاوند کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت

١١٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ عَلَى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ الْحَمْوُ أَخُو الزَّوْجِ كَأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يَخْلُوَ بِهَا.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا "وہ تو موت ہے"۔ اس باب میں حضرت عمر، جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس جانے کی کراہت اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی تنہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ "حمو" کے معنی خاوند کے بھائی کے ہیں گویا کہ آپ نے اس کے لیے اپنی بھاوج کے پاس تنہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ٩٥

عنوان بالا کا دوسرا باب

١١٧٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُولُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں ان کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہارے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے بھی ایسا ہی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہو گیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ بعض محدثین نے مجالد بن سعید کے

قال سفيان بن عيينة في تفسير قول النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الله أعانني عليه فأسلم يعني فأسلم أنا منه قال سفيان والشيطان لا يسلم لا تلجوا على المغيبات والمغيبة المرأة التي يكون زوجها غائبا والمغيبات جماعة المغيبة

باب ٧٩٣

١١٧٣ - حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن مورق عن أبي الأحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة عورة فإذا خرجت استشرفها الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب

باب ٧٩٤

١١٧٤ - حدثنا الحسن بن عرفة نا إسماعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا إلا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فإنما هو عندك دخيل يوشك أن يفارقك إلينا هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه ورواية إسماعيل بن عياش عن الشاميين أصلح وله عن أهل الحجاز والعراق مناكير

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الطلاق واللعان

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في طلاق السنة

١١٧٥ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا حماد بن

حفاظت کا ارادہ ہے۔ لیکن اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "ولکن اللہ اعانی" کی تعبیر یہ فرمایا یعنی میں اس سے محفوظ ہو گیا ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں شیطان مسلمان نہیں ہوتا مغیبات مغیبۃ کی جمع ہے اور یہ وہ عورت ہے جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

عورت کا پردہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خاوند کو پریشان کرنا منع ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دکھ پہنچاتی ہے تو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے اسے ایذا نہ پہنچا وہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے روایت زیادہ درست ہے۔ لیکن حجاز اور عراق والوں سے وہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

ابواب طلاق ولعان

سنت طلاق

حضرت یونس بن جبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

١١٠١ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرٌ فَإِنَّهُ يَكُونُ لِلسُّنَّةِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَكُونُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ وَقَالُوا فِي طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتَى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً.

بَابُ ٩٥ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

١١٠٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو انہوں نے فرمایا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے رجوع کا حکم فرمایا۔ یونس کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ حضرت عبداللہ نے جواب فرمایا اس سوال کا کیا مطلب ہے کہ اگر کوئی عاجز ہو جائے اور بیوقوفی کرے تو کیا طلاق شمار نہیں ہوگی (یعنی یہ طلاق واقع ہوگئی)۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو پھر پاکیزگی یا حمل کی حالت میں طلاق دیں۔ حضرت ابن عمر سے یونس بن جبیر اور سالم دونوں کی روایات صحیح ہیں۔ متعدد طرق سے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء کا اس پر عمل ہے کہ پاکیزگی میں طلاق دینا سنت ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض علماء فرماتے ہیں پاکیزگی کی حالت میں تین طلاقیں دے تو وہ بھی سنت طلاق ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں نہیں بلکہ صرف ایک طلاق دینا سنت ہے۔ ثوری اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہے طلاق دے امام شافعی احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ہر مہینے میں ایک طلاق دے۔

طلاق بائن

عبداللہ بن یزید بن رکانہ بواسطہ والد اپنے دادا رکانہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ آللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَانِ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ أَنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ فَقَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفٌ وَلَمْ يُعْرَفْ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيثٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرُكِ

عورت کو طلاق بائن دی ہے آپ نے فرمایا تو نے کیا نیت کی تھی؟ عرض کی؟ ایک طلاق کی نیت۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم؟ میں نے عرض کیا ہاں خدا کی قسم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی ہے جو تم نے نیت کی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا طلاق بائن میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ تین قرار دیتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے ایک کی نیت کرے تو ایک، اگر تین کی نیت ہو تو تین واقع ہوں گی اور اگر دو کی نیت ہو تو صرف ایک واقع ہوگی۔ ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر عورت کے پاس گیا ہے تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔ امام شافعی فرماتے ہیں ایک کی نیت سے ایک واقع ہوگی اور وہ رجوع کر سکتا ہے دو کی نیت ہو تو دو اور تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں واقع ہوں گی۔

بیوی کو "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ" کے الفاظ کہنا

حماد بن زید فرماتے ہیں میں نے ایوب سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ حسن کے سوا کسی اور نے "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے" کے الفاظ کو تین طلاق قرار دیا ہو انہوں نے فرمایا نہیں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا پھر فرمایا اے اللہ! بخشش فرما، مگر وہ جو مجھ سے قتادہ نے بواسطہ کثیر مولیٰ بنی سمرہ ابو سلمہ اور ابو ہریرہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ تین طلاقیں ہیں۔ ایوب فرماتے ہیں میں نے کثیر مولیٰ سے ملاقات کی اس کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا پھر میں حضرت قتادہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا "کثیر بھول گئے" اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ سلیمان بن حرب، حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے یہ حدیث روایت کی۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ پر موقوف ہے۔ امام بخاری کے نزدیک یہ مرفوع نہیں۔ علی بن نصر، حافظ اور صاحب حدیث

وأهل الكوفة وقال بعض أهل العلم لها السكنى ولا نفقة لها وهو قول مالك بن أنس والليث بن سعد والشافعي وقال الشافعي إنما جعلنا لها السكنى بكتاب الله قال الله تعالى لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن إلا أن يأتين بفاحشة مبينة قالوا هو البذاء أن تبذو على أهلها واعتل بأن فاطمة بنت قيس لم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم السكنى لما كانت تبذو على أهلها قال الشافعي ولا نفقة لها لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في قصة حديث فاطمة بنت قيس

باب ما جاء لا طلاق قبل النكاح

١١٨٣ - حدثنا أحمد بن منيع حدثنا هشيم أخبرنا عامر الأحول عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن آدم فيما لا يملك ولا عتق له فيما لا يملك ولا طلاق له فيما لا يملك وفي الباب عن علي ومعاذ وجابر وابن عباس وعائشة حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح وهو أحسن شيء روي في هذا الباب وهو قول أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم روي ذلك عن علي بن أبي طالب وابن عباس وجابر بن عبد الله وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبير وعلي بن حسين وشريح وجابر بن زيد وغير واحد من فقهاء التابعين وبه يقول الشافعي وروي عن ابن مسعود أنه قال في المنصوبة إنها تطلق وقد روي عن إبراهيم النخعي والشعبي وغيرهما من أهل العلم أنهم قالوا إذا وقت نزل وهو قول سفيان الثوري ومالك بن أنس أنه إذا سمى امرأة بعينها أو وقت وقتا أو قال إن تزوجت من كورة

لیکن نفقہ نہیں، مالک بن انس، لیث بن سعد اور شافعی کا یہی قول ہے، امام شافعی فرماتے ہیں ہم نے قرآن کے مطابق اس کے لیے سکنی (گھر) کا قول کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، انہیں گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ شوہر کے گھر والوں سے بد کلامی کریں۔ امام شافعی نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے سکنی مقرر نہیں فرمایا کیونکہ انہوں نے خاوند سے بد کلامی کی امام شافعی فرماتے ہیں فاطمہ بنت قیس کے واقعہ پر مشتمل حدیث کی وجہ سے ایسی عورت کے لیے نفقہ بھی نہیں۔

نکاح سے پہلے طلاق نہیں

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان جس چیز کا مالک نہیں اس میں اس کے لیے نہ نذر ہے نہ آزاد کرنا اور نہ ہی طلاق۔ اس باب میں حضرت علی، معاذ، جابر، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے اور اس باب میں مروی روایات میں یہ نہایت حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، جابر بن عبداللہ، سعید بن مسیب، حسن، سعید بن جبیر، علی بن حسین، شریح، جابر بن زید اور متعدد فقہاء تابعین سے یہی مروی ہے۔ امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی قبیلہ کی منسوب عورت کی شرط سے طلاق واقع ہو جائے گی (یعنی یہ کہ فلاں قبیلہ کی عورت سے نکاح کروں تو طلاق ہے، اس صورت میں طلاق ہو جائے گی) ابراہیم نخعی، شعبی، اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ اگر کوئی وقت مقرر کیا طلاق ہو جائے گی سفیان ثوری اور مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کروں (تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے گی

كذا وكذا إن تزوّج فإنها تطلق وأمّا ابن المبارك فشدّد في هذا الباب وقال إن فعل لا أقول هي حرامٌ وذُكر عن عبد الله بن المبارك أنّه سُئل عن رجلٍ حلف بالطلاق أن لا يتزوّج ثمّ بدا له أن يتزوّج هل له رخصةٌ بأن يأخذ بقول الفقهاء الّذين رخّصوا في هذا فقال ابن المبارك إن كان يرى هذا القول حقًّا من قبل أن يُبتلى بهذه المسألة فله أن يأخذ بقولهم فأمّا من لم يرض بهذا فلمّا ابتُلي أحبّ أن يأخذ بقولهم فلا أرى له ذلك وقال أحمد إن تزوّج لا آمره أن يفارق امرأته وقال إسحاق أنا أُجيز في المنصوبة لحديث ابن مسعودٍ وإن تزوّجها لا أقول تحرم عليه امرأته ووسّع إسحاق في غير المنصوبة۔

بابُ ما جاء أنّ طلاق الأمة تطليقتان

١١٨٤ - حدّثنا محمّد بن يحيى النّيسابوريّ نا أبو عاصمٍ عن ابن جريجٍ قال نا مظاهر بن أسلم قال حدّثني القاسم عن عائشة أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال طلاق الأمة تطليقتان وعدّتها حيضتان قال محمّد بن يحيى وثنا أبو عاصمٍ نا مظاهرٌ بهذا وفي الباب عن عبد الله بن عمر حديث عائشة حديثٌ غريبٌ لا نعرفه مرفوعًا إلّا من حديث مظاهر بن أسلم ومظاهرٌ لا نعرف له في العلم غير هذا الحديث والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم وغيرهم وهو قول سفيان الثّوريّ والشّافعيّ وأحمد وإسحاق۔

بابُ ما جاء فيمن يُحدّث نفسه بطلاق امرأته

١١٨٥ - حدّثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة عن

کی۔ ابن مبارک نے اس باب میں سختی کی۔ اور فرمایا میں نہیں کہتا کہ حرام ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے طلاق کی قسم کھائی کہ نکاح نہیں کرے گا پھر اسے نکاح کا خیال آیا کیا اس کے لئے اجازت ہے کہ ان فقہاء کا قول اختیار کرے جنہوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک نے فرمایا اگر اس میں مبتلا ہونے سے پہلے اس قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اختیار کر سکتا ہے اور جو شخص پہلے پسند نہیں کرتا تھا مبتلا ہونے کے بعد ان کا قول اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے اجازت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر نکاح کرے تو میں اسے عورت کو جدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسحاق فرماتے ہیں میں حدیث ابن مسعود کی وجہ سے کسی کی طرف منسوب عورت کے متعلق جواز کا حکم دیتا ہوں اور میں نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہے غیر منسوبہ کے بارے میں بھی اسحاق نے گنجائش دی ہے۔

لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں ابو عاصم نے مظاہر سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث عائشہ غریب ہے ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ مظاہر کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث معلوم نہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین عظام کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

دل میں طلاق کا خیال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا حَتّٰى يَتَكَلَّمَ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیالات اور وسوسے معاف کر دیئے جو ان کے دل میں تو پیدا ہوں لیکن نہ تو زبان پر آئیں اور نہ ہی ان پر عمل پیرا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان سے نہ کہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق میں سنجیدگی اور مذاق

١١٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَرْدَكَ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ وَابْنُ مَاهَكَ هُوَ يُوسُفُ ابْنُ مَاهَكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن میں حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے۔ نکاح، طلاق اور رجعت۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے عبدالرحمن سے مراد ابن حبیب بن اردک ہے اور میرے نزدیک ابن ماہک سے مراد یوسف بن ماہک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

خلع کرنا

١١٠٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خلع کی تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا (راوی کہتے ہیں) انہیں حکم دیا گیا کہ ایک حیض عدت گزاریں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ربیع بنت معوذ کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

١١٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ثابت بن قیس کی زوجہ نے خلع کیا تو

عمرو بن مسلم عن عكرمة عن ابن عباس أن امرأة ثابت بن قيس اختلعت من زوجها على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم أن تعتد بحيضة. هذا حديث حسن غريب. واختلف أهل العلم في عدة المختلعة فقال أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إن عدة المختلعة عدة المطلقة وهو قول الثوري وأهل الكوفة وبه يقول أحمد وإسحاق. وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم عدة المختلعة حيضة. قال إسحاق وإن ذهب ذاهب إلى هذا فهو مذهب قوي.

باب ما جاء في المختلعات

١١٨٩۔ حدثنا أبو كريب حدثنا مزاحم بن ذواد بن علبة عن أبيه عن ليث عن أبي الخطاب عن أبي زرعة عن أبي إدريس عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال المختلعات هن المنافقات. هذا حديث غريب من هذا الوجه وليس إسناده بالقوي. وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أيما امرأة اختلعت من غير بأس لم ترح رائحة الجنة.

١١٩٠۔ حدثنا بندار حدثنا عبد الوهاب الثقفي حدثنا أيوب عن أبي قلابة عمن حدثه عن ثوبان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة سألت زوجها طلاقا من غير بأس فحرام عليها رائحة الجنة. وهذا حديث حسن ويروى هذا الحديث عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان ورواه بعضهم عن أيوب بهذا الإسناد ولم يرفعه.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ خلع والی عورت کی عدت میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں ایسی عورت کی عدت ایک حیض ہے اسحاق فرماتے ہیں اگر کسی کا یہ مذہب ہو تو یہ قوی مذہب ہے۔

خلع حاصل کرنے والی عورتیں

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس کی سند قوی نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا "جو عورت بلا وجہ اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گی۔"

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابو قلابہ اور ابو اسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت بلا وجہ اپنے خاوند سے خلع طلب کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ایوب، ابو قلابہ اور ابو اسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

١٩١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

عورتوں سے حسن سلوک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوذر، سمرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

١٩٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ۔

باپ کے کہنے پر طلاق دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور اس سے مجھے محبت تھی۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا میں نے انکار کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واقعہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمر اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

١٩٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق طلب نہ کرے تاکہ وہ چیز اٹھالے جو اس کے برتن میں ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٢ مَاجَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

١١٩٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَا يَجُوزُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهًا يُفِيقُ الْأَحْيَانَ فَيُطَلِّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ.

دیوانہ اور بے سمجھ کی طلاق کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیوانہ جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے۔ ہم اس حدیث کو مرفوعاً صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں اور عطاء بن عجلان ضعیف ذاہب الحدیث ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ دیوانہ مغلوب العقل کی طلاق جائز نہیں مگر وہ دیوانہ جسے کبھی کبھی ہوش آ جاتا ہو اس نے حالت افاقہ میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔

بَابُ ١٣

١١٩٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (اسلام سے قبل) لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ کوئی شخص جتنی بار چاہتا اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا پھر عدت میں رجوع کر کے اسے اپنی بیوی بنا لیتا اگرچہ سو یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاق دی ہو۔ حتیٰ کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ تجھے کبھی پناہ دوں گا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا تجھے طلاق دوں گا جب عدت پوری ہونے لگے گی رجوع کر لوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئی اور واقعہ سنایا ام المومنین خاموش رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے بھی سکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن کی آیات نازل ہوئیں (ترجمہ) "طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے

لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَدِيثُ زَيْنَبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَتَّقِي فِي عِدَّتِهَا الطِّيبَ وَالزِّينَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

جائز نہیں صرف اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینب کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری لڑکی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا "نہیں" پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہی تو ہیں اور جاہلیت میں تم ایک سال گزرنے پر مینگنیاں پھینکتی تھیں؟

اس باب میں حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ) اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زینب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور زینت سے بچے۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (اور امام اعظم ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرنا

سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو کفارہ ظہار ادا کرنے سے پہلے جماع کرے، فرمایا "ایک کفارہ ہے"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر کفارے سے قبل جماع کیا تو دو کفارے ادا کرنے پڑیں گے۔ عبدالرحمن بن مہدی بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد ادائیگی کفارہ سے قبل جماع کیا اور پھر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع بھی کر لیا (اب کیا حکم ہے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو نے ایسا کیوں کیا؟" عرض کیا "میں نے چاندنی میں اس کی پازیب دیکھی تھی" آپ نے فرمایا "اب اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے (کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

کفارۂ ظہار[1]

١٢٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ.

ابو سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ بنو بیاضہ کے ایک فرد سلمان بن صخر انصاری نے اپنی بیوی سے کہا تو رمضان تک میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ نصف رمضان گزرنے پر ایک رات اس سے صحبت کر لی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس غلام نہیں۔ آپ نے فرمایا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔ انہوں نے کہا مجھے اس کی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے عرض کیا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے فرمایا (کھجوروں کا ٹوکرا انہیں دے دو) عرق ایک ٹوکرا ہوتا ہے جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجوریں آتی ہیں یہ ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ کفارۂ ظہار میں علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيلَاءِ

عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

[1] اپنی بیوی سے کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ یا باپ علاوہ شرمگاہ کی طرح ہے۔ (مترجم)

مسلمة بن علقمة نا داود عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل في اليمين كفارة. وفي الباب عن أبي موسى وأنس. حديث مسلمة بن علقمة عن داود رواه علي بن مسهر وغيره عن داود عن الشعبي أن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وليس فيه عن مسروق عن عائشة وهذا أصح من حديث مسلمة بن علقمة. والإيلاء أن يحلف الرجل أن لا يقرب امرأته أربعة أشهر فأكثر. واختلف أهل العلم فيه إذا مضت أربعة أشهر فقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إذا مضت أربعة أشهر يوقف فإما أن يفيء وإما أن يطلق وهو قول مالك بن أنس والشافعي وأحمد وإسحاق. وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إذا مضت أربعة أشهر فهي تطليقة بائنة وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کیا (قریب نہ جانے کی قسم کھائی) اور حلال کو اپنے اوپر حرام کیا پھر (قسم توڑ کر) حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی (مذکورہ بالا) روایت کو علی بن مسہر وغیرہ نے بواسطہ داؤد اور شعبی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا۔ اس میں حضرت مسروق اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء یہ ہے کہ کوئی شخص چار ماہ یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے اور چار ماہ گزرنے پر عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء فرماتے ہیں جب چار مہینے گزر جائیں تو وہ ٹھہر جائے یا تو رجوع کرے یا طلاق دے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں چار ماہ گزرنے پر ایک بائنہ طلاق واقع ہو گی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ) کا یہی قول ہے۔

باب ما جاء في اللعان

لعان کرنا

۱۲۰۴ حدثنا هناد نا عبدة بن سليمان عن عبد الملك بن أبي سليمان عن سعيد بن جبير قال سئلت عن المتلاعنين في إمارة مصعب بن الزبير أيفرق بينهما فما دريت ما أقول فقمت مكاني إلى منزل عبد الله بن عمر استأذنت عليه فقيل لي إنه قائل فسمع كلامي فقال ابن جبير ادخل ما جاء بك إلا حاجة قال فدخلت فإذا هو مفترش بردعة رحل له فقلت يا أبا عبد الرحمن المتلاعنان أيفرق بينهما فقال سبحان الله نعم إن أول من سأل عن ذلك

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں مجھ سے لعان کرنے والے (بیوی اور خاوند) کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ان میں تفریق کر دی جائے یا نہیں مجھے اس کا جواب نہ آتا تھا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا اور اندر جانے کی اجازت چاہی مجھے بتایا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آ جاؤ یقیناً تم کسی کام کے لیے ہی آئے ہو گے فرماتے ہیں میں اندر داخل ہوا اور دیکھا کہ آپ کجاوے کا پالان بچھائے لیٹے ہوئے ہیں میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا

فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ} حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَا الْآيَاتِ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

لعان کرنے والے مرد اور عورت کو جدا جدا کر دیا جائے! آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ہاں۔ فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ حاضر بارگاہ نبوی ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے اگر ہم سے کوئی اپنی بیوی کو بے حیائی کے کام میں دیکھے تو کیا کرے اگر بولتا ہے تو بہت بڑی بات کے ساتھ متکلم ہوتا ہے۔ اور اگر خاموش رہتا ہے تو بھی ایک عظیم بات سے چپ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا جس بات کا میں نے آپ سے پوچھا تھا میں خود اس میں مبتلا ہوں اس پر سورۂ نور کی آیات نازل ہوئیں "والذین یرمون ازواجہم" الخ (جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا کوئی گواہ نہ ہو) آپ نے اس آدمی کو بلایا یہ آیات سے پڑھ کر سنائیں اور وعظ و نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیا کا عذاب ہلکا ہے۔ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے اس پر جھوٹ نہیں کہا۔ پھر اس عورت کو بلایا اسے وعظ و نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیوی عذاب ہلکا ہے۔ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اس نے سچ نہیں کہا وہ ہی فرماتے ہیں آپ نے پہلے مرد سے گواہی شروع کی اس نے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ پھر عورت سے گواہی شروع کی اس نے چار مرتبہ قسم کے ساتھ گواہی دی کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں تفریق فرما دی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد، ابن عباس، ابن مسعود اور حذیفہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور بچہ ماں کے حوالے کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

باب ۲۰ ما جاء أين تعتد المتوفى عنها زوجها

۱۲۰۶ - حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن سعد بن إسحق بن كعب بن عجرة عن عمته زينب بنت كعب بن عجرة أن الفريعة بنت مالك بن سنان وهي أخت أبي سعيد الخدري أخبرتها أنها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله أن ترجع إلى أهلها في بني خدرة وأن زوجها خرج في طلب أعبد له أبقوا حتى إذا كان بطرف القدوم لحقهم فقتلوه قالت فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أرجع إلى أهلي فإن زوجي لم يترك لي مسكنا يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فانصرفت حتى إذا كنت في الحجرة أو في المسجد ناداني رسول الله صلى الله عليه وسلم أو أمر بي فنوديت له فقال كيف قلت قالت فرددت عليه القصة التي ذكرت له من شأن زوجي قال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله قالت فاعتددت فيه أربعة أشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان أرسل إلي فسألني عن ذلك فأخبرته فاتبعه وقضى به.

۱۲۰۷ - حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا سعد بن إسحق بن كعب بن عجرة فذكر نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا للمعتدة أن تنتقل من بيت زوجها حتى تنقضي عدتها وهو قول سفيان الثوري

بیوہ عدت کہاں گزارے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے حاضر ہوئیں کہ وہ اپنے خاندان بنی خدرہ کے پاس واپس چلی جائیں۔ ان کے خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے تھے کہ مقام قدوم پر انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔ فریعہ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے میرے لئے مکان اور نفقہ نہیں چھوڑا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی ہی تھی کہ ابھی حجرہ یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ نے مجھے آواز دی یا کسی کو حکم فرمایا اور مجھے بلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ فرماتی ہیں میں نے پھر خاوند کا سارا واقعہ دوبارہ سنایا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک عدت پوری ہو جائے۔ حضرت فریعہ فرماتی ہیں پھر میں نے اسی کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک آدمی بھیج کر مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپ کو خبر دی چنانچہ آپ نے اسی کی پیروی کی اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔

✤

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ عدت ختم ہونے سے قبل عورت کے اپنے خاوند کے گھر سے نکلنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد

وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَإِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ .

اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے ۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں ۔ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے ۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر نہ گزارے پہلا قول اصح ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْبُيُوْعِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب بیوع

بَابُ ۸۲۱ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۱۲۰۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِي كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ

۱۲۰۹ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

مشتبہ اشیاء کا ترک

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں میں سے ہیں یا حرام اشیاء سے جس نے انکو چھوڑا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا قریب ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کرے جیسا کہ باڑھ کے قریب چرنے والے کو جانوروں کے چراگاہ میں چلے جانے کا خدشہ رہتا ہے سن لو ہر بادشاہ کے لئے ایک باڑھ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی باڑھ (مشتبہات) اسکی حرام کردہ اشیاء ہیں ۔

ہناد نے بواسطہ وکیع ، زکریا بن ابی زائدہ اور شعبی ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد افراد نے اسے بواسطہ شعبی ، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے ۔

بَابُ ۸۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبٰوا

۱۲۱۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ

سود کھانا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے

بن حرب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وشاهديه وكاتبه وفي الباب عن عمر وعلي وجابر حديث عبد الله حديث حسن صحيح

باب ٣ ما جاء في التغليظ في الكذب والزور ونحوه

۱۲۱۱ حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ثنا عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور وفي الباب عن أبي بكرة وأيمن بن خريم وابن عمر حديث أنس حديث حسن صحيح غريب.

باب ٤ ما جاء في التجار وتسمية النبي صلى الله عليه وسلم إياهم

۱۲۱۲ حدثنا هناد ثنا أبو بكر بن عياش عن عاصم عن أبي وائل عن قيس بن أبي غرزة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نسمى السماسرة فقال يا معشر التجار إن الشيطان والإثم يحضران البيع فشوبوا بيعكم بالصدقة وفي الباب عن البراء بن عازب ورفاعة حديث قيس بن أبي غرزة حديث حسن صحيح رواه منصور والأعمش وحبيب بن أبي ثابت وغير واحد عن أبي وائل عن قيس بن أبي غرزة ولا نعرف لقيس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے دینے والے، گواہوں اور اس کے لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ، ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تجار کا خطاب دینا

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اس وقت) ہم دلال کہلاتے تھے آپ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت! شیطان اور گناہ (دونوں) بیع کے وقت حاضر ہوتے ہیں لہٰذا تم اپنی خرید و فروخت کو صدقے سے ملاؤ۔ اس باب میں حضرت براء بن عازب اور رفاعہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث قیس بن ابی غرزہ حسن صحیح ہے۔ منصور، اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابووائل، حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم قیس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف یہی روایت جانتے ہیں۔

١٢١٣ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

ہناد نے بواسطہ ابو معاویہ، اعمش اور شقیق بن سلمہ حضرت قیس بن ابی غرزہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢١٤ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

١٢١٥ ۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ ۔

سوید نے بواسطہ ابن مبارک اور سفیان، ابو حمزہ سے اسی اسناد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث ثوری سے جانتے ہیں۔ ابو حمزہ کا نام عبد اللہ بن جابر ہے اور وہ بصری شیخ ہیں۔

١٢١٦ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ اَيْضًا ۔

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف نکلے۔ آپ نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے دیکھ کر فرمایا اے تاجروں کی جماعت! انہوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنی گردنیں اور نگاہیں آپ کی طرف اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا تاجر، قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے البتہ جو ڈرا، نیکوکار رہا اور سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَتِهِ كَاذِبًا

سودے پر جھوٹی قسم کھانا

١٢١٧ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت

خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون لوگ ہیں؟ وہ تو نامراد ہوئے اور نقصان میں گئے آپ نے فرمایا بہت احسان جتانے والا، تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ سودے کو رواج دینے والا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، ابوامامہ بن ثعلبہ، عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابوذر حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ بِالتِّجَارَةِ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

صبح سویرے تجارت کے لئے نکلنا

حضرت صخر غامدی سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی "یا اللہ! میری امت کے اوقات صبح میں برکت عطا فرما" اور آپ کا طریقہ مبارک تھا کہ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو صبح ہی بھیجتے۔ صخر ایک تاجر آدمی تھے وہ بھی اپنے غلاموں کو صبح سویرے بھیجتے اس سے وہ دولت مند ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، ابن مسعود، انس، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صخر غامدی کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صخر غامدی کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ شعبہ یعلی بن عطاء سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ نَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ إِذَا

ایک مقررہ مدت کے وعدہ پر خریداری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو موٹے قطری کپڑے تھے جب آپ تشریف فرما ہوتے تو پسینہ آنے کے باعث وہ بھاری ہو جاتے۔ ایک یہودی کے پاس

باب ۲۸ ما جاء في كتابة الشروط

۱۲۲۲ - حدثنا محمد بن بشار نا عباد بن ليث صاحب الكرابيس نا عبد المجيد بن وهب قال قال لي العداء بن خالد بن هوذة ألا أقرئك كتابا كتبه لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت بلى فأخرج لي كتابا هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا أو أمة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن ليث وقد روى عنه هذا الحديث غير واحد من أهل الحديث.

شرائط نامہ لکھنا

عبدالمجید بن وہب سے روایت ہے کہتے ہیں عداء بن خالد بن ہوذہ نے مجھے کہا کیا میں تمہیں وہ مکتوب پڑھ کر نہ سناؤں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھا۔ میں نے کہا "ہاں کیوں نہیں" چنانچہ انہوں نے ایک مکتوب نکالا جس میں لکھا تھا یہ (اس بات کی) تحریر ہے کہ عداء بن خالد بن ہوذہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی کہ جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے اور نہ وہ حرام سے ہے۔ مسلمان کا مسلمان سے سودا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ۲۹ ما جاء في المكيال والميزان

۱۲۲۳ - حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني نا خالد بن عبد الله الواسطي عن حسين بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحاب الكيل والميزان إنكم قد وليتم أمرين هلكت فيه الأمم السابقة قبلكم هذا حديث لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث الحسين بن قيس وحسين بن قيس يضعف في الحديث وقد روي هذا بإسناد صحيح موقوفا عن ابن عباس.

ناپ تول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا تم ایسے دو کاموں (ناپ تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے۔ اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔ اور حسین بن قیس کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسناد صحیح کے ساتھ موقوف بھی روایت کی گئی ہے۔

باب ۳۰ ما جاء في بيع من يزيد

۱۲۲۴ - حدثنا حميد بن مسعدة نا عبيد الله بن شميط بن عجلان نا الأخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفي عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى

نیلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور پیالہ بیچتے ہوئے فرمایا اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَبْدُ اللهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَنَسٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيثِ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ۔

ایک شخص نے عرض کیا میں ایک درہم میں ان دونوں کو لیتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زائد کون دیتا ہے؟ (دو مرتبہ فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے کر وہ دونوں چیزیں خرید لیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرنے والے عبداللہ حنفی ، ابوبکر حنفی ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مال غنیمت اور ترکہ کی نیلامی میں کوئی حرج نہیں۔ معتمر بن سلیمان اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث اخضر بن عجلان سے روایت کی۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر غلام کو بیچنا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنایا (یعنی یہ کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ مترجم) پھر وہ مر گیا اور اس نے اس غلام کے سوا کچھ مال نہ چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بیچا اور نعیم بن نحام نے اسے خرید لیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ قبطی غلام تھا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے سال اس کا انتقال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔ سفیان ثوری، مالک اور اوزاعی اسی کے قائل ہیں۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مدبر کی بیع جائز نہیں آپ نے اس حدیث کا مطلب یوں بیان کیا کہ یہاں مطلق مدبر نہیں بلکہ مقیدہ مدبر مراد ہے یعنی جس کو مالک نے کہا کہ اگر میں اس بیماری یا اس بیماری میں انتقال کر جاؤں تو تو آزاد ہے۔ اس صورت میں اس کی بیع جائز ہے۔ کیونکہ مطلق مدبر کی بیع احادیث سے عدم جواز ثابت ہے (لمعات) مترجم

باب ۳۲ ما جاء في كراهية تلقي البيوع

۱۲۳۶ ۔ حدثنا هناد ثنا ابن المبارك عن سليمان التيمي عن أبي عثمان عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تلقي البيوع وفي الباب عن علي وابن عباس وأبي هريرة وأبي سعيد وابن عمر ورجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

۱۲۳۷ ۔ حدثنا سلمة بن شبيب ثنا عبد الله بن جعفر الرقي ثنا عبيد الله بن عمرو الرقي عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يتلقى الجلب فإن تلقاه إنسان فابتاعه فصاحب السلعة فيها بالخيار إذا ورد السوق هذا حديث حسن غريب من حديث أيوب وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد كره قوم من أهل العلم تلقي البيوع وهو ضرب من الخديعة وهو قول الشافعي وغيره من أصحابنا.

تجارتی قافلے کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنا منع ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلہ پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے کو منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عمر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ تجارت کے پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا اور اگر کسی نے ان سے ملاقات کر کے سامان خرید لیا تو بیچنے والے کو بازار پہنچ کر سودا برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے غریب ہے۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلہ سے ملاقات کو مکروہ کہا کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔ امام شافعی اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

ف: ۱۔ کا حکم یہ ہے کہ جو قافلہ سودا لے کر شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کر خریدنا ممانعت دو وجہوں سے ہے ایک یہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرورت ہے اور اس لئے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمارے قبضہ میں ہو گا نرخ زیادہ کر کے بیچیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ قافلے والے کو بھاؤ شہر کا غلط بتا کر خریدے اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۰۳) مترجم۔

باب ۳۳ ما جاء لا يبيع حاضر لباد

۱۲۳۸ ۔ حدثنا قتيبة وأحمد بن منيع قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع حاضر لباد وفي الباب عن طلحة وأنس وجابر وابن عباس وحكيم بن أبي يزيد عن أبيه وعمرو بن

شہری، دیہاتیوں کا سودا نہ بیچیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ اس باب میں حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس، حکیم ابن یزید بواسطہ، عمرو بن عوف مزنی (کثیر بن عبد اللہ کے دادا) اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

عوف المزني حدثني كثير بن عبد الله ورجل من
أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

١٢٢٩۔ حدثنا نصر بن علي وأحمد بن منيع
قالا حدثنا سفيان بن عيينة عن أبي الزبير عن جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع
حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من
بعض حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح و
حديث جابر في هذا هو حديث حسن صحيح أيضا
والعمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم
من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم
كرهوا أن يبيع حاضر لباد ورخص بعضهم في أن
يشتري حاضر لباد وقال الشافعي يكره أن يبيع
حاضر لباد وإن باع فالبيع جائز

غیر مکروہ ہیں۔

❖

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے لوگوں کو (اس حالت میں) چھوڑ دو (کہ) اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ بعض کو رزق پہنچائے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر بھی حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے شہری کے لئے دیہاتی کا سودا بیچنے سے منع فرمایا جب کہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔
امام شافعی کے نزدیک یہ مکروہ ہے اگر بیچا تو جائز ہے۔

باب ٨٣٣ ما جاء في النهي عن المحاقلة والمزابنة

محاقلہ ومزابنہ کی ممانعت۔

١٢٣٠۔ حدثنا قتيبة نا يعقوب بن عبد
الرحمن عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي
هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن المحاقلة والمزابنة وفي الباب عن ابن عمر
وابن عباس وزيد بن ثابت وسعد وجابر ورافع
بن خديج وأبي سعيد حديث أبي هريرة حديث
حسن صحيح والمحاقلة بيع الزرع بالحنطة والمزابنة
بيع الثمر على رءوس النخل بالتمر والعمل على هذا
عند أهل العلم كرهوا بيع المحاقلة والمزابنة
١٢٣١۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن أنس عن
عبد الله بن يزيد أن زيدا أبا عياش سأل
سعدا عن البيضاء بالسلت فقال أيهما أفضل قال
البيضاء فنهى عن ذلك وقال سعد سمعت رسول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت، سعد، جابر، رافع بن خدیج اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کو گندم کے بدلے بیچا جائے اور درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو توڑی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا مزابنہ ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے انہوں نے محاقلہ اور مزابنہ کو مکروہ کہا ہے۔
حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابوعیاش نے حضرت سعد سے گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا افضل کیا ہے؟ ابوعیاش نے عرض کیا گیہوں افضل ہیں پس آپ نے اس سے منع فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے اس

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ.

١٢٣٢- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ سَأَلْنَا سَعْدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِنَا.

بَابُ ٣٥ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

١٢٣٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا بَيْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ

١٢٣٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے استفسار فرمایا کیا تازہ کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں، انہوں نے جواب دیا جی ہاں تو آپ نے اس سودے سے منع فرمایا۔ وکیع نے بواسطہ مالک اور عبداللہ بن یزید، زید ابو عیاش سے نقل کیا اور فرماتے ہیں ہم نے حضرت سعد سے پوچھا۔ پھر اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی اور ہمارے اصحاب بھی اسی کے قائل ہیں۔

کھجوریں پکنے سے پہلے بیچنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کا ذائقہ ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے کھیتی (خوشہ) کے سفید ہونے اور آفت سے محفوظ ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا۔ اس باب میں حضرت انس، عائشہ، ابوہریرہ، ابن عباس، جابر، ابوسعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے پھلوں کو درست ہونے سے قبل بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ مترجم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگور سیاہ ہونے سے پہلے اور دانہ سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الحَبَلَةِ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الحَبَلَةِ وَفِي البَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ وَحَبَلُ الحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ وَهُوَ بَيْعٌ مَفْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوعِ الغَرَرِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاملہ کا حمل بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اس سے اولاد کی اولاد مراد ہے۔ علماء کے نزدیک یہ بیع فسخ ہے کیونکہ یہ دھوکے کی بیع ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ایوب اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے بواسطہ سعید بن جبیر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے مرفوعاً روایت کیا۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الغَرَرِ

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الغَرَرِ وَبَيْعِ الحَصَاةِ وَفِي البَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالعَمَلُ عَلَى هٰذَا الحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ بُيُوعِ الغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِي المَاءِ وَبَيْعُ العَبْدِ الآبِقِ وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِي السَّمَاءِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ البُيُوعِ وَمَعْنَى بَيْعِ الحَصَاةِ أَنْ يَقُولَ البَائِعُ لِلْمُشْتَرِي إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ بِالحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ البَيْعُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَهُوَ يُشْبِهُ بَيْعَ المُنَابَذَةِ وَكَانَ هٰذَا مِنْ

دھوکہ کی بیع ناجائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع (مثلاً معدوم، مجہول اور غیر مقدور شے کی بیع) اور کنکری کی بیع سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ دھوکہ کی بیع مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں پانی میں مچھلی، بھاگے ہوئے غلام اور اڑتے ہوئے پرندے کا بیچنا اور اس قسم کے دیگر سودے دھوکہ کی بیع میں داخل ہیں۔ کنکری کی بیع کا مطلب یہ ہے، کہ بیچنے والا خریدنے والے سے کہے جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی یہ بیع منابذہ کے مشابہ ہے اور جاہلیت کے سودوں میں سے

بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ .

ایک سودا ہے۔

بَابُ ۸۳۸ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

١٢٣٧ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هَذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشَرَةٍ وَبِنَسِيئَةٍ بِعِشْرِينَ وَلَا يُفَارِقُهُ عَلَى أَحَدِ الْبَيْعَيْنِ فَإِذَا فَارَقَهُ عَلَى أَحَدِهِمَا فَلَا بَأْسَ إِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ مَعْنَى مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ دَارِي هَذِهِ بِكَذَا عَلَى أَنْ تَبِيعَنِي غُلَامَكَ بِكَذَا فَإِذَا وَجَبَ لِي غُلَامُكَ وَجَبَتْ لَكَ دَارِي وَهَذَا تَفَارُقٌ عَنْ بَيْعٍ بِغَيْرِ ثَمَنٍ مَعْلُومٍ وَلَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفْقَتُهُ .

ایک سودے میں دو سودے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سودے میں دو سودوں سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ کوئی شخص کہے میں تجھے یہ کپڑا نقد دس کا اور ادھار بیس روپے میں بیچتا ہوں اور (اس طرح) وہ کسی ایک معاملے پر جدا نہ ہوا اور اگر ایک عقد پر الگ ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو سودوں سے جو منع فرمایا اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کہے میں اپنا یہ مکان تجھ پر اتنے میں بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تو مجھے اپنا غلام اتنی رقم میں بیچ دے۔ جب تیرا غلام میرا ہو جائیگا تو میرے گھر کا مالک ہو جائیگا یہ ایسی بیع پر منتج ہوگی جس کی قیمت معلوم نہیں اور ان میں سے ایک بھی نہیں جانتا کہ اس کی چیز کس کے بدلے گی

بَابُ ۸۳۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

١٢٣٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

١٢٣٩ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

جو چیز پاس نہ ہو اس کا بیچنا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ ایک شخص میرے پاس آکر مجھ سے وہ چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہوتی کیا میں اس کے لئے بازار سے خرید کر اس پر بیچوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہیں اسے مت بیچو۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت

أَيُّوبَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

١٢٣٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ مَا مَعْنَى نَهَى عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ أَنْ يَكُونَ يُقْرِضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهُ بَيْعًا يَزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ يُسْلِفُ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ فَيَقُولُ إِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ. قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ. قُلْتُ لِأَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تَضْمَنْ قَالَ لَا يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِي مَا لَمْ تَقْبِضْ. قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ فِي كُلِّ مَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ. قَالَ أَحْمَدُ وَإِذَا قَالَ أَبِيعُكَ هَذَا الثَّوْبَ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ وَقِصَارَتُهُ فَهَذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَإِذَا قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ قِصَارَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هَذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ. قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ. حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ. رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَوْفٌ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ هَكَذَا.

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ

سے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی شرط پر بیع، بیع میں دو شرطیں (اور ایک شرط بھی) غیر مقبوضہ چیز سے نفع اور غیر مملوکہ چیز کا بیچنا یہ سب ناجائز ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا قرض کے ساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کہ کسی کو قرض دے پھر کوئی چیز اس سے زائد قیمت پر اس کو بیچے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کو قرض دے کر کہے اگر تجھے میسر نہ ہوا تو یہ تیرے اوپر بیع ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کہ جس چیز کا ضامن نہ ہو اس کی بیع سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ میرے نزدیک صرف کھانے میں ہے یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحاق فرماتے ہیں یہ ہر ناپی اور تولی جانے والی چیز میں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں جب کوئی شخص یہ کہے کہ یہ کپڑا بیچ رہا ہوں مگر اس کی سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی مثال ہے۔ اور اگر کہے میں تجھے بیچتا ہوں لیکن اس کی سلائی میرے ذمہ ہے یا کہے اس کی دھلائی میرے ذمہ ہے تو کچھ حرج نہیں۔ یہ ایک شرط ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں حدیث حکیم بن حزام حسن ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے ایوب سختیانی اور ابوبشر نے بواسطہ یوسف بن ماہک، حضرت حکیم بن حزام سے اسے روایت کیا۔ عوف اور ہشام بن حسان بواسطہ ابن سیرین حکیم بن حزام سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابن سیرین نے بواسطہ ایوب سختیانی اور یوسف بن ماہک، حکیم بن حزام سے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَصَحُّ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا أَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع نے یہ حدیث بواسطہ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین اور ایوب، حکیم بن حزام سے روایت کی لیکن یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالصمد کی روایت اصح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بواسطہ یعلی بن حکیم، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن عصمہ اور حضرت حکیم بن حزام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا بیچنا مکروہ ہے۔

❖

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حق ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، ہم اسے صرف بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ یحییٰ بن سلیم نے اسے بواسطہ عبیداللہ ابن عمر، نافع اور ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن یہ وہم ہے یحییٰ بن سلیم کو اس میں وہم ہوا۔ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یحییٰ بن سلیم کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

❖

باب ما جاء في كراهية بيع الحيوان بالحيوان نسيئة

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى أَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ۔

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے حسن رحمہ اللہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع صحیح ہے علی بن مدینی وغیرہ نے یہی کہا ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے کے بارے میں اسی حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام احمد رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے کی اجازت دی ہے۔
امام شافعی اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيْئًا وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا صحیح نہیں البتہ دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ما جاء في شراء العبد بالعبدين

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ

دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا غلام ہونا ظاہر نہ ہوا پھر اس کا مالک اسے تلاش کرتا ہوا آیا آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ آپ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا اس کے بعد آپ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ لیتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ کیا وہ غلام تو نہیں؟ اس باب

عن النبي ... حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم أنه لا بأس بعبد بعبدين يدا بيد واختلفوا فيه إذا كان نسيئا

باب ٣٣٣ ما جاء أن الحنطة مثلا بمثل وكراهية التفاضل فيه

١٢٣٦۔ حدثنا سويد بن نصر نا ابن المبارك نا سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي الأشعث عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذهب بالذهب مثلا بمثل والفضة بالفضة مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا بمثل والبر بالبر مثلا بمثل والملح بالملح مثلا بمثل والشعير بالشعير مثلا بمثل فمن زاد أو ازداد فقد أربى بيعوا الذهب بالفضة كيف شئتم يدا بيد وبيعوا البر بالتمر كيف شئتم يدا بيد وبيعوا الشعير بالتمر كيف شئتم يدا بيد وفي الباب عن أبي سعيد وأبي هريرة وبلال حديث عبادة حديث حسن صحيح وقد روى بعضهم هذا الحديث عن خالد بهذا الإسناد وقال بيعوا البر بالشعير كيف شئتم يدا بيد وروى بعضهم هذا الحديث عن خالد عن أبي قلابة عن أبي الأشعث عن عبادة عن النبي صلى الله عليه وسلم الحديث وزاد فيه قال خالد قال أبو قلابة بيعوا البر بالشعير كيف شئتم فذكر الحديث والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون أن يباع البر بالبر إلا مثلا بمثل والشعير بالشعير إلا مثلا بمثل فإذا اختلف الأصناف فلا بأس أن يباع متفاضلا إذا كان يدا بيد وهذا قول أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان

ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ایک غلام کو دو غلاموں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور ادھار میں اختلاف ہے

گیہوں کے بدلے گیہوں کا بیچنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے، چاندی، چاندی کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، گندم، گندم کے بدلے، نمک، نمک کے بدلے اور جو، جو کے بدلے برابر برابر بیچے جائیں۔ پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا ارتکاب کیا۔ چاندی کے بدلے سونا دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ کھجور کے بدلے گندم دست بدست جیسے چاہو بیچو اور کھجور کے بدلے جو دست بدست جس طرح چاہو بیچو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید ابوہریرہ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ حسن صحیح ہے بعض رواۃ نے یہ حدیث خالد سے اسی سند کے ساتھ بیان کی کہ جو کے بدلے گندم دست بدست جس طرح چاہو بیچو۔ بعض نے اس حدیث میں بواسطہ خالد ابوقلابہ سے یہ اضافہ نقل کیا کہ جو کے بدلے گیہوں جیسے چاہو بیچو۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ گندم کے بدلے گندم اور جو کے بدلے جو برابر برابر بیچے جائیں۔ جنس مختلف ہو تو کمی زیادتی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

الثوري والشافعي وأحمد وإسحق وقال الشافعي والحجة في ذلك قول النبي صلى الله عليه وسلم بيعوا الشعير بالبر كيف شئتم يدا بيد وقد كره قوم من أهل العلم أن تباع الحنطة بالشعير إلا مثلا بمثل وهو قول مالك بن أنس والقول الأول أصح.

امام شافعی فرماتے ہیں اس کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ گندم کے بدلے جو دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ علماء کی ایک جماعت نے جو کے بدلے گیہوں زیادہ بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ما جاء في الصرف

بیع صرف

١٢٣٤۔ حدثنا أحمد بن منيع نا إسمعيل عن يحيى بن أبي كثير عن نافع قال انطلقت أنا وابن عمر إلى أبي سعيد فحدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعته أذناي هاتين يقول لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلا بمثل والفضة بالفضة إلا مثلا بمثل لا تشف بعضه على بعض ولا تبيعوا منه غائبا بناجز وفي الباب عن أبي بكر وعمر وعثمان وأبي هريرة وهشام بن عامر والبراء وزيد بن أرقم وفضالة بن عبيد وأبي بكرة وابن عمر وأبي الدرداء وبلال حديث أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلا ما روي عن ابن عباس أنه كان لا يرى بأسا أن يباع الذهب بالذهب متفاضلا والفضة بالفضة متفاضلا إذا كان يدا بيد وقال إنما الربا في النسيئة وكذلك روي عن بعض أصحابه شيء من هذا وقد روي عن ابن عباس أنه رجع عن قوله حين حدثه أبو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم والقول الأول أصح والعمل على هذا عند أهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ان دونوں کانوں نے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر بیچو۔ ایک کو دوسرے کے بدلے زائد نہ کیا جائے اور ان میں سے کسی غائب کو موجود کے بدلے نہ بیچو۔ اس باب میں حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، ابو ہریرہ، ہشام بن عامر، براء، زید بن ارقم، فضالہ بن عبید، ابو بکرہ، ابن عمر، ابو درداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو سعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، کم و بیش بیچنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ نقد سودا ہو نیز آپ فرماتے ہیں سود ادھار میں ہوتا ہے آپ کے بعض تلامذہ سے بھی یونہی منقول ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک بیان کیا تو آپ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عبد اللہ

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلَافٌ

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الصُّدَائِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَقْتَضِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ

١٢٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ يَقُولُ يَدًا بِيَدٍ

ابن مبارک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مقام بقیع میں دیناروں کے بدلے اونٹ بیچتا اور ان کی جگہ چاندی کا لے لیتا۔ اور کبھی چاندی کے بدلے بیچتا اور اس کی جگہ دینار لے لیتا۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا قیمت کے ساتھ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف بواسطہ سماک بن حرب اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ چاندی کے بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی کا لینے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوا آگے بڑھا کہ کون مجھے دیناروں کے بدلے دراہم دیتا ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے مجھے اپنا سونا دکھاؤ پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا غلام آ جائے گا تو ہم تمہیں تمہارے دراہم دے دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم بخدا! یا تو اس کے دراہم ابھی دو یا اس کا سونا واپس کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی کا سودا سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر نقد ہو۔ جو، جو کے بدلے سود ہے البتہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کھجور کے بدلے کھجور (بھی) نقد نہ ہو تو سود ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ "الا ھاء وھاء" کا مطلب ہے ہاتھوں ہاتھ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

١٢٥٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ هَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِيثَيْنِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ.

پیوند کاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی خرید

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدے اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے الا یہ کہ خریدار شرط کرے اور جو شخص مالدار غلام بیچے اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ متعدد طرق سے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدا تو پھل بیچنے والے کے لئے ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط کرے (اسی طرح) مالدار غلام خریدا تو اس کا مال بھی بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار شرط نہ کرے۔ نافع نے بواسطہ ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جس میں کھجور کا ذکر ہے غلام کا نہیں اور دوسری روایت بھی انہی سے مروی ہے جس میں غلام کا ذکر ہے کھجور کا نہیں۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں۔ بعض نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ عکرمہ بن خالد نے بواسطہ ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کی روایت کی طرح بیان کیا بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

١٢٥١ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا

بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَعْنَى مَا رَوَى وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مَشَى لِيَجِبَ لَهُ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي فَرَسٍ بَعْدَ مَا تَبَايَعَا وَكَانُوا فِي سَفِينَةٍ فَقَالَ لَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ إِلَى أَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ كَيْفَ أَرُدُّ هَذَا وَالْحَدِيثُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ وَقَوَّى هَذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خریدنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے یا یہ کہ وہ آپس میں اختیار کی شرط کر لیں۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خریدتے اور بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ سودا لازم ہو جائے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والا جدا ہونے سے پہلے اختیار میں ہیں اگر انہوں نے سچ کہا اور بیچی جانے والی چیز کا عیب بیان کیا تو ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ کہیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع کی برکت ختم کر دی جاتی ہے یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو برزہ، عبداللہ بن عمرو، سمرہ، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں جدائی سے گفتگو کا اختتام نہیں بلکہ جسمانی افتراق مراد ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں گفتگو کی جدائی مراد ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی اس حدیث کے راوی ہیں اور وہ اس حدیث کا مفہوم زیادہ جانتے ہیں ان سے آپ کا معمول یہ منقول ہے کہ جب بیع لازم کرنا چاہتے تو چل دیتے تاکہ بیع لازم ہو جائے۔ حضرت ابو برزہ سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ دو آدمی ایک گھوڑے کا سودا کرنے کے بعد ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے اور وہ کشتی میں سوار تھے۔ ابو برزہ اسلمی نے فرمایا میں نے تمہیں جدا ہوتے نہیں دیکھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچنے اور خریدنے والا جدا ہونے سے پہلے اختیار میں ہیں۔ بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات کے نزدیک گفتگو کا اختتام مراد ہے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے مالک بن انس سے بھی یہی منقول ہے حضرت ابن مبارک سے منقول ہے آپ نے فرمایا میں اسے کیسے رد کروں جب کہ اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث موجود ہے چنانچہ انہوں نے اس مذہب کو قوی قرار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک مگر اختیار کی بیع کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والا خریدنے والے کو بیع واجب کرنے

وَسَلَّمَ إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ أَنْ يُخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ إِيجَابِ الْبَيْعِ فَإِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذَلِكَ فِي فَسْخِ الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا هَكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ وَمِمَّا يُقَوِّي قَوْلَ مَنْ يَقُولُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا أَنْ يُفَارِقَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ وَلَوْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنًى حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ.

کے بعد اختیار نہ رہا (تو وہ بیع کو توڑ سکتا ہے لیکن) جب وہ بیع کو قبول کرلے تو اب جدا ہونے کی صورت میں توڑنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ امام شافعی وغیرہ نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے جسمانی جدائی کے قائلین کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت سے بھی تائید حاصل ہے۔

❖

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے البتہ اختیاری بیع ہو تو افتراق کے بعد بھی اختیار باقی رہے گا اور کسی کے لیے اپنے ساتھی سے محض خوف فسخ کی بنا پر جدا ہونا جائز نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس حدیث سے بیع کے بعد فسخ بیع کے ڈر سے جدا ہونا مراد ہے۔ اگر انقطاع کلام مراد ہوتا اور بیع کے بعد اسے فسخ کا اختیار نہ ہوتا تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہیں بنتا کہ بیع کی واپسی کے ڈر سے جدا ہونا حلال نہیں۔

باب

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیع سے آپس کی رضامندی کے ساتھ جدا ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا يُحْجَرُ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ إِذَا كَانَ ضَعِيفَ الْعَقْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحْجَرَ عَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ.

شخص خرید و فروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت کرتا تھا چنانچہ اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسے منع کر دیجیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر منع فرما دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو سودا دست بدست ہے اور اس میں کوئی دھوکہ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ ناقص عقل والے کو خرید و فروخت سے روکا جائے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک آزاد بالغ آدمی کو روکا نہیں جا سکتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

دودھ سے بھرے جانور بیچنا

١٢٥٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے تھنوں میں تنگ ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے اختیار ہے کہ دودھ دوہنے کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انس اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

١٢٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ وَمَعْنَى لَا سَمْرَاءَ لَا بُرَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی غلہ ایک صاع دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہمارے اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اس کے قائل ہیں۔

ف:۔ اس صورت میں خریدار کو واپس کرنے کا حق نہیں البتہ جو نقصان ہے وہ بائع سے لے سکتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۳۰ بحوالہ در مختار) مترجم

بَابُ ٥٥٠ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ.

جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا اور اپنے گھر تک سواری کی شرط کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ بیع میں شرط کرنے کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ ایک شرط ہو۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں بیع میں شرط کرنا جائز نہیں اور مشروط بیع پوری نہ ہو گی۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ مترجم)

بَابُ ٥٥١ الْإِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

رہن سے نفع اٹھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن جانور پر سوار ہو سکتے ہیں۔ اور اس کا دودھ پی سکتا ہے اور اس کا خرچ سوار ہونے والے اور دودھ پینے والے پر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عامر شعبی کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک رہن رکھی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

بَابُ ٥٥٢ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

سونے اور نگینے والا ہار خریدنا

١٢٦١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ.

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار میں خریدا اس میں سونا اور نگینے جڑے ہوئے تھے جب میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا) پایا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر ہار نہ بیچا جائے۔

١٢٦٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا أَنْ يُبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًّى أَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ أَوْ مِثْلُ هَذَا بِدَرَاهِمَ حَتَّى يُمَيَّزَ وَيُفَصَّلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قتیبہ نے بواسطہ ابن مبارک، ابو شجاع سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں مرصع تلوار یا چاندی کا جڑاؤ کیا ہوا کمر بند یا اس قسم کی دوسری اشیاء چاندی الگ کئے بغیر نہ بیچی جائیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

شرط ولاء کی ممانعت

١٢٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنَى أَبَا عَتَّابٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے خرید لو حق ولاء تو اس کے لئے ہے۔ جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے۔

ف: کسی نومسلم نے دوسرے آدمی سے کہا کہ میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تجھے دینا پڑے گی۔ اس نے قبول کر لیا ہے۔ موالات رشتہ کو ولاء کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ إِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُورٍ فَقَدْ مَلأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لاَ تُرِدْ غَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى مَا أَجِدُ فِي إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ أَثْبَتَ مِنْ مَنْصُورٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُورٌ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

ابوبکر عطار بصری، علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تجھے منصور سے روایت بیان کی جائے تو تو نے اپنا ہاتھ بھلائی سے بھر دیا اب ان کے علاوہ کسی اور کا ارادہ نہ کر یحییٰ فرماتے ہیں میں ابراہیم نخعی اور مجاہد کی روایت میں منصور سے اثبت کسی کو نہیں پاتا امام بخاری نے بواسطہ عبداللہ بن ابو اسود عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کیا کہ اہل کوفہ میں منصور اثبت ہیں۔

باب ۵۳

تجارت میں نفع

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَةً بِدِينَارٍ فَاشْتَرَى أُضْحِيَةً فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالأُضْحِيَةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ. حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار میں قربانی کا جانور خریدنے کیلئے بھیجا انہوں نے جانور خریدا اور اس میں ایک دینار کا نفع حاصل کیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور ساتھ ہی دینار بھی پیش کر دیا آپ نے فرمایا بکری کی قربانی کرو اور دینار صدقہ کر دو حدیث حکیم بن حزام کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک حبیب بن ثابت کو حکیم بن حزام سے سماع نہیں۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا لأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالاً.

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دیا تاکہ میں آپ کے لئے بکری خرید لاؤں میں نے حضور کے لئے دو بکریاں خریدیں پھر ایک بکری ایک دینار میں بیچ دی جب کہ دوسری بکری اور ایک دینار لیکر حاضر خدمت ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا تو آپ نے (دعا دیتے ہوئے) فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے دائیں ہاتھ کے سودے میں برکت دے اس کے بعد حضرت عروہ کناسہ کوفہ کی طرف جاتے تو بہت بڑا نفع حاصل کرتے پس آپ کوفہ کے دولتمندوں میں سے ہو گئے۔

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا

احمد بن سعید نے بواسطہ حبان، سعید بن زید اور

سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَلَمْ يَأْخُذْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبُو لَبِيدٍ اسْمُهُ لِمَازَةُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

١٢٦٨۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ

١٢٦٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

زبیر بن خریت، ابو لبید سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بعض علماء اس حدیث کی طرف گئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہیں لیا۔ امام شافعی ان ہی لوگوں میں شامل ہیں۔ سعید بن زید، حماد بن زید کے بھائی ہیں۔ ابو لبید کا نام لمازہ ہے۔

مکاتب کے پاس ادائیگی کیلئے مال ہو تو کیا حکم ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتب کو دیت یا ترکہ ملے تو اتنے ہی حصے کا مالک ہوگا جس قدر وہ اب تک آزاد ہو چکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب مکاتب کو دیت دی جائے تو جتنا حصہ آزاد ہے اتنے حصے کی دیت آزاد کی دیت کے حساب سے اور باقی حصہ غلام کی دیت کے حساب سے دی جائے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا۔ خالد حذاء نے اسے بواسطہ عکرمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول نقل کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے جبکہ اکثر صحابہ اور بعد کے علماء کے نزدیک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہو تو وہ غلام ہی رہتا ہے۔

سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے اپنے غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب بنایا اب اگر وہ دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم باقی رہ گئے پھر وہ عاجز

ثم عجز فهو رقيق وهذا حديث غريب والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المكاتب عبد ما بقي عليه شيء من كتابته وقد روى الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب نحوه.

١٢٧٠ ـ حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي ثنا سفيان عن الزهري عن نبهان عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان عند مكاتب احداكن ما يؤدي فلتحتجب منه هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث عند اهل العلم على التورع وقالوا لا يعتق المكاتب وان كان عنده ما يؤدي حتى يؤدي

باب ما جاء اذا افلس للرجل غريم فيجد عنده متاعه

١٢٧١ ـ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ايما امرئ افلس ووجد رجل سلعته عنده بعينها فهو اولى بها من غيره. وفي الباب عن سمرة وابن عمر حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم هو اسوة الغرماء وهو قول اهل الكوفة.

باب ما جاء في النهي للمسلم ان يدفع الى الذمي الخمر يبيعها له

١٢٧٢ ـ حدثنا علي بن خشرم ثنا عيسى بن

ہی تو وہ غلام ہی رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ کچھ بھی باقی ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتب کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتبت کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ و احتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

کوئی شخص مفلس مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بعینہٖ اس کے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کیلئے نہ دے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

١٢٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَقَالُوا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَقُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاحْتِكَارِ

١٢٧٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْخَبَطَ وَنَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي أُمَامَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مَعْمَرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا احْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الِاحْتِكَارِ فِي غَيْرِ الطَّعَامِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

قابل واپسی ہے۔ ضامن ذمہ دار ہے۔ اور قرض ادا کیا جائے۔ اس باب میں حضرت سمرہ، صفوان بن امیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوامامہ حسن ہے۔ حضرت ابوامامہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز ہاتھ نے لی وہ اسی پر واجب ہے یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر حضرت حسن بھول گئے اور فرمایا وہ تیرا امین ہے اس پر کوئی ضمانت نہیں یعنی ادھار لینے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء اسی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں ادھار لینے والا ضامن ہوگا۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں عاریتاً چیز لینے والے پر ضمانت نہیں مگر یہ کہ صاحب امانت کے قول کی مخالفت کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔ امام اسحق بھی یہی فرماتے ہیں۔

ذخیرہ اندوزی

حضرت معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا گناہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ محمد بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب سے کہا اے ابومحمد آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا معمر بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ تیل اور جانوروں کے چارے وغیرہ کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابوامامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث معمر حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے غیر طعام کی ذخیرہ اندوزی کی اجازت دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں روئی اور بکری کی کھال یا اس قسم کی دوسری اشیاء کو

لَا بَأْسَ بِالِاحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسِّخْتِيَانِ وَنَحْوِهِ.

وغیرہ کے ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ف:- غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں ذخیرہ اندوزی نہیں، ممانعت کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانے میں غلہ خرید کر روک رکھنا اور منتظر رہنا کہ لوگ خوب پریشان ہوں گے تو نہایت مہنگے داموں بیچوں گا اگر صورت یہ ہو تو کچھ حرج نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۰) مترجم

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

دودھ روکے ہوئے جانور بیچنا

١٢٦٧- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ وَلَا تُحَفِّلُوا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِيَ الْمُصَرَّاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا أَيَّامًا أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِي ضَرْعِهَا فَيَغْتَرَّ بِهَا الْمُشْتَرِي وَهٰذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَالْغَرَرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی قافلے سے آگے جا کر مت ملو اور دھوکہ کے لئے جانور کے تھنوں میں دودھ مت روکو اور ایک دوسرے کا بھاؤ تیز نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے انہوں نے ایسے جانور کو بیچنا مکروہ قرار دیا ہے جس کے تھنوں میں دودھ روکا جائے اور اس کا مالک اسے کئی دن تک نہ دوہے تاکہ تھنوں میں دودھ جمع رہے اور اس سے خریدار دھوکہ کھائے یہ فریب اور دھوکہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

مال مسلم ہڑپ کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا

١٢٦٨- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس نے فرمایا اللہ کی قسم یہ تو میرے ہی متعلق ہے میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین مشترک تھی اس نے میرے حصے کا انکار کیا میں اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہودی کو فرمایا قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الآية (جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں حضرت وائل بن حجر، ابو موسیٰ، ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

باب ۸۶۳ مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُدْرِكْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَهُوَ مُرْسَلٌ اَيْضًا قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَرَادَّانِ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ شُرَيْحٌ۔

بائع اور مشتری کا اختلاف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عون بن عبداللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ بواسطہ قاسم بن عبدالرحمن بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ بھی مرسل روایت ہے ابن منصور فرماتے ہیں میں نے احمد سے پوچھا اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور گواہ موجود نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا بیچنے والے کی بات معتبر ہے۔ یا دونوں اپنی اپنی بات واپس لے لیں۔ امام اسحاق فرماتے ہیں جس کا معتبر قول ہو گا اسے قسم کھانی پڑے گی بعض تابعین سے جن میں شریح بھی ہیں یہی منقول ہے۔

باب ۸۶۴ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيْهَا وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ إِيَاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي بَيْعِ الْمَاءِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ۔

ضرورت سے زائد پانی بیچنا

حضرت ایاس بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت جابر، بہیسہ بواسطہ والد، ابوہریرہ، عائشہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ایاس حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء نے پانی بیچنے کی اجازت دی ہے۔
حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی نہ روکا جائے تاکہ گھاس میں کمی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

١٢٨٢ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ فِي قَبُولِ الْكَرَامَةِ عَلَى ذَلِكَ ۔

جفتی کرانے کی اجرت لینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ایک جماعت نے (مقرر کئے بغیر) انعام قبول کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٢٨٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ کلاب کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جفتی کرانے کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے منع فرما دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نر جانوروں کو مادہ پر چھوڑتے ہیں پھر لوگ خود ہی بطور انعام کچھ دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام لینے کی اجازت دے دی یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

١٢٨٤ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

کتے کی قیمت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٨٥ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سینگی

بْنِ كَثِيرٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيثُ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا ثَمَنَ الْكَلْبِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ الصَّيْدِ.

کھینچنے والے کی کمائی ناپاک ہے زانیہ کی اجرت ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود، جابر، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث رافع حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ کتے کی قیمت مکروہ ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔
بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَالسَّائِبِ حَدِيثُ مُحَيِّصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَأَلَنِي حَجَّامٌ نَهَيْتُهُ وَآخُذُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

سینگی لگانے والے کی کمائی

بنوحارثہ کے بھائی ابن محیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھینچنے کی اجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ لیکن وہ مسلسل آپ سے اس کے متعلق پوچھتے اور اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی کھینچنے والی اونٹ کو چارہ کھلاؤ اور اپنے غلام کو کھلاؤ۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابوجحیفہ، جابر اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث محیصہ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر سینگی کھینچنے والا مجھ سے اجرت مانگے تو میں اسے منع کروں گا۔ انہوں نے اسی حدیث پر عمل کیا

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

١٢٩٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ

سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت

حمید سے روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی ابوطیبہ نے کھینچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دو صاع غلہ کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے آپ نے گفتگو فرمائی چنانچہ انہوں نے ان کے خراج سے کچھ کم کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے بہترین علاج سینگی لگوانا ہے یا فرمایا بہترین دوائی

الْحَجَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

سینگی لگوانا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے سینگی لگانے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

کتے اور بلی کی قیمت لینا

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالاَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ. هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوا عَلَى الأَعْمَشِ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرَوَى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ان کے بعض اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطراب ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے بلی کی قیمت لینا مکروہ کہا ہے۔ جب کہ بعض نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابن فضیل نے بواسطہ اعمش اور ابن حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لاَ نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرزاق کے علاوہ کوئی دوسرا بڑا عالم ہمارے علم میں نہیں جس نے عمر بن زید سے روایت کیا ہو۔

بَابٌ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِلاَّ كَلْبَ الصَّيْدِ هَذَا حَدِيثٌ لاَ يَصِحُّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح نہیں۔ ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے

بِهِ هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ أَيْضًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ وَضَعَّفَهُ وَهُوَ شَامِيٌّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شعبہ بن حجاج نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مثل مرفوعاً مروی ہے۔ اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت منع ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو نہ خرید و اور نہ ہی انہیں گانا سکھاؤ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی قسم کی تجارت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الخ" اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوامامہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے علی بن یزید کے بارے میں کلام کیا اور انہیں ضعیف کہا وہ شامی ہیں۔

غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا ماں بیٹے میں تفریق کرنا

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان تفریق کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو غلام بطور ہبہ عطا فرمائے جو آپس میں بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! تمہارا وہ ایک غلام کیا ہوا!

وسلم یا علی ما فعل غلامک فاخبرته فقال رده رده هذا حدیث حسن غریب وقد کره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم التفریق بین السبی فی البیع ورخص بعض اهل العلم فی التفریق بین المولدین الذین ولدوا فی ارض الاسلام والقول الاول اصح وروی عن ابراهیم انه فرق بین والدة وولدها فی البیع فقیل له فی ذلک فقال انی قد استاذنتها فی ذلک فرضیت.

باب ما جاء فی من یشتری العبد ویستغله ثم یجد به عیبا

١٢٩٤۔ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا عثمان بن عمر وابو عامر العقدی عن ابن ابی ذئب عن مخلد بن خفاف عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی ان الخراج بالضمان هذا حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه والعمل علی هذا عند اهل العلم.

١٢٩٥۔ حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف حدثنا عمر بن علی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی ان الخراج بالضمان هذا حدیث صحیح غریب من حدیث هشام بن عروة واستغرب محمد بن اسماعیل هذا الحدیث من حدیث عمر بن علی وقد روی مسلم بن خالد الزنجی هذا الحدیث عن هشام بن عروة ورواه جریر عن هشام ایضا وحدیث جریر یقال تدلیس دلس فیه جریر لم یسمعه من هشام بن عروة وتفسیر الخراج بالضمان هو الرجل الذی یشتری العبد فیستغله ثم یجد به عیبا فیرده علی البائع

فرماتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا اسے واپس لو (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچتے وقت تفریق کو بھی مکروہ کہا ہے۔ لیکن بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے انہوں نے ماں بیٹے کو بیچتے وقت جدا کیا تو آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس عورت سے اس کے متعلق اجازت لی اور وہ اس پر راضی ہو گئی۔

غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج ضمانت کے سبب ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مروی ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے

❖

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج، ضمانت کے سبب ہے یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے امام بخاری نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ حالانکہ مسلم بن خالد زنجی نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ جریر نے بھی ہشام سے روایت کی۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تدلیس ہے انہوں نے ہشام بن عروہ سے نہیں سنا۔ ضمانت کے سبب خراج کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا پھر اس میں عیب نظر آیا تو بیچنے والے کو واپس کر دے نفع خریدار کے

ذِمَّةُ لِلْمُشْتَرِي لِأَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَنَحْوُ هَذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُونُ فِيهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيلِ فِي أَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ إِلَّا بِالثَّمَنِ.

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجُوعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَأَرْوَاكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

سے ہوگا۔ اس لیے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو خریدار کا مال ضائع ہوتا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل جن میں ضمانت کے سبب سے خراج ہے، یہی صورت ہے۔

مسافر کا راستے کے باغ سے پھل کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو اس سے کھا سکتا ہے لیکن باندھ کر نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عباد بن شرحبیل، رافع بن عمرو، عمیر مولی ابی لحم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر غریب ہے۔ اس طریق سے ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے مسافر کو پھل کھانے کی اجازت دی ہے البتہ بعض نے قیمت ادا کیے بغیر (کھانے کو) مکروہ کہا ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو ضرورتمند (بھوکا) اس سے کھائے اور باندھ کر نہ لے جائے تو اسے کوئی ڈر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں انصار کی کھجوروں پر پتھر مار رہا تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے پوچھا اے رافع! تم ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مار رہے تھے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک کے سبب۔ آپ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گر جائے کھا لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر و سیراب کرے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی بواسطہ یونس بن عبید، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

ف: محاقلہ اور مزابنہ کی تعریف حدیث نمبر ۱۲۲۸ میں گزر چکی ہے مخابرہ زمین بٹائی پر دینے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتَّى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيمَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ وَإِنَّمَا التَّشْدِيدُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الطَّعَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے انہوں نے خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے قبضہ سے پہلے ایسی اشیاء کے بیچنے کی اجازت دی ہے جن کا وزن اور ناپ بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کھائی پی جاتی ہیں۔ علماء کے نزدیک صرف کھانے پینے کی چیزوں میں سختی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ

اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے کے پیغام (

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

۱۳۰۷ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ ۔

۱۳۰۸ ۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِهِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ الْحَدِيثَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ ۔

ہبہ واپس لینے کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفات ذمیمہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایان شان نہیں ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی قے چاٹ لے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو جائز نہیں کہ عطیہ دے کر واپس لے البتہ باپ اپنے بیٹے کو عطیہ دے کر واپس لے سکتا ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، حسین معلم، عمرو بن شعیب اور طاؤس، حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے ذی رحم رشتہ دار کو عطیہ دے اسے واپس لوٹانے کا کوئی حق نہیں۔ اور اگر کسی غیر کو دیا تو واپس لے سکتا ہے بشرطیکہ اس کا بدلہ نہ لیا ہو۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کسی کے لئے دیا ہوا عطیہ واپس لینا جائز نہیں البتہ والد اپنے بیٹے کو عطیہ دے تو واپس لے سکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا کہ باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص عطیہ دے کر واپس نہیں لے سکتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۱۳۰۹ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ

عرایا اور اسکی اجازت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

سے منع فرمایا البتہ عرایا والوں کو اندازے کے مطابق بیچنے کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ محمد بن اسحاق نے زید بن ثابت کی روایت اسی طرح بیان کی ایوب، عبیداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس اسناد سے بواسطہ ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے یہ روایت محمد بن اسحاق کی روایت سے اصح ہے

نوٹ :- عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنے باغ میں سے کھجور یا درخت کھانے کے لئے دے دے پھر اس کو موہوب لہ کا آنا جانا دشوار لگے تو وہ اس کے بدلے اس کو اتاری ہوئی کھجوریں دے دے۔ (لمعات) مترجم

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم ہونے کی صورت میں عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

امام مالک رحمہ اللہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرایا کے پانچ وسق یا اس سے کم کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالُوا إِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالُوا لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کے بدلے عرایا کے بیچنے کی اجازت فرمائی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث ابوہریرہ بھی حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ فرماتے ہیں بیع عرایا مشہور ممنوع بیوع مثلاً بیع محاقلہ اور مزابنہ (وغیرہ) سے مستثنیٰ ہے۔ ان علماء نے حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

وزن میں زیادہ دینا

حضرت سوید بن قیس سے روایت ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی مقام ہجر سے کپڑے بیچنے کے لئے لائے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور شلوار کا بھاؤ کرایا میرے پاس ایک تولنے والا بیٹھا تھا جو اجرت پر تولا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تولو اور جھکتا ہوا تولو۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث سوید حسن صحیح ہے۔ اہل علم وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک، ابوصفوان سے روایت کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَعُبَادَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے نرمی کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوالیسر، ابوقتادہ، حذیفہ، ابومسعود اور عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

❖

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ ملی البتہ وہ ایک امیر آدمی تھا جب لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تو اپنے غلاموں کو حکم دیتا کہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ مستحق ہیں لہٰذا اس سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ

١٣١٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيدِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَاهُ إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلٰى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيلُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْمُحِيلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا تَوِيَ مَالُ هٰذَا بِإِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْأَوَّلِ وَاحْتَجُّوا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ حِينَ قَالُوا لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى قَالَ إِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى هٰذَا إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلٰى آخَرَ وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ مَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى۔

مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے پیچھے لگا دیا جائے تو وہ پیچھا کرے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور شرید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہ حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم میں سے کسی کو مالدار سے وصولی قرض پر مامور کیا جائے تو وہ اس ذمہ داری کو قبول کرے۔ بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی مالدار کے حوالے کیا جائے اور وہ اسے قبول کرے تو حوالہ کرنے والا بری ہوگیا اب قرض مانگنے والے کو حوالہ کرنے والے سے مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر مالدار کے مفلس ہو جانے کے باعث قرض مانگنے والے کا مال تلف ہوتا ہے۔ تو اسے پہلے مقروض کے پاس جانے کا حق ہے۔ ان علماء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں مسلمان کا مال تلف نہیں ہو سکتا۔ اسحاق فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر قرض خواہ کو دوسرے شخص کے حوالے کیا جائے اور وہ اسے مالدار

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

١٣١٩ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا لَمَسْتَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ كَانَ لَا يَرٰى مِنْهُ شَيْئًا مِثْلَ مَا يَكُونُ فِي الْجِرَابِ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

منابذہ اور ملامسہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کہے جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی اور ملامسہ یوں کہتا ہے کہ جب میں کسی چیز کو ہاتھ لگاؤں تو سودا ہو گیا اگرچہ اس میں سے کوئی چیز نہ دیکھتا ہو جیسے کوئی چیز غلاف وغیرہ میں ہو۔ یہ دور جاہلیت کی بیع ہے اس لئے اس سے منع فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ وَاخْتَلَفُوا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

غلہ اور کھجور میں بیع سلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں بیع سلم کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جو بیع سلم کرے تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک غلے، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین اہل علم کے نزدیک ان میں بھی جائز ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء نے جانوروں میں بیع سلم کو مکروہ کہا ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

ف: بیع میں اگر ایک طرف مبیع ہو اور دوسری طرف ثمن ہو اور ثمن کو فوراً دینا ضروری ہو تو یہ بیع سلم ہے۔ لہٰذا بیع سلم میں مبیع کو مسلم فیہ کہا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ١١ ص ١٤٣)۔ مترجم

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

١٣٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

مشترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا باغ میں کوئی شریک ہو وہ شریک پر پیش کیے بغیر اپنا حصہ نہ بیچے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے سلیمان یشکری کا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انتقال ہو گیا۔ قتادہ اور ابوبشر نے بھی سلیمان سے کچھ نہیں سنا۔

قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَإِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهُ كِتَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

البتہ ہو سکتا ہے عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان سے کچھ سنا ہو۔ قتادہ، سلیمان یشکری کے صحیفہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان کے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کتاب تھی۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ذَهَبُوا بِصَحِيفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا أَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوا بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا وَأَتَوْنِي بِهَا فَلَمْ أَرْوِهَا.

ابو بکر عطار نے بواسطہ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سلیمان تیمی سے نقل کیا کہ وہ لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس کو لے لیا یا (کہا) اس سے روایت کی۔ حضرت قتادہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے بھی اس سے روایت کی پھر میرے پاس لائے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

مخابرت اور معاومت

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(نوٹ:۔ ان تمام کی تعریفیں گذشتہ صفحات میں گزر چکی ہیں۔ (مترجم))

بَابٌ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ چیزوں کا نرخ بڑھ گیا تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا، تنگی کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے اور مجھے تمنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی اپنے خون اور مال کا مجھ سے طلب گار نہ ہو۔

صحیح۔

باب ۹۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْغِشَّ وَقَالُوا الْغِشُّ حَرَامٌ۔

باب ۹۳ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَأَعْطَى سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ مِنَ الْإِبِلِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیع میں دھوکہ دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غلے کے ایک ڈھیر سے گزرے آپ نے دست مبارک اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں میں تراوٹ آگئی آپ نے فرمایا اے غلے کے مالک! یہ کیا ہے! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا آپ نے فرمایا تم نے اسے اوپر کیوں نہیں کیا تاکہ لوگ دیکھتے۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو حمراء، ابن عباس، بریدہ، ابو بردہ بن دینار اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک (خرید و فروخت میں) دھوکہ و فریب حرام ہے۔

اونٹ اور دیگر جانور قرض لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر اس سے بہتر جوان اونٹ اسکو دیا۔ اور فرمایا تم میں سے بہتر لوگ وہی ہیں جو ادائے قرض میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان نے اسے سلمہ سے روایت کیا بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ اونٹ (وغیرہ) کے ادھار لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فإن لصاحب الحق مقالا فقال اشتروا له بعيرا فأعطوه إياه فطلبوه فلم يجدوا إلا سنا أفضل من سنه فقال اشتروه فأعطوه إياه فإن خيركم أحسنكم قضاء.

١٣٢٨ ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل نحوه هذا حديث حسن صحيح.

١٣٢٩ ـ حدثنا عبد بن حميد ثنا روح بن عبادة ثنا مالك بن أنس عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استسلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بكرا فجاءته إبل من الصدقة قال أبو رافع فأمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقضي الرجل بكره فقلت لا أجد في الإبل إلا جملا خيارا رباعيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطه إياه فإن خيار الناس أحسنهم قضاء هذا حديث حسن صحيح.

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت سختی سے قرض (کی واپسی) کا تقاضا کیا۔ صحابہ کرام نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ آپ نے فرمایا اونٹ خرید کر اس کو دے دو صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس کے اونٹ سے زیادہ عمر کا ملا جو اس سے افضل تھا آپ نے فرمایا یہی خرید کر اسے دے دو تم میں اچھا وہ ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، سلمہ بن کہیل سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو جوان اونٹ دے کر قرض ادا کر دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو ان میں اس کے اونٹ سے اچھا اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی اسے دو بے شک وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب منه

قرض کا تقاضا کیسے ہو

١٣٣٠ ـ حدثنا أبو كريب ثنا إسحاق بن سليمان عن مغيرة بن مسلم عن يونس عن الحسن عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله يحب سمح البيع سمح الشراء سمح القضاء هذا حديث غريب وقد روى بعضهم هذا الحديث عن يونس عن سعيد المقبري عن أبي هريرة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیچنے میں نرمی کرنے والے، خریدنے میں نرمی برتنے والے، اور قرض کے تقاضے میں نرمی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ یونس اور سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

١٣٣١ ـ حدثنا عباس بن محمد الدوري ثنا عبد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الوهاب بن عطاء نا إسرائيل عن زيد بن عطاء ابن السائب عن محمد بن المنكدر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفر الله لرجل كان قبلكم كان سهلاً إذا باع سهلاً إذا اشترى سهلاً إذا اقتضى هذا حديث غريب صحيح حسن من هذا الوجه.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کو بخش دیا وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے حسن ہے۔

❖

باب النهي عن البيع في المسجد

مسجد میں خرید و فروخت کا حکم

١٣٢٢. حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عارم نا عبد العزيز بن محمد قال أخبرني يزيد ابن خصيفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع في المسجد فقولوا لا أربح الله تجارتك وإذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لا رد الله عليك. حديث أبي هريرة حديث حسن غريب والعمل على هذا عند بعض أهل العلم كرهوا البيع والشراء في المسجد وهو قول أحمد وإسحق وقد رخص بعض أهل العلم في البيع والشراء في المسجد.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع مند نہ کرے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ اسے تیری طرف واپس نہ لوٹائے حدیث ابو ہریرہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ مسجد میں خرید و فروخت مکروہ ہے امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ البتہ بعض علماء نے مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دی ہے (بشرطیکہ جماعت والوں کو تکلیف نہ ہو۔ مترجم)

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الأحكام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابواب احکام

باب ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القاضي

قاضی

١٣٢٣. حدثنا محمد بن عبد الأعلى نا المعتمر بن سليمان قال سمعت عبد الملك يحدث عن عبد الله

عبداللہ ابن موہب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لاِبْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَتُعَافِينِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا أَرْجُو بَعْدَ ذَلِكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ هَذَا هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ.

فرمایا جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین مجھے معاف رکھیں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو تمہارے والد بھی تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جو شخص قاضی ہو اور وہ انصاف سے فیصلہ کرے تو اس کام سے برابری کی بنیاد پر فارغ ہونے کے لائق ہے۔ اس کے بعد میں کس چیز کی امید رکھوں۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر غریب ہے میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں یہ عبدالملک بن ابی جمیلہ ہیں۔

١٣٢٤۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ بِلاَلِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے منصب قضا کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس پر ایک فرشتہ اترتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے۔

١٣٢٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ بِلاَلِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ فِيهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عہدہ قضا طلب کیا اور اس کے لیے سفارش لایا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جو اس پر مجبور کیا گیا اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اسے راہ راست پر رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسرائیل کی روایت سے اصح ہے۔

١٣٢٦۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو قضا سونپی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ

١٣٣٧ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت خود و فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطا ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔ بواسطہ سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید کی روایت سے ہم اسے صرف بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، سفیان ثوری سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ.

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخٍ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا

قاضی کیسے فیصلہ کرے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا کیسے فیصلہ کرو گے عرض کیا جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو؟ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو؟ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب و سنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے حمد و ثناء ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو توفیق دی۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابوعون، حارث بن عمرو (حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے) اور اہل حمص، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے

نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده عندي بمتصل وابو عون الثقفي اسمه محمد بن عبيد الله

یہاں، میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

باب ۹۹ ماجاء في الامام العادل

عادل حاکم کی فضیلت

۱۳۳۰۔ حدثنا علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احب الناس الى الله يوم القيامة وادناهم منه مجلسا امام عادل وابغض الناس الى الله وابعدهم منه مجلسا امام جائر وفي الباب عن ابن ابي اوفى حديث ابي سعيد حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور ان سب سے زیادہ دور بیٹھنے والا شخص ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو سعید حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۳۱۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد ابو بكر العطار نا عمرو بن عاصم نا عمران القطان عن ابي اسحاق الشيباني عن ابن ابي اوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله مع القاضي ما لم يجر فاذا جار تخلى عنه ولزمه الشيطان هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عمران القطان۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۰۰ ماجاء في القاضي لا يقضي بين الخصمين حتى يسمع كلامهما

قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

۱۳۳۲۔ حدثنا هناد نا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن سماك بن حرب عن حنش عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تقاضى اليك رجلان فلا تقض للاول حتى تسمع كلام الآخر فسوف تدري كيف تقضي قال علي فما زلت قاضيا بعد هذا الحديث حسن۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۰۱ ماجاء في امام الرعية

رعایا کی خبر گیری

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنَى أَبَا مَرْيَمَ۔

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو حاکم حاجتمندوں، غریبوں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، غربت اور محتاجی کے وقت اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات (معلوم کرنے کے لئے ان) پر ایک آدمی مقرر فرما دیا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عمرو بن مرہ غریب ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابو مریم ہے۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ۔

علی بن حجر نے بواسطہ یحییٰ بن حمزہ، یزید بن مریم اور قاسم بن مخیمرہ، ابو مریم رضی اللہ عنہ (صحابی) سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کی۔

بَابُ ۹۰۲ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ أَنْ لَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابو بکرہ کو لکھا اور وہ قاضی تھے کہ حالت غصہ میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو بکرہ کا نام نفیع ہے

بَابُ ۹۰۳ مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْأُمَرَاءِ

حاکموں کا تحائف قبول کرنا

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا جب میں چلا

وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

١٣٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ حَدِيدَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تو میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے واپس بلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں بلایا؟ (اس لئے کہ) میری اجازت بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز سمیت حاضر ہوگا۔ اسی بات کے لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ اب اپنا کام پر جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عمیرہ، بریدہ، مستورد بن شداد، ابو حمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث معاذ حسن غریب ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابو اسامہ کی داؤد اودی کی روایت سے پہچانتے ہیں

فیصلے سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلے کے بارے میں رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن حدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ اور ان کے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور یہ صحیح نہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے سنا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ابوسلمہ کی روایت اس باب میں احسن اور اصح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَسَلْمَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تحفہ اور دعوت قبول کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا کھر (بھی) تحفہ کے طور پر بھیجا جائے تو میں قبول کروں گا۔ اور اگر مجھے اس پر بلایا جائے تو میں چلا جاؤں گا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، مغیرہ بن شعبہ، سلمان، معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹتا ہوں لہٰذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ

مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعی علیہ پر قسم

حضرت علقمہ بن ابو وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

١٣٥٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَرْزَمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ۔

١٣٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

خدمت میں دو آدمی ایک حضر موت سے اور دوسرا کندہ سے آئے۔ حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ کندی نے کہا یہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس میں اس کا کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے اس (مدعا علیہ) کی قسم ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ فاجر شخص ہے جس چیز کی قسم کھائے اس کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے بچتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے تیرے لئے صرف یہی ہے۔ راوی فرماتے ہیں وہ کندی شخص اس کے لئے قسم کھانے چلا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر قسم کھائی تاکہ اسے ظلماً کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس کی طرف توجہ نہیں فرمائیگا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث وائل بن حجر حسن صحیح ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے۔ محمد بن عبید اللہ عرزمی کو حدیث میں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا گیا ہے۔ ابن مبارک وغیرہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی کے ذمہ اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

١٣٥٤ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيعَةُ وَأَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسُرَّقَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

١٣٥٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

١٣٥٦ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ وَهٰذَا أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنَّ الْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزٌ فِي الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالُوا لَا يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ إِلَّا فِي

گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ ربیعہ کہتے ہیں مجھے سعد بن عبادہ کے لڑکے نے خبر دی کہ ہم نے سعد بن عبادہ کی کتاب میں پایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ حدیث ابوہریرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

❖

جعفر بن محمد اپنے والد سے راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے عبدالعزیز بن ابو سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ ایک گواہ کے موجودگی میں حقوق اور اموال میں قسم لینا جائز ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا

الحقوق والاموال ولم ير بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم ان يقضى باليمين مع الشاهد الواحد.

باب ٩٠٩ ما جاء في العبد يكون بين رجلين فيعتق احدهما نصيبه

١٣٥٧ـ حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق نصيبا او قال شقصا او قال شركا له في عبد فكان له من المال ما يبلغ ثمنه بقيمة العدل فهو عتيق والا فقد عتق منه ما عتق قال ايوب وربما قال نافع في هذا الحديث يعني فقد عتق منه ما عتق حديث ابن عمر حديث حسن صحيح ورواه سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٣٥٨ـ حدثنا بذلك الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق نصيبا له في عبد فكان له من المال ما يبلغ ثمنه فهو عتيق من ماله هذا حديث صحيح.

١٣٥٩ـ حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن سعيد ابن ابي عروبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق نصيبا او قال شقيصا في مملوك فخلاصه في ماله ان كان له مال فان لم يكن له مال قوم قيمة عدل ثم يستسعى في نصيب الذي لم يعتق غير مشقوق عليه وفي الباب عن عبد الله بن عمرو.

١٣٦٠ـ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد

یہی قول ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ صرف حقوق و اموال میں ہی فیصلہ کیا جائے۔ البتہ بعض علماء کوفہ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ فیصلہ کرنا جائز کہا ہے۔

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا۔ تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ اس کی باقی قیمت کے برابر ہو جائے تو وہ آزاد ہوگا ورنہ اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔ ایوب کہتے ہیں نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا "اس سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا" حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ سالم نے بھی بواسطہ والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے برابر مال ہے تو وہ اس کے مال سے آزاد ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال سے آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کروائی جائے لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید، سعید بن عروبہ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ شَقِيصًا. هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ
قَتَادَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَرَوَى شُعْبَةُ
هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَمْرَ السِّعَايَةِ
وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السِّعَايَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
السِّعَايَةَ فِي هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ
الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ
فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ غَرِمَ نَصِيبَ صَاحِبِهِ وَعَتَقَ الْعَبْدُ
مِنْ مَالِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا
عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعَى وَقَالُوا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَ
إِسْحَاقُ.

نے اس سے ہم معنی حدیث روایت کی اور "نصیب" کی جگہ "شقیصہ" کا لفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابو عروبہ کی روایت کی مثل نقل کی۔ لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ امام اسحاق بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہو گا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائے گی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَىٰ

عمر بھر کیلئے کوئی چیز ہبہ کرنا

١٣٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَىٰ جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا
أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ
وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ (عمر بھر کے لئے ہبہ، اس کو کہ جس کو ہبہ کیا گیا) کے گھر والوں کے لئے جائز ہے یا فرمایا اس کے گھر والوں کے لئے وراثت ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، جابر، ابو ہریرہ، عائشہ، ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ
أُعْمِرَ عُمْرَىٰ لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ
إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ.
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ
وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کسی چیز کا عمر بھر کے لئے کوئی چیز ہبہ کی گئی وہ اس کے لئے اور اس کی اولاد کے لئے ہی ہو گی کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس کو واپس دینے والے کی طرف نہیں لوٹایا جا سکتا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث واقع ہو گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر اور کئی حضرات نے زہری سے مالک کی روایت کی طرح نقل کیا۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن "ولعقبہ" کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب معطی کہے۔

هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ وَلِعَقِبِكَ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْمِرَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ وَإِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَى الْأَوَّلِ إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تُجْعَلْ لِعَقِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

بَابُ ۹۱۱ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرُّقْبَى جَائِزَةٌ مِثْلُ الْعُمْرَى وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى فَأَجَازُوا الْعُمْرَى وَلَمْ يُجِيزُوا الرُّقْبَى وَتَفْسِيرُ الرُّقْبَى أَنْ يَقُولَ هٰذَا الشَّيْءُ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنْ مُتَّ قَبْلِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَيَّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ الرُّقْبَى مِثْلُ الْعُمْرَى وَهِيَ لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ.

بَابُ ۹۱۲ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو عَامِرٍ

یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر "بعد والوں کے لئے" کے الفاظ نہ کہے تو موہوب لہ کے مرنے کے بعد واہب کو واپس دیا جائے گا۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمریٰ اپنے اہل کے لئے جائز ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ موہوب لہ کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کے لئے ہوگا اگرچہ واہب نے یہ نہ کہا ہو کہ تیرے بعد والوں کے لئے ہے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

رقبیٰ کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے اور رقبیٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث ابوزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رقبیٰ عمریٰ کی طرح جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات نے عمریٰ اور رقبیٰ میں فرق کرتے ہوئے عمریٰ کو جائز کہا لیکن رقبیٰ کو ناجائز کہا۔ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو یہ دوبارہ میری ہو جائے گی۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں رقبیٰ، عمریٰ کی طرح ہے اور یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا دینے والے کو واپس نہیں کیا جائے گا۔

❊ ❊ ❊

لوگوں کے درمیان صلح کرانا

عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

الْعَقَدِيُّ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے جائز نہیں اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر ایسی شرط جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۱۳ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالُوا لَهُ أَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی سے اس کا پڑوسی اس کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے نہ روکے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے سر جھکا دیئے آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرتے دیکھتا ہوں! اللہ کی قسم میں اسے تمہارے کندھوں کے درمیان پھینکوں گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء جن میں مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع کر سکتا ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۹۱۴ مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ

سچی قسم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم وہ ہے جس کے سبب تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ہشیم، عبداللہ ابن ابو صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُومًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الَّذِي اسْتَحْلَفَ

بَابُ ٩١ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ

١٣٦٧ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الضُّبَعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

١٣٦٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ۔

بَابُ ٩٢ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

١٣٦٩ ۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْمُونَةَ اسْمُهُ

سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا چوڑا بنایا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا راستہ سات ہاتھ بناؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ بناؤ۔ وکیع کی روایت سے یہ اصح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بواسطہ بشیر بن کعب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے بعض علماء نے بواسطہ قتادہ اور بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی اور وہ غیر محفوظ ہے۔

ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو ماں اور باپ کے درمیان اختیار دیا کہ جس کے پاس جی چاہے رہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومیمونہ کا نام

سَلِيمٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيرًا فَالْأُمُّ أَحَقُّ فَإِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِينَ خُيِّرَ بَيْنَ أَبَوَيْهِ وَهِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

سلیم ہے۔ بعض صحابہ کرام اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ والدین کے درمیان بیٹے کے بارے میں اختلاف کی صورت میں بچے کو اختیار دیا جائے جہاں اس کا جی چاہے رہے۔ امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نیز یہ دونوں فرماتے ہیں جب چھوٹا ہو تو ماں زیادہ حقدار ہے اور جب سات سال کا ہو جائے تو اختیار دیا جائے گا۔ ہلال بن ابو میمونہ سے ہلال بن علی بن اسامہ مراد ہیں اور یہ مدنی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابو کثیر، مالک بن انس، فلیح اور سلیمان نے روایت کیا ہے۔

بَابُ ١٠ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

باپ بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے

١٣٧٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَكْثَرُهُمْ قَالُوا عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا إِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوطَةٌ فِي مَالِ وَلَدِهِ يَأْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ إِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سب سے پاک کھانا وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی سے ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اسے بواسطہ عمارہ بن عمیر ان کی والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطہ سے ام المومنین سے نقل کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں باپ کا ہاتھ اولاد کے مال پر کھلا ہے اس سے جتنا چاہے لے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کے مال سے صرف ضرورت کے وقت نکال سکتا ہے۔

بَابُ ١١ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

کسی شخص کی کوئی چیز توڑ دی جائے تو کیا حکم ہے

١٣٧١ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے آپ کی

بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم طعاما في قصعة فضربت عائشة القصعة بيدها فألقت ما فيها فقال النبي صلى الله عليه وسلم طعام بطعام وإناء بإناء هذا حديث حسن صحيح

١٣٦٢ - حدثنا علي بن حجر حدثنا سويد بن عبد العزيز عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم استعار قصعة فضاعت فضمنها لهم وهذا حديث غير محفوظ وإنما أراد عندي سويد الحديث الذي رواه الثوري وحديث الثوري أصح.

باب ١٩ ما جاء في حد بلوغ الرجل والمرأة

١٣٦٣ - حدثنا محمد بن وزير الواسطي حدثنا إسحاق بن يوسف الأزرق عن سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش وأنا ابن أربع عشرة فلم يقبلني ثم عرضت عليه من قابل في جيش وأنا ابن خمس عشرة فقبلني قال نافع فحدثت بهذا الحديث عمر بن عبد العزيز فقال هذا حد ما بين الصغير والكبير ثم كتب أن يفرض لمن بلغ الخمس عشرة.

١٣٦٤ - حدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه أن عمر بن عبد العزيز كتب أن هذا حد ما بين الصغير والكبير وذكر ابن عيينة في حديثه قال حدثت به عمر بن عبد العزيز فقال هذا حد ما بين الذرية والمقاتلة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم وبه يقول الثوري وابن المبارك

خدمت میں ایک پیالے میں کھانا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر پیالہ گرا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کے بدلے کھانا اور برتن کے بدلے برتن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ مستعار لیا وہ کہیں ضائع ہو گیا تو آپ نے اس کے بدلے کی قیمت ادا کی یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید نے ثوری والی روایت بیان کرنی چاہی تھی۔ حدیث ثوری اصح ہے۔

مرد اور عورت کی حد بلوغ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے ایک لشکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میں چودہ سال کا تھا آپ نے مجھے قبول نہ فرمایا۔ آئندہ سال ایک لشکر میں مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرمایا۔ نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ پھر آپ نے لکھا پندرہ سال والے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبیداللہ بن عمر اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ ابن عیینہ نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ بچوں اور جاہدین کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَرَوْنَ أَنَّ الْغُلَامَ إِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَإِنِ احْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ الْبُلُوغُ ثَلَاثَةُ مَنَازِلَ بُلُوغُ خَمْسَ عَشْرَةَ أَوِ الْاِحْتِلَامُ فَإِنْ لَمْ يُعْرَفْ سِنُّهُ وَلَا احْتِلَامُهُ فَالْإِنْبَاتُ يَعْنِي الْعَانَةَ.

کہ لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے حکم میں ہے۔ اگر پندرہ سال سے پہلے اسے احتلام آئے تو اس وقت سے مردوں کے حکم میں ہوگا۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ بلوغ کی تین منازل ہیں۔ پندرہ سال یا احتلام اور اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیر ناف بالوں کا آنا۔

بَابُ ٢٠ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ وَرُوِيَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ خَالِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا سر لانے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا ہے۔ اس باب میں حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث بواسطہ عدی بن ثابت اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی بواسطہ اشعث، عدی اور یزید بن براء بھی حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیز بواسطہ اشعث، عدی اور یزید بن براء ان کے ماموں سے بھی مروی ہے۔

بَابُ ٢١ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَاءِ

١٣٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک انصاری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پتھریلی زمین کی ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا انصاری نے کہا پانی گزرنے دو، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ چنانچہ دونوں اپنا جھگڑا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے زبیر! (اپنی زمین کو) سیراب کرو پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔ اس پر انصاری کو غصہ آگیا کہنے لگا اس لیے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے فرمایا زبیر! سیراب کرو پھر پانی روک دو۔ یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم بخدا میرا خیال ہے یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی "فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الخ۔ اے محمد! تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے تنگی محسوس نہ کریں اور دل سے مان لیں۔ شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عروہ بن زبیر حضرت زبیر سے روایت کیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ عبداللہ بن وہب بھی لیث اور یونس سے وہ زہری سے روایت کرتے ہیں لیکن پہلی روایت کی طرح یہاں بھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر کرتے ہیں۔

بَابُ ٢٧ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

١٣٦٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقُرْعَةَ فِي هٰذَا وَفِي غَيْرِهِ وَأَمَّا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوا يُعْتَقُ

تنگدست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے۔ اس کے پاس ان کے سوا اور کچھ مال نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اسے سخت سست کہا پھر ان غلاموں کو بلا کر ان کے حصے کیے اور ان میں قرعہ اندازی فرمائی دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں باقی رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عمران بن حصین حسن صحیح ہے۔ عمران بن حصین سے اس کے علاوہ بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کہ اس میں اور اس طرح کے دوسرے معاملات میں قرعہ اندازی کی جائے۔ بعض علماء کوفہ اور دیگر حضرات کے نزدیک قرعہ اندازی نہ ہوگی بلکہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہو جائے گا۔ دو تہائی کی آزادی کے لیے ان

مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ يُسْتَسْعَى فِي ثُلُثَيْ قِيمَتِهِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو.

سے محنت مزدوری کرائی جائے گی۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ٩٢٣ مَا جَاءَ فِي مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

رشتہ دار کا غلامی میں آجانا

١٣٤٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک بنے وہ (رشتہ دار) آزاد ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ سے مسنداً جانتے ہیں۔ بعض نے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ روایت کیا۔

١٣٤٩۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَاصِمًا الْأَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُتَابَعْ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عاصم احول کا واسطہ ذکر کیا ہے بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے آزاد ہو جائے گا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے بواسطہ سفیان ثوری اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا۔ اس حدیث میں ضمرہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں محدثین کے نزدیک اس روایت میں غلطی ہوگی۔

☆ ☆ ☆

بَابُ ٩٢٤ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا

١٣٥٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيكٍ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کی اسے کھیتی سے کچھ نہیں ملے گا۔ صرف خرچہ ملے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ابو اسحٰق سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے نیز فرمایا۔ میں اس کو ابو اسحٰق سے صرف شریک کی روایت سے پہچانتا ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں ہم سے معقل بن مالک بصری نے بواسطہ عقبہ بن اصم عطاء اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

بَابُ ٣٥ مَا جَاءَ فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات قائم رکھنا

١٣٨١ ۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهِ حَتَّى فِي الْقُبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ أَنْ يُعْطَى الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ مِثْلَ قِسْمَةِ الْمِيرَاثِ وَهُوَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے والد نے اپنے ایک لڑکے کو ایک غلام عطیہ دیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو گواہ بنانے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا "اسے بھی واپس لے لو"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اولاد میں برابری مستحب ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء کے نزدیک چومنے میں بھی برابری چاہیے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ عطیات دینے میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں برابر ہیں۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ کچھ علماء کے نزدیک مساوات یہ ہے کہ لڑکوں کو میراث کی طرح (یعنی) دوگنا دیا جائے۔ امام

قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ

بَابُ ٩٣١ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيدِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوٰى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيثَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ.

بَابُ ٩٣٢ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ

احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

حق شفعہ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق دار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت شرید، ابو رافع اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے۔ عیسیٰ بن یونس نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ سعید بن عروبہ بواسطہ قتادہ، حسن اور سمرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انس سے قتادہ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی روایت بواسطہ عمرو بن شرید اور ان کے والد شرید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہے۔ ابراہیم بن میسرہ بواسطہ عمرو بن شرید اور ابو رافع، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

غائب کے لیے حق شفعہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کا انتظار کیا جائے۔ اگرچہ غائب ہو جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالملک بن ابی سلیمان کے سوا ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ جس نے بواسطہ عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہو۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب

شُعْبَةُ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانٌ يَعْنِي فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا فَإِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَةُ وَإِنْ تَطَاوَلَ ذَلِكَ

عبدالملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبداللہ ابن مبارک، سفیان ثوری سے منقول ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان، علم میں ترازو ہیں۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے کہ آدمی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اگرچہ غائب ہو۔ واپس آنے پر شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔ اگرچہ یہ مدت کتنی ہی طویل ہو۔

٭ ٭ ٭

بَابُ ۱۳۰ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

حدود اور حصے مقرر ہونے پر حق شفعہ باقی نہیں رہتا

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ إِلَّا لِلْخَلِيطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيطًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدیں مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض رواۃ نے اسے ابو سلمہ سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان بھی شامل ہیں، کا اس حدیث پر عمل ہے بعض تابعین فقہاء جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز وغیرہ رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے ان میں یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور مالک بن انس رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ امام شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لیے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہو تو اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان حضرات نے مرفوع حدیث سے استدلال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا ہمسایہ قربت

الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ

کا دوسرے سے زیادہ حق دار ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۹۲۹ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

شریک کے لیے حق شفعہ

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ اَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيثِ اَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع کا مستحق ہے اور شفعہ ہر (غیر منقولہ) چیز میں ہوتا ہے۔ ہم اسے صرف ابوحمزہ سکری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هٰذَا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اَبِي حَمْزَةَ وَاَبُو حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُمْكِنُ اَنْ يَكُونَ الْخَطَاُ مِنْ غَيْرِ اَبِي حَمْزَةَ۔

ہناد نے بواسطہ ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ دوسرے افراد نے بھی عبدالعزیز بن رفیع سے بے واسطہ ابن عباس اسی کی مثل روایت کیا۔ ابوحمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کسی دوسرے سے غلطی واقع ہوئی ہو۔

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا تَكُونُ الشُّفْعَةُ فِي الدُّورِ وَالْاَرَضِينَ وَلَمْ يَرَوُا الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر بن عیاش کی روایت کی مثل روایت کی۔ اکثر علماء فرماتے ہیں شفعہ مکانات اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں شفعہ نہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک ہر چیز میں شفعہ ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۹۳۰ مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

گری پڑی چیز اور گم شدہ جانور کا حکم

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ

سوید بن غفلہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

هَارُونَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالاَ دَعْهُ فَقُلْتُ لاَ أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لآخُذَنَّهُ فَلأَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً آخَرَ فَعَرَّفْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً آخَرَ وَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا. وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى وَعِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَحَدِيثُ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ (باہر) نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا دیکھا اور اٹھا لیا۔ دونوں حضرات نے کہا اسے چھوڑ دو تاکہ درندے کھا لیں۔ میں نے کہا درندوں کے کھانے کے لیے نہیں چھوڑوں گا بلکہ اسے لوں گا اور اس سے نفع اٹھاؤں گا۔ پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا اور ان سے پورا واقعہ عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ مجھے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو۔ میں نے ایک سال تشہیر کی مجھے اسکا پہچاننے والا کوئی نہ ملا تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اور تشہیر کرو۔ میں نے ایک سال مزید تشہیر کی پھر لیکر حاضر بارگاہ ہوا تو آپ نے فرمایا مزید ایک سال تشہیر کرو نیز فرمایا اس کی تعداد ظرف اور بندھن وغیرہ یاد رکھنا۔ اگر ڈھونڈنے والا آ کر اس کی تعداد، ظرف اور بندھن بتا دے تو اسے دے دو ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پھر اس کا بندھن ظرف اور غلاف پہچان لو اور خرچ کرو۔ اگر کوئی آ جائے تو اسے دے دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا حکم کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں یہ سنکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ رخسار مبارک یا (فرمایا) چہرہ انور سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا واسطہ اس کی جوتیاں اور پانی اس کے پاس ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مالک کے پاس پہنچ جائے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، عبداللہ بن عمر، جارود بن معلی، عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

خالد حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ورخصوا في اللقطة إذا عرفها سنة فلم يجد من يعرفها أن ينتفع بها وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يعرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا تصدق بها وهو قول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك وهو قول أهل الكوفة لم يروا لصاحب اللقطة أن ينتفع بها إذا كان غنيا وقال الشافعي ينتفع بها وإن كان غنيا لأن أبي بن كعب أصاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صرة فيها مائة دينار فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يعرفها ثم ينتفع بها وكان أبي كثير المال من مياسير أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يعرفها فلم يجد من يعرفها فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يأكلها فلو كانت اللقطة لم تحل إلا لمن تحل له الصدقة لم تحل لعلي بن أبي طالب لأن علي بن أبي طالب أصاب دينارا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فعرفه فلم يجد من يعرفه فأمره النبي صلى الله عليه وسلم بأكله وكان لا يحل له الصدقة وقد رخص بعض أهل العلم إذا كانت اللقطة يسيرة أن ينتفع بها ولا يعرفها وقال بعضهم إذا كان دون دينار يعرفها قدر جمعة وهو قول إسحاق بن إبراهيم

١٣٩٠ — حدثنا محمد بن بشار حدثنا أبو بكر الحنفي حدثنا الضحاك بن عثمان حدثني سالم أبو النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة

حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے۔ زید بن خالد سے کئی طرح سے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ ایک سال تشہیر کی جائے اور مالک نہ ملے تو اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ ایک سال تشہیر کرے مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ صدقہ کر دے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کے نزدیک گمشدہ چیز کو پانے والا امیر ہو تو وہ اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگرچہ امیر ہو نفع اٹھا سکتا ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک سال تشہیر کریں پھر نفع اٹھائیں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کثیر المال تھے۔ اور دولتمند صحابہ کرام میں سے تھے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہیر کا حکم دیا پھر مالک کے نہ ملنے پر استعمال کا حکم دیا۔ اگر گمشدہ چیز حلال نہ ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی حلال نہ ہوتی کیونکہ آپ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دینار پایا۔ اس کی تشہیر کی پھر جب کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے صدقہ جائز نہیں۔ بعض اہل علم نے بلا تشہیر گمشدہ چیز رکھنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ قلیل ہو۔ بعض فرماتے ہیں۔ دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تشہیر کرے اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ چیز کا حکم پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک سال اس کی تشہیر کرو۔ اگر مالک مل جائے تو اسے لوٹا دو ورنہ اس کا برتن، بندھن اور اس کی

فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيثُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَرَخَّصُوا فِي اللُّقَطَةِ إِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تعداد ذہن نشین کر لو۔ پھر اسے کھا لو۔ اس کے بعد مالک آ جائے تو اسے دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح اسی طریق سے غریب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے گم شدہ چیز سے ایک سال تشہیر کے بعد مالک نہ ملنے کی صورت میں نفع حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۳۱ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

احکام وقف

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَأَنَا قَرَأْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا فِي إِجَازَةِ وَقْفِ الْأَرَضِينَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین بطور غنیمت ملی۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیبر سے مال ملا ہے اس جیسا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ کا کیا حکم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو تو اصل زمین وقف کر دو اور حاصل کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ میں دے دیا کہ اس کی اصل نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔ اسے فقراء، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے، اللہ کے راستے میں، مسافروں اور مہمانوں کے لئے صدقہ کیا جائے۔ جو اس کا متولی بنے اسے اس سے دستور کے مطابق کھانے اور دوستوں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں البتہ جمع نہ کرے کہ کہیں مالدار بن جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عون فرماتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر غیر متأثل مالا کے الفاظ دیکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا اس میں بھی یہی الفاظ تھے۔ بعض صحابہ اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ متقدمین میں زمین وغیرہ کو وقف کرنے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں پایا گیا۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔ البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ، نفع بخش علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ أَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

چوپایہ کا زخمی کرنا معاف ہے

١٣٩٣. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا زخم معاف ہے کنواں کھودتے وقت گر کر مرنے والے اور کان میں دب کر مر جانے والے کا خون معاف ہے۔ اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

١٣٩٤. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قتیبہ نے بواسطہ لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

١٣٩٥. حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَتَفْسِيرُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ يَقُولُ هَدَرٌ لَا دِيَةَ فِيهِ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا أَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ يَقُولُ إِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيهِ إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْبِئْرُ إِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيلِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ مَا وُجِدَ مِنْ دَفْنِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا أَدَّى مِنْهُ الْخُمُسَ إِلَى السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَهُ.

انصاری بواسطہ معن حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ چوپائے کا زخم معاف ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ معاف ہے اس پر کوئی دیت نہیں۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا کہ وہ جانور ہے جو مالک سے بھاگ گیا۔ اگر وہ کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر جرمانہ نہیں۔ معدن کی معافی کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے کان کھودی اور کوئی شخص اس میں گر کر مر گیا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اسی طرح کسی نے مسافروں کے لیے کنواں کھودا اور اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو مالک پر جرمانہ نہیں۔ رکاز میں پانچواں حصہ ہے اور رکاز سے جاہلیت کے دور کا دفینہ مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو یہ دفینہ ملے وہ پانچواں حصہ حکومت کو دے باقی کا وہ خود مالک ہے۔

☆ ☆ ☆

باب ٣٣ ما ذكر في إحياء أرض الموات

١٣٩٦ - حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب ثنا أيوب عن هشام بن عروة عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أحيى أرضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق هذا حديث حسن غريب.

١٣٩٧ - حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أحيى أرضا ميتة فهي له هذا حديث حسن صحيح وقد رواه بعضهم عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول أحمد وإسحق قالوا له أن يحيي الأرض الموات بغير إذن السلطان وقال بعضهم ليس له أن يحييها إلا بإذن السلطان فالقول الأول أصح وفي الباب عن جابر وعمرو بن عوف المزني جد كثير وسمرة.

١٣٩٨ - حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى قال سألت أبا الوليد الطيالسي عن قوله وليس لعرق ظالم حق فقال العرق الظالم الغاصب الذي يأخذ ما ليس له قلت هو الرجل الذي يغرس في أرض غيره قال هو ذاك.

باب ٣٤ ما جاء في القطائع

١٣٩٩ - قلت لقتيبة بن سعيد حدثكم محمد بن يحيى بن قيس المأربي قال أخبرني أبي عن ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن سمير عن أبيض بن

بنجر زمین کا آباد کرنا

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے۔ اس میں غاصب ظالم کا کوئی حق نہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں بادشاہ کی اجازت کے بغیر بھی بنجر زمین آباد کی جا سکتی ہے بعض علماء فرماتے ہیں، بادشاہ کی اجازت بغیر آباد نہیں کرسکتا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت جابر، عمرو بن عوف مزنی (کثیر کے دادا) اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں میں نے ابو ولید طیالسی سے پوچھا "عرق ظالم کے لیے حق نہیں" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا عرق ظالم سے غاصب مراد ہے جو دوسروں کی چیز چھین لے۔ میں نے کہا وہ شخص جو دوسروں کی زمین میں درخت لگائے۔ انہوں نے فرمایا ہاں یہی ہے۔

جاگیر بخشنا

حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے لیے نمک کی کان مقرر کرنے حاضر ہوئے، آپ نے مقرر کر دی جب وہ واپس ہوئے تو مجلس

حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمٰى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ.

لیا۔ مجلس سے ایک آدمی نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے اس کے لیے کیا مقرر فرمایا؟ آپ نے تو اس کے لیے نہ ختم ہونے والا پانی مقرر فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کان ان سے واپس لے لی۔ پھر انہوں نے آپ سے پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جہاں تک اونٹوں کے کھر نہ پہنچیں۔ (یعنی چراگاہ سے دور ہو) قتیبہ نے اس روایت کی تصدیق کی۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ أَنَا أَبِي نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقَطَائِعِ يَرَوْنَ جَائِزًا أَنْ يُقْطِعَ الْإِمَامُ لِمَنْ رَأَى ذٰلِكَ

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے محمد بن یحییٰ بن قیس مأربی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت وائل اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابیض بن حمال کی روایت حسن غریب ہے۔

بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ حکمران جس کے لیے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُودٌ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا إِيَّاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حضرموت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں۔ نضر نے شعبہ سے روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ پیمائش کے لیے بھیجا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

درخت لگانے کی فضیلت

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ مُبَشِّرٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان، پرندے یا جانور کھائیں وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ایوب، ام مبشر، جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

کھیتی باڑی کرنا

۱۳۰۳ . حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُوْنَ الْبَذْرُ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْا بِمُسَاقَاةِ النَّخِيْلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِنَ الْمُزَارَعَةِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْجِرَ الْأَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے وہاں کے میووں اور کھیتی کی نصف پیداوار کا معاملہ طے کیا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ نصف، تہائی یا چوتھائی پر مزارعت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ بعض کے نزدیک تخم ریزی کے لئے بیج مالک زمین کا ہو۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک تہائی اور چوتھائی پر مزارعت مکروہ ہے۔ البتہ تہائی اور چوتھائی پر درختوں کا معاملہ طے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔
بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

باب ۹۳۶

۱۳۰۴ . حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ بِدَرَاهِمَ وَقَالَ إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جس میں ہمارا بھی نفع تھا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پیداوار کے کچھ حصہ یا دراہم کے بدلے مزارعت پر دے۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی زمین کا مالک ہو تو وہ اپنے بھائی کو بطور امداد دے دے یا خود زراعت کرے۔

۱۳۰۵ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيْثُ رَافِعٍ فِيْهِ اضْطِرَابٌ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام نہیں فرمایا۔ لیکن ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ رافع کی روایت میں اضطراب ہے یہ حدیث حضرت رافع سے ان کے چچاؤں کے واسطہ،

خديج عن عمومته، ويروى عن حنظلة بن قيس عن رافع بن خديج عن عمومته، وقد روي هذا الحديث عنه على روايات مختلفة.

سے بھی ذکر ہے اور ظہیر بن رافع کے واسطے سے بھی ذکر ہے اور یہ بھی ان کے چچا ہیں، حضرت رافع سے یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے۔

فائدہ: کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی یا دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی، اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ بٹائی پر کھیت دینے کا بھی یہی مطلب ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مزارعت ناجائز ہے۔ مگر آپ کے شاگردوں حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول پر فتویٰ ہے کہ مزارعت جائز ہے۔ لیکن اس کے جواز کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے۔
بہار شریعت (ج ۱۵ ص ۹۹) مصنف صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ۔

(مترجم)

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الديات
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابواب دیت

باب ما جاء في الدية كم هي من الإبل

۱۳۰۶- حدثنا علي بن سعيد الكندي الكوفي نا ابن أبي زائدة عن الحجاج عن زيد بن جبير عن خشف بن مالك قال سمعت ابن مسعود قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية الخطإ عشرين بنت مخاض وعشرين بني مخاض ذكورا وعشرين بنت لبون وعشرين جذعة وعشرين حقة.

۱۳۰۷- حدثنا أبو هشام الرفاعي نا ابن أبي زائدة وأبو خالد الأحمر عن الحجاج بن أرطاة نحوه، وفي الباب عن عبد الله بن عمرو، حديث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعا إلا من هذا الوجه، وقد روي عن عبد الله موقوفا، وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا وهو قول أحمد وإسحاق، وقد أجمع أهل العلم على أن الدية تؤخذ في ثلاث سنين في كل سنة ثلث الدية، ورأوا أن دية الخطإ على العاقلة، ورأى بعضهم أن العاقلة

دیت میں کتنے اونٹ ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء میں بیس اونٹ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ، بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ، (کل ایک سو اونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

ابو ہشام رفاعی نے بواسطہ ابن ابی زائدہ و ابو خالد احمر، حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً جانتے ہیں اور ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں، امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے نیز فرماتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنَّی بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ سُرَاقَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِیْحٍ رَوَاهُ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّی بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنَّی بْنُ الصَّبَّاحِ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ مُرْسَلًا وَهٰذَا حَدِیْثٌ فِیْهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَبَ اِذَا قَتَلَ ابْنَهٗ لَا یُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَا قَذَفَ ابْنَهٗ لَا یُحَدُّ۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے اس حدیث کو سراقہ کی روایت سے ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں اسماعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے روایت کیا اور مثنی بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ابو خالد احمر نے اس کو بواسطہ حجاج بن ارطاۃ، عمرو بن شعیب بواسطہ والد ان کے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ باپ بیٹے کو قتل کرے تو قصاص نہ لیا جائے۔ اور اگر تہمت لگائے تو حد قائم نہ کی جائے۔

☆ ☆ ☆

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ باپ سے بیٹے کا قصاص نہ لیا جائے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَکِّیُّ قَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم مکی کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ۔

تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی، قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور (مسلمان) جماعت سے الگ ہونے والا۔ (مترجم) اس باب میں حضرت عثمان، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۳۸ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدَةً

معاہد کو قتل کرنا

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو، جو کسی معاہد (جس سے معاہدہ ہو) کو قتل کرے جس کے لیے اللہ اور رسول کا ذمہ ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑ دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہو گی۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۴۳۹

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ سَعْدٍ الْبَقَّالُ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عامریوں کو مسلمانوں کی دیت دلائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں سے عہد تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوسعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابُ ۴۴۰ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ۔

مقتول کے ولی کو اختیار ہے

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ نَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمائی تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَيُعْطَى مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ دیا اس نے عرض کیا کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ ہی چلایا۔ اس قسم کے بچہ کی دیت نہیں دی جاتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں کی سی باتیں کرتا ہے بیشک اس کی دیت ایک غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں غرہ سے مراد غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم ہیں بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہے۔

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهَدِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس ایسی تحریر ہے جو اللہ کی کتاب میں درج نہیں ہے۔ فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا مجھے کوئی علم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کو کتاب کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا دیت، قیدیوں کا چھڑانا اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ فرماتے ہیں کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ذمی کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت حسن ہے۔ یہود و نصاریٰ کی دیت میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔ امام مالک شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ۔

غلام کو قتل کرنا

١٣٣٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هَذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِيمَا دُونَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهِ قُتِلَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے غلام کے اعضاء کاٹے ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض تابعی علماء جن میں حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں اسی طرف گئے ہیں بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں آزاد اور غلام کے درمیان جان اور زخم میں قصاص نہیں ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے اور دوسرے کے غلام کا قاتل قصاص میں قتل کیا جائے۔ یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

خاوند کی دیت سے عورت کا حصہ

١٣٣٨ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هَذَا حَدِيثٌ

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کا وارث بناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

قصاص

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کسی دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اس نے ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں جھگڑا کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو اس طرح کاٹ کھاتا ہے جیسے اونٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ تمہارے لیے دیت نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "والجروح قصاص" (زخموں میں بدلہ ہے) اس باب میں حضرت یعلیٰ بن امیہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ عمران بن حصین کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ بَهْزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ۔

تہمت میں قید کرنا

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت لگنے کی بنا پر قید کر دیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بہز حسن ہے اسماعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ روایت اس سے زیادہ طویل اور مکمل روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ.

بَابُ ۹۵۵ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ وَقَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَأَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ.

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ الْقَوَدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ إِنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوجِبُ الْقَوَدَ وَإِنَّمَا تُوجِبُ الدِّيَةَ.

کے صاحبزادے ہیں۔

قسامت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید باہر نکلے خیبر تک پہنچے تو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر حضرت محیصہ نے حضرت عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔ چنانچہ وہ خود، حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عبدالرحمن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ خاموش ہو گئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ اپنے ساتھی یا اپنے قاتل کے قتل پر حق دار ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیسے قسم کھائیں جبکہ ہم موجود نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو بری کر دیں۔ کہنے لگے ہم کفار کی قسمیں کیسے قبول کریں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو اپنی طرف سے دیت ادا فرما دی۔

حسن بن علی خلال بواسطہ یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار اور سہل بن ابی حثمہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہاء مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص ہوتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْحُدُوْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَسْوَدُ أَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب حدود

کس پر حد واجب نہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل جب تک کہ عقل نہ آ جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث علی اسی طریق سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض حضرات نے بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا حضرت علی سے سماع ہمارے علم میں نہیں یہ حدیث بواسطہ عطاء بن سائب ابو ظبیان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً ہے اعمش سے بواسطہ ابو ظبیان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے

حدود کا ساقط کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ امام کا غلطی سے معاف

فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيعٍ أَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَأَقْدَمُ.

کر دینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

ہناد نے بواسطہ وکیع یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی روایت کے ہم معنی غیر مرفوعاً ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ کو مرفوعاً ہم صرف محمد بن ربیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وکیع نے یزید بن زیاد سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت کیا۔ وکیع کی روایت اصح ہے۔ متعدد صحابہ کرام سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ یزید بن ابی زیاد کوفی اس سے اثبت و اقدم ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی پردہ پوشی

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ کو اسی طرح متعدد افراد نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے ابو صالح نے اسی طرح روایت بیان کی۔

ہمیں عبید بن اسباط بن محمد نے بواسطہ والد، اعمش سے اس کی خبر دی۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ہلاکت میں ڈالے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو کوئی کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوئی مصیبت دور فرمائے گا جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۹۶۳ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

حد میں تلقین کرنا

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا "مجھے تمہارے متعلق پہنچنے والی خبر سچی ہے؟" انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم فلاں کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھے ہو انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" پھر انہوں نے چار مرتبہ گواہی دی چنانچہ ان کو بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں رجم کیا گیا۔ اس باب میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے حدیث ابن عباس حسن ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک بن حرب حضرت سعید بن جبیر سے مرسلاً روایت کی ہے حضرت ابن عباس کا واسطہ ذکر نہیں۔

بَابُ ۹۶۴ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ نے رخ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کیا ہے آپ نے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے چوتھی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا چنانچہ انہیں پتھریلی زمین کی طرف لے جا کر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں سے تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا اس نے اس سے مار کر

فَمَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا إِذَا أَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ مَرَّةً أُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِيْ زَنٰى بِامْرَأَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے آپ نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مذکور ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا آپ نے اعراض فرمایا اس نے پھر اعتراف کیا آپ نے پھر توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ عرض کیا نہیں۔ پوچھا: شادی شدہ ہو؟ عرض کیا "جی ہاں" پھر آپ کے حکم سے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ گیا لیکن پکڑا گیا اور پھر پتھر مارے گئے یہاں تک کہ مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات فرمائے لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ زنا کا معترف جب اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دے اس پر حد قائم کی جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں ایک مرتبہ بھی گواہی دے تو حد لگائی جائے۔ امام مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں ان لوگوں نے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ دو آدمی بارگاہ نبوی میں ایک جھگڑا لے کر حاضر ہوئے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ (طویل حدیث ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انیس! اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ کی قید نہیں لگائی۔

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ تَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا اگر مجھے اللہ کی کتاب میں زیادتی ناپسند نہ ہوتی تو میں اسے مصحف میں لکھ دیتا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ پھر آنے والے لوگ اسے کتاب اللہ میں نہ پاکر اس کا انکار نہ کر جائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ایک آپ کی طرف اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس کے مخالف نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہا یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجیے میرا لڑکا اس شخص کا مزدور تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے پر رجم کا حکم آتا ہے میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام فدیہ میں دے دیا پھر اہل علم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے جبکہ اس شخص کی بیوی پر سنگسار کرنا ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور غلام تجھے واپس کیے جائیں اور تیرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے پھر فرمایا اے انیس! اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے سنگسار کرو۔ انیس ان کے پاس گئے انہوں نے اقرار کیا تو انیس نے اسے رجم کیا۔

١٣٦١ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اسحاق بن موسیٰ انصاری بواسطہ معن، مالک، ابن شہاب اور عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَّالٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبِّقِ وَأَبِي بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْا بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ. وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهِمَ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَدْخَلَ حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا الْحَدِيثَ وَشِبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَوَى شِبْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ شِبْلُ بْنُ حَامِدٍ وَهُوَ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ شِبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ أَيْضًا شِبْلُ بْنُ خُلَيْدٍ.

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

حدیث نقل کرتے ہیں۔

قتیبہ نے بواسطہ لیث، ابن شہاب سے اپنی سند سے حدیث مالک کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عبادہ بن صامت، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، جابر بن سمرہ، ہزال، بریدہ، سلمہ بن محبق، ابوبرزہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، معمر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ زہری، عبید اللہ بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے انہی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر چوتھی مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ سفیان بن عیینہ بواسطہ زہری اور عبید اللہ حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کیں۔ ابن عیینہ کی روایت میں وہم ہے سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا۔ صحیح وہ ہے جو زبیدی، یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عبید اللہ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ زہری بواسطہ عبید اللہ شبل بن خالد عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے۔ اہل حدیث کے نزدیک یہی صحیح ہے شبل بن خالد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔ شبل، عبداللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہی صحیح ہے۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے انہی سے شبل بن حامد مذکور ہے جو غلط ہے صحیح نام شبل بن خالد ہے شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے

الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا الثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ وَإِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ إِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ فِيْ قِصَّةِ مَاعِزٍ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يُجْلَدَ قَبْلَ أَنْ يُرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

راستہ مقرر کر دیا شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو درے اور پھر رجم ہے اور اگر دونوں غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ شادی شدہ کو درے بھی مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں۔ امام اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات بھی شامل ہیں فرماتے ہیں۔ شادی شدہ کو صرف سنگسار کرنا ہے درے مارنا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ماعز وغیرہ کے قصہ میں اسی طرح مذکور ہے کہ آپ نے رجم کا حکم دیا اور رجم سے پہلے درے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

١٣٦٣ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا فَقَالَتْ إِنِّيْ حُبْلٰى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور کہا میں حاملہ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے پھر آپ نے سنگسار کا حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار بھی کیا اور اس پر جنازہ بھی پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ستر اہل مدینہ پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو۔ کیا تم نے اس سے افضل چیز پائی کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

١٣٦٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٣٦٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا اخْتَصَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

اہل کتاب کو سنگسار کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، براء، جابر، ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ جابر بن سمرہ کی روایت حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اہل کتاب کا جھگڑا ہو اور وہ اپنا مقدمہ مسلمان حکام کے پاس لائیں تو ان کے درمیان قرآن وسنت اور مسلمانوں کے احکام کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان پر زنا کی حد نافذ نہ کی جائے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

١٣٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ فَرَفَعُوهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ۔

جلا وطن کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درے مارے اور جلاوطن کیا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی درے مارے اور جلاوطن کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً روایت کیا۔ بعض نے عبداللہ بن ادریس سے ہی یہ حدیث روایت کی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلاوطن کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلاوطن کیا۔

۱۴۶۸ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَهَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا وَهَكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

ابوسعید اشج نے عبداللہ بن ادریس سے اسی طرح نقل کیا ابن ادریس کے علاوہ بھی یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اسی طرح مروی ہے۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ عنہم شامل ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔
سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا

حدود کفارۂ گناہ ہیں

۱۴۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ أَسْمَعْ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ الْحَدَّ يَكُونُ كَفَّارَةً لِأَهْلِهِ شَيْئًا أَحْسَنَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے آپ نے فرمایا مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے اور زنا کے مرتکب نہیں ہو گے" پھر آپ نے آیت پڑھ کر سنائی۔ اور فرمایا تم میں سے جس نے اپنا عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا پھر اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے بخش دے۔ اس باب میں حضرت علی، جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس باب میں کہ حد لگانے والے کیلئے

أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم. قال: وسمعت محمدا
يقول: حديث أبي صالح عن معاوية عن النبي صلى
الله عليه وسلم في هذا أصح من حديث أبي صالح
عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما
كان هذا في أول الأمر ثم نسخ بعد. هكذا روى محمد
بن إسحاق عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد
الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن من
شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد في الرابعة فاقتلوه
قال: ثم أتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك
برجل قد شرب في الرابعة فضربه ولم يقتله. وكذلك
روى الزهري عن قبيصة بن ذؤيب عن النبي صلى
الله عليه وسلم نحو هذا. قال: فرفع القتل وكانت
رخصة. والعمل على هذا الحديث عند عامة أهل العلم لا نعلم
بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث. ومما
يقوي هذا ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
من أوجه كثيرة أنه قال: لا يحل دم امرئ مسلم
يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى
ثلاث: النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك
لدينه.

باب ٩٧ ما جاء في كم تقطع يد السارق

١٤٣٥ - حدثنا علي بن حجر، حدثنا سفيان بن عيينة
عن الزهري عن عمرة عن عائشة أن النبي
صلى الله عليه وسلم كان يقطع في ربع دينار فصاعدا.
حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روي هذا
الحديث من غير وجه عن عمرة عن عائشة مرفوعا
ورواه بعضهم عن عمرة عن عائشة موقوفا.

١٤٣٦ - حدثنا قتيبة، حدثنا الليث عن نافع عن
ابن عمر قال: قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم

کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت حضرت ابوہریرہ
سے روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم ابتداء شروع
میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ محمد بن
منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے
مارو چوتھی مرتبہ پیئے تو قتل کر دو۔ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ
شراب پی تھی تو آپ نے اسے درے مارے قتل نہیں کیا۔
زہری نے بواسطہ قبیصہ بن ذؤیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی کے ہم معنی روایت کیا۔ فرماتے ہیں۔ قتل کا حکم اٹھا
دیا گیا۔ اور رخصت دی گئی۔ عام علماء کا اسی پر عمل ہے ہم اس
بارے میں پہلے اور پچھلے علماء کے درمیان کوئی اختلاف
نہیں پاتے۔ اس بات کی ایک دوسری حدیث سے بھی تائید
حاصل ہے جو مختلف طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا توحید رسالت کی
گواہی دینے والے مسلمان کا خون صرف تین وجہ
سے حلال ہے۔ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے، شادی
شدہ ہو کر زنا کرے اور اپنے دین کو چھوڑ
دے۔

کس قدر چوری پر ہاتھ کاٹا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد
پر ہاتھ کاٹتے تھے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد
طرق سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی
ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے موقوف روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے تین درہم مالیت کی ڈھال چوری کرنے پر ہاتھ

فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيْمَنَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ أَنَّهُمَا قَطَعَا فِي رُبُعِ دِينَارٍ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ رَأَوْا الْقَطْعَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِي دِينَارٍ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَا قَطْعَ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

کاٹا۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس، ابوہریرہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام کا اس پر عمل ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان ہی میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے انہوں نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا پانچ درہم (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ قاسم بن عبدالرحمن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حالانکہ قاسم کا ان سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں دس درہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ شَامِيٌّ.

چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا

عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں پوچھا کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ کے حکم سے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ عمر بن علی مقدمی، حجاج بن ارطاۃ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز کے بھائی ہیں اور شامی ہیں۔

٭ ٭ ٭

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

خائن، اچکے اور لٹیرے کا حکم

۱۳۷۸۔ حدثنا علي بن خشرم حدثنا عيسى بن يونس عن ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم وقد روى مغيرة بن مسلم عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث ابن جريج ومغيرة بن مسلم هو بصري أخو عبد العزيز القسملي كذا قال علي بن المديني.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خیانت کرنے والے اچکے اور لٹیرے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن جریج کی روایت کے ہم معنی نقل کیا۔ مغیرہ بن مسلم بصری ہیں۔ عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

علی بن مدینی نے یہی کہا ہے۔

باب ۹۷۸ ما جاء لا قطع في ثمر ولا كثر

درخت پر پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں

۱۳۷۹۔ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان أن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر هكذا روى بعضهم عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو رواية الليث بن سعد وروى مالك بن أنس وغير واحد هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن واسع بن حبان.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ درخت پر لگے ہوئے پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں۔ بعض محدثین نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور ان کے چچا واسع بن حبان حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے لیث بن سعد کی روایت کے ہم معنی بیان کیا۔ مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور رافع بن خدیج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ واسع بن حبان نقل کی ہے۔

باب ۹۷۹ ما جاء أن لا تقطع الأيدي في الغزو

جہاد کے موقع پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں

۱۳۸۰۔ حدثنا قتيبة حدثنا ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن شييم بن بيتان عن جنادة بن أبي أمية عن بسر بن أرطاة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تقطع الأيدي في الغزو هذا حديث غريب وقد رواه غير ابن لهيعة بهذا الإسناد نحو هذا ويقال بسر بن أبي أرطاة أيضا والعمل على هذا عند بعض أهل العلم منهم الأوزاعي لا يرون أن

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جہاد میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابن لہیعہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی بھی ان میں شامل ہیں۔ ان کے نزدیک میدان جہاد میں دشمن کے سامنے حد قائم کرنا

يُقَامَ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ كَذٰلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ

جائز نہیں یعنی ہے وہ شخص دشمن سے جا ملے البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اس وقت مجرم پر حد قائم کرے۔ امام اوزاعی نے اسی طرح فرمایا ہے۔

بَابُ ۹۸۰ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا

۱۳۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَيُّوبَ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ۔

حضرت حبیب بن سالم سے روایت ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس کی بیوی نے اپنی لونڈی سے صحبت اس کے لیے حلال کی تھی تو میں اسے سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے رجم کروں گا۔

۱۳۸۲ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَأَبُو بِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم، ابو بشر اور حبیب بن سالم، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق سے بھی ایک حدیث مذکور ہے۔ اس کی سند میں اضطراب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہیں سنی انہوں نے اسے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے ابو بشر نے بھی یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔ علماء کا اس آدمی کے بارے میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرام سے جن میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ مروی ہے کہ اس پر رجم ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا ہے۔

بَابُ ۹۸۱ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم

۱۳۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم

الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ يُقَالُ إِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ .

۱۴۲۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت زنا پر مجبور کی گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔ راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ نے اس کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں! یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے کہ عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہ تو اپنے والد سے کچھ سنا اور نہ ان کا زمانہ پایا۔ کہا جاتا ہے یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت نماز پڑھنے کے ارادے سے باہر نکلی۔ ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانک لیا پھر اس سے اپنی حاجت پوری کی۔ وہ چلائی لیکن وہ چلا گیا۔ ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس عورت نے کہا فلاں آدمی نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے پھر وہ مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس سے گزری اور کہا فلاں نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے۔ وہ گئے اور اس آدمی کو پکڑ لائے جس کے متعلق اس عورت کا گمان تھا کہ اس نے اس سے زنا کیا ہے۔ جب اس کے سامنے لائے تو اس نے کہا ہاں یہی ہے پھر وہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جب آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اصل زانی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ اس عورت سے میں نے زنا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا اسے سنگسار کرو۔ پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر تمام اہل مدینہ توبہ کریں تو ان سے قبول کی جاتی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کا اپنے والد سے سماع حاصل ہے یہ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبدالجبار نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

بَابُ ۹۰۲ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيْمَةِ

۱۳۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيْمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أُرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ.

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

چوپائے سے بدفعلی کرنے کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی ہلاک کر دو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا چوپائے کا کیا قصور؟ آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے آپ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا کہ جس کے ساتھ ایسا عمل کیا گیا ہو ناپسند کرتے تھے اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ عاصم اور ابی رزین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ جو آدمی چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

÷ ÷ ÷

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان ثوری سے اس کی خبر دی اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۰۳ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو فَقَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ

لواطت کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ہم اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا۔ نیز یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعلی

عَمَلَ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

۱۳۸۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ۔

بَابُ ۹۰۳ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

۱۳۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ

کے سلسلے میں ملعون ہے۔ بواسطہ عاصم بن عمر سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے ہم نہیں جانتے کہ عاصم کے سوا کسی اور نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ لوطی کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شادی شدہ ہو یا کنوارا اس پر رجم ہے یہ امام مالک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض فقہاء تابعین جن میں حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ شامل ہیں فرماتے ہیں لواطت کرنے والے کی حد وہی ہے جو زانی کی ہے۔

سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اس طریق یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مرتد کی سزا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر گئی تھی جلا دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قتل کرتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو میں انہیں جلاتا نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ فبلغ ذلک علیا فقال صدق ابن عباس هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم فی المرتد واختلفوا فی المرأۃ اذا ارتدت عن الاسلام فقالت طائفة من اهل العلم تقتل وهو قول الاوزاعی واحمد واسحٰق وقالت طائفة منهم تحبس ولا تقتل وهو قول سفیان الثوری وغیرہ من اهل الکوفة

سے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو سزا نہ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مرتد کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ عورت اسلام کو چھوڑ جائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اسے بھی قتل کیا جائے امام اوزاعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جبکہ ایک جماعت کہتی ہے اسے قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے

باب ۹۵۰ ما جاء فیمن شهر السلاح

۱۴۹۰۔ حدثنا ابو کریب وابو السائب قالا نا ابو اسامة عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا وفی الباب عن ابن عمر وابن الزبیر وابی هریرۃ وسلمة بن الاکوع حدیث ابی موسی حدیث حسن صحیح۔

مسلمان پر ہتھیار اٹھانا

حضرت ابو موسیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جس نے ہم پر (مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن زبیر، ابوہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو موسیٰ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۹۵۱ ما جاء فی حد الساحر

۱۴۹۱۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة عن اسمٰعیل بن مسلم عن الحسن عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربة بالسیف هذا حدیث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه واسمٰعیل بن مسلم المکی یضعف فی الحدیث من قبل حفظه واسمٰعیل بن مسلم العبدی البصری قال وکیع هو ثقة ویروی عن الحسن ایضا والصحیح عن جندب موقوف والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم وهو قول مالک بن انس وقال الشافعی انما یقتل الساحر اذا کان یعمل فی سحرہ ما یبلغه

جادوگر کی سزا

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جادوگر کی سزا تلوار کا ایک وار ہے۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم کمی حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ اسماعیل بن مسلم عبدی بصری کے بارے میں وکیع فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ یہ حسن سے بھی روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ روایت حضرت جندب سے موقوف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگر جادوگر کا عمل کفر تک پہنچ جائے تو اسے قتل کیا جائے ورنہ

نعرفه إلا من هذا الوجه وإبراهيم بن إسماعيل يضعف في الحديث وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه رواه البراء بن عازب وقرة بن إياس المزني أن رجلا تزوج امرأة أبيه فأمر النبي صلى الله عليه وسلم بقتله والعمل على هذا عند أصحابنا قالوا من أتى ذات محرم وهو يعلم فعليه القتل وقال أحمد من تزوج أمه قتل وقال إسحاق من وقع على ذات محرم قتل.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طرق سے مروی ہے براء بن عازب اور قرہ بن ایاس روایت کرتے ہیں۔ ایک آدمی نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو آدمی جان بوجھ کر کسی محرم عورت کے پاس جائے یعنی زنا کرے تو اسے قتل کیا جائے۔ امام احمد فرماتے ہیں ماں سے نکاح کرنے والے کو قتل کیا جائے۔
امام اسحاق فرماتے ہیں جو کسی محرم عورت سے نکاح کرے اسے بھی قتل کیا جائے۔

باب ۹۸۹ ما جاء في التعزير

۱۳۹۳۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن سليمان بن يسار عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن أبي بردة بن نيار قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجلد فوق عشر جلدات إلا في حد من حدود الله وقد روى هذا الحديث ابن لهيعة عن بكير فأخطأ فيه وقال عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو خطأ والصحيح حديث الليث بن سعد إنما هو عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن أبي بردة بن نيار عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث بكير بن الأشج وقد اختلف أهل العلم في التعزير وأحسن شيء روي في التعزير هذا الحديث.

تعزیر

حضرت ابوبردہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا (کسی دوسری سزا میں) دس کوڑوں سے زائد نہ مارے جائیں۔ ابن لہیعہ نے اس حدیث کو بکیر سے روایت کیا لیکن غلطی کی اور کہا عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ بواسطہ والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ سند غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو لیث بن سعد نے بواسطہ عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ اور ابوبردہ بن نیار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بکیر بن اشج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے۔ تعزیر کے ضمن میں سب سے بہتر یہی روایت ہے۔

اَبْوَابُ الصَّيْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب شکار

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

کتے کے شکار کردہ جانور کو کھانے کے احکامات

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو شکار پر بھیجتے ہیں آپ نے فرمایا جو کچھ تمہارے لیے روک رکھیں اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ مار ڈالیں؟ فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک کہ دوسرا کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بغیر پر کے تیر پھینکتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا: جسے وہ پھاڑ دے کھالو اور جسے چوڑائی کی طرف سے لگا ہے نہ کھاؤ۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ اتنا اضافہ ہے کہ آپ سے تیر کے بارے میں پوچھا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

حضرت عائذ اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں انہوں نے ابو ثعلبہ خشنی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تم اپنا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر وہ تمہارے لیے شکار کو پکڑ رکھے تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے میں نے عرض کیا ہم تیر انداز ہیں آپ نے فرمایا تمہاری کمان جو چیز تمہاری طرف لوٹائے اسے کھالو۔ میں نے عرض کیا ہم مسافر لوگ ہیں یہود نصاریٰ اور مجوس کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا۔ اگر اور برتن نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پیو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی

۱۵۰۰ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں اور دوسرے دن اس میں اپنا تیر پاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے اور تم اس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھو تو (اسے) کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث ابو بشر سے اور عبدالملک بن میسرہ نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت عدی بن حاتم سے روایت کی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ ۹۹۲ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

تیر لگے ہوئے شکار کا پانی میں گرنا

۱۵۰۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا جب تیر پھینکو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اسے مرا ہوا پاؤ تو کھالو البتہ اگر اس حالت میں پاؤ کہ وہ پانی میں گر گیا ہے تو نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں اسے پانی نے مارا ہے یا تمہارے تیر نے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخَرُ قَالَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَكْرَهُ لَهُ أَكْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جب بسم اللہ پڑھ کر اپنا سدھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھا لائے اسے کھا لو اور اگر اس نے کھا لیا ہو تو اب نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے اٹھا رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ہمارے کتے دوسرے کتوں سے مل جائیں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا تم نے اپنے کتوں پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسروں کے کتوں پر تو نہیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں۔ اس کا کھانا مکروہ ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے

غَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيحَةِ إِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ أَنْ لَا يَأْكُلَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيحَةِ إِذَا قُطِعَ الْحُلْقُومُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فِيهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا يَأْكُلْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو نہ کھایا جائے۔ بعض علماء ذبیحہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ حلقوم کٹنے کے بعد پانی میں گر جائے اور وہیں مر جائے تو اسے کھایا جائے۔ ابن مبارک کا یہی قول ہے۔ کتا شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے اکثر علماء فرماتے ہیں اگر کتا اس سے کھائے تو آپ اسے نہ کھائیں۔ سفیان، عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس سے کھانے کی اجازت دی ہے اگرچہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

بَابُ ٩٩٥ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

١٥٠٢۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ.

١٥٠٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

بے پر کے تیر کا شکار

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیر سے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جس کو اس کی دھار مار (لگ) کر مار دے اسے کھاؤ اور جسے چوڑائی کی طرف سے مارے وہ مردار ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زکریا، شعبی اور عدی بن حاتم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ٩٩٦ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

١٥٠٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ صَادَ أَرْنَبًا أَوِ اثْنَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُذَكِّيَ بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الْأَرْنَبِ

سفید پتھر سے ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میری قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوش شکار کیے پھر ان کو سفید پتھر سے ذبح کر کے لٹکایا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو اس کے بارے میں حکم پوچھا آپ نے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔ اس باب میں محمد بن صفوان رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بعض علماء نے سفید پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت دی ہے اور خرگوش کھانے

بَابٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الْأَرْنَبِ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوَى عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصَحُّ وَرَوَى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوَى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

بَابُ ۹۹۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبٍ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهَا.

میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔ یہ اکثر اہل علم کا قول ہے۔ بعض علماء نے خرگوش کھانے کو مکروہ کہا ہے۔ شعبی کے شاگردوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد بن ابی ہند بواسطہ شعبی محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں اور عاصم احول بواسطہ شعبی، صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ جابر جعفی بواسطہ شعبی حضرت جابر بن عبداللہ سے قتادہ کی روایت کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے شعبی نے ان تمام سے روایت کیا ہو۔ محمد فرماتے ہیں حضرت جابر سے شعبی کی روایت غیر محفوظ ہے۔

نشانہ قائم کر کے مارے ہوئے جانور کا حکم

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ ہے جس کو کھڑا کر کے تیر کا نشانہ بنایا جائے۔ اس باب میں عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو درداء کی روایت غریب ہے۔

⁂

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے روز ہر کچلی والے درندے، ناخنوں والے پرندوں، گھریلو گدھے کے گوشت، مجثمہ، دوسرے سے اچک کر چھینا ہوا اور غنیمت میں حاصل ہونے والی حاملہ لونڈی سے بچہ پیدا ہونے سے قبل جماع کرنے سے منع فرمایا۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابو عاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو کھڑا کر کے اس پر تیر اندازی کی جائے۔ خلیسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کسی درندے یا بھیڑیے سے کوئی جانور چھڑایا جائے اور وہ ذبح کرنے سے پہلے ہی ہاتھ میں مر جائے۔ (یہ خلیسہ ہے)

۱۵۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّتَّخَذَ شَيْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ذی روح چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۹۸ فِي ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا

۱۵۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ أُمِّهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَأَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاملہ جانور کا ذبح حمل کے ذبح کے لیے کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو امامہ، ابو درداء اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان، ابن مبارک، شافعی، احمد، اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ابو وداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

باب ۹۹۹ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ وَذِيْ مِخْلَبٍ

کچلی والا درندہ اور پنجوں والا پرندہ کھانا منع ہے

۱۵۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهٗ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

سعید بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے کہا سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو النَّضْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر گھریلو گدھے، خچروں کے گوشت، کچلی والے درندے اور پنجوں والے پرندوں (کے کھانے) سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن غریب ہے۔

١٥١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام قرار دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

❖ ❖ ❖

بَابُ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

زندہ جانوروں سے گوشت کاٹنا

١٥١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے (تو) دیکھا کہ وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

❖ ❖ ❖

١٥١٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

ابراہیم بن یعقوب نے بواسطہ ابو النضر، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابٌ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

حلق اور لبہ میں ذبح کرنا

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي الْعُشَرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ أُسَامَةُ بْنُ قِهْطِمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ عُطَارِدٌ۔

حضرت ابو العشراء اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ذبح صرف حلق اور لبہ (سینے سے اوپر کی جگہ جہاں سے اونٹ ذبح کیے جاتے ہیں) ہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم ران میں بھی نیزہ مارو تو جائز ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون سے نقل کرتے ہیں کہ ضرورت کے وقت ایسا کرسکتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ہم ابو العشراء کی ان کے والد سے ہم اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری روایت نہیں جانتے۔ ابو العشراء کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسامہ بن قحطم بتایا ہے۔ یسار بن برز بھی کہا جاتا ہے۔ ابن بلز اور عطارد بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ ۱۰۲ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

گرگٹ کو مارنا

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہلی ضرب ہی گرگٹ کو ہلاک کیا اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر دوسری ضرب سے مارے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر تیسری ضرب سے مارا تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۳ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپ کو مارنا

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحُبْلَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ بالخصوص وہ سانپ جس کی پشت پر دو سفید نشان ہوں اور جس کی دم کٹی ہوئی ہو کیونکہ یہ آنکھوں کی بینائی ختم کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عائشہ، ابوہریرہ اور سہل بن سعد

لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَهِيمُ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ

کر دینے کا حکم دیتا۔ پس ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو مار ڈالو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابو رافع اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں مروی ہے خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور یہ وہ کتا ہے جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ بعض علماء نے خالص سیاہ کتے کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

کتا رکھنے والے کی نیکیوں میں کمی

١٥٢٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کا اندازہ کم کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل، ابوہریرہ، سفیان اور ابن ابی زہیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا یا کھیتی کی حفاظت والا کتا۔ (وہ بھی مستثنیٰ ہے)

١٥٢٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ دیگر کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں کسی نے ان سے کہا حضرت ابوہریرہ تو کھیتی کی حفاظت والے کتے کو بھی استثناء کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا ان کی کھیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٢٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت اور کھیتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا ہر روز اس کے عمل سے دو قیراط

نحوه ولم يذكر فيه عن عباية عن أبيه وهذا أصح وعباية قد سمع من رافع والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون أن يذكى بسن ولا بعظم .

باب ما جاء في البعير إذا ند

١٥٣٠ - حدثنا هناد حدثنا أبو الأحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن أبيه عن جده رافع قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فند بعير من إبل القوم ولم يكن معهم خيل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به هكذا .

١٥٣١ - حدثنا محمود بن غيلان حدثنا وكيع حدثنا سفيان عن أبيه عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عباية عن أبيه وهذا أصح والعمل على هذا عند أهل العلم وهكذا رواه شعبة عن سعيد بن مسروق نحو رواية سفيان .

آخر أبواب الصيد

أبواب الأضاحي

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في فضل الأضحية

١٥٣٢ - حدثنا أبو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدني حدثني عبد الله بن نافع الصائغ عن أبي المثنى عن هشام بن عروة عن عروة عن أبيه عن عائشة

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے عبایہ کا رافع سے سماع ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

بدکے ہوئے جانور کو مارنا

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک گیا۔ ان کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ ایک آدمی نے تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی پن ہوتا ہے۔ پس جو جانور اس طرح کرے تو تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔

* * *

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، ان کے والد، عبایہ بن رفاعہ اور ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سعید بن مسروق سفیان کی روایت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

شکار کے ابواب ختم ہوئے

ابواب قربانی

قربانی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلاَفِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُثَنَّى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الأُضْحِيَةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوَى بِقُرُونِهَا.

اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس دل کی خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ ابن ابی فدیک ان سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے بارے میں فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ نیز یہ بھی روایت ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

بَابٌ فِي الأُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دو مینڈھوں کی قربانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے سیاہی مائل سفید دو مینڈھے اپنے دست مبارک سے ذبح کیے بسم اللہ پڑھ کر تکبیر کہی اور ان کی گردن پر اپنا پاؤں مبارک رکھا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، ابو ہریرہ، جابر، ابو ایوب، ابو الدرداء، ابو رافع، ابن عمر اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ أَدَعُهُ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضَحَّى عَنِ الْمَيِّتِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُضَحَّى عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلاَ

حضرت حنش سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے لہٰذا میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ بعض کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک میت

يَجْتَمِعُ عِشْرُونَ مِنْهُمْ فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلِّهَا.

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

١٥٢٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

١٥٢٦ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضَحَّى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي.

١٥٢٧ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

بَابُ ١٠١٢ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

١٥٢٨ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ

کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ پسندیدہ ہے اور اس کی طرف سے قربانی نہ کی جائے اور اگر کرے تو اس سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ تمام کا تمام صدقہ کر دے

کس جانور کی قربانی مستحب ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے موٹے تازے نر دنبے کی قربانی دی۔ وہ سیاہی میں کھاتا سیاہی میں چلتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

کس جانور کی قربانی ناجائز ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو نہ اس کانے جانور کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ اس بیمار جانور کی قربانی کی جائے جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے دبلے پتلے کی جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔

ہناد نے بواسطہ ابن ابی زائدہ، شعبہ، سلیمان بن عبدالرحمن، عبید بن فیروز اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف بواسطہ عبید بن فیروز حضرت براء بن عازب کی روایت سے جانتے ہیں اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

کس جانور کی قربانی مکروہ ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھ لیا کریں اور ایسے جانور کا

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ وَكِيعٌ الْجَذَعُ يَكُونُ ابْنَ سِتَّةٍ أَوْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَايَا فَبَقِيَتْ جَذَعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا أَنْتَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں کہ آپ کے صحابہ کرام کے درمیان قربانی کے لیے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک چھ یا سات ماہ کا بچہ رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر دو۔ وکیع فرماتے ہیں جذعہ چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور تقسیم کیے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر دو۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابوداؤد سے بیان کی یہ دونوں فرماتے ہیں ہم سے ہشام بن دستوائی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، بعجہ بن عبداللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

بَابٌ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَةِ

قربانی میں شریک ہونا

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَشَدِّ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ عید قربان آگئی۔ چنانچہ ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں حضرت ابو الاشد سلمی (ابو الاسد اپنے والد وہ دادا سے روایت کرتے ہیں) اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی اور سات ہی کی طرف سے گائے قربان کی

وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحَاقُ تُجْزِئُ أَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

١٥٣٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قَالَ لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ .

١٥٣٦ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحّٰى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضَبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِيْ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

١٥٣٧ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحاق اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ اسحاق فرماتے ہیں۔ اونٹ دس کی طرف سے بھی جائز ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا۔

حضرت حجیہ بن عدی سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے (کافی) ہے میں نے عرض کیا "اگر بچہ جنے؟" فرمایا "بچے کو ساتھ ہی ذبح کرو" میں نے عرض کیا "لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے" فرمایا "جب قربان گاہ تک پہنچ جائے" میں نے پوچھا "سینگ ٹوٹے ہوئے جانور" فرمایا "کچھ حرج نہیں" ہمیں حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں کو غور سے دیکھ لیا کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے سینگ والے اور کان کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ عضب سے آدھا یا اس سے زائد کا کٹ جانا مراد ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

حضرت عمارہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے عطاء بن یسار سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ابو ایوب سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں قربانیاں کیسے ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ایک آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ مَدِينِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشٍ فَقَالَ هٰذَا عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزِئُ الشَّاةُ إِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

بکری کی قربانی کیا کرتا تھا، وہ اس سے خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے یہاں تک کہ لوگوں نے فخر شروع کیا اور اب یہ صورت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں، مالک بن انس نے بھی ان سے روایت کی ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا کہ آپ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میری امت کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ایک بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ اور دیگر اہل علم حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ (وغیرہ) کا یہی مسلک ہے۔

بَابٌ ١٠٦

١٥٠٦ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْقِلُ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ[1] مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

قربانی سنت ہے

جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی، اس نے دوبارہ یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا سمجھ گئے ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے[1] اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

[1] امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن کے نزدیک ہر آزاد مسلمان اور مقیم صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے۔ امام احمد سے ایک روایت ہے کہ ان کے نزدیک مالدار پر واجب اور فقیر کے لیے سنت ہے۔ وجوب کی دلیل[2] حضرت مخنف بن سلیم کی روایت ہے جسے ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا حضرت مخنف فرماتے ہیں ہم عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا اے لوگو ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی (واجب) ہے۔ اور یہ انداز وجوب کا ہے نیز فرمایا جو گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ اس قسم کی وعید واجب کے چھوڑنے پر ہوتی ہے۔

(ترمذی ص ۲۲۶، مترجم)

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال قیام پذیر رہے اور آپ قربانی دیتے رہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

* * *

بَابُ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز عید کے بعد ذبح کرنا

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي قَالَ فَأَعِدْ ذِبْحًا بِآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدَبٍ وَأَنَسٍ وَعُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُضَحَّى بِالْمِصْرِ حَتَّى يُصَلِّيَ الْإِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَهْلِ الْقُرَى فِي الذَّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوا إِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا آپ نے فرمایا نماز عید پڑھنے سے پہلے کوئی شخص (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے فرماتے ہیں میرے ماموں نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ آج کے دن گوشت ناپسند ہوتا ہے اور میں نے قربانی میں جلدی کی تاکہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا دوسرا جانور ذبح کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے اچھا ہے کیا میں اسے ذبح کر دوں، آپ نے فرمایا ہاں اور یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لیے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں[1]۔ اس باب میں حضرت جابر، جندب، انس، عویمر بن اشقر، ابن عمر اور ابو زید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ شہر میں امام کے نماز عید پڑھ جانے سے قبل قربانی نہ کرے علماء کی ایک جماعت نے دیہاتیوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اہل علم کا اجماع ہے کہ چھ ماہی بکری کی قربانی جائز نہیں البتہ بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ جائز ہے۔

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی کے تحت جس کے لیے جو چاہیں حلال فرما دیں، جس کے لیے جو چاہیں حرام فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیارات دیے جیسا کہ یہ واقعہ شاہد عدل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصنیف "الامن والعلی" کا مطالعہ کیجیے۔ (مترجم)

باب ۱۸ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

١٥٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ.

قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

باب ۱۹ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

١٥٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا۔ تاکہ گنجائش والے ان لوگوں پر وسعت کریں جنہیں گنجائش نہیں۔ پس جتنا چاہو کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، نبیشہ، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

١٥٥٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ قربانی کرنے والے کم تھے۔ اس لیے آپ چاہتے تھے کہ ان لوگوں کو کھلایا جائے جو

وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ حَفْصَةُ هِيَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

حسن صحیح ہے۔
حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

۱۵۵۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سباع بن ثابت سے روایت ہے۔ محمد بن سباع بن ثابت نے انہیں ام کرز سے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ ان کا نر یا مادہ ہونا کچھ نقصان نہیں دیتا۔

* * *

۱۵۵۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى۔

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے پر عقیقہ (سنت) ہے۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے ایذا رساں چیزیں (بال وغیرہ) دور کرو۔

۱۵۵۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حسن نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن عیینہ، عاصم بن سلیمان احول، حفصہ بنت سیرین رباب اور سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۲۲ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عبیداللہ بن ابو رافع اپنے والد (ابو رافع) رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے نماز کی اذان جیسی اذان کہی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس پر عمل ہے۔ نبی اکرم

عَلَيْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ.

بَاب ١٠٢٣

١٥٦٠ - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

بَاب ١٠٢٤

١٥٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ.

بَاب ١٠٢٥

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی عقیقہ کے بارے میں مروی ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

بہترین قربانی اور کفن

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین قربانی (سینگ والے) دنبے کی ہے اور بہترین کفن حلہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

عفیر بن معدان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

قربانی واجب ہے

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی (واجب) ہے۔ اور عتیرہ! تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو (پیچھے مفہوم گزر چکا ہے مترجم) یہ حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق یعنی ابن عون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

ایک بکری سے عقیقہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ (بھی ذبح) کی۔

وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

اور فرمایا اے فاطمہ! ان کا سر مونڈھ کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ ان کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت علی بن ابی طالب کو نہیں پایا۔

باب ۱۰۲۶

تکبیر کہہ کر ذبح کرنا

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر نیچے تشریف لائے اور دو مینڈھے منگوا کر انہیں ذبح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عید قربان کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ ختم فرمایا تو منبر سے نیچے تشریف لائے، ایک مینڈھا لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر، یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ذبح کرتے وقت آدمی کو تکبیر کہنی چاہیے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔

باب ۱۰۲۷

عقیقہ کب کیا جائے

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

مسهر عن اسماعيل بن مسلم عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ عقیقہ کے عوض رہن رکھا جاتا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔

۱۵۹۶۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون نا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر فإن لم يتهيأ عق عنه يوم احدى وعشرين وقالوا لا يجزئ في العقيقة من الشاة إلا ما يجزئ في الأضحية.

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حسن اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ بچے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے۔ اگر ساتویں دن میسر نہ ہو تو چودھویں دن اگر چودھویں دن بھی نہ ہو تو اکیسویں دن (ذبح کیا جائے) علماء فرماتے ہیں عقیقہ میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

باب ۱۰۲۸

۱۵۹۷۔ حدثنا احمد بن الحكم البصري نا محمد بن جعفر عن شعبة عن مالك بن انس عن عمر او عمرو بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رأى هلال ذي الحجة وأراد أن يضحي فلا يأخذن من شعره ولا من اظفاره هذا حديث حسن والصحيح هو عمرو بن مسلم قد روى عنه محمد بن عمرو بن علقمة وغير واحد وقد روي هذا الحديث عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه نحو هذا وهو قول بعض أهل العلم وبه كان يقول سعيد بن المسيب وإلى هذا الحديث ذهب أحمد و إسحق ورخص بعض أهل العلم في ذلك

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح نام عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کی ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن مسیب اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی حدیث کی طرف گئے ہیں بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بال اور ناخن کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت

فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ النُّذُورِ وَالْأَيْمَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذریں اور قسمیں

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَهَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُوسُفَ التِّرْمِذِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

گناہ میں نذر نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر ماننا اور پورا کرنا جائز نہیں۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ زہری نے ابو سلمہ سے یہ حدیث نہیں سنی میں امام ترمذی نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث متعدد لوگوں سے مروی ہے ان میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق شامل ہیں جو بواسطہ زہری، سلیمان بن ارقم، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابو صفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابو صفوان مکی ہیں اور ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا كَفَّارَةَ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

١٥٧٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

١٥٧١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوا لَا يَعْصِي اللَّهَ وَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ إِذَا كَانَ النَّذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ

بَابُ لَا نَذْرَ فِي مَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

١٥٧٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کچھ کفارہ نہیں۔

امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر عبیداللہ بن عمر، طلحہ بن عبدالملک ایلی، قاسم بن محمد اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اسی کے قائل ہیں۔ امام مالک اور شافعی بھی کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے لیکن اس میں قسم والا کفارہ بھی نہیں یعنی جب کہ گناہ کی نذر مانی ہو۔ (امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کفارہ دینا چاہیے کیونکہ اس سے پہلے حدیث گزر چکی۔ مترجم)

جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر پوری کرنا

عليه وسلم قال ليس على العبد نذر فيما لا يملك وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح.

قدرت ہی نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳۱ في كفارة النذر إذا لم يسم

نذر غیر معین کا کفارہ

۱۵۷۳۔ حدثنا أحمد بن منيع ثنا أبو بكر بن عياش قال حدثني محمد مولى المغيرة بن شعبة قال حدثني كعب بن علقمة عن أبي الخير عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفارة النذر إذا لم يسم كفارة يمين هذا حديث حسن صحيح غريب.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر غیر معین کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

* * *

باب ۱۰۳۲ فيمن حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها

قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے

۱۵۷۴۔ حدثنا محمد بن عبد الأعلى ثنا المعتمر بن سليمان عن يونس ثنا الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن لا تسأل الإمارة فإنك إن أتتك عن مسألة وكلت إليها وإن أتتك من غير مسألة أعنت عليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فأت الذي هو خير ولتكفر عن يمينك وفي الباب عن عدي بن حاتم وأبي الدرداء وأنس وعائشة وعبد الله بن عمرو وأبي هريرة وأم سلمة وأبي موسى حديث عبد الرحمن بن سمرة حديث حسن صحيح.

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمن! حکومت مت مانگو اگر تمہیں مانگنے سے ملی تو تم اسی کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر تمہیں بغیر مانگے ملے گی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب کسی بات پر قسم کھاؤ پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری دیکھو تو جو بہتر ہے اسے کرو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، ابو درداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

عبدالرحمن بن سمرہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳۳ في الكفارة قبل الحنث

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا

۱۵۷۵۔ حدثنا قتيبة عن مالك بن أنس عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرأی غیرها خیرا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل وفی الباب عن ام سلمة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم ان الکفارة قبل الحنث تجزئ وهو قول مالك والشافعی واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا یکفر الا بعد الحنث قال سفیان الثوری ان کفر بعد الحنث احب الی وان کفر قبل الحنث اجزأه

جس نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر دیکھا تو چاہیے کہ قسم کا کفارہ دے اور اس کے خلاف کرے۔ اس سلسلے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض حضرات فرماتے ہیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں قسم توڑنے کے بعد ادا کرنا مجھے پسند ہے اور پہلے ادا کرنا کافی ہے۔

باب فی الاستثناء فی الیمین -

۱۵۷۶ - حدثنا محمود بن غیلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثنی ابی وحماد بن سلمة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فلا حنث علیه وفی الباب عن ابی هریرة حدیث ابن عمر حدیث حسن وقد رواه عبید اللہ بن عمر وغیره عن نافع عن ابن عمر موقوفا وهکذا روی عن سالم عن ابن عمر موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غیر ایوب السختیانی وقال اسمعیل بن ابراهیم کان ایوب احیانا یرفعه واحیانا لا یرفعه والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم ان الاستثناء اذا کان موصولا بالیمین فلا حنث علیه وهو قول سفیان الثوری والاوزاعی ومالك بن انس وعبد اللہ بن المبارك والشافعی واحمد واسحق -

قسم میں استثناء کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہا تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی توڑنے پر کفارہ نہ ہوگا) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمر کی روایت حسن ہے۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔ سالم نے بھی حضرت ابن عمر سے اسی طرح موقوف روایت کی ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں ایوب کبھی مرفوعاً بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوعاً۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ قسم کے ساتھ ملا کر انشاء اللہ کہنے پر حانث نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

۱۵۷۷ - حدثنا یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ابن طاوس عن ابیه عن ابی هریرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَأُطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هٰكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ سَبْعِينَ امْرَأَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ۔

١٥٢٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ مَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا آثِرًا يَقُولُ لَمْ آثُرْهُ عَنْ غَيْرِي يَقُولُ لَمْ أَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِي۔

١٥٢٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

ان شاء اللہ کہہ دے وہ حانث نہ ہوگا۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اس حدیث میں خطاء ہے اور وہ خطا عبدالرزاق سے سرزد ہوئی۔ معمر کی روایت سے مختصر بیان کردی۔ پوری حدیث یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ چنانچہ وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا اس نے بھی نصف بچہ جنا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو جیسے کہا تھا اسی طرح ہو جاتا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور ابن طاؤس طاؤس سے اسی طرح طویل حدیث روایت کی اور ستر عورتوں والا قول نقل کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد بن سلیمان علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

غیر اللہ کی قسم کھانا

حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی بھی یہ قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے۔ اس باب میں حضرت ثابت بن ضحاک، ابن عباس، ابوہریرہ، قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبید فرماتے ہیں۔ "ولا آثرا" کا مطلب یہ ہے کہ غیر کی طرف سے حکایت کرتے ہوئے بھی یہ قسم نہیں کھائی۔ یعنی غیر کی طرف سے ذکر نہیں کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

ابن عمر عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدرك عمر وهو في ركب وهو يحلف بأبيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم ليحلف حالف بالله أو ليسكت هذا حديث حسن صحيح.

علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سواروں کی جماعت میں اس حال میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ قسم کھانے والا۔ یا تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳۶

۱۵۸۰ حدثنا قتيبة ثنا أبو خالد الأحمر عن الحسن بن عبيد الله عن سعد بن عبيدة أن ابن عمر سمع رجلا يقول لا والكعبة فقال ابن عمر لا يحلف بغير الله فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك هذا حديث حسن وفسر هذا الحديث عند بعض أهل العلم أن قوله فقد كفر أو أشرك على التغليظ والحجة في ذلك حديث ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم سمع عمر يقول وأبي وأبي فقال ألا إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم وحديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من قال في حلفه واللات والعزى فليقل لا إله إلا الله وهذا مثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الرياء شرك وقد فسر بعض أهل العلم هذه الآية من كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا الآية قال لا يرائي.

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سوار کو کعبۃ اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ بے شک میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک سے مراد سختی اور دھمکی مراد ہے اور اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار: اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ آپ نے فرمایا جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہیے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ریا شرک ہے۔ بعض علماء نے اس آیت من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا کی تفسیر میں کہا ہے کہ کسی کو دکھانے کے لیے عمل نہ کرے۔

باب ۱۰۳۷ في من يحلف بالمشي ولا يستطيع

پیدل چلنے کی قسم کھانا اور اس کی طاقت نہ رکھنا

۱۵۸۱ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصري ثنا عمرو بن عاصم عن عمران القطان عن حميد عن أنس قال نذرت امرأة أن تمشي إلى بيت الله فسئل نبي الله صلى الله عليه وسلم عن

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ کی طرف پیدل جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے

ذلك فقال إن الله لغني عن مشيها مروها فلتركب. وفي الباب عن أبي هريرة وعقبة بن عامر وابن عباس. حديث أنس حديث حسن صحيح غريب.

١٥٨٢ - حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى حدثنا خالد بن الحارث حدثنا حميد عن ثابت عن أنس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيخ كبير يتهادى بين ابنيه فقال ما بال هذا قالوا يا رسول الله نذر أن يمشي قال إن الله لغني عن تعذيب هذا نفسه قال فأمره أن يركب.

١٥٨٣ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا ابن أبي عدي عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا فذكر نحوه. هذا حديث صحيح. والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وقالوا إذا نذرت المرأة أن تمشي فلتركب ولتهد شاة.

باب في كراهية النذور

١٥٨٤ - حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنذروا فإن النذر لا يغني من القدر شيئا وإنما يستخرج به من البخيل. وفي الباب عن ابن عمر. حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح. والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا النذر. وقال عبد الله بن المبارك معنى الكراهية في النذر في الطاعة والمعصية وإن نذر الرجل بالطاعة فوفى به فله فيه أجر ويكره له النذر.

باب في وفاء النذر

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا آپ نے فرمایا اسکا کیا حال ہے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ ابن ابی عدی حمید اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا اس کے ہم معنی ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسی پر بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت پیدل چلنے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ سوار ہو اور قربانی کیلئے ایک بکری بھیجے

نذر کی کراہیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر سے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ بس اس کے ذریعے بخیل سے کچھ مال نکال لیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نذر مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت کی نذر مانے پھر اسے پورا کرے تو اسے ثواب حاصل ہوگا اگرچہ اس کے لیے نذر مکروہ ہے۔

نذر کا پورا کرنا

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالُوا إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صَوْمٌ إِلَّا أَنْ يُوجِبَ عَلَى نَفْسِهِ صَوْمًا وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دور جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص مسلمان ہو اور اس کے ذمہ کوئی واجب عمل کی نذر ہو تو اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں روزے کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں۔ جب کہ دوسرے علماء فرماتے ہیں۔ معتکف کے لئے روزہ نہیں البتہ یہ کہ خود اپنے اوپر واجب کرلے انہوں نے حدیث عمر سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے۔ "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم" یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

غلام آزاد کرنے کا ثواب

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يَعْتِقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں

فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ، عمرو بن عبسہ، ابن عباس، واثلہ بن اسقع، ابوامامہ، کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ حضرت مالک بن انس اور دیگر اہل علم نے ان سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۰۳۲ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

خادم کو طمانچہ مارنے کا کفارہ

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَطَمَهَا عَلَى وَجْهِهَا

حضرت سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم سات بھائیوں کا ایک ہی خادم تھی ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد افراد نے اسے حضرت حصین بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے۔ بعض نے اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ اس نے منہ پر طمانچہ مارا۔

بَابُ ۱۰۳۳

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذَلِكَ الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ أَتَى عَظِيمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَإِلَى هَذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ أَبُو

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا" یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی غیر اسلامی ملت کی قسم کھائے اور کہے اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہوں یا عیسائی، پھر اس نے وہ کام کیا تو بعض فرماتے ہیں اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔ یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور مالک بن انس بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابو عبیدہ بھی اسی

عَنْهُمْ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ كَفَّارَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

کی طرف گئے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ

مشقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم

١٥٩٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصَبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ۔ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر پیدل بیت اللہ شریف کی طرف جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے مشقت اٹھانے کی کوئی پروا نہیں اسے چاہیے کہ سوار ہو اور چادر اوڑھ لے اور تین دن کے روزے رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

١٥٩١ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات و عزیٰ کی قسم کھائی ہو اسے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے کہا آؤ جوا کھیلیں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو مغیرہ خولانی حمصی کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ۔

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِ عَنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو ان کی ماں کے ذمہ تھی اور وہ پورا کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۳۲ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

۱۵۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوگا۔ اس کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا اور جو مسلمان مرد دو عورتوں کو آزاد کرے تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوں گی اور ان کا ہر عضو اس کے اعضاء کے بدلے کفایت کرے گا اور جو عورت کسی مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے جہنم سے آزاد ہونے کا سبب ہوگا۔ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

أَبْوَابُ السِّيَرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب جہاد

بَابُ ۱۱۳۳ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرَهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ دَعُونِي أَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَأَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونَنِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي

لڑائی سے پہلے دعوت اسلام

حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہ ایک اسلامی لشکر نے جس کے امیر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے، ایران کے ایک محل کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابو عبداللہ کیا ہم جنگ کے لیے نہ کھڑے ہو جائیں تو حضرت سلمان نے فرمایا مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان ان کے پاس آئے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

بَابُ ۱۰۴۹ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ.

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَأَنْ يُبَيِّتُوْا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبَيِّتَ الْعَدُوَّ لَيْلًا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ يَعْنِيْ بِهِ الْجَيْشَ.

بَابُ ۱۰۵۰ فِي التَّحْرِيْقِ وَالتَّخْرِيْبِ.

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا وَلَمْ

روایت ہے۔

شبخون مارنا اور لوٹ مار کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ کا طریقہ مبارک تھا کہ جب کسی قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہ کرتے صبح ہوئی تو یہودی بیلچے اور ٹوکرے لے کر (کام کاج کے لیے) نکلے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پکارنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سمیت آگئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ اکبر خیبر ویران ہوا ہم جب کسی میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح کیا ہی بری ہوتی ہے۔"

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے میدان میں تین دن تک ٹھہرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انس سے حمید کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے غارت گری اور شب خون مارنے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض نے ناپسند کیا ہے۔ امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں دشمن پر رات کو حملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ "وافق محمد الخمیس" کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ لشکر ہے۔

آگ لگانا اور توڑ پھوڑ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلائے اور کاٹے اور یہی مقام بویرہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہے اور اس لیے کہ وہ فاسقوں کو ذلیل و رسوا کرے" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۴۰۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ ۔

۱۴۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَخْضَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ ۔

بَابُ ۵۰ : مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

۱۴۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُسْنِدُهُ كَبِيرُ أَحَدٍ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَإِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کے لیے دو حصے اور پیدل کے لیے ایک حصے کے طور پر تقسیم فرمائی۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن ابن مہدی اسلم بن اخضر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت مجمع بن جاریہ، ابن عباس اور ابن ابی عمرہ (والد سے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں سوار کے لیے تین حصے ہیں ایک اس کا اپنا حصہ اور دو حصے گھوڑے کے لیے اور پیدل کے لیے ایک حصہ ہے۔

چھوٹے لشکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو، بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار کا لشکر کمی کے باعث مغلوب نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے نے اسے مسند نہیں بیان کیا یہ حدیث بواسطہ زہری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ حبان بن علی عنزی نے بواسطہ عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

لیث بن سعد نے بواسطہ عقیل اور زہری،

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسل روایت کیا۔

بَابُ ١٠٥٢ مَنْ یُعْطَی الْفَیْءَ

١٦٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ ھُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَۃَ الْحَرُوْرِیَّ کَتَبَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُہٗ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَھَلْ کَانَ یَضْرِبُ لَھُنَّ بِسَھْمٍ فَکَتَبَ اِلَیْہِ ابْنُ عَبَّاسٍ کَتَبْتَ اِلَیَّ تَسْاَلُنِیْ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَکَانَ یَغْزُوْ بِھِنَّ فَیُدَاوِیْنَ الْمَرْضٰی وَیُحْذَیْنَ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ وَاَمَّا یُسْھَمُ فَلَمْ یَضْرِبْ لَھُنَّ بِسَھْمٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاُمِّ عَطِیَّۃَ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُسْھَمُ لِلْمَرْاَۃِ وَالصَّبِیِّ وَھُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ وَاَسْھَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْیَانِ بِخَیْبَرَ وَاَسْھَمَتْ اَئِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ لِکُلِّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ وَاَسْھَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَیْبَرَ وَاَخَذَ بِذٰلِکَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَہٗ۔

١٦٠٥ - حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِھٰذَا وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ وَیُحْذَیْنَ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ یَقُوْلُ یُرْضَخُ لَھُنَّ بِشَیْءٍ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ یُعْطَیْنَ شَیْئًا۔

مالِ غنیمت میں سے کس کس کو حصہ دیا جائے

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر استفسار کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو شریک جنگ کرتے تھے اور کیا آپ ان کو مال غنیمت میں سے حصہ دیتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا آپ عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے۔ ہاں آپ انہیں شریک جنگ لاتے تھے وہ بیماروں کا علاج معالجہ کرتیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا لیکن ان کے لیے حصہ مقرر نہیں ہوتا تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں عورت اور بچے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے امام اوزاعی اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کے لیے حصہ مقرر فرمایا۔ اور مسلمان حکمرانوں نے ہر اس بچے کا حصہ مقرر کیا جو دار الحرب میں پیدا ہوا امام اوزاعی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں عورتوں کا حصہ مقرر فرمایا اور بعد میں بھی

ہمیں علی بن خشرم نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، امام اوزاعی سے اس کی خبر دی۔ "یحذین من الغنیمۃ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا۔

بَابُ ١٠٥٣ ھَلْ یُسْھَمُ لِلْعَبْدِ

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدٍ

کیا غلام کو حصہ دیا جائیگا

حضرت عمیر مولیٰ ابی اللحم فرماتے ہیں میں اپنے آقا کے ہمراہ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُسْهَمَ لِلْمَمْلُوكِ وَلَكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ ۔

خیبر کی لڑائی میں شریک ہوا تو لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ یہ غلام ہے فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں شریک ہونے کا حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی میں اسے زمین پر گھسیٹنے لگا اور میرے لیے کچھ گھریلو سامان دینے کا حکم فرمایا میں نے آپ کے سامنے ایک تعویذ (کا مضمون) بیان کیا جس سے میں دیوانوں کا علاج کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے اس کا بعض حصہ چھوڑنے اور بعض باقی رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ غلام کا حصہ مقرر نہ کیا جائے لیکن اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ١٠٥٧ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ ۔

کیا ذمی کو حصہ دیا جائے

١٦٠٧ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةً وَنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يُسْهَمُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ الْعَدُوَّ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسْهَمَ لَهُمْ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَيُرْوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب آپ وبرہ کی پتھریلی زمین میں پہنچے تو ایک مشرک آدمی آپ سے ملا جس کی بہادری اور شجاعت کا چرچا تھا آپ نے اس سے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا واپس چلا جا میں مشرک سے مدد نہیں لیتا اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں ذمی لوگوں کا حصہ مقرر نہ کیا جائے اگرچہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دشمن سے لڑیں۔ بعض علماء کے نزدیک اگر وہ مسلمانوں کی حمایت میں دشمن قوم سے لڑتے ہیں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے گا۔ زہری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کا جو مسلمانوں کی حمایت میں لڑی تھی، حصہ مقرر فرمایا اس کی خبر ہمیں قتیبہ بن سعید نے بواسطہ عبدالوارث بن سعید اور عزرہ بن ثابت، زہری سے دی۔

۱۴۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ نَا بُرَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ قَدِمْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِينَ قَبْلَ أَنْ يُسْهَمَ لِلْخَيْلِ أُسْهِمَ لَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے خیبر کے فاتحین کے ساتھ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں سواروں کے لیے حصہ مقرر ہونے سے پہلے جو شخص مسلمانوں کے ساتھ ملے اس کے لیے حصہ مقرر کیا جائے گا۔

بَابُ ۱۰۵۴ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکین کے برتن استعمال کرنا

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَىٰ عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَرَوَاهُ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں دھو کر پاک کرو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ اور آپ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابوادریس خولانی نے اسے ابوثعلبہ سے روایت کیا۔ ابوقلابہ کا ابوثعلبہ سے سماع نہیں۔ انہوں نے بواسطہ ابواسماء ابوثعلبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھائیں؟ آپ نے فرمایا اگر دوسرے برتن میسر ہوں تو ان میں نہ کھاؤ ورنہ انہیں دھو کر ان میں کھاؤ۔

یہ حدیث حسن ہے

بَابٌ فِي النَّفَلِ

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُولِ الثُّلُثَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَحَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي مَغَازِيهِ كُلِّهَا وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ نَفَّلَ فِي بَعْضِهَا وَإِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْإِمَامِ فِي أَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَآخِرِهِ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ إِذَا فَصَلَ بِالرُّبُعِ بَعْدَ الْخُمُسِ وَإِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ فَقَالَ يُخْرِجُ الْخُمُسَ ثُمَّ يُنَفِّلُ مِمَّا بَقِيَ وَلَا يُجَاوِزُ هٰذَا وَهٰذَا الْحَدِيثُ عَلٰى مَا قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ النَّفَلُ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ۔

فوجیوں کو انعام دینا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر شروع شروع میں حملہ کرنے والوں کو چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی حصہ انعام دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث عبادہ حسن ہے۔ بواسطہ ابو سلام ایک نامعلوم صحابی سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ذوالفقار نامی تلوار اپنے حصے سے زیادہ لی اور اس کے متعلق آپ نے احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں مجھے یہ بات نہیں پہنچی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام جنگوں میں بطور انعام کچھ دیا ہو۔ البتہ بعض غزوات کے بارے میں خبر پہنچی ہے اور یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں دے یا آخر میں۔ ابن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے شروع میں خمس دینے کے بعد چوتھائی حصہ بطور انعام دیا اور واپسی پر تیسرا حصہ انعام میں دیا تو انہوں نے فرمایا خمس نکال لیتے تھے۔ پھر بقیہ میں سے انعام دیتے لیکن اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس ہی سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں۔

باب ۱۰۵۹ ـ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

۱۴۱۳ ـ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۴۱۴ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَأَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ النَّفَلُ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ مَنْ أَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ فِيهِ الْخُمُسُ وَقَالَ إِسْحَاقُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْئًا كَثِيرًا فَرَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

مقتول کا سامان قاتل کیلئے ہے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں مقتول کا سامان اسی کے لیے ہے۔

اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان یحییٰ بن سعید اس سند کیساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو محمد سے نافع مولیٰ ابو قتادہ مراد ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں امام کو اختیار ہے کہ وہ اس مقتول کے سامان میں سے خمس نکال لے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں نفل یہ ہے کہ امام کہے جو چیز مل جائے وہ اسی کی ہے اور جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے۔ تو یہ جائز ہے اس میں خمس نہ ہوگا۔ اسحاق فرماتے ہیں سامان قاتل کا ہوگا لیکن جب زیادہ ہو تو امام کو اس سے پانچواں حصہ نکالنے کا حق ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

باب فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ

۱۴۱۵ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت فروخت کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت خریدنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ ۔

۱۶۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ ۔

قیدیوں کو الگ الگ کرنا

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص ماں اور اس کے بچے کو الگ الگ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے احباب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفرقہ کو مکروہ جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارٰى وَالْفِدَاءِ ۔

۱۶۱۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَرَوٰى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ

قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان پر اترے اور فرمایا اپنے صحابہ کرام کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں قتل یا فدیہ کا اختیار دیجئے مگر اس شرط پر کہ آئندہ سال ان کے بھی اتنے ہی صحابہ کرام شہید ہوں گے۔ صحابہ کرام نے کہا ہمیں فدیہ لینا اور ہمارا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، ابوبرزہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ثوری کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابواسامہ نے بواسطہ ہشام، ابن سیرین، عبیدہ اور علی مرتضیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن عون نے بواسطہ ابن سیرین عبیدہ اور علی مرتضیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ۔

ابو داؤد حفری کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ أَبِي قِلَابَةَ هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو قِلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمُنَّ عَلَى مَنْ شَاءَ مِنَ الْأُسَارَى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيَفْدِيَ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ بَلَغَنِي أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْسُوخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالَى فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً نَسَخَتْهَا وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ إِذَا أُسِرَ الْأَسِيرُ يُقْتَلُ أَوْ يُفَادَى أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ إِنْ قَدَرُوا أَنْ يُفَادُوا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَإِنْ قُتِلَ فَمَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا قَالَ إِسْحَاقُ الْإِثْخَانُ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا فَأَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيرَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمان قیدیوں کو ایک مشرک قیدی کے بدلے میں چھڑایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو قلابہ کے چچا ابو المہلب ہیں ان کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔ ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے قیدیوں میں سے جس کو چاہے بغیر فدیہ لیے چھوڑ دے جس کو چاہے قتل کر دے اور جس سے چاہے فدیہ لے۔ بعض علماء نے فدیہ پر قتل کو ترجیح دی ہے۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے "فاما منا بعد و اما فداء" اور آیت "فاقتلوهم حيث ثقفتموهم" اس کی ناسخ ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کفار قیدی جب پکڑے جائیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا؟ فرمایا اگر وہ فدیہ دے سکتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر قتل کیے جائیں تو میں اس میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ اسحاق فرماتے ہیں خون بہانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ بشرطیکہ اس میں علم و دستور کی مخالفت نہ ہو جیسے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غزوات میں ایک مقتول عورت ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ اس باب

وَاَصَحُّ۔

اور زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ۔

مال غنیمت میں خیانت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيدٌ الْكَنْزُ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبْرُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں خزانہ، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ سعید نے اسی طرح کنز (خزانہ) فرمایا اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا۔ اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سِمَاكٌ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فلاں شخص شہید ہوا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے۔ کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرا لی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر! اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو۔ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهٰذَا

عورتوں کی جنگ میں شرکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند دوسری انصار خواتین کو ساتھ لے کر جہاد کرتے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اس باب میں حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن

من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم رأوا سجدة الشكر.

عبدالعزیز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ سجدہ شکر جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ۔

عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱۔ حدثنا يحيى بن أكثم ثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المرأة لتأخذ للقوم يعني تجير على المسلمين وفي الباب عن أم هانئ وهذا حديث حسن غريب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت بھی اپنی قوم کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔ اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲۔ حدثنا أبو الوليد الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم قال أخبرني ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي مرة مولى عقيل بن أبي طالب عن أم هانئ أنها قالت أجرت رجلين من أحمائي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمنا من أمنت هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم أجازوا أمان المرأة وهو قول أحمد وإسحاق أجازا أمان المرأة والعبد وقد روي عن عمر بن الخطاب أنه أجاز أمان العبد وأبو مرة مولى عقيل بن أبي طالب ويقال له أيضا مولى أم هانئ واسمه يزيد وروي عن علي بن أبي طالب وعبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذمة المسلمين واحدة يسعى بها أدناهم ومعنى هذا عند أهل العلم أن من أعطى الأمان من المسلمين فهو جائز على كلهم.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے اپنے خاوند کے دو رشتہ دار مردوں کو پناہ دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ انہوں نے عورت کے کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں انہیں ام ہانی کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے ان کا نام یزید ہے حضرت علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ان میں سے ادنیٰ بھی پناہ دے سکتا ہے اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کا پناہ دینا سب کی طرف سے جائز ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پناہ دینے والا جنگ میں شریک ہو۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ۔

عہد شکنی

۱۶۳۳۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا أبو داود

سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ اور رومیوں کے

السَّمُّونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ وَكَانُوا أَرْبَعَمِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمُ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ.

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْإِنْبَاتَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يُعْرَفِ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ.

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامَ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ان سے وہ قتل کر دیئے گئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان کے بارے میں اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے وہ چار سو تھے جب ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ پھر کھل گئی اور انتقال ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور عطیہ قرظی سے روایات مذکور ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بڑے لوگوں کو قتل کرو اور نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قریظہ کے دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے بھی چھوڑ دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو بالوں کا اگنا علامت بلوغ ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔

قسم کا پورا کرنا

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا جاہلیت کے عہد پورے کرو کیونکہ اسلام اسے اور مضبوط کرتا ہے۔ لیکن اسلام لے آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ام سلمہ، جبیر بن مطعم، ابوہریرہ، ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَاذِرَ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مجوس سے جزیہ لینا

حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں مقام مناذر میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ دیکھو تمہارے پاس جو جو مجوسی ہیں ان سے جزیہ لو کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے

حضرت بجالہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہیں لیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَيْضًا وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ فِي الْغَزْوِ فَيَمُرُّونَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُونَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُونَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا

ذمیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور نہ وہ ہمارا مالی حق ادا کرتے ہیں اور نہ ہی ہم ان سے لیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دینے سے انکار کریں تو زبردستی لے لو یہ حدیث حسن ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اسے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی کے لیے جاتے تھے تو ایسی قوم کے پاس سے گزرتے جن سے کھانے پینے کی چیزیں نہ خرید سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ زبردستی کے بغیر بیچنے پر راضی نہ ہوں تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں اس کی تفسیر اسی طرح مروی ہے

هكذا روي في بعض الحديث مفسرا وقد روي عن عمر بن الخطاب أنه كان يأمر بنحو هذا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ وہ بھی اسی طرح کا حکم دیتے تھے۔

باب ما جاء في الهجرة۔

ہجرت

۱۶۴۲۔ حدثنا أحمد بن عبدة الضبي ثنا زياد بن عبد الله ثنا منصور بن المعتمر عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا وفي الباب عن أبي سعيد وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن حبشي هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن منصور بن المعتمر نحو هذا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں البتہ جہاد اور نیت باقی ہے جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

باب ما جاء في بيعة النبي صلى الله عليه وسلم۔

بیعت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۶۴۳۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي ثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله في قوله تعالى لقد رضي الله عن المؤمنين إذ يبايعونك تحت الشجرة قال جابر بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على أن لا نفر ولم نبايعه على الموت وفي الباب عن سلمة بن الأكوع وابن عمر وعبادة وجرير بن عبد الله وقد روي هذا الحديث عن عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير قال قال جابر بن عبد الله ولم يذكر فيه أبو سلمة۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول لقد رضی اللہ الخ کے متعلق مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، ابن عمر، عبادہ اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بواسطہ عیسیٰ بن یونس اوزاعی اور یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الخ۔ اس میں ابو سلمہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

* * *

۱۶۴۴۔ حدثنا قتيبة ثنا حاتم بن إسمعيل عن يزيد بن أبي عبيد قال قلت لسلمة بن الأكوع على أي شيء بايعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت یزید بن ابو عبید کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے حدیبیہ کے دن کس بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے

يوم الحديبية قال على الموت هذا حديث حسن صحيح

١٥٢٥ - حدثنا علي بن حجر ثنا إسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كنا نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فيقول لنا فيما استطعتم هذا حديث حسن صحيح

١٥٢٦ - حدثنا أحمد بن منيع ثنا سفيان بن عيينة عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت إنما بايعناه على أن لا نفر هذا حديث حسن صحيح ومعنى كلا الحديثين صحيح قد بايعه قوم من أصحابه على الموت وإنما قالوا لا نزال بين يديك ما لم نقتل وبايعه آخرون فقالوا لا نفر.

باب في نكث البيعة.

١٥٢٧ - حدثنا أبو عمار ثنا وكيع عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم رجل بايع إماما فإن أعطاه وفى له وإن لم يعطه لم يف له هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في بيعة العبد.

١٥٢٨ - حدثنا قتيبة ثنا الليث عن أبي الزبير عن جابر أنه قال جاء عبد فبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الهجرة ولا يشعر النبي صلى الله عليه وسلم أنه عبد فجاء سيده فقال النبي صلى الله عليه وسلم بعنيه فاشتراه بعبدين أسودين ولم يبايع أحدا بعد حتى يسأله أعبد هو وفي الباب عن ابن عباس حديث جابر حديث حسن غريب صحيح لا نعرفه إلا من

فرمایا موت پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سننے اور ماننے پر آپ کی بیعت کیا کرتے تھے آپ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے دونوں حدیثوں کا مطلب صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم مرتے دم تک آپ کے سامنے رہیں گے۔ اور دوسروں نے بیعت کرتے ہوئے عرض کیا ہم نہیں بھاگیں گے۔

بیعت توڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین (قسم کے) آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک آدمی وہ ہے جو کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اگر اس نے کچھ دیا تو بیعت پوری کی ورنہ چھوڑ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

غلام کی بیعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ تھا جب اس کا آقا آیا تو آپ نے فرمایا یہ مجھے بیچ دو۔ چنانچہ آپ نے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے اسے خرید لیا اس کے بعد آپ کسی کو بھی بیعت نہ فرماتے جب تک یہ نہ پوچھ لیتے کہ کیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے حدیث جابر

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ۔

قتیبہ، حماد بن زید اور ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ۔

١٦٥٢۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ۔

١٦٥٣۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَعَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَأَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ۔

١٦٥٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کچھ جلد باز لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے مال غنیمت لینے میں جلدی کی اور گوشت پکایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے۔ آپ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے الٹا دینے کا حکم دیا چنانچہ وہ الٹا دی گئیں پھر ان کے درمیان تقسیم فرمایا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ والد عبایہ سے اور انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کیا لیکن درمیان میں عبایہ کے والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان سے ہمیں اس کی خبر دی اور یہ اصح ہے عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت ثعلبہ بن حکم، انس، ابو ریحانہ، ابو درداء، عبدالرحمن بن سمرہ، زید بن خالد، جابر، ابو ہریرہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تقسیم سے قبل مال غنیمت لیا وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

١٦٥٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ

اہل کتاب کو سلام کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو۔ جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے پر چلنے پر مجبور کر دو۔

فَاضْطَرُّوْهُ إِلَى أَضْيَقِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِأَنَّهُ يَكُوْنُ تَعْظِيْمًا لَهُمْ وَإِنَّمَا أُمِرَ الْمُسْلِمُوْنَ بِتَذْلِيْلِهِمْ وَكَذٰلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَلَا يَتْرُكُ الطَّرِيْقَ عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيْهِ تَعْظِيْمًا لَهُمْ۔

اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، ابو بصرہ غفاری (صحابی رسول علیہ السلام) سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح اگر ان میں سے کسی سے راستے میں ملاقات ہو تو اس کے لیے راستہ نہ چھوڑا جائے کیونکہ اس میں ان کی تعظیم ہے۔

١٦٥٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ إِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہودی تمہیں سلام کہتا ہے تو وہ "السام علیکم" (تم پر موت ہو) کہتا ہے تو اس کے جواب میں (صرف) "علیک" (تجھ پر ہو) کہا کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

١٦٥٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلٰى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَأَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَايٰى نَارَاهُمَا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تو لوگوں نے سجدے کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن لشکر نے ان کے قتل میں جلدی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتا چلا تو آپ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان مقیم ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں بیزار ہیں؟ فرمایا تاکہ وہ مشرکین کی مشابہت نہ اختیار کریں۔

١٦٥٨۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ إِسْمٰعِيْلَ قَالُوْا عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہناد نے بواسطہ عبدہ اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح روایت کیا اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا گیا یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ اکثر اصحاب اسماعیل نے اسماعیل از قیس بن ابی حازم ذکر کیا لیکن جریر کا واسطہ ذکر نہیں کیا حماد بن سلمہ نے

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ لَا تُغْزَى هَذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَمُطِيعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ.

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذَلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِإِسْنَادٍ أَوْصَلَ مِنْ هَذَا وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكِ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ مَاتَ النُّعْمَانُ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ إِلَى الْهُرْمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ

فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا آج کے بعد قیامت تک کافروں پر جہاد نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، سلیمان اور مطیع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ زکریا بن ابی زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اسے زکریا کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

لڑائی کے مستحب اوقات

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا جب صبح طلوع ہوتی تو آپ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے۔ طلوع آفتاب کے بعد لڑائی لڑتے۔ دوپہر کو رک جاتے۔ سورج کے ڈھلنے پر عصر تک لڑتے پھر رک جاتے نماز عصر کے بعد پھر لڑتے اور کہا جاتا اس وقت مدد کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان نماز میں اپنے لشکروں کی کامیابی کی دعائیں مانگتے تھے۔ نعمان بن مقرن سے یہ حدیث اس سند سے زیادہ متصل سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا دور نہیں پایا۔ نعمان کا خلافت عمر میں انتقال ہو چکا تھا۔

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا اور طویل حدیث ذکر کی۔ نعمان بن مقرن فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا۔ جب آپ شروع دن میں لڑائی نہ لڑتے تو سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور مدد اترتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی

عُبَيْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ۔

باب
بدفالی

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰذَا عِنْدِي قَوْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَرَوَى شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وما منا الخ۔ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابوہریرہ، حابس تمیمی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اسے سلمہ سے روایت کیا ہے۔

١٦٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیماری متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا "اچھی بات" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ضرورت سے باہر نکلتے تو آپ کو یہ الفاظ سننا اچھا معلوم ہوتا یا راشد (اے ٹھیک راستہ پانے والے) یا نجیح (اے کامیاب) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ۔

جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيهِ أَمْرَ الْجِزْيَةِ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کے علاوہ دوسروں سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ محمد بن بشار کے غیر نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔ اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ ایک دن آپ انتظار میں تھے کہ ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا "اللہ اکبر اللہ اکبر" آپ نے فرمایا: دین فطرت پر ہے۔ اس نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" آپ نے فرمایا: دوزخ سے نجات پا لی۔ حسن فرماتے ہیں کہ ہم سے ولید نے اسی سند کے ساتھ اسی کی مثل حماد بن سلمہ سے یہ حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب فضائل جہاد

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ۔

جہاد کی فضیلت

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کونسی چیز جہاد کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے دو یا تین مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ فرمایا مجاہد جب تک کہ وہ جہاد سے نہ لوٹے کی مثال اس روزہ دار اور رات کو نماز کے لیے کھڑے رہنے والے کی سی ہے جو نماز اور روزے میں سستی نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت شفاء، عبداللہ بن حبشی، ابوموسیٰ، ابوسعید، ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنِي مَرْزُوقٌ أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے راستے میں جہاد کرتا ہے میں اس کا ضامن ہوں اگر میں اس کی

وَسَلَّمَ يَعْنِي يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اور جو قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر واپس لوٹاتا ہوں تو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا۔

١٦٢٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مجاہد کی موت

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا (حقیقی) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ فضالہ بن عبید کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

١٦٢٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا أَحَدُهُمَا يَقُوْلُ سَبْعِيْنَ وَالْآخَرُ يَقُوْلُ أَرْبَعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْأَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ الْمَدَنِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِيْ أُمَامَةَ۔

١٦٢٦۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ح وَنَا مَحْمُوْدُ

جہاد میں روزہ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے ستر سال جہنم سے دور کر دے گا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دو راویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس سال کا قول کیا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ابو الاسود کا نام محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، انس، عقبہ بن عامر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بن غيلان حدثنا عبيد الله بن موسى عن سفيان عن سهيل بن أبي صالح عن النعمان بن أبي عياش الزرقي عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يصوم عبد يوما في سبيل الله إلا باعد ذلك اليوم النار عن وجهه سبعين خريفا هذا حديث حسن صحيح.

فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو وہ دن اسے جہنم سے ستر سال (کی مسافت) دور رکھے گا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے

١٦٢٤۔ حدثنا زياد بن أيوب حدثنا يزيد بن هارون حدثنا الوليد بن جميل عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والأرض هذا حديث غريب من حديث أبي أمامة.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنی خندق بنا دے گا۔ یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے غریب ہے۔

باب ما جاء في فضل النفقة في سبيل الله

جہاد میں مال خرچ کرنا

١٦٢٥۔ حدثنا أبو كريب حدثنا حسين الجعفي عن زائدة عن الركين بن الربيع عن أبيه عن يسير بن عميلة عن خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أنفق نفقة في سبيل الله كتبت له بسبع مائة ضعف وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن إنما نعرفه من حديث الركين بن الربيع.

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے رکین بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ما جاء في فضل الخدمة في سبيل الله

جہاد میں خدمتگاری کی فضیلت

١٦٢٦۔ حدثنا محمد بن رافع حدثنا زيد بن حباب حدثنا معاوية بن صالح عن كثير بن الحارث عن القاسم أبي عبد الرحمن عن عدي بن حاتم الطائي أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الصدقة أفضل قال خدمة عبد في سبيل الله أو ظل فسطاط أو طروقة فحل في سبيل الله وقد روي عن معاوية بن صالح هذا الحديث مرسلا وخولف زيد في بعض

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے ایک غلام خدمت کے لیے دے دینا یا سائے کے لیے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی دے دینا۔ معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ بعض اسناد میں زید کی مخالفت کی گئی ہے۔ ولید بن جمیل نے

خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

١٦٨٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَبْسٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ هُوَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوَى عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہونا

حضرت یزید بن ابی مریم فرماتے ہیں کہ میں نماز جمعہ کے لیے پیدل جا رہا تھا کہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس کو فرماتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو عبس کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یزید بن ابی مریم شامی ہیں ان سے ولید بن مسلم یحییٰ بن حمزہ اور متعدد اہل شام نے روایت کیا ہے۔ برید بن ابی مریم کوفی کے والد صحابی تھے اور ان کا نام مالک بن ربیعہ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

١٦٨٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ۔

جہاد میں پہنچنے والی گرد وغبار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد وغبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمن مولیٰ آل طلحہ مدنی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ۔

١٦٨٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ

اللہ کے راستے میں بڑھاپا آنا

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ شرحبیل بن سمط نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ.

حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے زید بن اسلم کے واسطے سے بواسطہ ابو صالح اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

اللہ کے راستے میں تیر اندازی

١٦٩٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَقَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا کاریگر جو اس کے بنانے میں بھلائی کی امید رکھے، پھینکنے والا اور اس کا مددگار، آپ نے فرمایا تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو۔ لیکن مجھے شہسواری کی نسبت تیر اندازی زیادہ پسند ہے مسلمان کے لیے تین کھیلوں تیر اندازی، گھوڑوں کو سدھانے اور گھر والوں سے کھیلنے کے علاوہ تمام کھیل بیکار ہیں یہ تینوں صحیح ہیں۔

١٦٩١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلام، عبداللہ بن ازرق، اور عقبہ بن عامر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ.

حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرتا ہے اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابونجیح سے عمرو بن عبسہ سلمی مراد ہیں۔ اور عبداللہ بن ازرق سے مراد عبداللہ بن زید ہیں۔

٭ ٭

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللهِ

اسلامی سرحدوں کی حفاظت

١٦٩٣۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَأَبِي رَيْحَانَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی۔ اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ اور اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والی آنکھ۔ اس باب میں حضرت عثمان اور ابوریحانہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شعیب بن زریق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ۔

شہید کا ثواب

١٦٩٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں۔ اور جنت کے پھل یا (فرمایا) جنت کے درختوں سے کھاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے سامنے جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے ایک شہید دوسرا ایک پاکدامن اور حرام و شبہات سے بچنے والا اور تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرتا اور مالکوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٩٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ فَقَالَ جِبْرِيلُ إِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الدَّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے حضرت جبریل نے عرض کیا "قرض کے سوا؟" آپ نے فرمایا "ہاں قرض کے سوا" اس باب میں حضرت کعب بن عجرہ، جابر، ابوہریرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس غریب ہے ہم اسے ابوبکر (راوی) سے صرف اسی شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوفی) کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ پھر امام ترمذی نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٧٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ أَبُو حَازِمٍ الْكُوفِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ۔

١٧٠٥۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ ١١١ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ۔

١٧٠٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ صبح یا شام جہاد کے لیے جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحازم جو حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کوفی ہیں ان کا نام سلمان ہے۔ اور وہ عزہ اشجعیہ کے غلام تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ایک ایسی گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ انہیں وہ چشمہ اپنی عمدگی کے سبب پسند آیا کہنے لگے کیا اچھا ہو کہ میں لوگوں سے الگ ہو کر یہاں رہ جاؤں لیکن میں جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں ایسا نہیں کروں گا چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ تمہارا میدان جہاد میں کھڑا رہنا گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کر دے اللہ کے راستے میں لڑو جس نے اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقت بھی اللہ کے راستے میں لڑائی کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

کون لوگ بہتر ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اچھے لوگ نہ بتاؤں؟ فرمایا۔ وہ آدمی جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے رکھتے ہیں کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اس کے بعد کون آدمی افضل ہے؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں کے ساتھ لوگوں سے علیحدہ رہتا ہے اور ان میں اللہ کا حق

اللهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ١٢ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ۔

١٥٠٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٥٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى أَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ إِسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللهِ إِيَّاهُمْ۔

١٥٠٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

ادا کرتا ہے (پھر فرمایا) کیا میں تمہیں برا آدمی نہ بتلاؤں؟ (فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ نہ دے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

شہادت کی دعا مانگنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے قلب صادق کے ساتھ شہادت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا اگرچہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن، سہل بن حنیف کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن صالح نے اسے عبدالرحمٰن بن شریح سے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابوشریح ہے اور وہ اسکندرانی ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

مجاہد، مکاتب[1] اور نکاح کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

[1] مکاتب وہ غلام ہے جسے مالک کہے کہ اتنی رقم ادا کرے تو آزاد ہے ۱۲ مترجم

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ ۱۱۱٦

۱٦۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهُ۔

حضرت ابوبکر بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے دشمن کے مقابل یہ سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ حاضرین میں سے ایک پراگندہ حال شخص نے پوچھا کہ آپ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے؟ فرمایا ہاں یہ سن کر وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور کہا میں تمہیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں پھر اس نے تلوار کی میان کو توڑ ڈالا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا نام ابوبکر بن ابو موسیٰ ہے۔

بَابٌ ۱۱۱۷ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ۔

۱٦۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بہترین انسان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی میں گوشہ نشین ہو کر اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۱۱۱۸

۱٦۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي

شہید کا اعزاز

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کی چھ خصلتیں ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے عذاب قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ بڑی گھبراہٹ سے امان

أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

١٦١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتَّى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْكَرَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٦١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

١٦١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٦١٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہوگا، اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگا، بڑی آنکھوں والی بہتر حوریں اس کے نکاح میں دی جائیں گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے معاملے میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی جنتی دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا۔ البتہ شہید چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے وہ کہے گا یہاں تک کہ دس مرتبہ اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عزت کو دیکھ چکا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ اور انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام آسائشوں سے بہتر ہے نیز ایک شام یا ایک صبح جہاد کے لیے نکلنا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن منکدر فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت شرحبیل بن سمط رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مورچے میں تھے اور ان پر اور ان کے ساتھیوں پر مشکل آ گئی تھی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ حضرت سلمان نے فرمایا میں نے

بِلَيْلٍ يَعْنِي وَحْدَهُ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ وَهُوَ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہیں۔ اور تین سوار سوار ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں اور عاصم محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔

حدیث عبداللہ بن عمرو حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ۔

جنگ کے موقعہ پر جھوٹ اور دھوکہ دہی

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، اسماء بنت یزید، کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَا۔

غزوات نبوی کی تعداد

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے پوچھا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی جنگیں لڑیں۔ انہوں نے فرمایا ۱۹ انیس غزوات۔ میں نے عرض کیا آپ کتنے غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے فرمایا سترہ غزوات میں۔ میں نے پوچھا پہلا غزوہ کونسا تھا؟ فرمایا "ذات العشیرہ" یا "ذات العسیرہ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

١٦٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ۔

لشکر کی صف بندی اور تیاری

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ہمیں رات کو ترتیب دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا محمد بن اسحاق کو عکرمہ سے سماع حاصل ہے۔ جب میں (امام ترمذی) امام بخاری سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

١٦٣٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

لڑائی کے وقت دعا

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا یا اللہ! کتاب کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ۔

١٦٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

چھوٹے جھنڈے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کے واسطے سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا متعدد راویوں سے بواسطہ شریک، عمار، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَهٰكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

ہم کا مضمون۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ بعض حضرات نے ابو اسحٰق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی اور سمرہ کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی ہے اور وہ قبیلہ بنو حنیفہ کی تلواروں کی شکل تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب کے بارے میں کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا۔

بَابُ ۱۳۱ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

جنگ کے موقعہ پر روزہ افطار کرنا

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مرالظہران پر پہنچ کر ہمیں دشمن کے سامنے کی خبر دی۔ اور روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا۔ تو ہم سب نے روزہ افطار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ۔

خطرہ کے وقت نکلنا

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مندوب نامی گھوڑے پر سوار ہوئے (اور دشمن کی تلاش میں تشریف لے گئے) واپسی پر فرمایا کوئی خطرہ نہیں اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا پایا

لَعَمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٧٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

١٧٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٧٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَيْنِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

١٧٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ

اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ (ایک مرتبہ) مدینہ طیبہ میں خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف نکلے پھر واپس آ کر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا پایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لڑائی کے وقت ثابت قدمی

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ایک آدمی نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ چند جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری جبکہ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیر برساتے ہوئے ان سے جا ملے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر مبارک پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حنین کے دن اپنے آپ کو دیکھا کہ اس وقت دونوں گروہ پیٹھ پھیر چکے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سو آدمی بھی نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح عبید اللہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے فرماتے ہیں ایک مرتبہ اہل مدینہ ایک آواز

الشعر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث شيبان۔

یعنی شیبان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۵۰۔ حدثنا أحمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن علي بن رباح عن أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الخيل الأدهم الأقرح الأرثم ثم الأقرح المحجل طلق اليمين فإن لم يكن أدهم فكميت على هذه الشية۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا گھوڑا ہے جس کی پیشانی اور ناک پر کچھ سفید بال ہوں پھر وہ جس کی پیشانی اور پاؤں بھی سفید ہوں لیکن دائیں پاؤں پر سفیدی نہ ہو۔ اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔

۱۷۵۱۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا وهب بن جرير ثنا أبي عن يحيى بن أيوب عن يزيد بن أبي حبيب نحوه بمعناه هذا حديث حسن غريب۔

محمد بن بشار نے بواسطہ وھب بن جریر بواسطہ یحییٰ بن ایوب یزید بن ابی حبیب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۹ ما يكره من الخيل۔

ناپسندیدہ گھوڑے

۱۷۵۲۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفيان ثنا سلم بن عبد الرحمن عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كره الشكال في الخيل هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة عن عبد الله بن يزيد الخثعمي عن أبي زرعة عن أبي هريرة نحوه وأبو زرعة بن عمرو بن جرير اسمه هرم حدثنا محمد بن حميد الرازي ثنا جرير عن عمارة بن القعقاع قال قال لي إبراهيم النخعي إذا حدثتني فحدثني عن أبي زرعة فإنه حدثني مرة بحديث ثم سألته بعد ذلك بسنين فما أخرم منه حرفا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا گھوڑا ناپسند فرمایا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک سیاہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن یزید خثعمی ابوزرعہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

عمارہ بن قعقاع فرماتے ہیں کہ مجھے ابراہیم نخعی نے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرنا ہو تو ابوزرعہ سے نقل کیا کرو، کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر میں نے کئی سال بعد اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

باب ۱۴۰ ما جاء في الرهان۔

گھوڑ دوڑ کرانا

۱۷۵۳۔ حدثنا محمد بن الوزير ثنا إسحاق بن يوسف الأزرق عن سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے پھلکے کیے گئے گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور دوسرے گھوڑوں کے درمیان ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک گھوڑ دوڑ

أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ.

گئے جو پلا ہوا نہیں تھا انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک دوڑایا یہ ایک میل کا فاصلہ تھا۔ میں بھی گھوڑ دوڑانے والوں میں تھا میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار پھلانگ گیا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح، ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر (اونٹوں کے) سموں اور (گھوڑوں کے) کھروں کے علاوہ کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا صحیح نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

گدھوں سے گھوڑیوں پر جفتی کرانا

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَوَهِمَ فِيهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور بندے تھے۔ آپ نے ہمیں دوسروں کے مقابلہ میں صرف تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا ہمیں حکم فرمایا کہ ہم کامل وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھوں کو گھوڑیوں پر جفتی نہ کرائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے ابوجہضم سے روایت کرتے ہوئے کہا بواسطہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے حدیث ثوری غیر محفوظ ہے ثوری سے اس میں خطا ہوئی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث بن سعید نے بواسطہ ابوجہضم اور عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ

مسلمان فقراء کے وسیلہ سے طلب فتح

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی

ثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر حدثني زيد بن أرطاة عن جبير بن نفير عن أبي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغوني في ضعفائكم فإنما ترزقون وتنصرون بضعفائكم هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في الأجراس على الخيل

١٥٥٧ ـ حدثنا قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس وفي الباب عن عمر وعائشة وأم حبيبة وأم سلمة هذا حديث حسن صحيح.

باب من يستعمل على الحرب.

١٥٥٨ ـ حدثنا عبد الله بن أبي زياد ثنا الأحوص بن جواب أبو الجواب عن يونس بن أبي إسحق عن أبي إسحق عن البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث جيشين وأمر على أحدهما علي بن أبي طالب وعلى الآخر خالد بن الوليد وقال إذا كان القتال فعلي قال فافتتح علي حصنا فأخذ منه جارية فكتب معي خالد إلى النبي صلى الله عليه وسلم يشي به فقدمت على النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ الكتاب فتغير لونه ثم قال ما ترى في رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال قلت أعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله وإنما أنا رسول فسكت وفي الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الأحوص بن جواب ومعنى قوله يشي به يعني النميمة.

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو۔ کیونکہ تمہیں کمزور (اور غریب لوگوں) کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان مسافروں کا ساتھ نہیں دیتے جن میں کتا ہو اور نہ ہی ان کا ساتھ دیتے ہیں جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ، ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوج کا سپہ سالار

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ اور فرمایا جب جنگ شروع ہو تو علی رضی اللہ عنہ سب پر امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا تو اس میں سے ایک لونڈی لے لی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی میں یہ خط لے کر حاضر ہوا آپ نے خط پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا تیرا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول کو اس سے محبت ہے میں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف احوص بن جواب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یشی بہ کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

حاکم وقت کی ذمہ داری

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا اور امیر جو لوگوں پر امیر ہے وہ ذمہ دار ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران و ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا خبردار تم سب (اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں) ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ حدیث ابوموسیٰ غیر محفوظ ہے۔ حدیث انس بھی غیر محفوظ ہے۔ ابراہیم بن بشار رمادی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے مرسل روایت کیا ہے یہ اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم نے بواسطہ معاذ بن ہشام، ہشام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے نگران بنایا۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام نے بواسطہ ہشام، قتادہ اور حسن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أُمِّ

حاکم کی اطاعت

حضرت ام الحصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ پر

الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ قَالَتْ فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أُمِّ حُصَيْنٍ۔

چادر مبارک تھی جسے آپ نے بغل مبارک کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا۔ فرماتی ہیں میں نے آپ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا آپ نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم پر کٹے ہوئے اعضاء والا حبشی غلام بھی امیر کیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو جب تک وہ کتاب اللہ کے مطابق حکم جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ام حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر حاکم کی بات سننا اور ماننا فرض ہے چاہے پسند کرے یا نہ کرے جب تک کہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے اگر وہ گناہ کا حکم دیتا ہے تو اب نہ سننا فرض ہے اور نہ ماننا۔ اس باب میں حضرت علی، عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔

چوپایوں کو آپس میں لڑانا اور چہرے پر نشان لگانا

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطْبَةَ وَرَوَى شَرِيكٌ هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت مجاہد سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور لڑانے سے منع فرمایا۔ اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ کہا گیا یہ حدیث قطبہ کی روایت سے اصح ہے۔ شریک نے بواسطہ اعمش، مجاہد اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ۔

حدیث روایت کی ابویحییٰ کا واسطہ ذکر نہیں ابومعاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ، جابر، ابوسعید اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٧٦٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ۔

حد بلوغ

١٧٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک جنگ کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ برس تھی تو آپ نے مجھے (جہاد کے لئے) قبول نہ فرمایا پھر آئندہ سال مجھے ایک لشکر میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرما لیا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد فاصل ہے پھر انہوں نے لکھا کہ جو پندرہ سال کو پہنچ جائے اس کا بیت المال سے حصہ مقرر کیا جائے۔

١٧٦٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ حَدِيثُ إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبیداللہ سے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لڑکوں اور مجاہدوں کے درمیان حد ہے اور یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ نے مال غنیمت سے حصہ مقرر کرنے کا حکم فرمایا۔ حدیث اسحاق بن یوسف حسن صحیح ہے، سفیان ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

مقروض شہید

١٧٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَ هَذَا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

کرتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال سے افضل ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس طرح شہید ہو کر صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت رکھنے والا ہو، آگے بڑھنے والا ہو، پیچھے ہٹنے والا نہ ہو۔ پھر آپ نے پوچھا تم نے کیسے کہا تھا؟ اس نے عرض کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ (تیرے گناہ مٹ جائیں گے) بشرطیکہ تو صبر کرنے والا اور نیک نیت ہو اور پیٹھ نہ پھیرے مگر قرض کی معافی نہیں۔ مجھے یہ بات حضرت جبریل نے بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انس، محمد بن جحش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض لوگوں نے اسے حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری اور کئی دوسرے لوگوں نے اس کی مثل حدیث بواسطہ عبداللہ بن ابی قتادہ اور ابو قتادہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ یہ روایت بواسطہ سعید مقبری حضرت ابوہریرہ کی روایت سے اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ۔

۱۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَمَاتَ أَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ

شہداء کو دفن کرنا

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زخموں کی شکایت کی گئی آپ نے فرمایا کشادہ قبریں کھودو (میت کے ساتھ) احسان کرو اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کرو، زیادہ قرآن جاننے والے کو آگے رکھو۔ راوی فرماتے ہیں میرے باپ کا بھی انتقال ہوا تو انہیں دو آدمیوں سے آگے رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت خباب، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

ابْنَ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شُبْرُمَةَ۔

ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ سے منقول ہیں۔

بَابُ ۱۱۵۰ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً يَعْنِي أَنَّهُمْ فَرُّوا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَالْعَكَّارُ الَّذِي يَفِرُّ إِلَى إِمَامِهِ لِيَنْصُرَهُ لَيْسَ يُرِيدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جنگ سے بھاگنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا ہم (میدان سے) بھاگ کھڑے ہوئے اور مدینہ طیبہ جا پہنچے ہم نے یہ بات مخفی رکھی اور کہا ہم تو ہلاک ہو گئے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم پناہ لینے والے ہو اور میں تمہارا مددگار ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابی زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "فحاص الناس حیصۃ" کا مطلب ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ "بل انتم العکارون" عکار وہ شخص ہے جو حملے کے لیے اپنے امام کی طرف بھاگ کھڑا ہو لڑائی سے بھاگنا مراد نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جنگ احد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لائیں اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی شہیدوں کو ان کی شہادت گاہ پر واپس لے جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۵۱ مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو لوگ آپ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع کی طرف نکلے سائب فرماتے ہیں میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا اس وقت میں بچہ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مال فئ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے قبیلہ بنو نضیر کا مال ان اموال میں سے تھا جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ یہ مال خالص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا اور آپ اس سے سال بھر گھر والوں کے خرچ کے لیے الگ کر لیتے اور باقی مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کی تیاری کے لیے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ اللِّبَاسِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ وَأَنَسٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ

ابواب لباس

مردوں کیلیے سونا اور ریشم حرام ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا حرام ہے۔ عورتوں کے لیے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، عقبہ بن عامر، ام ہانی، انس، حذیفہ، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن زبیر، جابر، ابو ریحانہ، ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سوید بن غفلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ

عُمَرَ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

نے مردوں کو ریشم سے منع فرمایا۔ البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار جائز ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۵۸ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جنگ کے موقع پر ریشمی لباس کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوئیں پڑنے کی شکایت کی تو آپ نے ان دونوں کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں کو یہ کرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۱۵۹

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكَى وَقَالَ إِنَّكَ لَشَبِيهٌ بِسَعْدٍ وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُونَهَا فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک

حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد بن عمرو ہوں۔ اس پر حضرت انس رو پڑے اور فرمایا تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہم شکل ہو اور حضرت سعد عظیم اور طویل القامت انسانوں میں سے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیباج کا ایک جبہ بھیجا جس میں سونے کا کام کیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہن کر منبر پر تشریف لائے بیٹھے یا کھڑے ہوئے لوگ اسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ آج جیسا کپڑا کبھی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تم اس پر تعجب کرتے ہو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنت میں رومال اس سے کہیں بہتر ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۶۰ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مرد کو سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے کسی گیسو والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک تھے کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَذْهَبُ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ لِمَا ذُكِرَ فِيهِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُولُ هٰذَا آخِرُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَ أَحْمَدُ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمَّا اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ حَيْثُ رَوٰى بَعْضُهُمْ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ جُهَيْنَةَ۔

حاصل ذکر کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ بواسطہ عبداللہ بن عکیم، ان کے شیوخ سے بھی یہ حدیث مروی ہے اکثر اہل علم کا اس پر عمل نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو ماہ پہلے ہمارے پاس مکتوب آیا تھا۔ (امام ترمذی) نے امام احمد بن حسن رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس حدیث کے قائل تھے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم تھا پھر امام احمد نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا کیونکہ بعض نے اس کو عبداللہ بن عکیم اور ان کے شیوخ کے واسطہ سے جہینہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ١٦٣ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْإِزَارِ

١٦٨٨۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَهُبَيْبِ بْنِ مُغْفِلٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تہبند کو گھسیٹنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہ، ابو سعید، ابوہریرہ، سمرہ، ابوذر، عائشہ اور وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٦٤ مَا جَاءَ فِي ذُيُولِ النِّسَاءِ

١٦٨٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ

عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ ایک

يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْحَدِيْثِ رُخْصَةٌ لِلنِّسَاءِ فِي جَرِّ الْإِزَارِ لِأَنَّهُ يَكُوْنُ أَسْتَرَ لَهُنَّ۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ۔

بالشت لٹکائیں۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے (تو) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہاتھ لٹکائیں (لیکن) اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث میں عورتوں کو تہبند وغیرہ لٹکانے کی اجازت ہے کیونکہ یہ ان کیلئے زیادہ پردے کا باعث ہے

حضرت ام الحسن سے روایت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض نے اس حدیث کو بواسطہ حماد بن سلمہ علی ابن زید حسن اور ام حسن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوْفِ۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ وَحُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ الْكُمَّةُ الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيْرَةُ۔

اونی کپڑا پہننا

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی اونی چادر اور موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا ان دو کپڑوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اس دن آپ پر اونی چادر اونی جبہ اونی ٹوپی اور اونی شلوار تھی اور آپ کی جوتیاں مرے ہوئے گدھے کی کھال سے تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے پہچانتے ہیں اور یہ ابن علی اعرج منکر الحدیث ہے۔ اور حمید بن قیس اعرج کی صاحب مجاہد ثقہ ہیں۔ اور الکمہ چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ۔

سیاہ عمامہ

بَابُ ۱۱۶ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ۔

١٦٩٤۔ حدثنا قتيبة حدثنا صاحب عن عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن أنس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من ورق وكان فصه حبشيا وفي الباب عن ابن عمر وبريدة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔

چاندی کی انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق) سے تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۱۷ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ۔

١٦٩٥۔ حدثنا محمود بن غيلان حدثنا حفص بن عمر بن عبيد الطنافسي حدثنا زهير أبو خيثمة عن حميد عن أنس قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة فصه منه هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔

انگوٹھی کا مستحب نگینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی اسی سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۱۸ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ۔

١٦٩٦۔ حدثنا محمد بن عبيد المحاربي حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صنع خاتما من ذهب فتختم به في يمينه ثم جلس على المنبر فقال إني كنت اتخذت هذا الخاتم في يميني ثم نبذه ونبذ الناس خواتيمهم وفي الباب عن علي وجابر وعبد الله بن جعفر وابن عباس وعائشة وأنس حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر نحو هذا من غير هذا الوجه ولم يذكر فيه أنه تختم في يمينه۔

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسے دائیں ہاتھ میں پہنا پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں یہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتا تھا پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور صحابہ کرام نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، عبداللہ بن جعفر، ابن عباس، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔

١٦٩٧۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي حدثنا جرير

حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں، محمد بن اسحاق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

١٦٩٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٦٩٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ آپ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔

بَابُ ١١ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ۔

انگوٹھی کا نقش

١٨٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر میں لفظ "محمد" دوسری سطر میں لفظ "رسول" اور تیسری سطر میں لفظ "اللہ" تحریر تھا۔ محمد بن یحییٰ نے اپنی روایت میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

١٨٠١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر "محمد رسول اللہ" نقش کروایا پھر فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ نَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ۔

نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر "محمد رسول اللہ" نقش نہ کرایا کرو۔

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے[1]

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ۔

تصویر کی ممانعت

١٨٠٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور اس کے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابو طلحہ، عائشہ، ابو ہریرہ، اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

١٨٠٤۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا تَصَاوِيرَ وَقَدْ قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے ان کے ہاں گئے تو انہوں نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف کو پایا۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو طلحہ نے ایک آدمی کو بلایا تاکہ وہ نیچے سے بچھونا نکال دے۔ حضرت سہل نے پوچھا کیوں نکالتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ اس میں تصاویر ہیں اور ان تصویروں کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ آپ جانتے ہیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے میں نقش کو مستثنیٰ نہیں فرمایا؟ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے لیکن یہ میرے لیے زیادہ فرحت بخش ہے (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ۔

تصویر بنانے والوں کی سزا

١٨٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] چونکہ آپ کی انگوٹھی مبارک پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ اس لیے احتراماً اسے اتار دیتے۔ (مترجم)

وَلَا تُبْتَزُّ إِذَا مَشَى. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ۔

اس باب میں حضرت عائشہ، براء، ابو ہریرہ، ابن عباس، ابو سعید، وائل بن حجر، جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن غریب اس طریق یعنی حمید کی روایت سے صحیح ہے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هَذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب اس طریق سے صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ ان میں بالوں کا ذکر نہیں یہ صرف عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت میں مذکور ہے اور وہ ثقہ حافظ ہیں۔

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید ہشام سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ فِي الِاكْتِحَالِ۔

سرمہ لگانا

١٨١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد کا سرمہ لگاؤ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

١٨١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بواسطہ یزید بن ہارون عباد بن منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف عباد بن منصور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اثمد سرمہ لگانا ضروری ہے یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

بَابُ ١١٧٩ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

کپڑا کس طرح لپیٹنا منع ہے

١٨١٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا صماء یعنی کہ ایک کپڑے میں لپیٹ دیا کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں اور دوسرا یہ کہ زانوں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف سے لاتے ہوئے باندھنا کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ، ابوسعید، جابر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ ١١٨٠ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

مصنوعی بال لگوانا

١٨١٥۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے اور

النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة قال نافع الوشم في اللثة هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وأسماء بنت أبي بكر ومعقل بن يسار وابن عباس ومعاوية.

باب ١١٨١ ما جاء في ركوب المياثر

١٨١٦ - حدثنا علي بن حجر نا علي بن مسهر نا أبو إسحاق الشيباني عن أشعث بن أبي الشعثاء عن معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء بن عازب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ركوب المياثر وفي الباب عن علي ومعاوية حديث البراء حديث حسن صحيح وقد روى شعبة عن أشعث بن أبي الشعثاء نحوه وفي الحديث قصة.

باب ١١٨٢ ما جاء في فراش النبي صلى الله عليه وسلم

١٨١٧ - حدثنا علي بن حجر نا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت إنما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه أدم حشوه ليف هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن حفصة وجابر.

باب ١١٨٣ ما جاء في القمص

١٨١٨ - حدثنا محمد بن حميد الرازي نا أبو تميلة والفضل بن موسى وزيد بن حباب عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بريدة عن أم سلمة قالت كان أحب الثياب إلى رسول

گودنے والی عورت پر اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ نافع فرماتے ہیں گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، اسماء بنت ابوبکر، معقل بن یسار، ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ریشمی زین پوش کی ممانعت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوش پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

* * *

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر مبارک پر آرام فرماتے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

کرتہ پہننا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالمومن بن خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں متفرد ہیں۔ یہ موسیٰ میں بعض

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِہٖ وَھُوَ مَرْوَزِیٌّ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ تُمَیْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدِیْثُ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا یَذْکُرُ فِیْہِ اَبُوْ تُمَیْلَةَ عَنْ اُمِّہٖ۔

نے اسی حدیث کو ابو تمیلہ، عبدالمومن بن خالد، عبداللہ بن بریدہ اور ان کی والدہ کے واسطے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابو تمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ نَا اَبُوْ تُمَیْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِیْصًا بَدَاَ بِمَیَامِنِہٖ وَرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَرْفَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَہٗ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء فرماتے۔ متعدد افراد نے اس حدیث کو شعبہ سے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ عبدالصمد نے مرفوعاً روایت کیا۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِیُّ نَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ الدَّسْتُوَائِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُدَیْلٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ ابْنِ السَّکَنِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ کَانَ کُمُّ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین کلائی تک تھی۔
یہ حدیث حسن
غریب
ہے

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتا یا چادر پھر فرماتے "اللهم لك الحمد" یا اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کیلئے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، نیز اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہشام بن یونس کوفی نے بواسطہ قاسم بن مالک مزنی، جریری سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدَى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ الَّذِي رَوَى هٰذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَ أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ هُوَ أَخُو أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

جبہ پہننا

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موزوں کا جوڑا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے انہیں پہن لیا۔ اسرائیل نے بواسطہ جابر، عامر سے روایت کیا کہ ایک جبہ بھی پیش کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں کو پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ آیا وہ ذبح کیے جانور کے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابواسحاق جنہوں نے یہ حدیث شعبی سے روایت کی، ابواسحاق شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے۔ حسن بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

٭ ٭ ٭

بَابُ ١٠ مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

١٨٢٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ وَأَبُو سَعْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

دانتوں پر سونا جڑوانا

حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دورِ جاہلیت میں کلاب کی لڑائی میں میری ناک کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس سے بو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم فرمایا۔

÷ ÷ ÷

١٨٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَدْ رَوَى سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلْمُ بْنُ رَزِينٍ وَهُوَ وَهَمٌ وَزَرِيرٌ أَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ شَدُّوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَهُمْ.

علی بن حجر نے بواسطہ ربیع بن بدر اور محمد بن یزید واسطی ابوالاشہب سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے عبدالرحمٰن بن طرفہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے ابوالاشہب کی روایت جیسی روایت نقل کی۔ ابن مہدی نے سلم بن رزین نام بتایا لیکن یہ غلط ہے۔ زریر زیادہ صحیح ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے اس حدیث میں ان کے لیے دلیل ہے۔

÷ ÷ ÷

بَابُ ١١ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ

١٨٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ.

درندوں کی کھال استعمال کرنا

حضرت ابوالملیح اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔

÷ ÷ ÷

١٨٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ سَعِيدٍ

حضرت ابوالملیح اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابوالملیح کے والد

بن أبي عروبة.

١٨٣٠ - حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن يزيد الرشك عن أبي المليح عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن جلود السباع وهذا أصح.

باب ١١٨٨ ما جاء في نعل النبي صلى الله عليه وسلم

١٨٣١ - حدثنا إسحاق بن منصور أنا حبان بن هلال ثنا همام ثنا قتادة عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان نعلاه لهما قبالان. هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عباس وأبي هريرة.

١٨٣٢ - حدثنا محمد بن بشار ثنا أبو داود ثنا همام عن قتادة قال قلت لأنس بن مالك كيف كان نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما قبالان. هذا حديث حسن صحيح.

باب ١١٨٩ ما جاء في كراهية المشي في النعل الواحدة

١٨٣٣ - حدثنا قتيبة عن مالك ح وثنا الأنصاري ثنا معن ثنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمشي أحدكم في نعل واحدة لينعلهما جميعا أو ليحفهما جميعا. هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر.

١٨٣٤ - حدثنا أزهر بن مروان البصري أخبرنا الحارث بن نبهان عن معمر بن أبي عمار عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه

کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

نعلین مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے دو دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان پر دو دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں پہنے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبیداللہ

وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَصْلًا.

عبید اللہ الرقی نے یہ حدیث بواسطہ معمر اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ محدثین کے نزدیک دونوں حدیثیں غیر صحیح ہیں۔ حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہم بواسطہ قتادہ انس کی روایت کے لیے کوئی اصل نہیں پاتے۔

❖ ❖ ❖

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور معمر کی روایت بواسطہ ابو عمار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

❖ ❖ ❖

بَابُ ١٩٠ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

١٨٣٦ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ كُوفِيٌّ ثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں بسا اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی جوتا پہن کر چلتے تھے۔

❖ ❖ ❖

١٨٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهٰذَا أَصَحُّ هٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ مَوْقُوفًا وَهٰذَا أَصَحُّ.

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اسی طرح موقوف روایت نقل کی۔ یہ اصح ہے۔

بَابُ ١٩١ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے

١٨٣٨۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتدا کرے۔ اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بایاں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۷۹۲ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

کپڑے میں پیوند لگانا

١٨٣٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَأَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ هُوَ نَحْوُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللَّهِ وَيُرْوَى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْأَغْنِيَاءَ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَكْبَرَ هَمًّا مِنِّي أَرَى دَابَّةً خَيْرًا مِنْ دَابَّتِي وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِي وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو تمہارا دنیا سے صرف اتنا تعلق ہونا چاہیے جتنا مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔ مالداروں کی مجلس سے اجتناب کرو اور پیوند لگائے بغیر کپڑے کو پرانا نہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک کہ مالداروں کی مجلس سے اجتناب کرو ایسے ہی ہے جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھے جسے صورت اور رزق میں اس پر فضیلت دی گئی ہے تو وہ اپنے سے کم درجہ کے ان لوگوں کو دیکھے جن پر اسے فضیلت دی گئی ہے۔ یہ اس بات سے زیادہ لائق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں عیب نہ نکالے۔ عون بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں میں نے مالدار لوگوں کی مجلس اختیار کی تو میں نے کسی کو اپنے سے زیادہ مغموم نہ پایا اپنی سواری سے بہتر سواری دیکھتا اسی طرح اپنے کپڑوں سے اچھے کپڑے دیکھتا (لیکن) جب فقراء کی مجلس اختیار کی تو مجھے راحت نصیب ہوگئی۔

بَابُ ۷۹۳

گیسو مبارک

١٨٤٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم

بن حُبَيب عن ابن أبي موسى قال سمعت عليًا يقول نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القسّي والميثرة الحمراء وأن ألبس خاتمي في هذه وفي هذه وأشار إلى السبابة والوسطى هذا حديث حسن صحيح وابن أبي موسى واسمه عامر

سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑے کے پہننے اور کجاوے پر ریشمی سرخ گدا رکھنے نیز اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ آپ نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابی موسیٰ سے ابو بردہ بن ابو موسیٰ مراد ہیں ان کا نام عامر ہے۔

باب ١١٩٩

١٨٤٢۔ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني أبي عن قتادة عن أنس قال كان أحب الثياب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسه الحبرة هذا حديث حسن غريب.

یمنی چادر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أبواب الأطعمة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابواب طعام

باب ١٢٠٠ ما جاء على ما كان يأكل النبي صلى الله عليه وسلم

١٨٤٣۔ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني أبي عن يونس عن قتادة عن أنس قال ما أكل النبي صلى الله عليه وسلم على خوان ولا في سكرجة ولا خبز له مرقق قال فقلت لقتادة فعلى ما كانوا يأكلون قال على هذه السفر هذا حديث حسن غريب قال محمد بن بشار يونس هذا هو يونس الإسكاف وقد روى عبد الوارث عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس نحوه.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو (میز) اور خوان پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹی پیالیوں میں اور نہ ہی آپ کے لئے چپاتی تیار کی گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا صحابہ کرام کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے۔ فرمایا ان چمڑے کے دسترخوان پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یونس سے یونس اسکاف مراد ہیں۔ عبدالوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

باب ١٢٠١ ما جاء في أكل الأرنب

خرگوش کھانا

بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِأَكْلِ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ.

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ.

فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ بجو کے کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے مکروہ ہونے کے بارے میں بھی روایت منقول ہے اس کی سند قوی نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن قطان فرماتے ہیں۔ جریر بن حازم نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن عبید بن عمیر، ابن ابی عمار اور جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کی۔ ابن جریج کی حدیث اصح ہے۔

حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص بجو بھی کھاتا ہے؟ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کیا کوئی بھلا آدمی بھیڑیا بھی کھاتا ہے؟ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے بواسطہ اسماعیل بن مسلم، عبدالکریم بن امیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبدالکریم بن امیہ سے عبدالکریم بن قیس مراد ہیں اور یہ قیس بن ابی المخارق ہیں۔ عبدالکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور اجازت دی اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ اس باب

وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے متعدد افراد نے بواسطہ عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حماد بن زید نے بواسطہ عمرو بن دینار اور محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ، حماد بن زید سے احفظ ہیں۔

ف - امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (شرح معانی الآثار، ج ۲ ص ۳۱۴-۳۱۵)۔

بَابُ (۳۵) مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم

۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۸۵۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ۔

سعید بن عبد الرحمن بواسطہ سفیان اور زہری، حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان حضرت عبد اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں دونوں بھائیوں میں سے حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ زیادہ بہتر ہیں۔ سعید بن عبد الرحمن کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عبد اللہ بن محمد زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۸۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر کچلی والے جانور، ٹکڑا کر کے نشانہ بنائے جانے والے جانور اور گھریلو گدھوں کو حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، براء، ابن ابی اوفی،

وَالْحِمَارِ الْإِنْسِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَنَسٍ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ذَكَرُوا حَرْفًا وَاحِدًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

انس، عرباض بن ساریہ، ابو ثعلبہ، ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث روایت کی اور صرف ایک حصہ نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے جانور کو حرام قرار دیا

بَابُ ۱۳۶ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانا

۱۸۵۷ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ فَقَالَ أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جُرْثُومٌ وَيُقَالُ جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذُكِرَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ انہیں دھو کر پاک کر لیا کرو اور ان میں کھانا پکایا کرو اور آپ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے۔ جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابو قلابہ اور ابو اسماء رحبی بھی حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں؟ آپ نے فرمایا جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار ڈالا تو کھا لو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھا لو اور جب اللہ تعالیٰ کا

فذكِّ فكل وإذا انتهيت بسهمك وذكرت اسم الله فقتل فكل هذا حديث حسن صحيح.

نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مر جائے تو بھی کھا لو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷ ما جاء في الفأرة تموت في السمن

گھی میں چوہا مر جائے تو اس کا حکم

۱۸۵۹ حدثنا سعيد بن عبد الرحمن وأبو عمار قالا ثنا سفيان عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة أن فأرة وقعت في سمن فماتت فسئل عنها النبي صلى الله عليه وسلم فقال ألقوها وما حولها وكلوه وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل ولم يذكروا فيه عن ميمونة وحديث ابن عباس عن ميمونة أصح وروى معمر عن الزهري عن سعيد ابن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا حديث غير محفوظ سمعت محمد بن إسماعيل يقول حديث معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا خطأ والصحيح حديث الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ چوہے اور اس کے گرد گھی کو نکال کر پھینک دو۔ اور باقی کو کھا لو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ زہری اور عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ بواسطہ حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر نے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں بواسطہ معمر، زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں غلطی ہے بواسطہ زہری، عبید اللہ اور ابن عباس حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہم) کی روایت صحیح ہے۔

باب ۱۳۸ ما جاء في النهي عن الأكل والشرب بالشمال

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

۱۸۶۰ حدثنا إسحاق بن منصور ثنا عبد الله بن نمير ثنا عبيد الله بن عمر عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہ تو بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے

قَالَ لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

بھی پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، عمر بن ابی سلمہ، سلمہ بن اکوع، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ نے بواسطہ زہری، ابوبکر بن عبیداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ معمر اور عقیل بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۰۹ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

انگلیاں چاٹنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ انگلیاں چاٹ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی سہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۱۰ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

لقمہ گر پڑے تو کیا کیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو تنکا وغیرہ والی چیز کو اس سے جدا کر کے کھائے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ جب تم کے

أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سے کوئی لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی دور کر کے اسے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز آپ نے پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت معلی بن راشد ابو الیمان اپنی دادی ام عاصم (سنان بن سلمہ کی ام ولد) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبیشۃ الخیر ہمارے پاس آئے ہم پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالے میں کھائے پھر اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف معلی بن راشد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی دوسرے ائمہ نے یہ حدیث معلی بن راشد سے روایت کی ہے۔

باب ۱۲۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے لہٰذا کناروں سے کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عطاء بن سائب سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن سائب سے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

لہسن اور پیاز کا کھانا

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً

١٨٧٠- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لأَصْحَابِهِ كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ أَبُو خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا.

مرسلاً بھی مروی ہے۔

حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا تو انہوں نے آپ کے لیے کھانے کا انتظام فرمایا۔ کھانے میں ان سبزیوں میں سے کچھ ڈالی گئی تھی۔ آپ نے اس کھانے کو ناپسند فرمایا۔ اور صحابہ کرام سے فرمایا تم کھا لو۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ساتھی (فرشتے) کو اس سے تکلیف نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ لہسن پاکیزہ رزق میں سے ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے سماع کیا۔ ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ ریاحی ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں ابو خلدہ بہترین مسلمان تھے۔

فائدہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر ہیں۔ آپ کو ہمارے جیسے بشر کہنا صراحتاً بے ادبی، گستاخی اور جہالت ہے۔ کوئی مومن اس قسم کا ناشائستہ اور گستاخانہ کلمہ زبان پر نہیں لا سکتا۔ (مترجم)

بَابُ ١٣٣ مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا

١٨٧١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِئُوا الإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ غَلَقًا وَلاَ يَحُلُّ وِكَاءً وَلاَ يَكْشِفُ آنِيَةً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو برتن اوندھے کر دو یا ڈھانپ دو اور چراغ گل کر دو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا۔ مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا۔ نیز چوہا فاسق (جو) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ (۱۶) مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْقِرَانِ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ

دو کھجوروں کو ملا کر کھانا

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقْرَنَ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سعد مولیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ (۱۷) مَا جَاءَ فِی اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کا استحباب

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمٰی امْرَاَةِ اَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمیٰ زوجہ ابورافع سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

* * *

بَابُ (۱۸) مَا جَاءَ فِی الْحَمْدِ عَلَی الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِیْدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي بَصْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو۔

١٨٧٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرَى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ ١٣٠ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

١٨٧٩۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔

١٨٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابو بصرہ، ابو موسیٰ، جہجاہ غفاری، میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسری صبح وہ اسلام لے آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری دوہنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اس نے تمام دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا حکم فرمایا۔ وہ دوہی گئی تو سارا دودھ نہ پی سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کو، دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو کافی ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش

بُنْ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

ابوسفیان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانُ أَيْضًا وَأَبُو يَعْفُورٍ الْآخَرُ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان عیینہ نے ابویعفور سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی اور چھ غزوات کا ذکر کیا سفیان ثوری نے ابویعفور سے روایت کرتے ہوئے سات غزوات کہا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابویعفور کا نام واقد ہے۔ وقدان بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دوسرے ابویعفور ہیں جن کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی جنگوں میں شرکت کی۔ ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے، ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے (روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت اور دودھ

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجاست خور جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔ اس باب

الجلالة وألبانها. وفي الباب عن عبد الله بن عباس. هذا حديث حسن غريب. وروى الثوري عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا.

بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثوری کا بواسطہ ابن ابی نجیح اور مجاہد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرنا ہے۔

۱۸۸۴۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المجثمة وعن لبن الجلالة وعن الشرب من في السقاء. قال محمد بن بشار حدثنا ابن أبي عدي عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه. هذا حديث حسن صحيح. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر تیر سے نشانہ بنانے، نجاست خور جانور کے دودھ اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار (فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی عدی نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ، عکرمہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

فائدہ: نجاست خور جانور یا پرندے کے گوشت [illegible] سے ممانعت اس وقت ہے جب اس کے گوشت [illegible] میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے۔ ایسی صورت میں اسے بند رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اثر نجاست زائل ہو جائے پھر اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے [illegible] پیا جا سکتا ہے۔ اگر اثر ظاہر نہ ہو تو بند رکھنے کے بغیر بھی کھایا پیا جا سکتا ہے۔ لیکن بند رکھنا

[illegible]

باب ۲۲۳ ما جاء في أكل الدجاج — مرغ کھانا

۱۸۸۵۔ حدثنا زيد بن أخزم حدثنا أبو قتيبة عن أبي العوام عن قتادة عن زهدم الجرمي قال دخلت على أبي موسى وهو يأكل دجاجة فقال ادن فكل فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكله. هذا حديث حسن. وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن زهدم ولا نعرفه إلا من حديث زهدم. وأبو العوام هو عمران القطان.

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مرغ کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور زہدم سے کئی طرق سے مروی ہے۔ ہم اسے صرف زہدم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالعوام سے عمران قطان مراد ہیں۔

۱۸۸۶۔ حدثنا هناد حدثنا وكيع عن سفيان عن أيوب عن أبي قلابة عن زهدم عن أبي موسى

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ.

کر مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں اس کے علاوہ بھی واقعہ مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب سختیانی نے یہ حدیث بواسطہ قاسم تمیمی اور ابو قلابہ زہدم جرمی سے روایت کی ہے۔

بَابُ ٢٢٤ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارٰى

سرخاب کا گوشت کھانا

١٨٨٧۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيَقُولُ بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ.

حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک بھی روایت کرتے ہیں۔ انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ٢٢٥ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانا

١٨٨٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِيرَةِ وَأَبِي رَافِعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا آپ نے اسے تناول فرمایا اور پھر وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حارث، مغیرہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں اس قسم کا کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے اصطلاحی وضو مراد نہیں ہے۔
(مترجم)

بَابُ ٢٢٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانا

١٨٨٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔" اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی دوسرے حضرات نے اسے علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علی بن اقمر سے یہ حدیث روایت کی۔

بَابُ ١٢٣ مَا جَاءَ فِيْ حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا

١٨٩٠۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوْا ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

بَابُ ١٢٤ مَا جَاءَ فِيْ إِكْثَارِ الْمَرَقَةِ

شوربہ زیادہ رکھنا

١٨٩١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ ثَنَا أَبِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرٰى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ وَهُوَ الْمُعَبِّرُ

حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو شوربہ زیادہ رکھے اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا تو شوربہ تو مل جائے گا یہ بھی تو ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی محمد بن فضاء کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن فضاء معبر ہیں۔ سلیمان بن حرب

وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَنْبَسَةُ وَهُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ.

نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عنبسہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ وَإِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ روئی سے ہی پیش آئے۔ جب گوشت خرید و یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ رکھو اور اس میں سے اپنے پڑوسی کو (کم از کم) ایک چلو بھر دے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اسے ابوعمران جونی سے روایت کیا ہے

یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۱۲۲۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

ثرید کی فضیلت

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئیں۔ دوسری عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۳۰ مَا جَاءَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

گوشت دانتوں سے نوچنا

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي فَدَعَا أُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے میری شادی کی اور چند لوگوں کو بلایا ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ

الزبیر عن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشۃ قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن لا یجد اللحم الا غبا وکان یعجل الیہ لانہ اعجلھا نضجا ھذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

باب ۳۳ ماجاء فی الخل

۱۸۹۸۔ حدثنا الحسن بن عرفۃ ثنا مبارک بن سعید اخو سفیان بن سعید عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل۔

۱۸۹۹۔ حدثنا عبدۃ بن عبد اللہ الخزاعی البصری ثنا معاویۃ بن ھشام عن سفیان عن محارب بن دثار عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل وفی الباب عن عائشۃ و ام ھانی، وھذا اصح من حدیث مبارک بن سعید۔

۱۹۰۰۔ حدثنا محمد بن سھل بن عسکر البغدادی ثنا یحیی بن حسان ثنا سلیمان بن بلال عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل۔

۱۹۰۱۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن ثنا یحیی بن حسان عن سلیمان بن بلال بھذا الاسناد نحوہ الا انہ قال نعم الادام او الادم الخل ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ لا نعرفہ من حدیث ھشام بن عروۃ الا من حدیث سلیمان بن بلال۔

۱۹۰۲۔ حدثنا ابو کریب ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حمزۃ الثمالی عن الشعبی عن ام ھانی،

تو آپ کی طرف جلدی فرماتے۔ کیونکہ وہ جلدی پک جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

سرکہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

مبارک بن سعید کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن نے بواسطہ یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ اس میں فرق ہے کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ہشام بن عروہ سے صرف سلیمان بن بلال کی روایت سے معروف ہے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے

بنت أبي طالب قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هل عندك شيء فقلت لا إلا كسر يابسة وخل فقال النبي صلى الله عليه وسلم قربيه فما أقفر بيت من أدم فيه خل هذا الحديث حسن غريب من هذا الوجه وأم هانئ ماتت بعد علي بن أبي طالب بزمان.

پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، البتہ روٹی کا ایک خشک ٹکڑا اور سرکہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ام ہانی کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ام ہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کچھ بعد انتقال فرمایا۔

باب ٢٣ ما جاء في أكل البطيخ بالرطب

تربوز کو کھجور کے ساتھ کھانا

١٩٠٣ - حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي ثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل البطيخ بالرطب وفي الباب عن أنس هذا الحديث حسن غريب ورواه بعضهم عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روى يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة هذا الحديث.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔ یزید بن رومان نے یہ حدیث بواسطہ عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

باب ٢٤ ما جاء في أكل القثاء بالرطب

ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

١٩٠٤ - حدثنا إسماعيل بن موسى الفزاري ثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث إبراهيم بن سعد.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ٢٥ ما جاء في شرب أبوال الإبل

اونٹوں کے پیشاب کا حکم

١٩٠٥ - حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا حميد وثابت وقتادة عن أنس أن ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا۔ اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث بھی

بَشَّارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُوضَعَ الرَّغِيفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ .

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا پسند نہیں فرماتے تھے نیز آپ روٹی کو پیالے کے نیچے رکھنا بھی ناپسند فرماتے تھے۔

بَابُ ٣٣٩ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

کدو کھانا

١٩٠٨ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي طَالُوتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَا أَحَبَّكِ إِلَيَّ لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

حضرت ابوطالوت فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے درخت! تیری کیا شان ہے تو مجھے کس قدر محبوب ہے اور یہ محبت صرف اس لیے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے پسند کرتے تھے۔ اس باب میں حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

١٩٠٩ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیالے میں کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ ٣٤٠ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

زیتون کھانا

١٩١٠ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں جو معمر سے راوی ہیں۔ عبدالرزاق کی اس حدیث میں اضطراب ہے کبھی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کبھی وہ شک کے ساتھ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ أَحْسِبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عِيسَى۔

روایت کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کبھی بواسطہ زید بن اسلم ان کے والد اسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

ابوداؤد سلیمان نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، زید بن اسلم ان کے والد اسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ

غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَالِدٍ وَالِدُ إِسْمَاعِيلَ اسْمُهُ سَعْدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا خادم تمہارے کھانے کے لیے گرمی اور دھواں برداشت کرتا ہے۔ تو چاہیے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لو۔ اگر انکار کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھلا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو خالد، اسماعیل کے والد ہیں۔ ان کا نام سعد ہے

بَابُ ۱۲۴ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا عُثْمَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

١٩١٥ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ١٣٢ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ

١٩١٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَّاقٍ مَجْهُولٌ.

بَابُ ١٣٣ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

١٩١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ

علیہ وسلم نے فرمایا سلام (کرنا) پھیلاؤ کھانا کھلاؤ اور کھوپڑیوں پر مارو (جہاد کرو) جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، انس، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی (ان کے باپ سے روایت کرتے ہیں) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ۔ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کے کھانے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کا کھانا (ضرور) کھاؤ اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔

یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عنبسہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا فرمایا بیٹا! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ ہشام بن عروہ، ابو وجزہ سعدی اور قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی کے واسطے سے بھی حضرت

مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوِيَّةِ أَبُو الْهُذَيْلِ قَالَ ثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے ہشام بن عروہ کے اصحاب نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

✧ ✧ ✧

حضرت عکراش بن ذویب کہتے ہیں۔ بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دے کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میں مدینہ طیبہ پہنچا تو آپ کو مہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ اس پر ہمارے سامنے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سارا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ ہم نے آگے بڑھ کر کھانا شروع کیا میں نے اپنا ہاتھ بے ترتیبی سے ادھر ادھر چلانا شروع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھایا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبیداللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پورے تھال میں چکر کاٹ رہا تھا۔ فرمایا عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس دھوئے اور ہاتھوں کی تری کو چہرہ انور، بازوؤں اور سر پر ملا اور فرمایا عکراش! یہ اس کھانے سے وضو ہے جسے آگ بدل دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں متفرد ہیں۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

✧ ✧

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تو بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو کہے "بسم اللہ فی اولہ وآخرہ" اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا۔ اس نے دو لقموں میں سارا کھانا کھا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تمہیں کافی ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ

چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بہت حساس ہے۔ پس اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو جو اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ بواسطہ سہیل بن ابی صالح ان کے والد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حدیث اعمش سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

آخِرُ أَبْوَابِ الْأَطْعِمَةِ

ابواب طعام ختم ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الاشربة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ١٣٣ ما جاء في شارب الخمر

١٩٢٢ حدثنا يحيى بن درست ابو زكريا نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يشربها في الآخرة وفي الباب عن ابي هريرة وابي سعيد وعبد الله بن عمرو وعبادة وابي مالك الاشعري وابن عباس حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر موقوفا ولم يرفعه.

١٩٢٣ ـ اخبرنا قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن ابيه قال قال عبد الله بن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر لم تقبل له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد الرابعة لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب لم يتب الله عليه وسقاه من نهر الخبال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پینے کے ابواب

شرابی کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں شراب پیے اور اسی عادت میں مر جائے تو آخرت میں نہیں پیے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید، عبداللہ بن عمرو، عبادہ، ابو مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ دوبارہ پیے تو پھر چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر پھر پیے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔ پوچھا

قِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ١٢٣ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

١٩٢٣ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

١٩٢٥ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مُوسَى وَالْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ وَدَيْلَمٍ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ١٢٤ مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

کہا گیا اے ابو عبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ کی ایک نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے نبیذ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا پینے کی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے یہ حدیث حسن بھی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن مسعود، ابو سعید، ابو موسیٰ، اشج عصری، دیلم، میمونہ، عائشہ، ابن عباس، قیس بن سعد، نعمان بن بشیر، معاویہ، عبداللہ بن مغفل، ام سلمہ، بریدہ، ابو ہریرہ، وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ ابو سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ متعدد افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابو سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابو سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ وَأَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیمانہ) نشہ لائے، اس سے ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔ ایک راوی نے "حسوہ" کا لفظ کہا (مطلب ایک ہے) یہ حدیث حسن ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابو عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی روایت کی مثل نقل کی۔

ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

باب ۲۳۹ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

سبز گھڑے کی نبیذ

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى وَأَبِي سَعِيدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا اللہ کی قسم میں نے ان سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں ابن ابی اوفی، ابو سعید، سوید، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۵۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ أَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ أَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسَمُرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳۵۱ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوفِ

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي

کدو کے خول، چوبی برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے کی ممانعت

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں کے استعمال کرنے سے منع فرمایا اپنی زبان میں بتایئے اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ سبز روغنی گھڑا ہوتا ہے۔ کدو سے یعنی کدو کے خول سے منع فرمایا اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی جڑ ہوتی ہے جس کو اندر سے کھودا جاتا ہے یا کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے مزفت سے منع فرمایا۔ اور یہ رال کا روغنی برتن ہے اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، عبدالرحمن بن یعمر، سمرہ، انس، عائشہ، عمران بن حصین، عائذ بن عمرو، حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (شراب کے) برتنوں سے روکا کرتا تھا بیشک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے

الجعد عن جابر بن عبد اللہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الظروف فشکت الیہ الانصار فقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذا وفی الباب عن ابن مسعود وابی سعید وعبد اللہ بن عمرو ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب ۲۵۲ ما جاء فی الانتباذ فی السقاء

۱۹۳۲ - حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الوھاب الثقفی عن یونس بن عبید عن الحسن البصری عن امہ عن عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکا اعلاہ لہ عزلاء ننبذہ غدوۃ ویشربہ عشاء وننبذہ عشاء ویشربہ غدوۃ وفی الباب عن جابر وابی سعید وابن عباس ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث یونس بن عبید الا من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن عائشۃ ایضا۔

باب ۲۵۳ ما جاء فی الحبوب التی یتخذ منھا الخمر

۱۹۳۳ - حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا ابراھیم بن مھاجر عن عامر الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث غریب۔

۱۹۳۴ - حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یحیی بن آدم عن اسرائیل نحوہ وروی ابو حیان

فرمایا تو انصار نے شکایت کی کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مشکیزے میں نبیذ بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں (نبیذ) بنایا کرتے تھے، جس کا اوپر کا حصہ دھاگے سے باندھ دیا جاتا جہاں سے پانی لینے کے لیے سوراخ ہوتا ہے۔ ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے اور آپ شام کو نوش فرماتے، شام کو نبیذ بناتے اور آپ بوقت صبح نوش فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یونس بن عبید کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مذکور ہے۔

جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک گندم سے شراب ہے۔ جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب ہے۔ اور شہد سے شراب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ گندم سے شراب ہے۔ آگے یہی حدیث

التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۱۹۳۵ - أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ۔

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ أَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَيْلَةَ۔

بَابُ ۱۲۵۳ مَا جَاءَ فِيْ خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۱۹۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

۱۹۳۸ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُنْبَذَ فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أُمِّهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ذکر ہے۔

÷ ÷

احمد بن منیع نے بواسطہ عبداللہ بن ادریس، ابوحیان تیمی، شعبی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ گندم سے شراب ہے۔ یہ ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اصح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ابراہیم بن مہاجر قوی نہیں تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے۔ یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو کثیر سحیمی ، غبری ہیں۔ ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

÷ ÷

کچی پکی کھجور ملانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملانے نیز انگور اور کھجور ملانے سے منع فرمایا نیز سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، جابر، ابوقتادہ، ابن عباس، ام سلمہ اور معبد بن کعب (بواسطہ والدہ) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

١٩٣٩ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو منع کیا تھا لیکن اس نے نہ مانا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور حریر و دیبا (ریشمی کپڑے) پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

١٩٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيلَ الْأَكْلُ قَالَ ذَاكَ أَشَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٩٤١ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ وَالْجَارُودُ هُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى وَيُقَالُ ابْنُ

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ پوچھا گیا کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا یہ تو اس سے زیادہ سخت ہے۔

حضرت جارود بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح کئی حضرات نے یہ حدیث بواسطہ سعید، قتادہ، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ بواسطہ قتادہ، یزید بن عبداللہ بن شخیر، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔ جارود بن معلی کو ابن العلاء کہا جاتا ہے۔ ابن معلی صحیح نام

العلاء، والصحیح ابن المثنٰی۔

بابٌ ما جاء في الرخصة في الشرب قائمًا

کھڑے ہوکر پینے کی اجازت

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُطَارِدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چلتے پھرتے کھاتے اور کھڑے ہوکر پیتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ عمران بن حدیر نے یہ حدیث بواسطہ ابو بزری، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

ابو بزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہوکر نوش فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے دیکھا ہے۔

ف۔ زمزم کا پانی اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا چاہیے۔ اس کے علاوہ کھڑے ہوکر پینے سے ممانعت ہے۔ البتہ کوئی معقول عذر مستثنیٰ ہے۔ (مترجم)

بابٌ ما جاء في التنفس في الإناء

برتن میں سانس لینا

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے وقت تین سانس لیتے اور فرماتے یہ طریقہ زیادہ خوشگوار

هذا حديث حسن غريب ورواه هشام الدستوائي عن أبي عصام عن أنس وروى عزرة بن ثابت عن ثمامة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الإناء ثلاثا.

اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہشام دستوائی بواسطہ ابو عصام، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۹۳۶۔ حدثنا بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا عزرة بن ثابت الأنصاري عن ثمامة بن أنس عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الإناء ثلاثا هذا حديث صحيح

عزرہ بن ثابت بواسطہ ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن (سے پانی پینے) میں تین سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۳۷۔ حدثنا أبو كريب ثنا وكيع عن يزيد بن سنان الجزري عن ابن لعطاء بن أبي رباح عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلاث وسموا إذا أنتم شربتم واحمدوا إذا أنتم رفعتم هذا حديث غريب ويزيد بن سنان الجزري هو أبو فروة الرهاوي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس سے نہ پیو۔ بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو۔ پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر الحمد للہ کہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔
یزید بن سنان جزری، ابو فروہ رہاوی ہیں۔

باب ۱۲۵۹ ما ذكر في الشرب بنفسين

دو بار سانس لیکر پینا

۱۹۳۸۔ حدثنا علي بن خشرم ثنا عيسى ابن يونس عن رشدين بن كريب عن أبيه عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا شرب تنفس مرتين هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين بن كريب قال وسألت عبد الله بن عبد الرحمن عن رشدين بن كريب قلت هو أقوى أم محمد بن كريب قال ما أقربهما ورشدين بن كريب أرجحهما عندي وسألت محمد بن إسماعيل عن هذا فقال محمد بن كريب أرجح من رشدين بن كريب والقول عندي ما قال أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن رشدين بن كريب أرجح وأكبر وقد أدرك ابن عباس

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت دو مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ رشدین بن کریب زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدین بن کریب ارجح ہیں۔ پھر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا محمد بن کریب رشدین بن کریب کی نسبت ارجح ہیں۔ میری (امام ترمذی کی) رائے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدین بن کریب ارجح اور اکبر ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پایا اور انکی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور

ذَرَآءُ وَهُمَا إِخْوَانٌ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيرُ

دونوں کے پاس منکر روایات ہیں۔

بَابُ ۱۳۶۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پانی میں پھونکنا منع ہے

۱۹۴۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ دیکھوں فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے کہا میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا فرمایا پیالہ اپنے منہ سے دور کر دو (اور سانس لے کر پھر پیو)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ۱۳۶۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے

یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ۱۳۶۲ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رِوَايَةً أَنَّهُ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
مشکیزہ (وغیرہ) الٹا کر کے (منہ لگا کر) پانی پینے سے منع کیا
گیا ہے اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم

وابن عباس وابی ہریرة هذا حدیث حسن صحیح

باب ۱۳۲ ما جاء فی الرخصة فی ذلك

۱۹۵۳ - حدثنا یحیی بن موسٰی نا عبد الرزاق نا عبد الله بن عمر عن عیسٰی بن عبد الله ابن انیس عن ابیه قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم قام الی قربة معلقة فخنثها ثم شرب من فیها وفی الباب عن ام سلیم هذا حدیث لیس اسناده بصحیح وعبد الله بن عمر یضعف من قبل حفظه ولا ادری سمع من عیسٰی ام لا

۱۹۵۴ - حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن یزید بن یزید بن جابر عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن جدته کبشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فشرب من فی قربة معلقة قائما فقمت الی فیها فقطعته هذا حدیث حسن صحیح غریب ویزید بن یزید هو اخو عبد الرحمن بن یزید بن جابر وهو اقدم منه موتا.

باب ۱۳۳ ما جاء ان الایمنین احق بالشرب

۱۹۵۵ - حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب ح ونا قتیبة عن مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینه اعرابی وعن یساره ابوبکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن وفی الباب عن ابن عباس وسهل بن سعد وابن عمر وعبد الله بن بسر هذا حدیث حسن صحیح.

سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے۔

مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت

حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس کھڑے ہوئے اسے سیدھا کر کے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔ اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ عبداللہ بن عمر (راوی) کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہیں عیسیٰ سے سماع حاصل ہے یا نہیں؟

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اپنی دادی کبشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے منہ لگا کر کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا۔ (اس کے بعد) میں نے اٹھ کر مشکیزہ کا وہ حصہ (تبرک کا رکھنے کے لیے) کاٹ لیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یزید بن یزید عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان سے پہلے فوت ہوئے۔

پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا۔ جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی دائیں جانب ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے نوش فرما کر (بچا ہوا) اعرابی کو دیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں (زیادہ مستحق ہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، سہل بن سعد، ابن عمر اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٣٥ مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

پلانے والا آخر میں پیئے

١٩٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

بَابُ ٣٦ مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هَذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام چیزوں میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی زیادہ پسند تھا۔ کئی افراد نے ابن عیینہ سے اسی طرح یعنی بواسطہ معمر، زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہ ہے جو زہری نے مرسلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں)

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

حضرت زہری سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا پانی بہتر ہے؟ فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب

بَابُ (۳۵) مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں سے۔ پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے۔ پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا (۳) اپنی والدہ سے۔ پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا پھر اپنے باپ سے پھر جیسے جیسے قریبی رشتہ دار ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، عائشہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

بَابُ (۳۶) مِنْهُ

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ۔

افضل اعمال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! افضل اعمال کونسے ہیں؟ فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کے بعد کونسا عمل ہے؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی، شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اسے ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابوعمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

بَابُ ٣٦ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

ماں باپ کی رضامندی کی فضیلت

١٩٦١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ أَبِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبٍ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابوالدرداء نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے اب تیری مرضی اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان نے (راوی) کبھی والدہ کا لفظ کہا اور کبھی والد کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوعبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

١٩٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

١٩٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوفَةِ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء اور عطاء حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی حدیث کو غیر مرفوعاً (موقوف) روایت کیا اصحاب شعبہ نے یونہی روایت کیا بواسطہ شعبہ یعلیٰ بن عطاء اور عطاء حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔ خالد بن حارث کے علاوہ شعبہ سے کسی اور نے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ خالد بن حارث ثقہ ہیں۔ قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن مثنیٰ سے سنا فرماتے ہیں میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا اور کوفہ میں عبداللہ بن ادریس جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ١٣٠ مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

ماں باپ کی نافرمانی

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر تشریف فرما ہوئے اور (فرمایا) جھوٹی گواہی یا (فرمایا) جھوٹی بات آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرما لیتے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَشْتِمُ أُمَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

باپ کے دوستوں کی عزت کرنا

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے اس باب میں حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ

حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲۴ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

حقوق والدین

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى أَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث سہیل سے روایت کی۔

بَابُ ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

قطع رحمی

۱۹۰۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٌ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ خَطَأٌ.

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو الدرداء بیمار ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو آئے حضرت ابو الدرداء نے فرمایا میرے علم کے مطابق ابو محمد عبدالرحمن سب سے اچھے اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہیں۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو اسے ملائے گا میں اسے ملائے رکھوں گا اور جو اس کو قطع کرے گا اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، ابن ابی اوفیٰ، عامر بن ربیعہ، ابو ہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث سفیان زہری کی سے صحیح ہے۔ معمر نے بھی یہ حدیث بواسطہ زہری، ابو سلمہ اور رداد لیثی، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ معمر اسی طرح کہتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں حدیث معمر میں غلطی ہے۔

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی

١٩٧٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا بَشِيْرٌ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ

١٩٧٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدلہ دینے والا صلہ رحم نہیں بلکہ صلہ رحم وہ ہے کہ جب قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حُبِّ الْوَلَدِ

١٩٧٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ۔

اولاد کی محبت

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باہر تشریف لائے کہ آپ اپنے نواسوں میں سے ایک کو گود میں لیے ہوئے تھے۔ اور فرما رہے تھے کہ تم لوگ بخیل، بزدل اور جاہل بنا دیتے ہو اور بے شک تم اللہ تعالیٰ کے پھولوں میں سے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

ابراہیم بن میسرہ سے ابن عیینہ کی حدیث ہم صرف انہی کی سند سے پہچانتے ہیں۔ خولہ سے عمر بن عبدالعزیز کا سماع ہم نہیں جانتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

١٩٧٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ صَلَّى

اولاد پر شفقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کو دیکھا آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے تھے [illegible] حضرت حسن

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یا حسین کا بوسہ لے رہے تھے کہ انہوں نے عرض کیا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انس، عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۷۹ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

۱۹۷۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَيْبٍ وَقَدْ زَادُوا فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، انس، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔

كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ حَدِيثٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ.

یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں، میرے پاس آئی اور کچھ مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور تھی میں نے وہی اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت کے دن یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بنا دی جائیں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی احادیث روایت کی اور کہا ابوبکر بن عبیداللہ بن انس جب کہ صحیح عبیداللہ بن ابوبکر بن انس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

یتیم پر رحم کرنا

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان یتیم کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ فہری، ابوہریرہ، ابوامامہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حنش سے حسین بن قیس مراد

وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُولُ حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

کیونکہ یہ ابو علی رحبی ہیں۔ سلیمان تیمی، حنش کہتے ہیں اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والے جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۸ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں پر رحم کرنا

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزَرْبِيٌّ لَهُ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بوڑھا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے آیا، لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور بڑوں کی عزت نہ کی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ابن عباس، اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی حضرت انس بن مالک وغیرہ سے منکر احادیث نقل کرتا ہے۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ پہچانے

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی

بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا يَقُولُ لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا يَقُولُ لَيْسَ مِنْ أَدَبِنَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ مِلَّتِنَا.

سے روکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن اسحاق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کہ "وہ ہم میں سے نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ "وہ ہم میں سے نہیں" یعنی ہماری ملت سے نہیں۔

بَابُ ١٢٨ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

لوگوں پر رحم کرنا

١٩٨٧ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابو سعید، ابن عمر، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٩٨٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَيُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوَى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ حَدِيثٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ میں نے ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا رحمت صرف بدبخت آدمی کے دل سے نکالی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عثمان جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے یہ موسیٰ بن ابی عثمان کے والد ہیں۔ جن سے ابوالزناد روایت کرتے ہیں۔ ابوالزناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابی عثمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

١٩٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم فرمائے گا۔ رحم رحمن کی ایک شاخ ہے۔ (رحمن سے مشتق ہے) جو اس کو

وَالرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي النَّصِيْحَةِ

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَجَرِيْرٍ وَحَكِيْمِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ وَثَوْبَانَ.

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِيْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ

جوڑے گا اللہ تعالیٰ کا وصل پائے گا۔ اور جو اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خیر خواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین خیرخواہی (کا نام) ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس کی خیرخواہی؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کتاب، ائمہ اسلام اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابی یزید بواسطہ والد اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کی بیعت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسلمان کی مسلمان پر شفقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے (دل کی طرف اشارہ فرمایا) کسی انسان کے لیے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے

وسلم قال من رد عن عرض أخيه رد الله عن وجهه النار يوم القيامة وفي الباب عن أسماء بنت يزيد هذا حديث حسن.

باب ١٣١ ما جاء في كراهية الهجر للمسلم

١٩٩٧ حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان ثنا الزهري ح وثنا سعيد بن عبد الرحمن ثنا سفيان عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي أيوب الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث يلتقيان فيصد هذا ويصد هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وأنس وأبي هريرة وهشام بن عامر وأبي هند الداري هذا حديث حسن صحيح.

باب ١٣٢ ما جاء في مواساة الأخ

١٩٩٨ حدثنا أحمد بن منيع ثنا إسماعيل بن إبراهيم ثنا حميد عن أنس قال لما قدم عبد الرحمن بن عوف المدينة آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بينه وبين سعد بن الربيع فقال له هلم أقاسمك مالي نصفين ولي امرأتان فأطلق إحداهما فإذا انقضت عدتها فتزوجها فقال بارك الله لك في أهلك ومالك دلوني على السوق فدلوه على السوق فما رجع يومئذ إلا ومعه شيء من أقط وسمن قد استفضله فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك وعليه وضر من صفرة فقال مهيم فقال تزوجت امرأة من الأنصار قال فما أصدقتها قال نواة قال حميد أو قال وزن نواة من ذهب فقال أولم ولو بشاة هذا

کے چہرے کو آگ سے بچائے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔

ترک ملاقات کی ممانعت

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے، کہ ان میں سے ہر دو کی ملاقات ہو تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیرے ان میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، ابوہریرہ، ہشام بن عامر اور ابوہند داری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسلمان بھائی کی غمخواری

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا آؤ میں اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دوں اور میری دو بیویاں ہیں ایک کو طلاق دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد اور مال میں برکت فرمائے۔ مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ انہیں بازار کا راستہ بتا دیا وہ بازار سے اس دن اس حالت میں واپس آئے کہ ان کے پاس پنیر اور گھی تھا جسے وہ بیچنے سے زیادہ لائے تھے پھر ایک وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مہر دیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی

آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا.

کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا وہ اس کے ساتھ رات اور دن تلاوت میں قیام کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

ف: حسد یہ ہے کہ دوسرے سے زوال نعمت کی طلب ہو کہ اس کے پاس نہ رہے مجھے مل جائے اور رشک یہ ہے کہ اس کی طرح مجھے بھی مل جائے۔ حسد کسی طرح جائز نہیں جبکہ رشک نیک کاموں میں جائز بلکہ اچھا ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۱۹۱ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

باہمی دشمنی

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے۔ کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑانے پر لگا ہوا ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

بَابُ ۱۹۲ مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باہم صلح کرانا

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسْمَاءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ خُثَيْمٍ وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا محمود نے اپنی روایت میں الفاظ کی جگہ "لا یصلح الکذب" کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن خثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت اسماء کا واسطہ مذکور نہیں۔ ہمیں ابوکریب نے بواسطہ ابن ابی زائدہ، داؤد بن ابی ہند سے اس کی خبر دی۔

أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں۔ وہ اچھی بات کہے یا اوپر تک پہنچائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

خیانت اور دھوکہ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔ اور جو کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ۲۹۳ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ وَبَشِيرٍ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر بکری ذبح کی گئی جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو ہدیہ بھیجا ہے (دو دفعہ پوچھا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے متواتر پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ

ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي شُرَيْحٍ وَأَبِي أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ.

پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، مقداد بن اسود، ابوشریح اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ بواسطہ مجاہد حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنا کر چھوڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق میں بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ (۲۹) مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِمِ

خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ فِتْيَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنا دیا ہے پس جس کا مسلمان بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علی، ام سلمہ، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۱۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِي فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

بَابُ ۱۲۹۶ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

۲۰۱۲ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ أَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ.

۲۰۱۳ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذٰلِكَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ.

بَابُ ۱۲۹۷ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ

۲۰۱۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے ایوب سختیانی اور کئی دوسرے حضرات نے فرقد سبخی کے بارے میں ان کے حفظ کی بنا پر کلام کیا ہے۔

خادم کو مارنا اور گالی دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوالقاسم نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس سے بری ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس قائل پر حد قائم کرے گا البتہ یہ کہ وہ غلام ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن ابی نعم عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا تو پیچھے سے کسی کہنے والے کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا: اے ابومسعود جان لو اے ابومسعود جان لو۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس پر ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

خادم کا ادب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو اس سے اپنے ہاتھ اٹھا لو۔ ابوہارون

أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ حَتَّى مَاتَ

بَابُ ١٢٩٨ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

٢٠١٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَقَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا.

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

بَابُ ١٢٩٩ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ

٢٠١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَنَاصِحُ بْنُ عَلَاءٍ الْكُوفِيُّ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ آخَرُ بَصْرِيٌّ يَرْوِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا.

٢٠١٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَامِرُ

عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ فرماتے ہیں ابن عون برابر ابو ہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

خادم کو معاف کر دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ! میں خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ خاموش رہے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر روز ستر مرتبہ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب نے ابو ہانی خولانی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

قتیبہ نے بواسطہ عبداللہ بن وہب، ابو ہانی خولانی سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔

اولاد کو ادب سکھانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی طریق سے پہچانی جاتی ہے۔ ایک دوسرے ناصح بصری شیخ ہیں۔ وہ عمار بن ابی عمار وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان ناصح سے اثبت ہیں۔

حضرت ایوب بن موسیٰ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازُ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ۔

کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عامر بن ابو عامر خزار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں۔
میرے (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

بَابُ (۳۴) مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا

ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔
ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

بَابُ (۳۵) مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

محسن کا شکریہ ادا کرنا

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ح وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ هٰذَا الْحَدِيثُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث

حسن صحیح

باب ۱۳۲ ما جاء في صنائع المعروف

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ.

حسن ہے۔

نیکی کے کام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جابر، حذیفہ، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
ابوزمیل سماک بن ولید حنفی ہیں اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

باب ۱۳۳ ما جاء في المنحة

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهُ أَوْ هَدَى زُقَاقًا إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ

عاریت دینا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے دودھ یا ورق (درہم) کی عاریت دی یا سیدھا راستہ بتایا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ابواسحاق کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ نے اسے طلحہ بن مصرف سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ "ہدی زقاقا" کا مطلب

وَهُوَ إِرْشَادُ السَّبِيلِ

راستہ دکھانا ہے۔

بَابُ (۳۴) مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہ، ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ (۳۵) مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ

مجالس امانت کے ساتھ ہیں

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کہہ کر چلا جائے تو وہ امانت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ (۳۶) مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

سخاوت

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأُعْطِي قَالَ نَعَمْ وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ يَقُولُ لَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا عَنْ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس وہی کچھ ہے جو حضرت زبیر نے مجھے دیا ہے۔ کیا میں اس سے بھی دیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (دینا) بند کرو ورنہ تم پر بھی بندش کی جائے گی۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ ابن ابی ملیکہ از عباد بن عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے

أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

٢٠٢٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُولِفَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ۔

روایت کی کئی لوگوں نے اسے ایوب سے روایت کیا لیکن حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم بواسطہ یحییٰ بن سعید اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو صرف سعید بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں سعید بن محمد کی مخالفت کی گئی ہے بواسطہ یحییٰ بن سعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ

٢٠٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى۔

٢٠٢٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

٢٠٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

بخل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن میں یہ دو عادتیں نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بد اخلاقی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے

ہم اسے صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکار، بخیل، اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے

یہ حدیث حسن غریب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمُ اللّٰهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳۹ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةُ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن شریف بزرگ ہوتا ہے اور بدکار دھوکہ باز بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

اہل وعیال پر خرچ کرنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عمرو بن امیہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے چارپائے پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔ ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اہل وعیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا اس شخص سے زیادہ باعظمت کون ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب ان کو سوال سے بچاتا ہے اور ان کو غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مہمان نوازی

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی کرنا چاہیے۔ صحابہ کرام نے پوچھا پر تکلف مہمانی کب تک ہے آپ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات۔ ضیافت تین دن

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۲۴ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا أُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهُ يَعْنِي الضَّيْفَ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيْقُ إِنَّمَا قَوْلُهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

بَابُ (۱۳۱) مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

۲۰۲۵ـ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ.

۲۰۲۶ـ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ.

رات تک ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے۔ پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے اور اس کے بعد جو کچھ اس پر خرچ کیا جائے صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے اتنا ٹھہرنا جائز نہیں جس سے صاحب خانہ تنگ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

مالک بن انس اور لیث ابن سعد نے حضرت سعید مقبری سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوشریح، خزاعی، کعبی اور عدوی ہیں ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

بیوہ اور یتیم کی خبرگیری

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور محتاج کی خبرگیری کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے۔

انصاری نے بواسطہ معن، مالک، ثور بن زید اور ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابوالغیث کا نام سالم مولی عبداللہ بن مطیع ہے۔ ثور بن یزید شامی ہیں۔ اور ثور بن زید مدنی ہیں۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

خندہ پیشانی اور خوش روئی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ یہ بھی ایک نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آؤ اور یہ کہ تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ قَالَ يَحْيَى فَأَقَرَّ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ۔

سچ اور جھوٹ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اس کا قصد کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عبداللہ بن شخیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بدبو کی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں۔ عبدالرحیم بن ہارون نے اس کا اقرار کیا اور کہا "ہاں"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

عبدالرحیم بن ہارون اس میں متفرد ہیں۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ

۲۰۴۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ .

۲۰۴۱ . حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

۲۰۴۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۰۴۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ هَذَا

بے حیائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں آتی ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ بتکلف فحش اختیار کرنے والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لعنت بھیجنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت طعن کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بیہودہ بکنے والا (کامل) مومن نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے

الْوَجْهِ

٢٠٤٣. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ.

علاوہ کسی سے مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو۔ یہ تو پابند حکم ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں۔ تو لعنت اسی کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم بشر بن عمر کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو مسند بیان کیا ہو۔

بَابُ ١٣٥ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

نسب کی تعلیم

٢٠٤٥. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ يَعْنِي بِهِ الزِّيَادَةَ فِي الْعُمُرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے مل سکو۔ کیونکہ صلہ رحمی اپنے لوگوں سے محبت، دولت کی زیادتی اور عمر کے بڑھنے کا سبب ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ ١٣٦ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا

٢٠٤٦. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْأَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ الْأَفْرِيقِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد مقبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں مقبول ہوتی ہے

یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں افریقی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اور یہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں۔

باب ۱۲۱: مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

گالی دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعد، مسعود اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی نہ دو اس طرح زندوں کو ایذا دو پہنچا ؤ گے۔ اصحاب سفیان کا اس حدیث میں اختلاف ہے بعض نے حفری کی روایت کی مثل روایت کی اور بعض نے بواسطہ سفیان، زیاد بن علاقہ سے روایت کی۔ میں (امام ترمذی) نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں میں نے ابو وائل سے پوچھا تم نے عبداللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۲: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا

اچھی بات کہنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک

مِنْ ظَاهِرِهَا فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس کے لیے ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے۔ کھانا کھلائے، ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمن بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يُطِيْعَ رَبَّهُ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهِ يَعْنِي الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک کے لیے کیا اچھی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بھی کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے۔ کعب فرماتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَأَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا۔ وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور وہ قوم اس سے راضی ہو۔ اور وہ آدمی جو رات دن میں پانچ نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِي شَبِيْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم جہاں بھی ہو۔ گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی

النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابو احمد، ابو نعیم اور سفیان حبیب سے اسی سند سے اس کے ہم معنی ذکر کیا ہے۔ محمود کہتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ سفیان، حبیب بن ابی ثابت، میمون بن ابی شبیب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ محمود فرماتے ہیں حضرت ابو ذر کی روایت صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ

بدگمانی

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ إِثْمٌ وَظَنٌّ لَيْسَ بِإِثْمٍ فَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي هُوَ إِثْمٌ فَالَّذِي يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهِ وَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي لَيْسَ بِإِثْمٍ فَالَّذِي يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے عبد بن حمید سے سنا وہ اصحاب سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جب کہ دوسری قسم گناہ نہیں۔ گمان کرے پھر اسے زبان سے ظاہر کرے تو یہ گناہ ہے اور دل میں گمان ہو۔ لیکن زبان پر نہ لائے تو یہ گناہ نہیں۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

مزاح

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا۔ (نغیر ایک چھوٹا پرندہ)۔

ہناد نے بواسطہ وکیع، شعبہ اور ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا إِنَّمَا يَعْنُوْنَ إِنَّكَ تُمَازِحُنَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ "تداعبنا" یعنی آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ يَعْنِيْ مَازَحَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے دو کانوں والے! محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے فرمایا کہ آپ نے اس طرح (ان الفاظ کے ساتھ) مزاح فرمایا۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے جانور مانگا آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنیاں ہی تو اونٹ کو جنتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ

جھگڑا

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ أَعْلَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اس کے لیے بہشت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائے گا اور خوش اخلاق کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

لیے یہ گناہ کافی ہے کہ تم مسلسل جھگڑتے رہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس طرح ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ اس سے وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۳۴ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

خاطر مدارات

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں آپ کی خدمت میں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا قبیلہ کا یہ بیٹا (فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے پھر اسے اجازت مرحمت فرمائی اور اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کے بارے یہ بات فرمائی تھی پھر آپ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ شخص بدترین انسان ہے جسے لوگ محض اس کی فحش کلامی سے بچتے ہوئے چھوڑ دیں یا رخصت کر دیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۳۳۵ مَا جَاءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

دوستی اور دشمنی میں میانہ روی

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دوست سے کچھ کمی محبت رکھو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے اور دشمن سے دشمنی میں بھی میانہ روی اختیار کرو ممکن ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے

یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند سے ہم اس کو صرف اسی طریق سے

ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ لِي فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ (۲۴) مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثنا سُفْيَانُ ثنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے۔ حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا میں نے چادر پہنی اور بکری کا دودھ دوہا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو آدمی یہ امور سرانجام دے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خوش اخلاقی

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے حیا بدگو سے نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ ابوہریرہ، انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو چیزیں میزان میں رکھی جائیں گی ان میں اچھے اخلاق سب سے زیادہ بھاری ہوں گے بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پا لیتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں تو فرمایا منہ (زبان) اور شرمگاہ۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَوْدِيُّ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا أَبُو وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ وَكَفُّ الْأَذٰى.

یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، ابن یزید بن عبدالرحمٰن اودی ہیں۔ احمد بن عبدہ نے بواسطہ ابو وہب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ انہوں نے خوش اخلاقی کی تعریف میں فرمایا کشادہ روئی، خوب بھلائی کرنا اور تکلیف دور کرنا خوش اخلاقی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

احسان کرنا اور معاف کرنا

٢٠٠٣ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ أَمُرُّ بِهِ فَلَا يَقْرِينِي وَلَا يُضَيِّفُنِي فَيَمُرُّ بِي أَفَأَجْزِيهِ قَالَ لَا أَقْرِهِ قَالَ وَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَحْوَصِ اسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ أَقْرِهِ يَقُولُ أَضِفْهُ وَالْقِرٰى الضِّيَافَةُ.

حضرت ابو الاحوص اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس سے گزرتا ہے کیا میں اس کا بدلہ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی مہمان نوازی کرو۔ فرماتے ہیں آپ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا فرمائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ "اقرہ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مہمان نوازی کرو۔ قری، ضیافت کے معنی میں ہے۔

٢٠٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا إِمَّعَةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے کے پیچھے چلنے والے نہ بنو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو۔ اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ

بھائیوں سے ملاقات

٢٠٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ابن كبشة البصري قالا نا يوسف بن يعقوب السدوسي نا أبو سنان القسملي عن عثمان بن أبي سودة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا أو زار أخا له في الله ناداه مناد أن طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا هذا حديث غريب وأبو سنان اسمه عيسى بن سنان وقد روى حماد بن سلمة عن ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک منادی پکارتا ہے تو پاک ہو، تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہو اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنا لی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسفیان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ نے بواسطہ ثابت، ابورافع اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کچھ روایت کیا ہے۔

باب ١٣٣٢ ما جاء في الحياء

٢٠٧٦ - حدثنا أبو كريب نا عبدة بن سليمان وعبد الرحيم ومحمد بن بشر عن محمد بن عمرو نا أبو سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الإيمان والإيمان في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار وفي الباب عن ابن عمر وأبي بكرة وأبي أمامة وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح.

حیاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء، ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوبکرہ، ابوامامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٣٣٣ ما جاء في التأني والعجلة

٢٠٧٧ - حدثنا نصر بن علي نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عاصم الأحول عن عبد الله بن سرجس المزني أن النبي صلى الله عليه وسلم قال السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من أربعة وعشرين جزءا من النبوة وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن غريب

٢٠٧٨ - حدثنا قتيبة نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عبد الله بن سرجس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عاصم

توقف اور عجلت

حضرت عبداللہ بن سرجس المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا طریقہ، توقف اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

قتیبہ نے بواسطہ نوح بن قیس، عبداللہ بن عمران اور عبداللہ بن سرجس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی عاصم کا واسطہ ذکر نہیں

وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ

۲۰۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ هٰذَا حَدِيثٌ

نصر بن علی کی روایت صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا تم میں دو ایسی خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور توقف (جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے بعض لوگوں نے عبدالمہیمن بن عباس کے بارے میں کلام کیا اور انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا۔

نرمی

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصے سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مظلوم کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُحَبِّرٍ اسْمُهُ نَابِذٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ.

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ.

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔

اخلاقِ نبوی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی آپ نے مجھے کبھی اف تک بھی نہیں کہا کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ میں نے اون اور ریشم سے مخلوط اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوعبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارکہ کے بارے میں پوچھا تو ام المؤمنین نے فرمایا آپ نہ تو طبعاً فحش گو تھے اور نہ بتکلف فحش کہنے والے آپ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ عبدالرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

حسن وفا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے کسی قدر رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

زیادہ غصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہو تاکہ میں یاد رکھ سکوں آپ نے فرمایا غصہ نہ کیا کر۔ آپ نے یہ بات چند بار دہرائی کہ غصہ نہ کیا کر۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصہ پی جائے حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا۔ اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرلے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ نَا أَبُو الرَّحَّالِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ يَزِيدَ بْنِ بَيَانٍ وَأَبُو الرَّحَّالِ الْأَنْصَارِيُّ آخَرُ۔

بڑوں کی تعظیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس شیخ یزید بن بیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو الرحال انصاری دوسرے ہیں۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرَيْنِ۔

دو باہم ناراض آدمی

اَبِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

روایات ذکر کیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۳۳ مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَاءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

چغل خور

حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتیں جا کر امراء تک پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سفیان کہتے ہیں۔ قتات، چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ۳۳۴ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِيُّ قِلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِيْنَ يَخْطُبُوْنَ فَيُوَسِّعُوْنَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَصَّحُوْنَ فِيْهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِيْمَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ.

کم گوئی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوغسان محمد بن مطرف کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "العی" قلت کلام "البذاء" فحش گوئی "البیان" کثرت کلام جس طرح ان خطباء کی عادت ہے۔ کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں۔ اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

بَابُ ۳۳۵ مَا جَاءَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ

بعض بیان جادو ہوتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے زمانہ رسالت میں دو آدمی آئے اور انہوں نے تقریر کی لوگ ان کی گفتگو سے تعجب کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتا ہے یا اس

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب میں حضرت عمار، ابن مسعود اور عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

تواضع

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ عفو و درگزر سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے۔ اور جو تواضع کرے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابن عباس اور ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوکبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

ظلم

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظلم، قیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابوموسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۵ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

نعمت میں عیب جوئی نہ کرنا

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کا عیب نہیں نکالا خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

باب (۱۲۳) ما جاء في تعظيم المؤمن

۲۱۰۰۔ حدثنا يحيى بن أكثم والجارود بن معاذ قالا نا الفضل بن موسى نا الحسين بن واقد عن أوفى بن دلهم عن نافع عن ابن عمر قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فنادى بصوت رفيع فقال يا معشر من أسلم بلسانه ولم يفض الإيمان إلى قلبه لا تؤذوا المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا عوراتهم فإنه من تتبع عورة أخيه المسلم تتبع الله عورته ومن تتبع الله عورته يفضحه ولو في جوف رحله قال ونظر ابن عمر يوما إلى البيت أو إلى الكعبة فقال ما أعظمك وأعظم حرمتك والمؤمن أعظم حرمة عند الله منك هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الحسين بن واقد وقد روى إسحاق بن إبراهيم السمرقندي عن حسين بن واقد نحوه وروي عن أبي برزة الأسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا

مومن کی تعظیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بلند آواز سے پکار کر فرمایا اے وہ گروہ! جو زبان سے اسلام لائے لیکن ان کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا مسلمانوں کو ایذا نہ دو انہیں عیب نہ لگاؤ اور ان کے عیبوں کے پیچھے مت پڑو جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑ جاتا ہے (یعنی ظاہر فرماتا ہے) اور اللہ تعالیٰ جس کے عیوب کے پیچھے پڑ جائے اسے ذلیل کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔ نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا تو کس قدر باعظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے لیکن مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری حرمت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن واقد سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ ابو برزہ اسلمی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۲۴) ما جاء في التجارب

۲۱۰۱۔ حدثنا قتيبة نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم إلا ذو عثرة ولا حكيم إلا ذو تجربة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه۔

تجربات

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لغزش کھانے والا ہی بردبار ہوتا ہے۔ اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب (۱۲۵) ما جاء في المتشبع بما لم يعطه

۲۱۰۲۔ حدثنا علي بن حجر نا إسماعيل بن عياش عن عمارة بن غزية عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعطي عطاء

جو چیز نہیں دی گئی اس کا ظاہر کرنے والا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو کچھ عطیہ دیا گیا پھر وہ غنی ہو گیا تو چاہئے کہ بدلہ دے اور اگر کچھ نہ پائے تو زبان سے تعریف کرے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکر

فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُوْلُ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ۔

اور کتمان کیا (یعنی چھپایا) اس نے ناشکری کی اور جس نے اپنے آپ کو ایسی بات سے آراستہ کیا جو اسے نہیں دی گئی وہ جھوٹ کے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ "من کتم فقد کفر" سے مراد ناشکری کا ہے۔

بَابُ ١٣٥٢ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

نیکی کے ساتھ تعریف کرنا

٢١٠٣۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۞ ۞

آخِرُ أَبْوَابِ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طب

بَابُ ١٣٥٣ مَا جَاءَ فِي الْحِمْيَةِ

پرہیز کرنا

٢١٠٤۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ

حضرت ام المنذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک

عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسٌ وَقَتَادَةُ الظَّفَرِيُّ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآهُ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

قتادہ ظفری حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اس وقت ان کا بچپن تھا۔

بَابُ ۱۲۵۴ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

علاج کی ترغیب

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَتَدَاوَى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیہاتیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم علاج معالجہ نہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کے بندو دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے سوا تمام بیماریوں کے لیے شفا یا دوا رکھی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کونسی بیماری ہے؟ فرمایا بڑھاپا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو ہریرہ، ابو خزامہ (ان کے والد سے) اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۵۵ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

مریض کو کیا کھلایا جائے

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ الْجُرَيْرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو إِسْحَاقَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت (میں سے کسی) کو جب بخار ہوتا تو آپ حریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے۔ تیار ہو جاتا تو اسے پینے کا حکم فرماتے اور فرماتے یہ غمگین دل کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے اس سلسلے میں بواسطہ عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کیا ہے۔

حسین جریری نے بواسطہ ابو اسحاق طالقانی، ابن مبارک، یونس، زہری، عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابو اسحاق نے ہم سے یہ حدیث بیان کی

بَابُ ۳۵۶ مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو

۲۱۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۵۷ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

کلونجی

۲۱۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سیاہ دانے (کلونجی) کو لازم استعمال کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۵۸ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کا پیشاب پینا

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیجا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

ف۔ جانوروں وغیرہ کا پیشاب ناپاک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے لیے اسی میں شفا ہے۔ اس لیے یہ ایک مخصوص واقعہ ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۳۵۹ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ أَوْ غَيْرِهِ

زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا

قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ

سے آپ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں سرمہ لگاتے۔ یہ حدیث یعنی عباد بن منصور کی روایت حسن ہے۔

بَابُ ١٣٦٢ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

داغ لگانے کی ممانعت

٢١٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِينَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أَنْجَحْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع فرمایا راوی فرماتے ہیں پھر جب ہم بیماری میں مبتلا ہوئے تو ہم نے داغ لگایا لیکن ہمیں کوئی کامیابی نہ ملی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِينَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٦٣ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

داغ لگانے کی اجازت

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيٍّ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ کو سرخ پھنسی کی بیماری میں داغا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ١٣٦٤ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

سینگی لگوانا

٢١٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَا نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گردن کے اردگرد اور کندھوں کے درمیان سینگی لگوایا کرتے تھے آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوایا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابن عباس اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کے متعلق بیان فرمایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت سے گزرے انہوں نے آپ سے تاکیداً عرض کیا کہ آپ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم فرمائیں۔ یہ حدیث حسن حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت سے غریب ہے۔

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین سینگی کھینچنے والے غلام تھے، دو جو سینگی کھینچتے اور ایک حضرت ابن عباس اور ان کے گھر والوں کو سینگی لگایا کرتے تھے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سینگی کھینچنے والا انسان کتنا اچھا بندہ ہے (فاسد) خون کو دور کرتا ہے، پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھوں کی روشنی تیز کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے انہوں نے عرض کیا آپ سینگی لگوانا لازم پکڑیں نیز فرمایا جن دنوں میں سینگی لگواؤ ان میں بہتر سترہ، انیس اور اکیسویں تاریخ ہے نیز فرمایا بہترین دوا جو تم کرتے ہو سعوط، لدود اور سینگی لگوانا اور اسہال ہے۔ حضرت عباس اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک میں ایک طرف سے دوا ڈالی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس نے دوا ڈالی ہے؟ تمام صحابہ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا حضرت عباس کے علاوہ گھر کے تمام افراد ان سب کے منہ کی ایک جانب سے دوا پلائی جائے۔ نضر کہتے ہیں لدود حلق کے بل یعنی منہ کی جانب سے دوا پلانا۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۶۵ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

مہندی کے ساتھ علاج کرنا

۲۱۲۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ نَا فَائِدٌ مَوْلٰى لِآلِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت علی بن عبید اللہ اپنی دادی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

[illegible] بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَأَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ.

اصح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، عمران بن حصین، جابر، عائشہ، طلق بن علی، عمرو بن حزم اور ابو خزامہ (والد سے روایت ہیں) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقیہ (جھاڑ پھونک) تو صرف نظر بد یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصین اور شعبی، بریدہ سے روایت کی۔

ف۔ علماء کرام نے دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی ہے کہ ناجائز اور شرک پر مبنی کلمات سے تعویذ یا دم جھاڑ کرنا نیز اسے سبب نہ ماننا بلکہ مؤثر حقیقی سمجھنا منع ہے۔ اگر کلام الٰہی سے تعویذ یا دم کیا جائے اور اسے دیگر اسباب علاج کی طرح ایک سبب سمجھا جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۱۳۶ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۷ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ

حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو جلد نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں انہیں دم کرا سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات

هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا عن أيوب عن عمرو بن دينار عن عروة بن عامر عن عبيد بن رفاعة عن أسماء بنت عميس عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب بهذا.

٢١٣٤ — حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق ويعلى عن سفيان عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين يقول أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ويقول هكذا كان إبراهيم يعوذ إسحاق وإسماعيل.

٢١٣٥ — حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون وعبد الرزاق عن سفيان عن منصور نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح

باب ١٣٦ ما جاء أن العين حق والغسل لها

٢١٣٦ — حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن كثير نا أبو غسان العنبري نا علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير قال ثني حية بن حابس التميمي ثني أبي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا شيء في الهام والعين حق.

٢١٣٧ — حدثنا أحمد بن الحسن بن خراش البغدادي نا أحمد بن إسحاق الحضرمي نا وهيب عن ابن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان شيء سابق القدر لسبقته العين وإذا استغسلتم فاغسلوا وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وهذا حديث حسن صحيح وحديث حية بن حابس حديث غريب

مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوب، عمرو بن دینار، عروہ بن عامر اور عبید بن رفاعہ، حضرت اسماء بنت عمیس سے مروی ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسن بن علی خلال نے بواسطہ معمر، ایوب سے دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے اور یہ الفاظ فرماتے تھے۔ میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ضرر رساں چیز اور برائی پہنچانے والی آنکھ سے اس کی پناہ میں دیتا ہوں اور فرماتے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو بھی اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، عبدالرزاق اور سفیان منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نظر حق ہے

حیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بد فالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر حق ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر ہوتی اور جب تم سے غسل کے لیے کہا جائے تو غسل کر لیا کرو (یعنی جس کی نظر لگی ہو وہ ہاتھ منہ دھو کر اس کے لیے پانی دے جس کو نظر لگی ہو۔ مترجم) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حیہ بن حابس کی روایت غریب ہے۔ شیبان

وَرَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لَا يَذْكُرَانِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيذِ

۲۱۳۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرَى فَلَمْ يَقْرُونَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ وَرَخَّصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا وَيَرَى لَهُ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى ذَلِكَ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا

شیبان نے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر حیہ بن حابس اور حابس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کرتے۔

تعویذ پر اجرت لینا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا ہم ایک قوم کے پاس اترے اور ان سے درخواست کی کہ ہمیں مہمان رکھیں۔ انہوں نے ہماری مہمانداری نہ کی پھر ان کے سردار کو کسی چیز نے کاٹا وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ ابوسعید فرماتے ہیں میں نے کہا میں ہوں لیکن جب تک تم مجھے چند بکریاں نہیں دو گے دم نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیتے ہیں۔ ہم نے قبول کر لیا میں نے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھی وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور ہم نے بکریوں پر قبضہ کر لیا راستے میں ہمارے دلوں میں ان بکریوں کے بارے میں کچھ شک پیدا ہوا تو ہم نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے جلدی نہ کرو جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو تمام واقعہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے۔ تم لوگ بکریاں قبضہ میں کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعی نے معلم کو تعلیم قرآن پر اجرت کی اجازت دی ہے اور شرط لگانا بھی جائز رکھا ہے انہوں نے اس حدیث کو دلیل بنایا۔ شعبہ، ابو عوانہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ابوالمتوکل، ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے انہوں نے نہ تو ان کی مہمان نوازی کی اور نہ ضیافت کی۔ اسی اثناء میں ان کا سردار بیمار ہو گیا وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تمہارے پاس کوئی دوا ہے ہم نے کہا ہاں لیکن چونکہ تم نے ہمیں مہمان نہیں ٹھہرایا اور نہ ہی ہماری ضیافت کی اس لئے جب تک تم

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نِيْ اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا الْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذٌ نِيْ اَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَاَتْ۔

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نِيْ اَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض صحابہ کرام نے عرض کیا کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور زہر سے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا اسے اپنی ایک لونڈی کی آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال کیا تو وہ تندرست ہو گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں روزانہ اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے دائیں

جُرْنِيْ يُنْعِتُهُ فَيُسْتَعَطُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْخِرِهِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِي فِي الْأَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثُ فِي الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً

میں ایک قطرہ اور دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ٹپکاتے۔

بَابُ ١٣٤ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

کاہن کی اجرت

٢١٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٥ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

گلے میں تعویذ لٹکانا

٢١٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ أَعُوْدُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا فَقَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں عبداللہ بن عکیم ابو معبد جہنی کی عیادت کرنے کے لیے اُن کے پاس گیا ان پر سرخ باد تھا میں نے کہا آپ کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) کیوں نہیں لٹکاتے؟ کہنے لگے موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی چیز گلے میں لٹکائے گا وہ اسی کے سپرد کیا جائے گا۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

٢١٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید ابن ابی لیلیٰ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

ف: تعویذ وغیرہ لٹکانے کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ انہی کو حقیقتاً نفع بخش اور ضرر رساں سمجھا جائے، یہ اعتقاد نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (مترجم)

بَابُ ١٣٦ مَا جَاءَ فِي تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَاءِ

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

٢١٤٠ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِّنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَأَةِ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار آگ کا جوش ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، ابن عباس، زوجۂ زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۱۵۱ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۲۱۵۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ۔

ہارون بن اسحاق نے بواسطہ عبدہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت اسماء کی روایت میں کلام ہے دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَّى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ نَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عِرْقٌ يَعَّارٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ پناہ مانگنے کی تعلیم دیتے تھے "اللہ کبیر کے نام سے ہر جوش کرنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ "عرق نعار" کی جگہ "عرق یعار" یاء کے ساتھ بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ ١٢٧ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ

ایام رضاعت میں جماع کرنا

۲۱۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيَالِ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایام رضاعت میں جماع سے منع کروں لیکن معلوم ہوا کہ فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں اور اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اسے بواسطہ عروہ، عائشہ اور جدامہ بنت وہب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کیا۔ مالک فرماتے ہیں بیوی سے حالت رضاعت میں جماع کرنا "غیال" ہے۔

۲۱۵۵ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ وَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ قَالَ عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کردوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں جماع کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک، ابو الاسود سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۲۸ مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

نمونیہ کا علاج

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيُلَدُّهُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي يَشْتَكِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ مَيْمُونٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ والے کے لیے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کی تعریف فرماتے تھے قتادہ فرماتے ہیں کہ اسے اس جانب سے پلایا جائے جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عبداللہ کا نام میمون ہے اور یہ بصری شیخ ہیں۔

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ثَنَا مَيْمُونٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ مَيْمُونٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السِّلَّ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمونیہ کے مرض میں قسط اور زیتون سے علاج کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ جو زید بن ارقم سے راوی ہیں۔ متعدد اہل علم نے اسے میمون سے روایت کیا۔ ذات الجنب سے سل (پھیپھڑے کی بیماری) مراد ہے۔

بَابُ ۱۳۲۹

درد کا علاج

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي السَّنَا

۲۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

۲۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۱۳۲

۲۱۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

نے فرمایا درد کی جگہ سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور کہو اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو درد ختم ہو گیا۔ اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سنا سے علاج

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کس دوا کے ذریعہ جلاب لیتی ہو عرض کیا شبرم سے (رائی کے دانے جیسا ایک دانہ) اس کے ساتھ آپ نے فرمایا وہ زیادہ گرم ہے حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔

شہد

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہیں آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ راوی فرماتے ہیں اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے شہد پلایا لیکن اس سے مزید دست ہونے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلاؤ اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے شہد پلایا لیکن دست بڑھ گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے شہد پلاؤ چنانچہ شہد پلایا اور وہ تندرست ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیمار پرسی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

ثنا شعبة عن يزيد بن خالد قال سمعت المنهال بن عمرو يحدث عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ما من عبد مسلم يعود مريضا لم يحضر أجله فيقول سبع مرات أسأل الله العظيم رب العرش العظيم أن يشفيك إلا عوفي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث المنهال بن عمرو۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات بار یہ کہے میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے، تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہم اسے منہال بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ١٣٨٣

٢١٦٢۔ حدثنا أحمد بن سعيد الأشقر ثنا روح بن عبادة ثنا مرزوق أبو عبد الله الشامي ثنا سعيد رجل من أهل الشام ثنا ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أصاب أحدكم الحمى فإن الحمى قطعة من النار فليطفئها عنه بالماء فليستنقع في نهر جار فليستقبل جريته فيقول بسم الله اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلاة الصبح قبل طلوع الشمس ولينغمس فيه ثلاث غمسات ثلاثة أيام فإن لم يبرأ في ثلاث فخمس وإن لم يبرأ في خمس فسبع فإن لم يبرأ في سبع فتسع فإنها لا تكاد تجاوز تسعا بإذن الله عز وجل۔

بخار کا علاج

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے اور یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اسے پانی سے بجھائے وہ ایک جاری نہر میں اترے جس کے بہنے والی جانب کی طرف منہ کرکے یوں کہے کہ شروع ہے اللہ کے نام سے یا اللہ اپنے بندہ کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر، صبح کی نماز کے بعد اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے یہ عمل کرے اس میں تین دن تک تین تین غوطے لگائے اگر تین دنوں میں تندرست ہو جائے تو ٹھیک ورنہ پانچ دن یہ عمل کرے اگر پانچ دنوں میں صحت یاب نہ ہو تو سات دن ایسا کرے اگر سات دنوں میں شفایاب نہ ہو تو نو دن یہ عمل کرے بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے بخار نو دن سے تجاوز نہ کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ١٣٨٤ التداوي بالرماد

٢١٦٣۔ حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن أبي حازم قال سئل سهل بن سعد وأنا أسمع بأي شيء دووي جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بقي أحد أعلم به مني كان علي يأتي بالماء في ترسه وفاطمة تغسل عنه الدم وأحرق له حصير فحشي به جرحه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

راکھ سے زخم کا علاج کرنا

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم مبارک کا علاج کس چیز کے ساتھ کیا گیا حضرت سہل نے فرمایا (اس کے متعلق) مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ سے خون دھوتی تھیں اور ایک بوریہ جلا کر آپ کا زخم بھر دیا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٣٨٥

٢١٦٤۔ حدثنا عبد الله بن سعيد الأشج ثنا عقبة

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

بن خالد السكوني عن موسى بن محمد بن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في أجله فإن ذلك لا يرد شيئا ويطيب نفسه هذا حديث غريب

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الفرائض

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في من ترك مالا فلورثته

٢١٦٥ - حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي ثنا أبي ثنا محمد بن عمرو ثنا أبو سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك مالا فلأهله ومن ترك ضياعا فإلي هذا حديث حسن صحيح وقد رواه الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أطول من هذا وأتم وفي الباب عن جابر وأنس ومعنى قوله من ترك ضياعا يعني ضائعا ليس له شيء فأنا أعوله وأنفق عليه.

باب ما جاء في تعليم الفرائض

٢١٦٦ - حدثنا عبد الأعلى بن واصل ثنا محمد بن القاسم الأسدي ثنا الفضل بن دلهم ثنا عوف عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فإني مقبوض هذا حديث فيه اضطراب وروى أبو أسامة هذا الحديث عن

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مریض کے پاس عیادت کے لیے جاؤ تو اسے زندگی کی طمع دلاؤ یہ تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے دل کو خوش کرتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب فرائض

جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کے لیے ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بواسطہ ابوسلمہ ابوہریرہ و نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے طویل اور زیادہ مکمل حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ضیاع کا مطلب یہ ہے کہ ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو وہ میرے ذمہ ہے۔ یعنی میں ان کی نگرانی کروں گا اور ان پر خرچ کروں گا۔

علم فرائض کا حصول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور دوسروں کو اس کی تعلیم دو۔ کیونکہ میں (ظاہری حیات سے) وصال پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ ابو اسامہ نے اسے عوف سے بواسطہ ایک (نامعلوم) شخص اور سلیمان بن جابر، حضرت عبداللہ بن مسعود

الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنْ أَقْضِي فِيْهَا بِمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ

گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ نہ رہ سکوں لیکن میں اس طرح فیصلہ کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ اس طرح دو تہائی کی تکمیل ہوگی اور جو باقی بچے وہ بہن کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان کوفی ہے۔ شعبہ نے بھی اسے ابو قیس سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۳۹۰: مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

حقیقی بھائیوں کی وراثت

۲۱۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ دُوْنَ أَخِيْهِ لِأَبِيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا تم یہ آیت پڑھتے ہو "من بعد وصیۃ توصون بہا او دین" (اس کے بعد جو کچھ تم وصیت کرو یا قرض ہو) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کے نفاذ سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے سگا بھائی ہو اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۱۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بندار نے بواسطہ یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، ابو اسحق، حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا۔

۲۱۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ سگے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابو اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ ۱۳۹۱: مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

بیٹیوں کی بیٹوں کے ساتھ وراثت

۲۱۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ فِي بَنِي سَلِمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْسِمُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ۔

وقت بیمار تھا اور بنو سلمہ میں مقیم تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنا مال اولاد میں کیسے تقسیم کروں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر آیت کریمہ نازل ہوئی یوصیکم اللہ الآیۃ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کا لڑکیوں کے برابر حصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ وغیرہ نے بواسطہ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

بَابُ ۳۹۱ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ

بہنوں کی میراث

۲۱۴۳ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَأَتَانِي وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَاشِيَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي أَوْ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا وَكَانَ لَهُ تِسْعُ أَخَوَاتٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الْآيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔ آپ نے وضو فرمایا اور بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے افاقہ ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے مال کی تقسیم کیسے کروں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی یستفتونک قل اللہ یفتیکم الآیۃ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں فرما دیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے الخ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مبارک کے بقیہ پانی کا اثر تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم وعطاء الٰہی دافع البلاء ہیں اس اعتقاد کے ساتھ درود تاج کے الفاظ پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ اسے گمراہی کہنا جہالت و بے دینی ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۳۹۲ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ

عصبہ کی میراث

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا وُهَيْبٌ ثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۲۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقررہ حصے وارثوں سے متعلق کر دو۔ جو بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد رشتہ دار کے لیے ہے۔

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس اور

بن ذؤيب قال جاءت الجدة إلى أبي بكر فسألته ميراثها فقال لها ما لك في كتاب الله شيء وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى أسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاها السدس فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فأنفذه لها أبو بكر قال ثم جاءت الجدة الأخرى إلى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال ما لك في كتاب الله شيء ولكن هو ذلك السدس فإن اجتمعتما فيه فهو بينكما وأيتكما خلت به فهو لها. هذا أحسن وهو أصح من حديث ابن عيينة وفي الباب عن بريدة.

باب ٣٩١ ما جاء في ميراث الجدة مع ابنها

٢١٧٩ - حدثنا الحسن بن عرفة حدثنا يزيد بن هارون عن محمد بن سالم عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال في الجدة مع ابنها إنها أول جدة أطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي. هذا حديث لا نعرفه مرفوعا إلا من هذا الوجه. وقد ورث بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الجدة مع ابنها ولم يورثها بعضهم.

باب ٣٩٢ ما جاء في ميراث الخال

٢١٨٠ - حدثنا بندار حدثنا أبو أحمد الزبيري حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف قال كتب معي عمر بن الخطاب إلى أبي عبيدة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله

معلوم کیا آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ نہیں اور نہ سنت رسول کے مطابق میں تمہارے لیے کچھ جانتا ہوں تم واپس چلی جاؤ یہاں تک کہ میں لوگوں سے پوچھ لوں چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس وقت حاضر تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے اس پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور یہی بات فرمائی جو حضرت مغیرہ فرما چکے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ نافذ فرمایا پھر دوسری دادی یا نانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حصہ میراث طلب کیا آپ نے فرمایا تمہارے لیے قرآن پاک میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے لیکن یہی چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں دادی اور نانی جمع ہو جاؤ تو دونوں کے لیے مشترک ہوگا اور اگر کوئی ایک اکیلی ہوگی تو یہ اسی کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کے حق میں فرمایا پہلی دادی کا حصہ ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ دیا۔ اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً اسی طریقے سے پہچانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے بیٹے کی موجودگی میں دادی کو وارث قرار دیا ہے۔ جب کہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

ماموں کی میراث

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری وساطت سے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مولیٰ ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا

مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

٢١٨١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ وَإِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ
ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَأَمَّا زَيْدُ
بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي بَيْتِ الْمَالِ

بَابٌ (١٣٨) مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

٢١٨٢ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ
قَالُوا لَا قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

بَابٌ (١٣٩) فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا
إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِيرَاثَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ

ترکہ پائے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کا ماموں وارث بنے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض نے اسے بلا واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرسل بیان کیا۔ اس مسئلہ میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔ بعض نے ماموں، خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہے۔ اکثر اہل علم نے ذوالارحام کی وراثت کے ضمن میں اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے لیکن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کو وارث قرار نہیں دیتے بلکہ ترکہ بیت المال کا مال قرار دیتے ہیں

لاوارث کا ترکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنی سے گر کر مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اس کا کوئی وارث نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا مال اس کے گاؤں کے بعض لوگوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا البتہ ایک آزاد کردہ غلام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اس غلام کو دے دی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں اہل علم کا یہ عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا عصبہ وارث چھوڑے بغیر

الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً أَنَّ مِيرَاثَهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

٢١٨٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهَمٌ وَهِمَ فِيهِ مَالِكٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوا عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

٢١٨٥ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ

مر جائے اور اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان و زہری اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر اور کئی دوسرے حضرات نے زہری سے اس کے ہم معنی نقل کیا۔ مالک نے بواسطہ زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان اور اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ مالک کی روایت میں ان سے غلطی ہوئی۔ بعض نے بواسطہ مالک عمرو بن عثمان سے روایت کیا۔ اکثر اصحاب مالک نے عمر بن عثمان (بغیر واو کے) سے روایت کیا عمرو بن عثمان بن عفان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں اور مشہور ہیں۔ ہم عمر بن عثمان کو نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ مرتد کی وراثت میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اسے اس کے مسلمان ورثاء کا حق قرار دیا۔ اور بعض نے فرمایا مسلمان اس کے مال کے وارث نہیں ہوں گے۔ انہوں نے حدیث پاک کو دلیل بنایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

بن نمير عن ابن ابي ليلى عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتوارث اهل ملتين. هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث جابر الا من حديث ابن ابي ليلى.

علیہ وسلم نے فرمایا دو دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث جابر سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ما جاء في ابطال ميراث القاتل

قاتل کی میراث باطل ہے

٢١٨٦ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن اسحاق بن عبد الله عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القاتل لا يرث. هذا حديث لا يصح لا يعرف هذا الا من هذا الوجه واسحاق بن عبد الله بن ابي فروة قد تركه بعض اهل العلم منهم احمد بن حنبل والعمل على هذا عند اهل العلم ان القاتل لا يرث كان القتل خطأ او عمدا وقال بعضهم اذا كان القتل خطأ فانه يرث وهو قول مالك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہیں۔ یہ صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو بعض اہل علم نے ترک کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ انہی میں سے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔ قتل غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر بعض اہل علم فرماتے ہیں۔ غلطی سے قتل ہو تو قاتل وارث بنے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ما جاء في ميراث المرأة من دية زوجها

شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث

٢١٨٧ - حدثنا قتيبة واحمد بن منيع وغير واحد قالوا حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال قال عمر الدية على العاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها شيئا فاخبره الضحاك بن سفيان الكلابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب اليه ان ورث امرأة اشيم الضبابي من دية زوجها. هذا حديث حسن صحيح.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت وارثوں پر ہے اور عورت خاوند کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہو سکتی۔ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے وراثت دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء ان الميراث للورثة والعقل على العصبة

میراث وارثوں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ

٢١٨٨ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گرا دیا گیا تھا

عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَيُرْوٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوَدِدْتُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس نے اسے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا۔ شعبہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت عبداللہ بن دینار یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو میرا دل چاہتا تھا کہ وہ مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کی پیشانی چوم لوں یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی یحییٰ بن سلیم سے اس میں غلطی واقع ہوئی۔ صحیح یہ ہے۔ بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اسی طرح متعدد لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے نقل کیا۔ عبداللہ بن دینار اس حدیث میں متفرد ہیں۔

❖ ❖

بَابُ ۱۳۱۵ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

کسی غیر کو اپنا باپ یا ولی بنانا

۲۲۰۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کے دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اس خطبہ میں آپ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ طیبہ عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيهِ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰكَذَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي إِقَامَةِ أَمْرِ الْقَافَةِ ۔

لائے، چہرۂ انور کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی (قیافہ شناس) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور کہا یہ قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ نے اسے بواسطہ زہری اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز حضرت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے سر ڈھانک رکھے تھے جب کہ پاؤں کھلے تھے تو اس نے کہا ان قدموں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے۔ اسی طرح سعید بن عبدالرحمن اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، زہری سے روایت کیا۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق قیافہ شناسی کو درست کہا۔

بَابُ ۱۳۱۸ مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيحٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو کیونکہ یہ دل کی کدورت کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو (ہدیہ دینے میں) حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

ابو معشر کا نام نجیح مولیٰ بنو ہاشم ہے۔ بعض اہل علم نے ان کے حفظ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

بَابُ ۱۳۱۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ واپس لینے کی برائی

۲۲۰۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُكَتِّبُ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کر واپس لینے والے

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو کھاتے کھاتے جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کرتا ہے پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

٭ ٭

۲۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هِبَةً أَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا إِلَّا الْوَالِدُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا أَعْطٰى وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ [illegible]

حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) دونوں مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ کسی کے لیے عطیہ دے کر واپس لینا جائز نہیں۔ البتہ باپ اپنے بیٹے کو دے (تو واپس لے سکتا ہے) اور عطیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے جیسی ہے جس نے کھایا جب سیر ہوا تو قے کر دی اور پھر اسے چاٹ لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ کسی کے لیے دیا ہوا عطیہ واپس لینا جائز نہیں۔ باپ بیٹے کو دیا ہوا عطیہ واپس لے سکتا ہے۔ امام شافعی نے اسی حدیث کو دلیل بنایا۔

فائدہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اولاد سے عطیہ واپس لینے کا مطلب یہ ہے کہ باپ اس سے بوقت ضرورت اس کی ضروریات پر خرچ کرے جس طرح دیگر اموال اس کے علاوہ خرچ کر سکتا ہے کیونکہ باپ بوقت ضرورت اولاد کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ لمعات (مترجم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهِ وَجَلَالِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

الحمد للہ! اللہ جل شانہ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جامع ترمذی شریف مترجم کی پہلی جلد مکمل ہوئی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ وَمَحْبُوْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

محمد صدیق ہزاروی